مشیر عالم پریس

(میں)

حسب ذیل کتب نہایت اہتمام کے ساتھ بصحت

(زیر طبع ہیں)

یادگار سلور جوبلی جلد جاگیرداران حصہ دوم　　یادگار سلور جوبلی جلد عہدہ داران

یادگار سلور جوبلی جلد وکلاء　　یادگار سلور جوبلی جلد شعراء

اگر

طبقات مندرجہ بالا کے کسی ایک طبقہ سے آپ کا تعلق ہو تو آپ بھی اپنی تصویر اور حالات خاندانی درج کروا سکتے ہیں، تفصیلات کیلئے مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری شعبہ تالیف
اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

مؤلفہ

صمصام شیرازی (ستید الاخبار زادہ)

مؤلف شیر عالم ڈائرکٹری، یادگار سلور جوبلی، چہاردہ سلام حضور نظام
مصنف نذر قائم، نذر محبت، گلدستہ شیراز، نغمۂ ایران، مونس آخرت
معراج غم، شش مراثی، شبیہ غم، شہید غم، دفتر راہ نجات،
دفتر عثمانی، تازیانۂ عبرت، نفیس کی کہانی فیشن ایبل کی زبانی وغیرہ

قیمت دس روپیہ — علاوہ محصول ڈاک
بار اول — تعداد یکہزار

عرض حال

الحمدللہ والمنۃ کہ ہم نے جس اہم کام کا بھی بیڑا اٹھایا اس کو تکمیل پر پہنچا کر ہی چھوڑا۔ آج تک ہماری جو تصنیف یا تالیف پبلک میں آئی بنظر مقبولیت دیکھی گئی۔ پبلک کی اس قدردانی اور حوصلہ افزائی نے ہمارے بڑھتے ہوئے حوصلوں کو اور بلند کردیا۔ جس کی بدولت آج ہم اپنی ایک نئی تصنیف موسوم بہ اسم تاریخی "باغ دلکشا" کو پبلک کے ملاحظہ میں پیش کر رہے ہیں۔ جس میں حیدرآباد دکن کے مشاہیر کے حالات درج ہیں۔

ہم نے اپنے بعض احباب کو یہ کہتے سنا ہے کہ مشاہیر کے حالات سے ملک اور اہل ملک کو کیا فائدہ؟ اس کی نسبت ہم یہ عرض کریں گے کہ ممالک متمدنہ کے اہل قلم حضرات نے اپنے ملک کے مشاہیر تو درکنار کیڑے مکوڑوں کے حالات تک کو نہیں چھوڑا۔ ان کے حالات کو جمع اور شائع کرنے میں اپنی عمریں صرف کردیں اور ان تذکروں سے بڑی بڑی لائبریریز کو مزین کرا کے بتا دیا کہ کیڑے مکوڑوں کے حالات بھی ملک اور اہل ملک کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں، چہ جائیکہ مشاہیر ملک جو نہ صرف باعث وقار ملک ہیں بلکہ اہل ملک کے لئے سرچشمۂ فیوض اور ان کے حالات زندگی آئندہ نسلوں کے لئے باعث تقلید و افادہ ہیں۔ ہم نے جو محنت و جانفشانی فراہمی حالات مشاہیر میں کی ہے اس کا اندازہ اس کے ملاحظہ سے خود پبلک کو ہو جائے گا۔

حیدر آباد دکن میں ہزاروں جاگیر داروں اور صدہا حکام کے علاوہ دیگر طبقات کے بھی لاکھوں معزز افراد موجود ہیں اگر ان سب کے فرداً فرداً حالات بالتفصیل لکھے جائیں تو کئی ضخیم جلدوں کی ضرورت ہوگی اور سالہائے سال میں بھی تمام نہ ہوں گے۔ اس لئے ان کے منجملہ مخصوص چند کے حالات اجمالی طور پر سوانح ملازمت کی مدد سے اور اپنی معلومات کی حد تک لکھ کر ان کے مقام سکونت کے ساتھ پبلک کے ملاحظہ میں پیش کر رہے ہیں۔ ترتیب تذکرہ کے وقت اول اور بعد کے اعتراض کو پیش نظر رکھ کر ہم نے ردیف واری حالات ترتیب دئیے ہیں کہ کسی کو اعتراض کا موقع ہی نہ رہے۔

بہر حال ہم نے اس کتاب کی تدوین اور ترتیب میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور اس کی صحت میں ہم نے حتی المقدور کوشش کی اگر اس پر بھی کہیں کوئی فروگزاشت ہوگئی ہو یا اگر کسی کے حالات میں کوئی واقعہ بے ضرورت درج ہوا ہو یا کوئی غلطی ہوئی ہو تو ناظرین اس کو الانسان مرکب مع الخطا و النسیان پر محمول فرما کر معاف فرمائیں اور ازراہ مہربانی اس غلطی سے ہمیں آگاہ کریں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں اس کی تصحیح ہو سکے فقط

صمصام شیرازی (سید الاخبار زادہ)
یکم رجب المرجب ۱۳۵۸ ہجری
1939

اس کا دوسرا حصہ شائع ہوگا بشرطیکہ کافی تعداد میں حالات وصول ہوں اُن ہی حضرات کے حالات قبول کئے جائیں گے جو سیول یا ملٹری عہدہ دار، جاگیردار، حکیم، ڈاکٹر، وکیل یا شاعروں کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے
دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادرگھاٹ حیدر آباد دکن

اِنتساب

عالی جناب مولوی علی الدین احمد صاحب دام اقبالہٗ

ناظم امور مذہبی سرکار عالی

فرزند نواب عزیز جنگ مرحوم کا

تہ دل سے مشکور ہوں کہ صاحب معزز نے ازراہ علم دوستی

میری مرتب کردہ کتاب

باغِ دلکشا

کو اپنے نام نامی سے معنون کرنے کی اجازت مرحمت فرما کر

ادارۂ مشیر عالم ڈائرکٹری کو رہینِ منت فرمایا۔

صمصام شیرازی
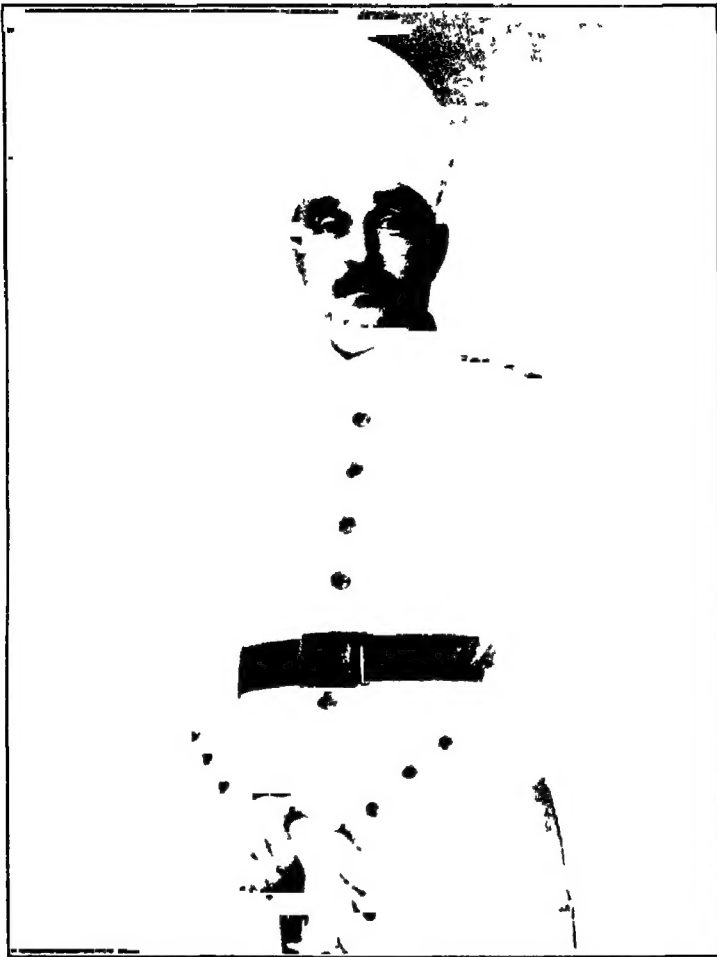
مولوی علی الدین احمد صاحب
ناظم امور مذہبی و صدارت العالیہ سرکار عالی

الف

الف

۱ ابوالحسن صاحب (مولوی سید ... رضوی)

۲ ابوالفتح خاں بہادر (نواب محمد ... .)

۳ ابوالقاسم خاں صاحب (نواب میر .....)

۴ ابوسعید مرزا صاحب (مولوی .....)

۵ احسن یار جنگ بہادر (نواب . .)

۶ احمد یار جنگ بہادر (نواب .. . .)

۷ احمد علی خاں صاحب (نواب میر ...... بیگن پلی)

۸ احمد علی خاں بہادر (نواب میر .. .. ..)

۹ احمد حسین خاں صاحب (نواب میر ......)

۱۰ اختر یار جنگ بہادر (نواب ....)

۱۲ ارسطو یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ....)

۱۳ آرشیڈ اسکوٹر (مسٹر ٹی سی ریس.....)

۱۴ اسد اللہ صاحب (ڈاکٹر خواجہ محمد .. .. .)

۱۵ اشرف نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب.. ..)

۱۶ اصغر نواز جنگ بہادر (نواب........)

۱۷ اصغر یار جنگ بہادر (نواب .... بیرسٹر)

۱۸ اظہر حسن صاحب (مولوی محمد ....)

۱۹ اعجاز حسین صاحب (مولوی سید ... گلبرگوی)

۲۰ آغا یار جنگ بہادر (نواب ....)

۲۰ افضل علی خاں صاحب (نواب محمد . ..)

۲۱ اکبر یار جنگ بہادر (نواب ....)

۲۲ اکرام الدین خاں بہادر (نواب محمد ....)

۲۳ اکرام جنگ بہادر (نواب ... .)

۲۴ (آمنہ پوپ صاحبہ) ڈاکٹر مس.......

۲۵ امیر علی خاں صاحب (مولوی محمد ....)

۲۶ امین جنگ بہادر (نواب..........)

۲۷ امین الحسن صاحب (مولوی سید ...... بسمل)

۲۸ انور علی صاحب (قاضی میر محمد ....)

۲۹ ایکناتھ پرشاد صاحب (رائے ....)

۳۰ اقبال علی خاں صاحب (نواب . ...)

ابوالحسن صاحب (مولوی سید...... رضوی) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک ممتاز حکام سے ہیں ۱۶ آذر ۱۲۹۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان بی اے میں کامیاب ہوکر تکمیل درس کے لئے ولایت (انگلستان) تشریف لے گئے اور وہاں سے بیرسٹری کی سند حاصل کرکے حیدرآباد واپس ہوئے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۴ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکاری میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲ اردی ۱۳۴۱ف کو منصرم اول تعلقدار ضلع میدک ازاں بعد مستقل اول تعلقدار ضلع بیڑ ہوئے۔ ایک عرصہ تک ضلع بیڑ میں اول تعلقدار کی حیثیت سے اپنے مفوضہ کام کو نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ ضلع بیڑ کی اکثر و بیشتر اصلاحات آپ کی رہین منت ہیں ۱۳۴۵ف میں آپ کا تبادلہ ضلع ناندیڑ کی اول تعلقداری پر ہوا۔ اس وقت آپ ضلع ناندیڑ کی خدمت جلیلہ اول تعلقداری پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ نصفت شعار، بے لوث اور خوش اخلاق حاکم۔ انتظامی امور اور قابلیت میں اپنی آپ نظیر ہیں۔

(۲)

ابوالفتح خاں بہادر (نواب محمد......) آپ نواب سلطان الملک بہادر

کے بڑے صاحبزادے ہیں ۱۳۲۰ف میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوی آپ کے
والد بزرگوار کی عزیمت انگلستان کی وجہ سے آپ کی اعلیٰ تعلیم کا مسئلہ رہ گیا تاہم
ایک خصوصی اہتمام کے تابع نظام کالج میں آپ کی تعلیم و تربیت ہوی۔ آپ صائب الرائے
وسیع النظر اور عملاً ایک پختہ کار مسلمان امیر ہیں، پابند صوم و صلواۃ ہیں سنجیدگی اور پابندی
وضع میں امیری کو کبھی ہاتھ سے نہیں دیا۔ طبیعت میں عروج اور عمل میں صلاحیت نمایاں
خصوصیت سے پائی جاتی ہے ۱۹۱۷ء میں بحکم محکم خسروی سر ریجنالڈ گلانسی معین المہام
فینانس کے ماتحت اپنے کار مفوضہ کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ اس بارہ میں سر گلانسی نے
مداحانہ قلم اٹھایا ہے۔ مگر بعد آپ نے یہ سلسلہ ترک کر دیا، سوسائٹی میں آپ کی خاص
عزت ہے۔ آپ کا پتہ۔ امیر پیٹھ حیدرآباد دکن ہے

(۳)

ابو القاسم خاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر محمد حسین خان
ہمتن جنگ مرحوم کے فرزند اور نواب میر احمد خاں قوت جنگ قوت یار الدولہ مرحوم
کے پوتے ہیں۔ بتاریخ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۰۳ھ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا
ہوئے اور اپنی اوائل عمری کے طے کرنے پر کئی سال تک مدرسہ عالیہ میں تعلیم پائے
آپ فارسی اردو عربی۔ انگریزی وغیرہ میں کافی مہارت رکھتے ہیں اور خصوصاً فنی
حیثیت سے گھوڑے کی سواری میں آپ ایک اچھے شہسوار ہیں۔ اسپ سواری میں
آپ کو ید طولیٰ حاصل ہے کہ ایسی نظیریں دور موجودہ میں کم ملیں گی۔ قانونی شعبات علم
میں بھی آپ کو اچھا خاصہ دخل ہے۔ چنانچہ آپنے امتحانات عدالت و کوتوالی کے اردو
فارسی مضامین میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ آپکی جاگیر موسوم بہ چندی پیٹھ
ہے جس کی سالانہ آمدنی چھ ہزار روپے ہے۔ آپ نہایت درجہ متشرع، حلیم الطبع اور

خوش مزاج نواب ہیں، فرض شناسی اور رعایا پروری میں آپ کو کافی دخل ہے۔ آپ خود ہی اپنی جاگیر کے سارے انتظامات فرماتے ہیں، مختصر یہ کہ آپ بڑی خوبیوں کے نواب ہیں۔ ہر کہ ومہ سے بکشادہ پیشانی ملاقات فرماتے ہیں۔ کوئی ضرورتمند آپ کے دروازہ سے محروم نہیں جاتا۔ آپ میں باوجود امارت غرور و تمکنت نام کو نہیں ہے آپ کی شادی نواب محمد امام الدین خاں دائم جنگ مرحوم کی صاحبزادی یعنے نواب محمد نجم الدین خاں صاحب کی ہمشیرہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱) میر محمد حسین خاں (۲) میر محمد علی خاں (۳) میر محمد عمر خاں ہیں، تینوں صاحبزادے کم سن اور اپنے والد کے زیر نگرانی تحصیل علم میں مشغول ہیں آپ کا پتہ - ترپ بازار روبرئے قدیم عزیز کمپنی حیدرآباد دکن ہے

(۴)

ابوسعید مرزا صاحب (مولوی.......) آپ ۱۳۰۰ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ بارسٹری کے امتحان میں کامیابی حاصل فرما کر بحیثیت منصف درجۂ اول سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ناظم اول دیوانی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ناظم اول فوجداری اور زاں بعد ناظم اول مطالبات خفیفہ مقرر ہوئے۔ آپکی قانونی قابلیت ولیاقت اور کام کی خوش اسلوبی کی وجہ رکن مجلس عدالت العالیہ ہوئے اور اس وقت بھی رکنیت کے اہم کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں، آپ کا شمار حیدرآباد کے قابل اور متدین حکام میں ہے۔ آپ کا ہر فیصلہ انصاف پرمبنی اور قانون کو اپنے پہلو میں لئے ہوئے ہوتا ہے۔ جب ہی تو آپ جیسے ہی حکام پر قانون اور انصاف کو ناز ہے۔ آپ کے مدلل فیصلوں کا جواب نہیں نہایت انصاف پسند اور بے لوث حاکم ہیں۔ کئی بار انگلستان کا سفر فرمایا۔ حیدرآباد دکن کی جہتی

زندگی میں آپ کو نمایاں جگہ حاصل ہے۔ آپ کا پتہ سالہی کا رسالہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵)

احسن یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام محمد احسن الزماں ہے آپ بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد سنہ ۱۲۹۱ ف میں تولد ہوئے۔ ابتداءً آپ نے ہندوستان میں تعلیم کی اعلیٰ ڈگری حاصل کی۔ ازاں بعد ولایت تشریف لے جاکر کوپرس ہل کالج سے سند سول انجینیرنگ حاصل فرمائی اور مراجعت فرمائے وطن ہوکر انجینیری کا کام خانگی طور پر شروع فرمایا اور ایک عرصہ تک ایم۔ اے زماں اینڈ کو قایم کرکے بمقام لکھنؤ عمارت و سامان عمارت کے کاروبار وسیع پیمانہ پر انجام دیتے رہے۔ من بعد سنہ ۱۳۲۱ ف میں بحیثیت ڈپٹی ڈیولپمنٹ کمشنر سلک ملازمت سرکار عالی میں اتماماً تین سال کے لئے داخل ہوکر اس خدمت مفوضہ کے فرائض کو اس خوش اسلوبی و دلدہی سے انجام دئیے کہ گورنمنٹ عالیہ نے میعاد معینہ کے اختتام پر آپ کو سررشتہ ڈرینج میں سپرنٹنڈنگ انجینیر کی خدمت پر مامور فرمادیا اور جب بوجہ انتقال نواب کرامت جنگ مرحوم چیف انجینیری کی جائداد خالی ہوئی تو اس پر آپ کو ترقی ملی۔ آپ فن تعمیر و آرایش میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اور دوران ملازمت میں آپ نے فن انجینیری سے متعلق وہ وہ خدمات انجام دئے ہیں کہ جن کی گورنمنٹ عالیہ معترف ہے۔ بلدہ حیدرآباد کی اکثر اسکیمیں مثلاً صفائی فضلہ و صفائی و ترقی و آرایش بلدہ وغیرہ آپ ہی کی کاردانی و اعلیٰ قابلیت کی رہین منت ہیں۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی پیشگاہ اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے ۲۱ ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۵۴ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب احسن یار جنگ بہادر سے متعزز و ممتاز ہوئے۔ یکجہتی آستانہ عالیہ حضرت یوسف صاحبؒ و شریف صاحبؒ کے آپ معتمد ہیں۔ آپ کا پتہ۔ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۶)

احمد یاور جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام حیدر یار خاں ہے۔ آپ نواب رسول یار خاں حکیم الحکما محی الدولہ سادس مرحوم کے فرزند سوم اور نواب رسول یار جنگ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں زبان اردو، فارسی، عربی وغیرہ پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ ۱۳۱۶ف میں آپ پیش گاہ حضرت غفران مکان سے بتقریب جشن سالگرہ خانی و بہادری و خطاب مستطاب "احمد یاور جنگ" سے ممتاز و مباہی اور منصب دو ہزاری یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ آپ ایک عرصہ دراز تک مالگزاری میں سرکاری خدمت انجام دیتے رہے۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، فیاض، ہمدرد، رحمدل اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ آپ کے فرزندار جمند نواب غوث یار خاں صاحب ہیں جو اپنے والد محترم کی طرح تعلیم یافتہ اور الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں جن کی شادی نواب محمد شرف الدین مرحوم کی صاحبزادی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی جس میں امراء و عمائدین و رؤسا، حیدر آباد مدعو تھے۔ آپ میں انتظام جاگیرات کا مادہ بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ کی جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت آرام و آسایش کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ ہر وقت آپ کو اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ آپ کا پتہ، عدن بلغ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷)

احمد علی خاں صاحب (نواب میر .... بیگن پلی) آپ آنریبل نواب میر اسد علی خاں مرحوم کے دوسرے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۲۔ دی ۱۳۱۰ف پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم شروع میں اتالیق کے ذریعہ گھر پر والدین کی نگرانی میں ہوی۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت آپ کی ابتدائی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا گیا۔ تحتانی تعلیم

ابتدائی مدرسہ اعزہ میں اور اس کے بعد مدرسہ عالیہ میں ہوئی۔ ثانوی تعلیم کچھ تو مدرسہ عالیہ میں اور کچھ سینٹ جارجز گرامر اسکول میں ہوئی۔ حیدرآباد میں کچھ عرصہ کے لئے آپ نے کیمبرج کے نصاب کے تحت تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۴ء تک مدراس میں مدرسہ اعظم جس کا اب محمڈن کالج نام ہے، اور ویسلی کالج میں تعلیم کا سلسلہ جاری رہا۔ کیمبرج کی تعلیم کی تکمیل کی غرض سے آپ علی گڑھ ۱۹۱۴ء میں بھیجے گئے جہاں تقریباً دو سال تک بلگرامی ٹیٹوریل کالج میں رہکر پریلیمنری اور جونیر کیمبرج کی تکمیل کی گئی۔ اور کیمبرج کورس کے سینیر امتحان کے لئے تیاری کروانے کی غرض سے آپ کو اسی زمانہ کے ہندوستان کے بہترین ادارے "ہیسٹنگز ہاؤز اسکول" علی پور کلکتہ میں شریک کیا گیا، جنگ عظیم کے دوررس اثرات اور یورپ کی خوفناک حالت جو خصوصاً ۱۹۱۶ء کے بعد سے ہوگئی تھی اس بات کی اجازت نہ دی کہ آپ کیمبرج کے امتحانات کامیاب کرکے یورپ فوراً روانہ ہوسکیں۔ اس لئے ہندوستانی امتحانات کی تیاری لازمی ہوگئی چنانچہ ۱۹۱۸ء میں دہلی منتخب کیا گیا۔ جہاں آپ کے والد ماجد سال میں زیادہ حصہ کونسل کی وجہ سے بسر کرتے تھے۔ دہلی کے مشہور اسکول اسٹیفینس ہائی اسکول میں شریک ہوکر پنجاب میٹرک کا امتحان کامیاب کیا۔ ۱۹۱۸ء سے ۱۹۲۴ء تک آپ کا قیام دہلی میں رہا۔ جہاں سینٹ اسٹیفین کالج سے آپ نے ۱۹۲۰ء میں انٹرمیڈیٹ ۱۹۲۲ء میں بی۔اے اور ۱۹۲۴ء میں ایم۔اے کے امتحانات کامیاب کئے۔ علاوہ درس کے کالج کی کئی مصروفیات میں آپ کی گہری دلچسپی رہی لیٹریری انجمنوں کے آپ صدر یا نائب صدر مختلف اوقات میں رہے ہیں۔ اسپورٹ اور گیمس کلب کے آپ معتمد تھے اور دو سال تک جامعہ دہلی کے ٹینس چامپین رہے، علاوہ انگریزی کے بی۔اے اور ایم۔اے میں آپ کے اختیاری مضامین سیاسیات، تاریخ اور معاشیات تھے۔ ایم کے لئے آپ کا مقالہ "پنجاب کی صنعتی زندگی" ایک ایسی تصنیف ہے کہ جس سے

ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کی صنعتی حالت ماضی، حال اور مستقبل کا پتہ ملتا ہے تقریباً
ایک سال تک ۱۹۲۲ء تا ۱۹۲۳ء جبکہ آپ کی شرکت ایم اے کے لئے ہو گئی تھی، تو
حیدر آباد میں آپ نواب مہدی یار جنگ بہادر (جو اس زمانہ میں معتمد سیاسیات سرکار عالی
تھے) کے اعزازی پرسنل مددگار کی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے۔ بوجہ ذوق و
شوق تعلیمی ساتھ ساتھ اس کے آپ نے ایم، اے کی تیاری بھی کی۔ ۱۹۲۴ء میں دہلی اور
پنجاب کے جائنٹ ایم اے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ۱۹۲۵ء میں آپ کا تقرر
سررشتہ تعلیمات سرکار عالی میں بحیثیت مددگار سٹی کالج عمل میں آیا۔ چار ایک ماہ یہاں
رہکر آپ نے تعلیمی رخصت حاصل کی اور ستمبر ۱۹۲۵ء میں انگلستان اعلیٰ تعلیم کے
لئے روانہ ہوئے۔ ستمبر ۱۹۲۵ء سے جولائی ۱۹۲۸ء تک آپ کا قیام یورپ میں
رہا۔ جہاں آپ نے لیڈز یونیورسٹی سے ڈپلوما ان ایجوکیشن کی ڈگری حاصل کی۔
انرٹمپل (لندن) سے بیرسٹر ہوئے اور چھ ماہ تک لندن کے ایک دیرینہ تجربہ کار
بیرسٹر کے تحت قانون کی عملی تعلیم حاصل کی جس کی وجہ سے آپ بالراست برٹش انڈیا
کے ہائیکورٹس میں پریکٹس کرنے کے مجاز ہیں۔ ماسٹر آف ایجوکیشن کے لئے آپ کا مقالہ
"ریاست اور خانگی تعلیمی امداد" سے موسوم ہے جس میں ہندوستان کی تمام تعلیم
پر روشنی ڈالتے ہوئے بتلایا گیا ہے کہ کہاں اور کس حد تک ریاست اور خانگی
ذرائع تعلیم کی ترقی اور اصلاح میں مفید ہوسکتے ہیں یورپ کے دوران قیام میں جب
آپکو فرصت ملی آپنے وہاں کی تعلیمی حالت سے متعلق معلومات اور تجربے حاصل
کئے۔ انگلستان فرانس اور اسکاچستان کے مختلف اقسام کے تعلیمی اداروں کو آپنے
دیکھا ہے اور ان کی تعلیمی مصروفیات اور انتظام سے متعلق تفصیلی اشارات تیار کئے
ہیں۔ یورپ سے واپس ہونے پر آپ کا تقرر مدرسہ فوقانیہ ورنگل کی صدارت پر
کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی عثمانیہ کالج ورنگل کے پرنسپل مقرر کئے گئے ۱۹۲۸ء میں جب

جامعۂ عثمانیہ کی تنظیم جدید کا نفاذ ہوا اور بی، ٹی کی جماعت قایم کی گئی تو آپ کا تقرر بحیثیت ریڈر کے ٹریننگ کالج میں عمل میں آیا۔ اس خدمت کو آپ اب تک انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی علمی اور تدریسی دلچسپی کالج کے کام تک ہی محدود نہیں ہے لندن کے قیام میں آپ کو رایل ایشیاٹک سوسائٹی کی میٹنگ میں شریک ہونے کے کئی مواقع ملے۔ جہاں آپ نے تقاریر کیں اور مضامین پڑھے آپ اس سوسائٹی کے رکن بھی ہیں، وقتاً فوقتاً آپ کے تعلیمی مضامین حیدرآباد اور ہندوستان کے مجلوں میں شایع ہوتے رہتے ہیں۔ ان مجلوں میں "حیدرآباد ٹیچر"۔ "المعلم"۔ "انڈین ایجوکیشنل ریویو" میں اکثر آپ کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ پیوستہ سال آپ نے " دکن کی درسی کتاب" اے اسٹوڈنٹس ہسٹری بک آن دی ہسٹری آف ایجوکیشن کا ترجمہ سر رشتہ تعلیمات کی جانب سے کیا ہے۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے۔ ذہنی اور جسمانی توازن کا احساس آپ کو پورا پورا ہے۔ تعلیمی اور تدریسی کاروبار کے بعد شام میں اکثر آپ کلب جایا کرتے ہیں، عثمانیہ یونیورسٹی ایسوسیشن اور نظامت تعلیمات کے کلب کے آپ رکن ہیں جہاں آپ خاص دلچسپی ٹینس میں لیتے ہیں جس میں خوب مہارت بھی ہے۔ حال ہی میں آپ عراق کے مقامات مقدسہ سے مشرف ہوئے ہیں۔ آٹھ سال قبل آپ کی شادی نواب بندہ علی خاں صاحب کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوی، نواب بندہ علی خاں صاحب کا شمار حیدرآباد کے قدیم اور عظیم جاگیرداروں سے ہے، اُن کے والد نواب علی یار جنگ اور چچا نواب ظفر یار جنگ مرحوم تھے شہنشاہیت دہلی کے اعلیٰ عہدہ داران کے اعداد مقرر تھے۔ محمد شاہ رنگیلے کے بعد جب مغلیہ سلطنت کا شیرازہ بکھر گیا تو یہ لوگ دکن کا رخ کئے۔ یہاں جیسے ہی پہنچے سرکار نظام میں اعلیٰ خدمات سے سرفراز کئے گئے اور ملک ومالک کی وفاداری میں اپنی جان پر کھیل کر جاگیرات پاکر افتخار حاصل کیا ہے۔ آپ (نواب میر احمد علی خاں صاحب)

کے دو صاحبزادے میر مشتاق علی خاں (۸ سال) اور میر اشفاق علی خاں (۶ سال) ہیں۔ مشتاق علی خاں کو اس کمسنی ہی میں تعلیم میں مصروف کیا گیا، دو سال سے یہ آل سینٹ کے کانونٹ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۸)

احمد علی خاں بہادر (نواب میر.....) آپ نواب میر محمد علی خاں معتصم جنگ اعتصام الدولہ مرحوم کے فرزند دومی ہیں۔ بتاریخ ۱۲۔ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی لایق اساتذہ سے انگریزی، فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی ۱۳۲۳ھ میں بتقریب جشن چہل سالہ جوبلی حضرت غفران مکان خطاب خان بہادر و منصب یکہزاری سے سرفرازی پائے۔ آپ کی ذکاوت اور معاملہ فہمی کی وجہ آپ کے والد ماجد نے اپنے عین حیات میں آپ کو معتمد جاگیرات مقرر فرمایا۔ آپ نہایت منتظم اور سلیقہ شعار نواب ہیں۔ آپ کی قابلیت اچھی اور آپ جاگیری کاروبار و معلومات سے بخوبی واقف ہیں۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد سے آپ جاگیرات موروثی پر قابض ہیں آپ ۱۳۳۱ف کو مددگاری نظامت دارالانشا سرکار عالی پر مامور و تا حال کارگزار ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۳۶ف میں نواب میر جاندار علی خاں بہادر ارسلان جنگ ثانی مرحوم کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند ہوئے (۱) میر لایق علی خاں (۲) میر تراب علی خاں اور یہ دونوں تعلیم کے بیحد شوقین اور دلدادہ ہیں۔ اپنے والد کے زیر نگرانی اچھے استادوں سے گھر پر تعلیم حاصل فرمانے میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ دیوڑھی معتصم جنگ اعتصام الدولہ واقع کمان ایلچی بیگ منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۹)

احمد حسین خان صاحب (نواب میر.......) آپ نواب میر مہدی حسین خاں صاحب کے فرزند اکبر اور نواب میر ضیاء الدین حسین خاں مرحوم کے پوتے ہیں اردو، فارسی کی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ اپنے والد کی طرح خوش خلق ملنسار نواب ہیں، آپ کی شادی نواب میر محمد علی خاں مرحوم کی صاحبزادی نواب عبدالمہدی خاں مہدی یار جنگ مرحوم کی پوتری سے ہوی۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰)

اختر یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ ۱۲۸۸ف میں پیدا ہوئے، اور اپنے والد ماجد حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ کے سایۂ عاطفت میں بمقام رامپور تعلیم و تربیت پائی اور انہیں کے فیض صحبت سے علمی اور عملی استعداد حاصل فرمائی۔ شعر گوئی کا شوق اوائل عمر سے آپ کو ہے، چنانچہ اپنے والد ماجد کی ہمت افزائی سے عہد طفلی میں مشاعروں میں شعر پڑھا کرتے تھے، لیکن خود آپ کی توجہ اس فن لطیف کی جانب ۱۸۹۸ء میں ہبذول ہوی۔ اختر اپنا تخلص کیا کرتے ہیں۔ رسالہ دامن گلچین بھی اسی زمانہ میں آپ نے اپنے اہتمام سے از سر نو جاری فرمایا تھا۔ رفتہ رفتہ آپ کے کلام کی شوخی و برجستگی اور معاملہ بندی نے ارباب ذوق کے دلوں پر اپنا قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں آپ اپنے معاصرین کے صف اول میں داخل ہو گئے۔ ترتیب کلام کے لحاظ سے ہمارے نزدیک آپ کا درجہ بڑا ہے۔ آپ اپنے والد کے ہمراہ ۱۹۰۱ء میں حیدرآباد آئے۔ یہاں کے صاحبان ذوق نے آپ کو آنکھوں پر جگہ دی اور اس سرزمین کے کہن سال شعرا نے آپ کی صحبت سے اکتساب فیض کیا۔

آپ ۱۳۱۹ف میں بحیثیت مددگار معتمد عدالت وکوتوالی و امور عامہ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور درجہ کی ترقیاں پاکر اول مددگاری کی خدمت تک پہنچے وہاں سے سررشتۂ امور مذہبی کی نظامت پر منتقل ہوئے، کچھ عرصہ تک صدالصدور کی خدمت منصرمانہ انجام دئیے ۱۳۳۸ف میں معتمدی کا صیغہ بھی آپ کے تفویض ہوا اور آپ ناظم و معتمد کی حیثیت سے سررشتہ مذہبی کے گراں قدر خدمات باحسن الوجوہ انجام دیکر یکم آذر ۱۳۴۵ف کو وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے ۱۳۴۲ف میں بتقریب سالگرہ ہمایونی خطاب مستطاب "نواب اختیار جنگ بہادر" سے سرفرازی پائے۔ مالک کی وفا کیشی اور ملوک کی خیر طلبی ہمیشہ آپ کا شعار زندگی رہا۔ آپ بڑے خوبیوں کے نواب ہیں آپ کا پتہ بازار نور الامرا حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۱)

ارسطو یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ......) آپ کا نام عبدالحسین ہے آپ ۱۲۷۹ف میں بمقام حسینی علم حیدر آباد پیدا ہوئے۔ آپ کے جد اعلیٰ اٹھارہویں صدی عیسوی کے نصف آخر میں بسلسلۂ تجارت ریاست اودھ ے یورپ سے وارد حیدر آباد ہوئے۔ یہ سلسلہ تجارت آپ کے پدر بزرگوار محمد اسمٰعیل (جنکا شمار شہر کے بڑے تجار میں تھا) تک جاری رہا۔ آپ نے رزیڈنسی اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ اور علم عربی، فارسی اردو کا اکتساب مشہور اساتذہ سے فرمایا۔ اور فن ڈاکٹری میں حیدر آباد میڈیکل اسکول سے ۱۲۹۴ف میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کر کے ۱۲۹۵ف میں دواخانہ سنگاریڈی کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ جہاں سے بیدر و سکندرہ وغیرہ میں متعین ہوتے رہے اور ہر جگہ اپنی قابلیت، علاج کی مہارت اور نیک نفسی کا سکہ جمایا سنہ ۱۳۰۱ف میں آپ ترقی پاکر شفاخانہ افضل گنج بلدہ حیدر آباد کے ہاؤس سرجن

ہوئے اور اس سلسلہ میں ایسی نمایاں خدمات انجام دیں کہ چند ہی سال بعد آپ کو نظامت حبابت وحفظان صحت کا عہدۂ جلیلہ عطا ہوا۔ شفاخانہ افضل گنج میں آپ کے کمالِ فن اور خاصکر فن جراحی کی مہارت کا اس قدر شہرہ ہوا کہ آپ کا نام ہندوستان کے باہر بھی ماہرین فن میں عزت سے لیا جانے لگا اور اعلیحضرت غفران مکاںؒ نے آپ کی قابلیت وذہانت کے اعتراف میں آپ کو محلات شاہی کے اعزازی سرجن کی خدمات تفویض فرمائیں آپ نواب ارسطو یار جنگ بہادر کے خطاب سے سرفرازی پائے محلات شاہی کے ہاؤس سرجنی کا کام آپ سرکاری ملازمت سے وظیفہ یاب ہونے کے بعد بھی انجام دیتے رہے۔ آپکی خانگی زندگی نہایت سادہ اور محبت ومروت سے مملو اور آپ کے حسن سلوک وفیاضی کا یہ عالم ہے کہ متعدد طلباء آپ کے خرچ سے تعلیم پا رہے ہیں آج آپ کا مکان غریب طالبعلموں اور حاجتمند مریضوں کی مستقل اقامت گاہ ہے اپنے مکان ہی میں لڑکوں کے لئے مدرسہ داؤدیہ اور لڑکیوں کے لئے مدرسہ قیومیہ قایم فرمایا ہے جن کا سارا خرچ آپ برداشت کرتے ہیں اور کتب خانہ اور دارالمطالعہ بھی آپ نے اپنے خرچ سے قایم کر رکھا ہے اس کے علاوہ متعدد خیراتی اور قومی اداروں میں آپ کی امداد شامل ہے۔ دوران ملازمت میں آپ نے حج بیت اللہ الحرام وزیارت عتبات عالیہ کا شرف حاصل کیا اور ممالک اسلامیہ کی سیر وسیاحت کے علاوہ فرانس انگلستان اور اسکاٹ لینڈ بھی تشریف لے گئے۔ الحاصل قابلیت، ذہانت، مہارت فن شغف مذہبی اور وسیع النظری میں آپ کی شخصیت وحید روزگار ہے اور آپ کی اخلاقی خوبیوں کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کی اولاد بھی صاحب نصیب اور معزز عہدوں پر فائز ہے، اپنے مکان پر آپ مرضا کی تشخیص میں مصروف رہتے ہیں، خلق اللہ کی خدمت آپ کے فرائض میں داخل ہے۔ آپ کا پتہ :- سرائے بواہیر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲)

آرمسٹیڈ اسکوئر (مسٹر پنچ۔ سی۔ یس۔ ۔ ۔ ۔) آپ ۱۶ اگست ۱۹۰۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی شادی کرنل جے، ڈبلیو شر لارڈ کی دختر گوین ڈولن شر لارڈ سے ہوی۔ آپ نے ۱۹۲۰ء سے ۱۹۲۲ء تک سٹی گلڈس انجنیرنگ کالج میں تعلیم حاصل فرمائی۔ بی۔ یس، سی کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ اے، سی، جی، ای۔ یم، ای، ئی یم، ای، ایم، ئی۔ اے، یم، ای، سی، ئی کی ڈگریاں آپ کے نام کے ساتھ آپ کی اعلیٰ قابلیت اور ایک اعلیٰ کارداں ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اور ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک لنکاشائر لے لینڈ موٹرس کمپنی میں کام کرتے رہے۔ بعدازاں آپ نے بحیثیت اسٹنٹ انجنیر ممبئی الکٹرک سپلائی اور ٹراموے کمپنی میں گران قدر کام انجام دئے۔ آپ نے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۳ء تک دی گریٹ برٹن نیشنل الکٹرک اسکیم (جو گرڈ سسٹم کے نام سے موسوم ہے) کا کام انگلستان میں بحسن وخوبی انجام دیا۔ ۱۹۳۴ء میں نائب ناظم سررشتہ برقی کی خدمت پر مامور ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں مسٹر آر۔ یل گیا مس سابق ناظم برقی کی خدمت سے سبکدوش ہونے پر آپ اُن کی جگہ ناظم محکمۂ برقی مقرر ہوئے ۱۹۳۷ء میں مسٹر پی۔ بی چپیانی کے وظیفہ پر علحدہ ہونے کی وجہ ناظم دارالضرب و مہتمم مہور مقرر ہوئے۔ آپ کے حسن انتظام ونگرانی سے سررشتۂ برقی ودارالضرب روز افزوں ترقی پر ہے۔ آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳)

اسداللہ صاحب (ڈاکٹر خواجہ محمد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) آپ حیدرآباد کے ایک مشہور و معروف ڈاکٹر ہیں جن سے سارا ملک واقف ہے۔ آپ اپنے معلومات کے اعتبار سے اپنے ہم عصروں میں نہایت بلند مرتبہ رکھتے ہیں تشخیص مرض میں آپ یگانہ

روزگار میں۔ نسخہ نویسی میں جو کمال آپ کو حاصل ہے اس کا شہرہ سرزمین دکن سے نکل کر مدراس اور دیگر ممالک ہند میں شہرت تامہ حاصل کر چکا ہے۔ بڑے بڑے اہل الرائے ممبران کونسل، وائسرائے اور گورنران آپ کی مدح سرائی میں رطب اللسان ہیں۔ فی زمانہ آپ اُن نامور طبیبوں میں شمار ہوتے ہیں جن کی نظیر نہیں مل سکتی۔ بڑے بڑے امرا شاہی خاندان، سابق صدر اعظم ہز اکسلنسی، مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر آپ سے اپنا علاج کراتے ہیں۔ عمائدین سلطنت میں کوئی ایسا عہدہ دار نہ ہوگا جو آپ سے واقف نہ ہو اور آپ کے علاج کا مدح خواں نہ ہو۔ گورنمنٹ مدراس نے آپ کی بے مثال طبی خدمات کے صلہ میں مرصع تمغہ جس میں الماس جڑے ہیں عطا فرما کر اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ ایسے لوگ بہت کمیاب ہیں جن کی ذہانت، خداداد شفا بخشی قابل ستایش ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے ہاتھوں سے ایسے ایسے مریض شفا یاب ہوئے ہیں جن کی زیست کی امید بڑے بڑے ڈاکٹروں نے چھوڑ دی تھی غرض آپ کی ذات قابل مبارکباد ہے کہ جن کے دست شفا سے ملک کی تمام رعایا مستفیض ہو رہی ہے۔ آپ کا دواخانہ مغل پورہ میں مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ اس دواخانہ میں یورپ کی چیدہ و پسندیدہ ادویہ کثیر تعداد میں ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ آپ کی عمر (۵۵) سال کی ہے۔ آپ کے فرزند خواجہ وحید اللہ ہیں جن کے نام سے فارمسی قایم ہے۔ آپ کی سکونت محلۂ مغلپورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴)

اشرف نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب........) آپ ڈاکٹر محمد اشرف کے فرزند ہیں آپ کے والد محمد اشرف (حیدرآباد کے پہلے ڈاکٹر تھے جنھوں نے اردو زبان میں انگریزی طب کی تعلیم حاصل کی تھی) آپ نے ۱۲۹۶ء میں سند کامیابی

حاصل کی اور شمس الامراء امیر کبیر ثانی و ثالث کے طبیب خاص تھے اور آپ کو حضرت منغفرت مکان علیہ الرحمۃ کے علاج کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ کا نام محمد وزارت ہے آپ شیخ اہل قریش سے ہیں آپ کی ابتدائی تعلیم دار السلطنت حیدر آباد میں ہوی۔ اوائل عمر ہی میں حضرت غفران مکان نے براہ خسروانہ ۱۳۱۲ھ میں خطاب خانی و بہادری و اشرف نواز جنگ خطاب مع منصب دو ہزاری و یکہزار سوار سے سرفراز و مفتخر فرمایا۔ آپ کی شادی ۱۳۱۴ھ میں بڑے تزک احتشام کے ساتھ مولوی محمد ضیاء الدین خاں کی صاحبزادی سے ہوی۔ آپ کو سہرا حضرت غفران مکان نے اپنے دست مبارک سے باندھا۔ اور جلوس بازگشت حسینی محل پر سے برآمد ہو کر لاحظہ فرمایا اور عروس کو نتھ ٹیکہ مرصع اور آپ کے برادر معظم نواب لقمان الدولہ مرحوم کو عماری سرفراز فرما کر عزت بخشی ۱۳۱۶ھ میں حسب فرمان خداوندی سرکاری اسکالرشپ سے راہی انگلستان ہوئے جہاں آپنے اڈنبرا یونیورسٹی سے یم، بی، سی، ایچ، بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور اس کے علاوہ ایل۔ ایم و ڈی۔ پی۔ ایم کے ڈپلومے حاصل کرکے ۱۳۲۳ھ میں وطن واپس ہوئے بعد واپسی بتابعت فرمان خسروی دواخانہ افضل گنج میں بحیثیت آنریری سرجن چار سال تک کارگزار رہے۔ اس کے سوا آپ نے اپنے بھائی نواب لقمان الدولہ اشرف الحکما مرحوم اسٹاف سرجن حضرت غفران مکان کی مددگاری کی حیثیت سے رائل ڈسپنسری میں کارگزار رہکر محلات مبارک وغیرہ کا علاج حسن و خوبی سے انجام دیتے رہے۔ نواب افتخار الملک مرحوم نے آپ کے علم و ہنر و خاندان کا لحاظ کرتے ہوئے آپ کا تقرر خدمت بلدہ افسری پر ۱۳۲۵ھ میں کیا۔ آپ کو بزمانہ طغیانی رود موسیٰ پلیگ وانفلوئنزا سلسلہ کارگزاری سند، گھڑیال و طلائی تمغہ سرکار سے عطا ہوا۔ وایسرایان ہند لارڈ ہارڈنگ۔ لارڈ چیمسفورڈ جب حیدر آباد تشریف لائے تھے تو آپ کو ایک طلائی قمیض کی گنڈیاں اور ایک نکٹائی کی پن اپنے ہاتھوں سے بطور انعام مرحمت فرمائے

اور بزمانہ تشریف آوری شہزادہ ویلز وحال ڈیوک آف ونڈسر ایک طلائی دستی گھڑی اور لارڈ اروِن وائسرائے ہند کی تشریف آوری کے ضمن میں ایک طلائی سگریٹ کیس سرکار سے مرحمت فرمایا گیا۔ آپ کو پانچ وائسرائے اور شہزادۂ ویلز کی تشریف فرمائی کے زمانہ میں قصر فلک نما میں جو دواخانہ صفائی کی جانب سے لگایا جاتا ہے اس کی نگرانی کا شرف حاصل رہا ہے۔ آپ کی دوسری شادی نواب ... جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جنکے انتقال پر آپ نے تیسری شادی کی اور حضرت اقدس و اعلیٰ دام سلطنتہ نے مع شہزادگان بلند اقبال و شہزادیان فرخندہ فال براہ خسروانہ دو دفعہ آپ کے مکان پر قدم رنجہ فرما کر آپ کی اور آپ کے خاندان کی عزت افزائی فرمائی۔ تقریباً ایک سال تک جب کہ مسائل کشنری صفائی زیر غور تھا آپ نے بحیثیت منصرم کمشنر کام انجام دیا۔ سرکار نے آپ کی کارگزاری پسند فرماتے ہوئے ازراہ قدر دانی علاوہ افسری کے علاوہ نائب نظامت کا عہدہ آپ کو عطا فرمایا جس کو آپ بحسن و خوبی انجام دے کر ۱۳۴۳ف کے اوائل میں وظیفہ حسن خدمت پر ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ جو کوئی آپ کے کام سے واقف ہے وہ آپ کا مداح نظر آتا ہے۔ آپ ۱۴ سال تک میڈیکل اسکول میں لکچرار رہ چکے ہیں۔ نیز یتیم خانہ سرورنگر میں اعزازی میڈیکل افسر کی حیثیت سے کارگزار بھی رہے ہیں۔ آپ کو سرکاری تقاریب وغیرہ میں شرکت کی عزت حاصل ہے۔ آپ خوش اخلاق، مہمان نواز، ملنسار، ہمدرد، غرباپرور نواب واقع ہوئے ہیں، ملک کی خدمت اور مالک کی اطاعت و فرمانبرداری کو اپنا فرض اولیں سمجھتے ہیں آپ کا پتہ۔ ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵)

اصغر نواز جنگ بہادر (نواب ......) آپ نواب شہاب جنگ مختارالدولہ

افتخار الملک مغفور کے اکلوتے فرزند اور ایک خاندانی امیر ہیں، آپ کے آبا و اجداد نے جو گرانقدر خدمات ملک و مالک کی بہی خواہی کے لئے انجام دیں وہ صفحہ روزگار پر یادگار ہیں۔ آپ سنہ ۱۳۱۲ف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی اور اپنے والد مرحوم کے انتقال کے بعد آپ جملہ اعزاز و مناصب و جائداد و جاگیرات آبائی سے معزز ہوئے سنہ ۱۳۳۱ف میں صبیہ نواب معتمد الدولہ مرحوم سے آپ کی شادی ہوی بتقریب سالگرہ ہمایونی سنہ ۱۳۵۱ف آپ کو خطاب اصغر نواز جنگ بہادر سے سرفراز فرمایا گیا۔ آپ شاہی دعوتوں میں مدعو رہتے ہیں۔ نہایت خوش خلق، بامروت، فلمدوست اور سنجیدہ مزاج نواب ہیں۔ اپنے ملک و مالک کی خدمت اور ملک کی بہبودی میں حصہ لینا ورثتاً آپ کے حصہ میں آیا ہے آپ حیدرآباد دکن کے منتظم جاگیرداروں سے ہیں۔ آپ کے جاگیر کی رعایا آپ کے زیر نگرانی نہایت خوشحالی اور اطمینان قلبی سے اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ وعدہ کے پابند زبان کے سچے نواب ہیں، آپ کا پتہ ، اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶)

اصغر یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ اپنے عہدہ کے ان یگانہ افراد میں ہیں جو اعلیٰ قابلیت، خاندانی وجاہت اور بلند مراتب کے باوجود نہایت ہی منکسر المزاج، خوش خلق اور ملنسار ہیں۔ ہندوستان و انگلستان میں اعلیٰ تعلیمی و قانونی ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد آپ پہلے الہ آباد میں اور بعد ازاں حیدرآباد میں بیرسٹری کرتے رہے۔ زمانہ بیرسٹری میں بارہ سال تک لجسلیٹو کونسل کے ممبر رہے۔ سرکار نظام سے کے تقریباً تمام امرائے حیدرآباد اور معززین کے بیرسٹر رہے ہیں۔

آپ کے والد ماجد (جب کہ آگرہ ہائی کورٹ قائم تھی) کے مشہور وکیل تھے، زمانہ
انقلاب سنزا جو گراں قدر خدمات آپ نے انجام دیں تھیں منجانب سرکار عالی آپ
کو اس کے صلہ میں طلائی تمغہ ملا تھا۔ آپ ایک پر گو شاعر بھی ہیں آپ کا تخلص اصغر ہے۔
آپ کو آبا و سیع دماغ اور اخلاق خاندانی ترکہ کے طور پر حاصل ہوا ہے کہ اس کے لئے
صرف اس قدر کہنا کافی ہے کہ جس خاندان کے آپ رکن ہیں اسی میں دہلی کے شہرۂ آفاق
ڈاکٹر اور قومی لیڈر ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور یگانہ روزگار طبیب حکیم نابینا صاحب اور
صوبہ اورنگ آباد کے صوبہ دار نواب رضا نواز جنگ بہادر بھی شامل ہیں جس خون میں
اتنے نمایاں افراد پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو اس سے واسطہ ہی امتیاز و سرفرازی
کا تمغہ ہے۔ آپ ۱۸۸۱ء میں اپنے وطن یوسف پور ضلع غازی پور میں پیدا ہوئے
مکتبی تعلیم ملا محمد عمر ولایتی اور مولانا محمد فاروق چڑیا کوٹی سے حاصل کی اور وکٹوریہ
ہائی اسکول غازی پور سے انٹرنس کا امتحان پاس کر کے میو سنٹرل کالج الہ آباد میں داخل
ہوئے، جہاں سے ایف، اے کا درجہ پاس کر کے آپ علی گڑھ کالج تشریف لے گئے اور
بی، اے کی ڈگری حاصل کی سنہ ۱۹۰۱ء میں آپ یونیورسٹی اسکول آف لا الہ آباد میں قانونی
تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے داخل ہوئے لیکن پہلے ہی سال کا امتحان پاس کر کے
آپ انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں آکسفورڈ یونیورسٹی میں شریک ہو کر بی، اے کی سند اور
بیرسٹری کا تمغہ حاصل کیا۔ زمانہ طالب علمی میں اپنی خوش تقریری اور ذہانت سے آپ
اپنے رفقا میں ممتاز رہے اور بڑے بڑے مشاہیر سے خراج تحسین حاصل کیا۔ حیدرآباد
میں آپ کی بیرسٹری کا زمانہ ہنگامہ گلبرگہ کے واقعہ سے یادگار ہے جس میں آپ نے ایک سو
سترہ مسلمان ملزموں کو عدالت سے پیروی کر کے بری کرایا۔ ۱۳۳۸ ف سے ۱۳۴۸ ف تک
عدالت العالیہ کے رکن رہے، آپ نواب اصغر یار جنگ بہادر کے خطاب مستطاب سے سرفراز
ہیں۔ آپ کا اصلی نام مسٹر محمد اصغر ہے۔ ۱۳۴۸ ف کو آپ نے اپنا جائزہ مولوی خواجہ عبدالعزیز صاحب

کو دے کر وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے اور نواب اکبر یار جنگ بہادر کیطرح پریکٹس شروع کردی۔ آپ کا دارالوکالت اسٹیشن روڈ نامپلی پر واقع ہے۔

(۱۷)

اظہر حسن صاحب (مولوی محمد......) آپ کی پیدائش ۹۔ دی ۱۲۹۶ف کو بمقام الہ آباد واقع ہوی جو آپ کا وطن ہے، دستور قدیم کے موافق تعلیم گھر پر شروع ہوی، مگر اس کا خاتمہ گھر پر نہیں ہوا۔ جب آپ نے اس وقت کے مکتبی درسیات سے فراغت پائی تو سرکاری مدرسہ میں داخل ہو کر بی اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ ۱۷ بہمن ۱۳۱۶ف کو بحیثیت دوم مددگار عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے یکم آذر ۱۳۳۸ف کو نائب معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ ہوئے اور اکثر اوقات معتمدی عدالت و کوتوالی امور عامہ کی خدمت کو منصرمانہ طور پر انجام دے کر بالآخر ۱۳۴۰ف کو حسب فرمان خسروی مستقل ہو گئے، اپنی اعلیٰ قابلیت و ذہانت و انکساری کی وجہ حاکم اور محکوم دونوں کے نزدیک ہر لعزیز ہیں اور ایک تجربہ کار، بے لوث اعلیٰ حاکم کی حیثیت سے آپ کی قابلیت مسلم ہے آپ نے بغیر نمود و نمایش کے جو فرائض انجام دئے ہیں ان کو گورنمنٹ نہایت قدردانی کی نظر سے دیکھتی ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ عدالت و کوتوالی سے متعلق آپ کے معلومات اور آپ کے تجربے نہایت وسیع ہیں۔ اور آپ کی جانفشاں کارگزاریوں کی بدولت آج محکمۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ (جس کو ہوم آفس بھی کہتے ہیں) شاہراہ ترقی پر گامزن ہے۔ آپ مجلس وضع آئین و قوانین کے سرکاری رکن، مردم شناس، منصف مزاج اور علم دوست حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ اکوچہ چراغ علی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۸)

اعجاز حسین صاحب (مولوی سید .... گبرگوی) آپ حکیم میر نواب صاحب مرحوم لکھنوی معالج خاص محل خاص نواب واجد علیشاہ تاجدار اودھ کے فرزند اور سرآوردہ وکلاء حیدرآباد فرخندہ بنیاد سے ہیں ۱۲۸۵ھ میں آپ بمقام لکھنو محلہ توپ دروازہ پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی علماء اعلام لکھنو سے اکتساب علم فرمایا۔ علوم عربی و فارسی و اردو کے علاوہ آپ نے گارڈن ریچ اسکول کلکتہ میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی اور فنون سپہ گری میں بھی کامل ہوکر ۱۳۰۸ف میں امتحان وکالت دیکر درجہ اول کی سند حاصل فرمائی اور ایک عرصہ تک نہایت کامیابی کے ساتھ وکالت کرتے رہے اور ۱۳۲۲ف میں آپ حیدرآباد تشریف لاکر عدالت العالیہ میں وکالت کرکے چند ہی دنوں میں شہرت حاصل کرلئے۔ آپ کے والد مرحوم جب کہ واجد علی شاہ کے ہمراہ کلکتہ میں تھے وہاں سے نواب سرسالار جنگ مختار الملک مرحوم ان کو اپنے ساتھ حیدرآباد لائے تھے جب سے انھوں نے یہیں بود و باش اختیار فرمائی تھی۔ آپ کے متعدد تصانیف و تالیفات ہیں جن میں بعض مطبوعہ شائع ہوچکی ہیں۔ وکالت کے اہم پیشہ کی مصروفیتوں کے علاوہ آپ کا علمی مشغلہ لائق تحسین ہے۔ آپ کے علمی ذوق کا ثبوت آپ کا وہ کتب خانہ ہے جس میں ہر علم و فن کی نادر و کمیاب کتب موجود ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ اسٹیشن روڈ نامپلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹)

آغا یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام آغا محمد علی خان ہے آپ کے والد آغا جعفر سلطان شیرازی مرحوم و مغفور تھے۔ آپ کی ولادت ۴ شہریور ۱۲۹۱ف میں بمقام شیراز ہوئی، بعہد وزارت نواب مختار الملک سرسالار جنگ اول

مرحوم ومغفور اپنے والد مرحوم کے ہمراہ وارد حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوئے اور یہاں
مدرسہ عالیہ میں داخل ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کی طالب علمانہ زندگی کا تقریباً
تمام تر حصہ نواب سالار جنگ ثانی مرحوم اور نواب منیر الملک مرحوم کی معیت میں گزرا
۱۱۔ اسفندار سنہ ۱۳۰ف کو مددگار ناظم کوتوالی اضلاع میں اتاپچی کی حیثیت سے سرکار عالی
کی ملازمت میں داخل کئے گئے اور ۱۵۔ دے سنہ ۱۳۲۱ف کو مددگار ناظم کوتوالی اضلاع
مقرر ہوئے۔ چونکہ کوتوالی کا میدان آپ کے لئے زیادہ وسیع نہ تھا اس لئے محکمۂ
مالگزاری میں آپ منتقل ہوئے اور ضلع بیڑ کی اول تعلقداری انجام دیئے۔ ازاں بعد تیر سنہ ۱۳۲۴ف
کو اول مددگار معتمد مالگزاری قرار پائے اور درجہ کی ترقی پاتے ہوئے اوائل سنہ ۱۳۱۹ف
میں نائب معتمد مال ہوئے۔ ۱۱ر محرم سنہ ۱۳۳۲ف کو بالطاف خسروانہ معتمدی مال کی خدمت
پر ترقی پائے۔ بارگاہ خداوندی سے خطاب نواب آغا یار جنگ بہادر سے مفتخر
و ممتاز ہوئے۔ ازاں بعد وظیفہ پر علحدہ ہوئے اور اس وقت میر مجلس پائیگاہ نواب
امانت جنگ معین الدولہ بہادر کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت
خوش خلق، مدبر اور کارگزار آقا ہیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی
ہے۔ آپ کے لائق فرزند نواب سلطان یار جنگ بہادر ہیں آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ
حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۰)

افضل علی خاں صاحب۔ نواب محمد ......) آپ نواب علی یاور جنگ مرحوم
کے فرزند دومی اور نواب فخر نواز جنگ بہادر کے برادر خرد ہیں، آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسہ
اعزہ (فوقانیہ) میں ہونے کے بعد پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے بدرجۂ اعلیٰ آپ نے بی ایس
سی کی ڈگری سنہ ۱۹۲۴ء میں حاصل کی اور کالج آف ٹکنالوجی مانچسٹر میں تکمیل کی غرض سے

شریک ہو کر دو سال میں فراغت حاصل کی اور برقی انجینئرنگ کی خصوصی تعلیم ختم کرکے تقریباً ڈھائی سال وہاں کے مشہور کارخانہ مٹروپالٹن وکرز میں عملی کام کیا۔ بعد واپسی ۱۶۔ آبان ۱۳۳۸ف کو انجینئرنگ کالج میں آپ مددگار پروفیسر مقرر رہے اور پانچ سال تک اس خدمت کو انجام دینے کے بعد محکمۂ برقی اضلاع میں مہتمی کے عہدہ پر منتقل ہوئے۔ جس کو ایک عرصہ تک نہایت جفاکشی و تندہی سے عملی طور پر اپنے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۶۔ ذی حجہ ۱۳۵۲ھ کو آپ کی عروسی آپ کے منجھلے ماموں نواب مرزا مہدی حسین خاں بینظیر جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے عمل میں آئی جس میں حضرت اقدس و اعلیٰ نے اپنی قدم رنجہ فرمائی سے عزت بخشی۔ اس اتصال کا نتیجہ ایک چشم و چراغ خاندان بتاریخ ۲۶۔ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ باسم عباس علی خاں ایزد منان نے سرفراز کیا۔ آپ کو حکومت سرکار عالی نے محکمہ لاسلکی میں لینے کی تحریک کو منظور اور یہ تصفیہ فرمایا کہ آپ کو مارکونی کالج چمسفورڈ انگلینڈ بغرض تعلیم خاص (۱۸) ماہ کے لئے روانہ کئے جائیں چنانچہ غرۂ رجب ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۷ اگست ۱۹۳۸ء آپ بمبئی سے انگلستان روانہ ہوگئے اس وقت آپ انگلستان میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اپنے محل کو بھی اپنے ہمراہ لے گئے ہیں تاکہ وہ بھی اپنی ضروریات کے مدنظر تعلیم حاصل فرماسکیں۔ آپ نواب محمد ابوالحسن خاں شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے بھانجے ہیں۔ اس قدیم خاندان کے ہر دو آبائی سلسلے دربار دکن میں معزز و مفتخر اور وزارت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز رہے ہیں آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ کریم النفس، نیک طینت، سلجھے ہوئے اطوار کے حامل، بری عادتوں اور صحبتوں سے محارب ہر دلعزیز اور ایک انسانی ہمدردی رکھنے والا دل اپنے پہلو میں رکھنے والے نواب ہیں سماج میں آپ کی وقعت اور دربار میں آپ کی عزت ہے آپ اپنے خاندانی روایات کے محافظ ہیں۔ ملک و مالک کی خدمت گزاری آپ کا دین و آئین ہے۔ آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

اکبر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ احمد شیر خاں صاحب کے فرزند ہیں
آپ کا خاندان افریدیوں کے مشہور و معروف قبیلہ ملا خیل کی شاخ زرغون خیل سے ہے
آپ کے بزرگ فرخ سیر بادشاہ کے عہد میں درۂ خیبر سے آکر نواب محمد خاں غضنفر جنگ
فرخ آبادی خلف اکبر قایم جنگ کے آباد کئے ہوئے قصبہ قایم گنج ضلع فرخ آباد میں آباد
ہوئے تھے۔ آپ ذیقعدہ ۱۲۹۲ھ میں قصبۂ گوجرخاں ضلع راولپنڈی میں پیدا ہوئے
جہاں آپ کے پدر بزرگوار انسپکٹر پولیس تھے۔ آپ کی تعلیم کا وقت آیا تو اس فرض کو آپ
کے والد ماجد اور دوسرے معلمین نے وطن ہی میں انجام دیا۔ لیکن عربی فارسی درس کی تحصیل
۱۳۰۲ف میں اورنگ آباد تشریف لاکر فرمائی اور وہیں بقدر ضرورت انگریزی ادبیات
کی تحصیل کی۔ یہ امر قابل اظہار ہے کہ توفیق الٰہی شامل حال ہوئی اور اپنے استاد سے زیادہ
اپنے مطالعہ پر اعتماد فرمایا۔ اس عرصہ میں قانون کی کتابیں بھی مطالعہ فرماتے رہے۔ اور
۱۳۰۸ف میں درجہ سوم کا امتحان پاس کر کے اورنگ آباد میں وکالت شروع کر دی۔
شہریور ۱۳۰۹ف میں اسی غرض سے بلدہ تشریف لائے اور اگلے سال وکالت درجۂ دوم
میں کامیابی حاصل فرمائی۔ وکالت درجۂ اول کی سند آپ کو آذر ۱۳۱۵ف میں ملی اور بلا
جواز تاخیر آپ نے اپنے کام کو مجلس عالیہ عدالت تک وسعت دی، اس موقع پر آپ نے
اس محنت و نیک نفسی سے کام کیا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کا شمار ہائی کورٹ کے سر آوردہ
وکلا میں ہونے لگا۔ حیدرآباد میں یہ کامیابی اس قدر بڑی کہی جاسکتی ہے کہ اس سے زیادہ کی
توقع وکیل کو مشکل ہو سکتی ہے لیکن ابھی عزو وقار کی کئی منزلیں آپ کے لئے باقی تھیں، وہ بھی
خدا نے آسان کر دیں۔ اپنے پیشہ کی ضرورتوں کو نظر انداز کئے بغیر اس دوران میں آپ تھوڑا
سا وقت ہمیشہ علمی و ادبی مطالعہ کے لئے ضرور نکالتے رہتے تھے اور کبھی آپ کو اپنی جماعت
کے اغراض و مقاصد کی اشاعت کی خاطر بھی وقت دینا پڑتا تھا۔ آپ نے اپنے ہم پیشہ وکلا،

کے دلوں کو مسخر فرما لیا تھا اور آپ کی ذات سے اُن کی مجلس کی رونق دوبالا ہوتی
رہتی تھی۔ اس وجہ سے وکلاء کی موتر جماعت نے تین بار آپ کو اپنا قایم مقام بناکر
مجلس وضع قوانین میں بھیجا تھا۔ سنہ ۱۳۲۰ف میں آپنے دکن لا رپورٹ کے نام سے ایک
قانونی رسالہ جاری فرمایا تھا جو آپ کے زمانۂ ادارت میں نہایت کامیاب رہا۔ چند سال
تک آپ نے بلدیہ حیدرآباد میں صدر نشینی کی نیابت کے فرائض بھی انجام دیے ہیں۔
آپ کی وکالت کی ترقی اور اس پیشہ میں آپ کی کامیابی کا حال سمع ہمایونی تک پہنچا تو
بارگاہ خسروی سے آپ کو خورداد ۱۳۲۶ف میں ہائیکورٹ حیدرآباد کی رکنیت پر سرفراز
فرمایا گیا۔ اور دوران رکنیت میں متعدد کمیشنوں میں شرکت کی عزت بھی بخشی گئی۔ معتمدی
عدالت وکوتوالی وامور عامہ کے عہدۂ جلیلہ پر آپ کا تبادلہ ۱۳۳۲ف میں ہوا جب کہ
رکنیت عدالت العالیہ کے فرائض کو پانچ سال آپ نہایت نیکنامی وتندہی سے انجام
دے چکے تھے۔ اس عرصہ میں جو موقع آپ کو ملا آپ نے ہر طرح اپنے آپ کو اس
منصب کا اہل و مستحق ثابت کر دکھایا ہے اور عرصہ دراز تک معتمدی کے گراں قدر
خدمات انجام دینے کے بعد آپ اپنی سابقہ خدمت رکنیت پر مامور ہوئے، اس کے بعد
آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوکر اپنے پیشہ وکالت کو پھر از سرنو انجام دے رہے
ہیں اس وقت آپ سرکار عالی کے ایڈوکیٹ ہیں، آپ کو ہمیشہ علمی اور ادبی دلچسپیاں
رہی ہیں۔ چنانچہ آپ ملک کے مختلف ہفتہ وار اور ماہوار اخباروں اور رسالوں کو
اپنے نتیجات قلم سے عرصہ تک سیراب فرماتے رہے اور افسر، دلگداز، وفادار
اور انتخاب لاجواب میں آپ کے مضامین مدت تک شائع ہوتے رہے ہیں، قانون
ومذہب سے آپ کو ہمیشہ دلبستگی رہی ہے اور سچ ہے کہ اسی مذہبی چھان بین کی بدولت
آپ کے قلب کے اندر ایک بڑا مذہبی انقلاب پیدا ہوگیا ہے اور آپ نے اپنے
لئے راستہ ڈھونڈ نکالا ہے۔ بتقریب عقد خوانی حضور پُرنور ۱۳۴۱ف میں آپ نواب

اکبریار جنگ بہادر کے خطاب سے سرفرازی پائے۔ آپ کا دارالوکالت جام باغ تڑپ بازار میں ہے۔

(۲۲)

اکرام الدین خاں بہادر (نواب محمد ......) آپ نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند دوم امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے ۔ سی ۔ آئی ۔ ای مرحوم کے پوتے اور نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے چھوٹے بھائی ہیں سنہ ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے اپنے والد کے زیر نگرانی عربی ، فارسی ، اردو اور مذہبی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرمائی اور آپ کو قرآن پاک بھی حفظ کرایا گیا۔ آپ کے جد امجد نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے سی آئی ای امیر کبیر مرحوم (جو سیر و سیاحت کے بڑے دلدادہ تھے) ہمیشہ آپ کو اپنے ساتھ رکھتے تھے جس سے تجربہ کاری میں آپ کو ایک بڑی حد تک مدد ملتی رہی آپ مذہبی علوم کے ایک بڑے جید عالم ہیں آپ کو زراعت اور فن تعمیر کا بیحد شوق ہے ، آپ اپنے بڑے بھائی نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے ہمیشہ ممد و معاون رہے ہیں۔ نہایت خوش خلق ، ملنسار ، پابند مذہب و صوم و صلوٰۃ نواب ہیں آپ کی دیوڑھی شاہ گنج میں واقع ہے۔

(۲۳)

اکرام جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام نواب محمد اکرام الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد زین العابدین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب سالار الملک مرحوم کے نبیرہ زادہ ہیں۔ آپ ۲۵ محرم الحرام سنہ ۱۳۰۶ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ اعزہ میں اور بعد ازاں مدرسۂ عالیہ میں انگریزی ، اردو ، فارسی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی ، طالب علمی ہی

کے زمانہ میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ انتظام امور خانگی
و جاگیرات میں مشغول ہوگئے۔ آپ نے علاقہ مالگزاری سرکار عالی کے امتحان عہدہ داران
مال کے جملہ ابواب میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل کی اور امتحان جوڈیشل کے مضمون فوجداری
و فیصلہ میں بھی بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہوئے۔ بلحاظ اعزاز خاندانی و قابلیت ذاتی ۱۳۲۰ف
میں بعہدہ سوم تعلقداری مامور ہوئے، خدمات متعلقہ کو بآئین وہیں انجام دیتے ہوئے
دوم تعلقداری پر ترقی پائے۔ اس عرصہ مدت میں اسپیشل ریلیف افسر کارہائے انتظام قحط
اور مختلف ڈویژن ہائے تلنگانہ و مرہٹواڑی پر بحیثیت ڈویژن افسر و خدمت مددگاری
صوبہ داری کے علاوہ متعدد مرتبہ مختلف اضلاع پر اول تعلقداری کی خدمات کو بھی منصفانہ
انجام دئے، آپ کی کاردانی سنجیدگی طبع و انتہائی دیانتداری کا اعتراف بہت سارے
بالادست متدین عہدہ داروں نے کیا ہے۔ اکیس بائیس سال تک خدمات مفوضہ کو
باحسن الوجوہ انجام دیتے کے بعد ۱۳۴۲ف میں بدرخواست خود وظیفہ حسن خدمت پر ملازمت
سے سبکدوش ہوئے۔ آپ کی شادی نواب اقتدار یار جنگ بہادر سابق کمشنر کروڑگیری
کی دختر سے ہوئی۔ نواب محمد معین الدین خاں صاحب آپ کے اکلوتے فرزند ہیں جن کی
تعلیم انگریزی و فارسی اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور فی الوقت سینٹ جارجس گرامر اسکول
میں بجماعت سینیر کیمبرج زیر تعلیم ہیں۔ آپ کو بتقریب سالگرہ ہمایونی خطاب نواب اکرام جنگ
بہادر سے سرفرازی بخشی گئی۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور رحمدل نواب ہیں
آپ کا پتہ:- "باغ معین" واقع درگاہ برہنہ شاہ صاحبؒ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴)

آمنہ پوپ صاحبہ (ڈاکٹرس) — آپ ۲۸ شہریور ۱۲۹۱ف کو بمقام کینڈہ
پیدا ہوئیں، ولایت ہی میں آپ نے تمام مدارج تعلیم طے کئے۔ یم۔ اے (لٹریچر) کی

ڈگری او راس کے علاوہ تعلیم و تعلم ولایت کی متعدد ڈگریاں رکھتی ہیں۔ ایل۔ آر۔ یم۔ اے آر۔ سی۔ یم۔ یس، سی۔ اے۔ اے (لسبن) آپ کے نام کی زینت کو دوبالا کرتے ہیں۔ غیر معمولی ذہانت و قابلیت کی خاتون ہیں۔ ہندوستان میں معلمی کا وسیع اور قابل فخر تجربہ آپ کو حاصل ہے۔ ایک مدت تک لکھنؤ کے اسلامیہ گرلز اسکول کی آپ پرنسپل رہ چکی ہیں اور اس مدرسہ نے آپ کی صدارت میں غیر معمولی ترقی حاصل کر لی ۱۹ امرداد ۱۳۳۴ف کو بحیثیت صدر معلمہ مدرسہ نسواں نامپلی سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں اور اس وقت سے خواتین حیدرآباد کی نئی پود کو اپنی اعلیٰ قابلیت و خداداد ذہانت سے فائدہ پہنچا رہی ہیں۔ یکم آذر ۱۳۳۴ف کو پرنسپل زنانہ کالج نامپلی پر فائز ہو کر آج تک اپنے مفوضہ فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دے رہی ہیں مختلف مذاہب کے بعد آپ نے مذہب اسلام قبول کیا اور اسی دین پر تا حال قائم ہیں۔ نہایت خوش خلق ملنسار، نیک طینت، ہمدرد اور ہر دلعزیز حاکمہ ہیں، کالج کی تمام لڑکیاں آپ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ خواتین حیدرآباد میں جو تعلیم کا ذوق سلیم پیدا ہو گیا ہے وہ زیادہ تر آپ ہی کی حسن تعلیم کا رہین منت ہے۔ آپ کا پتہ۔ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵)

امیر علی خاں صاحب (مولوی محمد ....) آپ ضلع کے ایک ذی اثر اور اعلیٰ ترین حاکم ہیں بتاریخ ۵ مہر ۱۳۱۰ف پیدا ہوئے اردو، فارسی وغیرہ میں آپ کی اچھی قابلیت ہے۔ انگریزی میں ماہر اور حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں ۱۰ بہمن ۱۳۲۹ف سے ۲۹ اسفندار ۱۳۳۰ف تک کارگزار ہے۔ ۱۰ بہمن ۱۳۲۹ف کو زائد سوم تعلقدار دوم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی میں

اپنے مفوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دے کر درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۱۹۔ شہریور ۱۳۳۸ف سے یکم آذر ۱۳۳۹ف تک مددگار تعلقدار رہو کر ناگر کرنول پر متعین ہوئے زاں بعد آپ کے خدمات سمستان امرچنتہ میں مستعار لئے گئے اس وقت آپ ضلع عثمان آباد کی خدمت اول تعلقداری پر فائز و کارگزار ہیں، آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ متدین، خوش خلق، معاملہ فہم، نکتہ رس، بہی خواہ ملک، مردم شناس و نصفت شعار حاکم ہیں، انتظامی مادہ قدرت کی جانب سے آپ کی ذات ستودہ صفات میں ودیعت ہوا ہے۔ آپ ایک فقید المثال و علم دوست حاکم ہیں۔

(۲۶)

امین جنگ بہادر (نواب سر ....) آپ صوبۂ مدراس کے ایک اعلیٰ اور ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور ذوق علمی کی وجہ تمام مملکت میں شہرۂ آفاق ہیں، آپ کی وسیع لائبریری جو منتخب ترین کتب قدیم و جدید کا ایک گراں قدر ذخیرہ ہے، آپ کے مذاق سلیم کا بہترین ثبوت ہے، آپ کو مذہب اور تعلیم سے خاص دلچسپی ہے اور آپ کا رسالہ نوٹس آن اسلام انگریزی میں غیر معمولی مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ آپ کے والد ماجد محمد قاسم خطیب مدراس کے مشہور تاجر تھے جن کا اصلی وطن المسارٹی ضلع شمالی ارکاٹ تھا۔ آپ ۱۸۶۳ء میں بمقام مدراس پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت کے تمام مراحل آپ نے طے کئے۔ ۱۸۸۵ء میں آپ نے بی۔اے کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور مدراس یونیورسٹی کے تمام امیدواروں میں دوسرے نمبر پر رہے۔ ۱۸۸۸ء میں آپ نے بی۔ایل کی ڈگری حاصل کی اور مدراس کے شہرۂ آفاق بیرسٹر مسٹر یارڈ لی ناٹن کی نگرانی میں وکالت کے ابتدائی مراحل طے کئے۔ اس دوران میں آپ کے علمی مشاغل بھی جاری رہے۔ اور چار سال تک آپ یونیورسٹی میں اردو فارسی اور عربی،

کے ممتحن رہے ۱۸۹۰ء میں آپ نے ایم اے کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا اور
اسی سال آپ نے مدراس ہائیکورٹ میں وکالت شروع کی۔ اس کے ایک سال بعد
آپ کو ضلع ارکاٹ میں ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ کے عہدے پر مقرر کیا گیا لیکن تھوڑی
ہی مدت کے بعد آپ نے اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور ۱۸۹۲ء میں آپ وارد
حیدرآباد ہو کر بہ مالحتی نواب سرور الملک مرحوم مددگار معتمد پیشی کی خدمت پر مامور ہوئے اور
اپنے فرائض منصبی کو اس خوبی کے ساتھ انجام دیا کہ اعلحضرت غفران مکان نے ۱۸۹۹ء میں
آپ کو نواب سرور الملک مرحوم کی جگہ مقرر فرمایا اور ۱۹۰۵ء میں حضرت غفران مکان کے چیف سکریٹری
ہوگئے۔ جب حضور پرنور سریرآرائے سلطنت ہوئے تو آپ مستعفی ہو کر مدراس جانا چاہے تو آپ کو
روک کر آپ کے سابقہ دونوں مناصب پر قائم رکھا۔ ۱۹۱۰ء میں خطاب نواب امین جنگ بہادر سے
سرفرازی پائی۔ دوبار مدراس ایکزیکیٹو کونسل کی رکنیت کا آفر آیا تو آپ حضور پرنور کے حکم سے اس کو قبول نہیں کیا
۱۹۱۱ء میں آپ کو سی، ایس، آئی۔ اور ۱۹۲۲ء میں کے، سی، ایس، آئی کا خطاب ملا۔
اوائل ۱۹۲۳ء سے آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش اور علمی مشاغل میں مصروف ہیں۔ انتہا درجہ کے
خوش خلق، علم دوست، شریف النفس نواب اور اپنے آقا کے ساتھ وفاداری و جاں نثاری
میں شہرۂ آفاق ہیں گول میز کانفرنس ۱۹۳۰ء منعقدہ لندن میں آپ نے منجانب حضور پرنور شرکت فرمائی
آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷)

امین الحسن صاحب (مولوی سید ..... بسمل) آپ کے جد امجد حضرت مولانا
سید آل حسن صاحب رضوی مغفور صاحب تصانیف اپنے وطن ضلع اوناؤ (اودھ) سے حسب الطلب
غفران منزل حضرت آصفجاہ خامس بوساطت نواب محی الدولہ اول مرحوم حیدرآباد آئے
اور صدارت امور مذہبی کے منصب جلیلہ سے سرفراز ہو کر کچھ عرصہ بعد بوجہ ملالت یہاں سے
اپنے ایک نوعمر فرزند سید شریف الحسن صاحب مرحوم (والد ماجد صاحب تذکرہ) کو سایۂ عاطفت

سرکار آصفیہ میں چھوڑ کر وطن واپس ہوئے۔ اگرم گستر حکومت آصفیہ نے ان کو امور مذہبی دیوانی عزو دیوانی بزرگ پر مامور کرتے ہوئے عدالت العالیہ کی رکنیت عنایت کی انہوں نے اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے اور عہد حکومت حضرت غفران مکان میں بزمانۂ وزارت نواب سر آسمان جاہ مرحوم مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ سات یا آٹھ سال کی عمر میں ہمارے صاحب تذکرہ سایۂ عاطفت پدری سے محروم ہو گئے اور آغاز شباب تک عربی و فارسی انگریزی کی تعلیم بطور خانگی پائی۔ بعد ازاں ایل ایل بی کلاس کی تکمیل کر کے جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی اور آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے اس کے بعد مختلف عہدوں پر منصرمانہ کام انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۵ف میں اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر میں آپ کے خدمات مستعار حاصل کئے گئے جہاں آپ ۱۳۲۷ف تک بحیثیت ناظم اسٹیٹ کارگزار رہے۔ ازاں بعد آپ سرکار عالی میں واپس ہوئے اور زائد سیشن جج و زائد نظامت عدالت مطالبات خفیفہ پر مامور و کارگزار رہے اور اب ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری و نصفت شعاری سے انجام دے رہے ہیں آپ شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم رکھتے ہیں ہر شعر آپ کا حقیقت کا آئینہ دار اور آپ کا کلام نہایت شستہ ہوا کرتا ہے، یوں تو ہر صنف سخن پر آپ قادر ہیں لیکن غزل گوئی میں آپ کو خاص ملکہ ہے۔ آپ کو دولت ابد مدت سرکار آصفیہ کے موروثی نمکخوار ہونے پر ناز ہے، ملک و مالک کی بہی خواہی و جاں نثاری آپ کا طرۂ امتیاز رہے۔ آپ کا پتہ:۔ گھنڈی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸)

انور علی صاحب (قاضی میر محمد ....) آپ قاضی میر محمد سکندر علی مرحوم کے خلف الصدق قاضی میر دلاور علی مرحوم کے نبیرہ اور مولوی حافظ محمد ضیاء الدین خاں مرحوم کے

نواسے ہیں۔ آپ ۲۹۔ رجب المرجب ۱۳۰۳ھ روز یکشنبہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کے زیر نگرانی قابل اور لایق اساتذہ مثلاً قاضی شریف الدین مرحوم مصحح دائرۃ المعارف النظامیہ مولوی رکن الدین مرحوم مفتی دار الافتاء مدرسہ نظامیہ اور نواب فضیلت جنگ مرحوم سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرمائی، آپ مدرسہ نظامیہ کے فارغ التحصیل ہیں اور امتحان مولوی فاضل بھی بدرجۂ اعلیٰ آپ نے کامیاب فرمایا ہے۔ سیاق و سباق سے ماہر، علم کلام، فقہ، حدیث، صرف و نحو، معانی و منطق اور تاریخ و سیر پر اچھا عبور رکھتے ہیں۔ فن نسخ و نستعلیق میں بھی کافی دستگاہ حاصل ہے۔ اساتذہ کے تحریری نمونوں کو جمع کرنے کا آپ کو بیحد شوق ہے، آپکے قلم میں خداداد قوت ہے، آپ کی طرز تحریر اساتذہ کی ہم پلہ ہے خوش نویسان حیدرآباد دکن میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے۔ آپکے جاگیرات تعلقہ میدک اور باغات میں ہیں۔ آپ کے جاگیرات میں دو مواضع ہیں ایک موضع بھوم پلی اور (۲) موضع لنگم پلی۔ جاگیرات کی آمدنی تخمیناً صہ پندرہ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ علاوہ اس کے قضاءت کی تنخواہ (صما) روپیہ ماہانہ بھی آپ کو ملتی ہے۔ حق نکاحانہ سے بھی آپ کو سالانہ ساڑھے تین ہزار روپیہ کی آمدنی ہے۔ اعلیحضرت قدر قدرت حضور پرنور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ و علیا حضرتہ ملکۂ دکن مدظلہا (والدۂ ماجدہ شہزادگان والاشان) کی نکاح خوانی کا شرف آپ کو حاصل رہا ہے۔ امرائے عظام کی تقاریب میں آپ مدعو کئے جاتے ہیں۔ آپ کی جانب سے حدود بلدہ میں گیارہ نائبین کارگزار ہیں۔ آپ نہایت سادگی پسند اور خاموش زندگی بسر فرماتے ہیں، نہایت خلیق، ملنسار اور متین واقع ہوئے ہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں، اہل علم و فن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ مردم شناسی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ الحاصل یہ کہ بمصداق الولد سر لابیہ آپ اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم ہیں۔ آپ کا مشغلہ علاوہ کاروبار خدمت قضاءت و جاگیر کے مطالعہ کتب دینی و فنی ہے۔ آپ کی شادی ۲۹۔ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ کو

نواب عباس علی خان حسبتائیس کرنول کی صاحبزادی احمد النساء بیگم صاحبہ مرحومہ سے ہوئی جن کے
بطن سے آپ کو دو صاحبزادیاں ہیں (۱) فرحت النساء بیگم اور (۲) فاطمۃ النساء بیگم اول
الذکر صاحبزادی کی شادی غرۂ رجب المرجب ۱۳۴۲ف کو میر غالب علی خان مرحوم تحصیلدار
... ثانی الذکر کی شادی ۲۶۔ شعبان المعظم ۱۳۴۹ھ کو مولوی مرزا نظام علی بیگ صاحب فرزند
نو... ... یار الدولہ مرحوم سے ہوئی

محل اول کے انتقال کی وجہ آپ کی دوسری شادی بتاریخ ۲۰۔ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ
احمد الدین خاں صاحب (تعلقدار پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم و مغفور) کی صاحبزادی یاقوت
النساء بیگم مرحومہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ میر محمد مکرم علی اور ایک
صاحبزادی امین النساء بیگم ہیں۔ اس صاحبزادی کی شادی برادر عم زاد میر محمد واجد علی فرزند
مولوی میر محمد محبوب علی صاحب سے غرہ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ کو ہوئی۔ آپ کے چاہتے
فرزند میر محمد مکرم علی عرف بیدار بادشاہ ہیں جو ۲۹۔ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ کو پیدا ہوئے
اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی اور
انگریزی کی تحصیل اعلیٰ پیمانہ پر کر رہے ہیں۔ آل سینٹس ہائی اسکول مدرسۂ عالیہ اور سٹی کالج
میں بھی شریک ہو کر آپ نے کچھ عرصہ تک تحصیل علم کی ہے۔ آپ الولد سر لابیہ کے مصداق
ہیں۔ رفتار و گفتار میں باپ ہی باپ ہیں۔ چہرہ سے آثار ذکاوت و ذہانت ہویدا
ہیں۔ آپ اپنے بزرگوں کا ادب کرتے ہیں اور ہمسنوں سے محبت سے پیش آتے ہیں۔
مثل اپنے والد کے آپ میں غرور نام کو نہیں، آپ نہایت ہر دلعزیز اور علم کے بیحد شوقین
ہیں۔ امید ہے کہ آپ کا یہ شوق آئندہ چل کر مفید نتائج پیدا کرے۔ صاحب تذکرہ
اپنے اس لائق فرزند پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔ ممدوح کی شادی خواہر عم زاد نامدار
النساء بیگم، صبیۂ مولوی میر محبوب علی صاحب سے غرہ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ کو نہایت
تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی، تقریب عروسی میں امراء، عمائدین، جاگیرداران و حکام اور

دیگر ممتاز افراد شریک تھے۔ آپ کا پتہ: مغل پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹)

ایکناتھ پرشاد صاحب (رائے ....) آپ بتاریخ ۱۶۔ تیر ۱۲۹۵ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور اعلیٰ پیمانے پر انگریزی، اردو، فارسی وغیرہ کی تعلیم حاصل فرمائی اور بعد فراغ تعلیم ۱۷۔ بہمن ۱۳۲۵ف کو بحیثیت سوم تعلقدار درجۂ دوم (مددگار مال) سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۱۔ شہریور ۱۳۳۵ف کو منصرم مددگار صوبہ دار ورنگل ۶۔ دی ۱۳۳۹ف کو اسی خدمت پر مستقل اور ۳۔ فروردی ۱۳۴۱ف کو مددگار معتمد مالگزاری ہوئے۔ اس وقت آپ خدمت اول تعلقداری ضلع نلگنڈہ پر فائز و کارگزار اور اپنے مفوضہ فرائض نہایت خوش اسلوبی و بے لوثی و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار غیر متعصب، فرض شناس، متدین، تجربہ کار و صائب الرائے حاکم ہیں۔ آپ کی قابلیت اور لیاقت کا ہر شخص معترف ہے۔ رعایائے ضلع آپ سے بہت خوش ہے۔ آپ کا انتظام لائق تعریف اور آپ کے فیصلے انصاف پر مبنی ہوا کرتے ہیں۔ یہی آپ کے ایک ہر دلعزیز و منصف مزاج حاکم ہونے کی بین دلیل ہے۔

(۳۰)

اقبال علی خاں صاحب (نواب میر ....) آپ الحاج نواب میر حیدر علی خاں صاحب کے فرزند اکبر اور نواب میر عباس علی خاں مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۵۔ بہمن ۱۳۰۸ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسۂ اعزہ و مدرسۂ عالیہ میں

شریک ہو کر علم انگریزی کی تحصیل فرمائی، ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں شریک ہوئے لیکن بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر کالج کی تعلیم ترک کر دیئے۔ آپ انڈر گریجویٹ ہونے کے علاوہ انگریزی ادب پر کافی عبور رکھتے ہیں۔ انگریزی تحریر و تقریر نہایت شستہ ہے، امتحان عہدہ داران مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب اور اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ آپ کو شکار کا ذوق اور مردانہ کھیلوں مثلاً ہاکی، فٹبال، کرکٹ، ٹینس اور پولو کا شوق ہے آپ میں انتظامی قابلیت کا مادہ بدرجۂ اتم موجود ہے۔ بوجہ پیرانہ سالی آپ کے والد ماجد نے جاگیرات کا انتظام آپ کے سپرد فرما دیا۔ آپ اپنے جاگیرات کے انتظام میں مشغول ہیں۔ ایک عرصہ تک آپ اعزازی پیر محلہ بھی رہ چکے ہیں۔ آپ معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے ایک سرگرم رکن اور ایک ہمدرد خوش اخلاق، ملنسار، قوم پرست اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت اور آپ کا حلقۂ اثر نہایت وسیع ہے۔ آپ کا پتہ۔ حیدر منزل سلطان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

ب

۳۱- باسط علی خاں صاحب (مولوی میر ....)
۳۲- بدر الدین حسین صاحب (مولوی سید . .)
۳۳- برکت رائے صاحب (رائے ....)
۳۴- بشارت علی خاں صاحب (نواب محمد ..)
۳۵- بشیشور ناتھ بہادر (راجہ .....)
۳۶- بندہ علی خاں صاحب (نواب میر .....)
۳۷- بہادر جنگ شمشیر بہادر (نواب ....)
۳۸- بہادر یار جنگ بہادر (نواب ......)
۳۹- بھاسکر انند پرشاد صاحب (رائے ....)
۴۰- بھاسکر پرتاب صاحب (رائے ......)
۴۱- بھاسکرن شاستری صاحب (پنڈت ٹی پی ....)
۴۲- بہاؤ الدین خاں صاحب (نواب محمد ......)
۴۳- بہجت علی خاں صاحب (نواب مرزا ....)
۴۴- بھروچہ صاحب (مسٹر پیس ایم ....)
۴۵- بینا گنگ راج بہادر (راجہ ....)
۴۶- پرشوتم پرشاد صاحب (رائے .....)
۴۷- پرتاب گیرجی بہادر (راجہ ......)
۴۸- پالن جی شاہ کشاتارا پور صاحب (کپتان .....)

(۳۱)

باسط علی خاں صاحب (مولوی میر۔۔۔۔۔) آپ نواب کمال الدین علیخاں مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ ٹیپو سلطان (میسور) کے خاندان سے ہیں۔ آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۲ آذر ۱۳۰۳ف میں پیدا ہوئے۔ یہاں کے درسگاہوں میں ابتدائی تعلیمی مدارج طے کرنیکے بعد عازم انگلستان ہوئے۔ وہیں سے آپ نے بی۔اے، ایف۔ایل (آنرس) اور کیمبرج یونیورسٹی سے یم۔اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ نیز بیرسٹری کی سند حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ آپ کی خداداد قابلیت اور ذہانت وذکاوت کی وجہ آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت خوشگوار اور شاندار رہا۔ ۶ آذر ۱۳۲۸ف کو بحیثیت منصرم مددگار معتمد عدالت العالیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۵ شہریور ۱۳۲۸ف کو نظامت دوم دیوانی بلدہ پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اور اسی حیثیت سے عدالت ناندیڑ پر آپ متبدل ہوئے۔ یکم آذر ۱۳۳۲ف کو ناظم عدالت دیوانی ضلع ناندیڑ پر ترقی پائے اور اس حیثیت سے آپ گلبرگہ، کریم نگر اور محبوب نگر میں عدالتی کاروبار انجام دیتے رہے، نیز آپ نے اسپیشل مجسٹریٹ عدالت فوجداری بلدہ واضلاع کی خدمات منصرمانہ انجام دیں آپکی قانونی قابلیت تجربہ کاری اور بے لوث کارگزاریوں کی وجہ سے آپ نظامت اول عدالت مطالبات خفیفہ پر ترقی پائے۔ اس وقت آپ ناظم عدالت مطالبات خفیفہ ہیں۔ نہایت مستعد، جفاکش، متدین، قابل اور خوش اخلاق حاکم ہیں اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت

خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ آپ کی شادی نواب رفعت یار جنگ مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کا پتہ ، رفعت منزل سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے :

۳۲

بدرالدین حسین صاحب (مولوی سید ....) آپ بمقام حیدرآباد دکن ۱۲۹۹ف میں پیدا ہوئے بعد انفراغ تعلیم بی اے امتحان حیدرآباد سول سرویس میں کامیاب ہوکر ۱۳۲۶ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ایک سال تک بحیثیت پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہے۔ وہاں سے واپس ہوکر ۱۳۲۷ف میں بحیثیت سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع ورنگل پر متعین ہوئے اور تدریجی ترقی حاصل فرمائی اور ۱۳۳۵ف میں بطور خاص کارہائے قحط آپ کے تفویض ہوئے جن کو آپ نے اس قابلیت و دانائی سے انجام دیا کہ اس کے دوسرے ہی سال آپ کو مددگاری ناظم امداد و شمار کی خدمت پر ترقی مل گئی۔ اس کے بعد مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر آپ بحیثیت منصف و مددگار تعلقدار کام انجام دے کر ۱۳۳۸ف میں مددگار ناظم عطیات ہوئے اور نواب غلام غوث خان غوث یار جنگ بہادر ناظم کورٹ آف وارڈز سرکار عالی کے خدمت اول تعلقداری پر واپس جانے کی وجہ ان کے قائم مقام ہوکر نہایت مستعدی و دیانتداری و بے لوثی و قابلیت کے ساتھ خدمت مفوضہ کو انجام دیا۔ اس کے بعد شریک معتمد مالگزاری کے اہم خدمات باحسن الوجوہ انجام دئے۔ اس وقت آپ زائد ناظم آبکاری ہیں۔ آپ کا پتہ ، حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳)

برکت رائے صاحب (رائے ....) آپ یکم خورداد ۱۳۰۰ف کو بمقام

حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور یہیں قدیم طرز کے مکاتب میں لایق و فایق اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل فرمائی۔ امتحان جوڈیشل اور مال میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہوکر بحیثیت سوم تعلقدار ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ مختلف اضلاع سرکار عالی میں آپ نے بے لوث خدمات سے خود کو اعلیٰ خدمت کا اہل ثابت کیا۔ ۲ خورداد ۱۳۳۰ف کو منصب اول تعلقدار ضلع بیڑ متقرر ہوئے۔ زاں بعد ضلع اورنگ آباد کی تعلقداری پر فائز ہوئے۔ جہاں ایک زمانہ تک آپ اپنے مفوضہ خدمات نہایت مستعدی و بے لوثی و ہوشیاری کے ساتھ انجام دے کر افسران بالا دست سے خراج تحسین حاصل فرمایا۔ ۱۳۳۸ف میں آپ کا تبادلہ اول تعلقداری ضلع محبوب نگر پر عمل میں آیا۔ اس وقت آپ ضلع محبوب نگر کے اول تعلقدار ہیں۔ ضلع اورنگ آباد کے اصلاحات آپ کے حسن انتظام اور اعلیٰ قابلیت کے رہین منت ہیں۔ آپ ایک خوش اخلاق، فرض شناس، منصف مزاج، بے لوث اور بے تعصب حاکم ہیں۔

(۴۴)

بشارت علیخاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد عنایت علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب امیر نواز خاں ثانی مرحوم کے پوترے ہیں، آپنے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی زاں بعد انگریزی تعلیم کے حصول کی غرض سے مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ انتظامی امور میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ اپنے والد کے بعد جملہ اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات موروثی سے معزز و مباہی ہوئے۔ اس وقت آپ جاگیرات کے انتظام اور اس کی دیکھ بھال میں مشغول ہیں۔ نہایت خوش اخلاق، ملنسار ہمدرد، ذی اثر، اور ذی فہم نواب ہیں۔ آپ کا پتہ :- دیوڑھی دولہ خاں نواب مرحوم

واقع چنچل گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۵)

بشیشور ناتھ بہادر (راجہ ......) آپ بتاریخ ۱۴۔ آذر ۱۲۹۵ف بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی مدارج تعلیم طے کرنے کے بعد آپنے بی اے ال ال بی کی ڈگری حاصل کرکے مجلس عالیہ عدالت میں پریکٹس شروع کی اور معزز طبقہ وکلاء بلدہ میں بہت جلد نام پیدا کیا اور سر برآوردہ وکلاء میں آپ کا شمار ہونے لگا۔ ایک عرصہ دراز تک آپ اپنے اس معزز پیشہ کو نہایت قابلیت و ذہانت ولیاقت سے انجام دینے کے بعد حسب فرمان خداوندی متر شدہ ۲۔ جمادی الثانی ۱۳۴۸ف بحیثیت زائد رکن عدالت العالیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں ۲۱۔ دی ۱۳۳۹ف کو داخل ہوکر اپنے فرائض منصبی کو بے لوثی و دیانتداری و نصفت شعاری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت آپ جوڈیشل کمیٹی کے رکن ہیں، آپ کے فیصلے نہایت مدلل ہوا کرتے ہیں، آپ کی بنچ و بار میں عزت اور سماج میں وقعت ہے۔ اہل مقدمات آپ سے خوش اور گورنمنٹ آپ کے خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ آپ فطرتاً خوش اخلاق، خوش مزاج اور نہایت سادہ طبیعت واقع ہوئے ہیں۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ ملک کی بہی خواہی، مالک کی خیر سگالی اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں، آپ کی اردو فارسی اور انگریزی وغیرہ تحریر و تقریر نہایت شستہ اور آپ کے معلومات نہایت وسیع ہیں۔ آپ ایک مدبر و صائب الرائے حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ۔ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۶)

بندہ علی خاں صاحب (نواب میر......) آپ نواب میر احمد علی خاں مرحوم کے

خلف الصدق نواب میر جعفر علی خاں ثریا جنگ مرحوم کے پوتے اور خاندان مشیر الملکی کے یادگار اور وارث ہیں۔ آپ نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ پدرانہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ بحیثیت بزرگ خاندان نواب میر مہدی علیخاں شمشیر جنگ اول کی منجھلی صاحبزادی نوابہ امت الحسینی بیگم مرحومہ (جو آپ کے والد نواب میر احمد علی خاں مرحوم کے چچازاد بھائی نواب سہراب جنگ مرحوم کی محل تھیں) بمنظوری سرکار آپ کی ولیہ مقرر ہوئیں اور مرحومہ کے زیر نگرانی آپ کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر ہوتی رہی، مگر افسوس کہ قضا نے آپ کے سر سے ان کا بھی سایہ اٹھا لیا۔ اس وقت آپ بحیثیت وارڈ سرکار عالی کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم پا رہے ہیں، آپ کی تعلیم پر سرکار اچھی رقم خرچ کر رہی ہے اور آپ کے آرام و آسائش کے ممکنہ سہولتیں بہم پہنچا رہی ہے۔ اسٹیٹ بنام اسٹیٹ نواب ثریا جنگ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز سرکار عالی ہے۔ اس اسٹیٹ کا انتظام مولوی سید سراج الدین صاحب (جو ایک تجربہ کار، کاردان فرض شناس، اور بے لوث منتظم ہیں) کے تفویض ہے۔ جن کی بے لوث خدمات نے اسٹیٹ کے انتظامی اور مالی امور میں جان ڈالدی ہے۔ اور آج یہ اسٹیٹ خود کو مالی اور انتظامی امور کے مدنظر بڑے بڑے اسٹیٹس کے مقابلہ میں پیش کرنے کے لائق ہوگیا ہے۔ نواب میر بندہ علی خاں صاحب کا پتہ۔ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۷)

بہادر جنگ شمشیر بہادر (نواب.......) آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے خلف اکبر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے، سی، آئی، ئی مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الامراء شمس الملک مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ آپ کے جد امجد اور

والد ماجد نے اپنی خاص نگرانی میں آپ کو اُردو، فارسی کی اچھی تعلیم دلوائی، زاں بعد انگریزی زبان کی تحصیل فرمائی، حضرت غفران مکان عرفے سنہ ۱۳۰۳ھ میں شمشیر بہادر، سنہ ۱۳۰۵ھ میں بہادر جنگ کے خطاب سے آپ کو سرفراز فرمایا۔ آپ کی شادی نوابہ رفیع النساء بیگم صاحبہ (نواب محمد رشید الدین خاں امیر کبیر مرحوم کی نواسی) سے ہوئی، آپ خوش اخلاق اور ملنسار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ:- دودھ باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۸)

بہادر یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ نواب محمد نصیب خاں نصیب یاور جنگ مرحوم کے فرزند ہیں۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں آپ پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسۂ نظامیہ میں ہوئی۔ زاں بعد مدرسہ عالیہ و مدرسۂ دارالعلوم میں اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی، علم عربی کا اکتساب آپ نے علامہ سید اشرف شمسی مرحوم و مولانا سعادت اللہ خاں صاحب مرحوم فرمایا اور بعد انتقال اپنے والد مرحوم کے سنہ ۱۳۴۱ف میں آپ اپنے تمام مناصب و جاگیرات و اعزاز آبائی یعنے جمعداری نظم جمعیت، عماری، پالکی، آفتاب گیری و میانہ و علم و نوبت و نقارہ و چتر وغیرہ سے متمتع و ممتاز ہوئے۔ آپ خداداد قابلیت کے علاوہ اعلیٰ درجے کے مقرر ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس و اعلیٰ کی موجودگی میں بھی آپ کو تقریر کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔ آپ خطاب بہادر یار جنگ بہادر سے سرفراز ہیں۔ آپ کے ایک بلند پایہ مقرر ہونے کا ہر شخص معترف ہے۔ آپ ایک قومی کارکن ہونے کے علاوہ چار سال تک مجلس وضع قوانین میں طبقہ جاگیرداران کے نمائندہ بھی رہ چکے ہیں اور مجلس بلدیہ کی رکنیت کو بھی انجام دیا ہے اور نائب میر مجلس بھی رہے ہیں اور آل انڈیا مہدویہ کانفرنس و مسلم یوتھ کانفرنس کی صدارت کے لئے منتخب بھی کئے گئے۔ شاید و باید ہی ایسا کوئی قومی و مذہبی ادارہ ہوگا کہ جس سے آپ کا تعلق نہ ہو۔ آپ کا زیادہ تر تعلق مجلس اتحاد المسلمین و خدمت

قرآن مجید و صدر انجمن اسلامیہ سے ہے آپ نے حج و زیارت حرمین الشریفین سے مشرف ہو کر ۱۳۵۰ھ میں تمام ممالک اسلام ایران و عراق و ترک و کابل و فلسطین و شام کی بھی سیاحت فرمائی ہے۔ آپ ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جاں نثار اور بڑے خوبیوں کے حامل نواب ہیں۔ آپ ہمدرد قوم، پابند مذہب، ملنسار، خوش خلق، مردم شناس منکسر المزاج و سلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔ باوجود امارت آپ میں غرور نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کی شہرت نہ صرف حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہی تک محدود ہے بلکہ غیر ممالک میں بھی آپ کافی شہرت رکھتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کا معترف نہ صرف اسلامی طبقہ ہے بلکہ غیر مسلم طبقہ بھی آپ کو عزت کی نظر سے دیکھتا ہے آپ معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ ہیں۔ اسلامی خدمات کی انجام دہی۔ اسلامی برادران کی ہمدردی کے ساتھ ساتھ آپ کو ملک سے بڑی ہمدردی ہے۔ آپ کا پتہ، مہدی منزل بیگم بازار حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۹)

بھاسکر انند پرشاد صاحب رائے

آپ راجہ بھگوان سہائے آنجہانی کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ ۱۳۱۱ھ کو پیدا ہوئے، آپ نے اردو، فارسی میں اچھی قابلیت حاصل فرمائی، انگریزی میں، بی اے کی ڈگری مدراس یونیورسٹی سے حاصل کی، خاندان راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی میں آپ پہلے رکن ہیں جنھوں نے بی اے کی ڈگری حاصل فرمائی ہے۔ ۲۰ ردے ۱۳۳۱ف کو نائب مددگار نظامت امداد باہمی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے، تین مہینے بعد ۲۲ فروردی ۱۳۳۲ف کو مددگار ناظم امداد باہمی اورنگ آباد ہوئے۔ آپ کی بے لوث کارگزاری اور خاندانی اعزاز کے مد نظر ہمیں توقع ہے کہ بہت جلد آپ اپنی اعلیٰ قابلیت

کی وجہ کسی اعلیٰ خدمت پر ترقی پائیں گے۔ آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار راجہ ہیں۔
آپ کا پتہ۔ چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۰)

بھاسکر پرتاب صاحب (رائے ... ...) آپ رائے سورج پرتاب آنجہانی کے فرزند دوم ہیں، چونکہ آپ کے بڑے بھائی رائے رامیشر پرتاب آنجہانی لاولد تھے۔ اس لئے ان کے بعد بحیثیت بزرگ خاندان حسب فرمان خسروی متر شدہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۵۲ھ آپ جاگیرات موروثی سے سرفراز فرمائے گئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے ننھیال یعنی راجہ پرتاب بہادر اور راجہ بنسی راج بہادر کے پاس ہوئی، زاں بعد سٹی کالج میں انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ اردو، فارسی میں کافی مہارت رکھنے کے علاوہ عروض و قوافی فن شاعری پر کامل عبور رکھتے اور ذرہ تخلص فرماتے ہیں۔ آپکے اشعار شستہ اور حقیقت کے آئینہ دار ہوا کرتے ہیں، آپ کی شادی رائے کنیا پرشاد صاحب پیشکار نواب سر خورشید جاہ مرحوم امیر پائیگاہ کی دختر سے ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو صرف ایک فرزند لایق و فایق خداوند کریم نے سرفراز فرمایا ہے۔ آپ ۱۳۰۳ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر مجلس مالگزاری صنعت و حرفت، محاسبی لوکلفنڈ کے ذمہ دارانہ خدمات انجام دے کر اپنے افسروں کو خوشنود رکھکر ۱۳۳۹ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے، آپ کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے۔ چنانچہ کئی ایک مشہور مقامات کی سیر اور تیرتھ گاہوں کی آپ نے زیارت فرمائی ہے۔ بموقع سفر بمبئی و لاہور آپ کو گورنر صاحبان کی گارڈن پارٹی میں شریک رہنے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ آپ اپنے سب بھائیوں میں تجربہ کار، خوش اخلاق، ملنسار، ہمدرد نیک خصلت، پابند مذہب و کنبہ پرور واقع ہوئے ہیں۔ آپکی جاگیرات کی انتظامی قابلیت

لائق ستایش ہے۔ آپ کو اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح و بہبود کا ہر وقت خیال رہتا ہے
آپ کے اکلوتے فرزند کنور پرتاب نہایت ہوشیار اور اپنے والد ماجد کے نقش قدم
پر چلنے والے اور والدین کے مطیع و فرمانبردار و اطاعت گزار راجہ ہیں۔ اس وقت
اپنے والد کے زیر نگرانی جاگیرات کے انتظام میں مشغول اور نہایت خوش اسلوبی سے جاگیرات
کے کاروبار انجام دے رہے ہیں۔ رائے رامچندر نارائن صاحب دوم تعلقدار سرکار عالی
کی دختر نیک اختر ان سے منسوب ہے۔ آپ کا پتہ۔ ڈیوڑھی راجہ شیوراج آنجہانی
چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴)

بھاسکر شاستری صاحب (پنڈت ٹی، پی ۔۔۔۔۔) آپ رصدگاہ نظامیہ
کے ناظم ہیں۔ آپ علم ہیئت کے مشہور ماہرین میں شمار کئے جاتے ہیں ۱۲۹۵ف میں آپ
اپنے وطن تنجور (جنوبی ہند) میں پیدا ہوئے اور مدراس یونیورسٹی میں آپ نے تمام تعلیمی مدارج
طے کرکے ایم، اے کی ڈگری نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل کی اور اپنی قابلیت و مہارت
فن کی بنا پر ایف، آر، اے، ایس کا امتیاز بھی بہت جلد حاصل کر لیا ۱۳۲۱ف میں آپ
بحیثیت ناظم رصدخانہ نظامیہ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اس وقت
سے اب تک اس عہدے کے اہم فرائض کو نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔
مملکت حیدرآباد میں جنتری کی ترتیب اور قمری مہینوں کا حساب کتاب اسی رصدخانہ
کے مشاہدات پر مبنی ہے۔ اِس لحاظ سے اس کے ناظم کا عہدہ بہت بڑی ذمہ داری کا ہے
آپ اپنی قابلیت و استعداد کے لحاظ سے اس عہدہ کے لئے نہایت موزوں ہیں۔ آپکا
پتہ۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۲)

بہاؤالدین خاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب صادق جنگ مرحوم کے فرزند سوم ہیں ۲ آبان ۱۳۱۵ف کو آپ پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوی بعدازاں سٹی کالج میں شریک ہوئے، زاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل فرمائی۔ ۹ اسفندار ۱۳۳۱ف کو بحیثیت مہتمم کروڑ گیری سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ آپ سب سے پہلے محصول خانہ لنگسگور پر متعین ہوئے۔ بعدازاں محصول خانہ سکندرآباد کے گراں قدر خدمات ایک عرصہ تک انجام دئے۔ فی الوقت آپ مہتمم کروڑگیری ضلع پر فائز اور کارگزار ہیں۔ آپ ایک وجیہ، جامہ زیب، لایق، پابند وقت اور خوش خلق حاکم ہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کی کارگزاری و کاردانی مسلم ہے۔

بلدہ کا پتہ۔ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۳)

بہجت علیخاں صاحب (حاجی نواب مرزا ....) آپ نواب مرزا فیاض علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب مرزا ثابت علی خاں عرف ابن صاحب مرحوم کے پوترے ہیں۔ یکم آذر ۱۳۰۱ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتداءً اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم گھر پر حاصل فرمائی، زاں بعد مدارس سرکار عالی میں شریک ہو کر سلسلہ درس کو جاری رکھا۔ اردو، فارسی میں اچھی قابلیت پیدا کی اور انگریزی میں بھی دستگاہ حاصل فرمایا۔ مردانہ کھیلوں میں بھی آپ نے مہارت حاصل فرمائی۔ کرکٹ، پولو، ٹینس خوب کھیلتے ہیں۔ ۲۱ مہر ۱۳۲۲ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۹ شہریور ۱۳۲۸ف کو مہتمم آبکاری ضلع رایچور کی خدمت پر فائز ہوئے، اسی حیثیت سے آپ نے اضلاع کریم نگر

ناندیڑ، بیدر، اورنگ آباد۔ بیڑ، رایچور پر کام کرکے اپنی اعلیٰ انتظامی قابلیت سے حکام بالادست کو خوش اور اپنے ماتحتین کو خود سے راضی رکھا۔ اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہیں، نہایت ہر دلعزیز، خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ پایہ بھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ سماج میں آپ کی وقعت ہے۔ اپنے آبائی جاگیرات و مناصب سے حصہ پاتے ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ بہجت منزل بیرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۴)

بھروچہ صاحب (مسٹر ایس۔ ایم۔۔۔۔۔۔) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک معزز و ممتاز پارسی خاندان کے رکن، متدین و بے لوث کاردان و فرض شناس حاکم ہیں۔ ۱۳۵۵ف میں ناظم آبکاری (کمشنر آف اکسائز) کے اہم عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے دور نظامت میں بہت سی مفید اصلاحیں عمل میں آئیں جس کی وجہ توفیر آمدنی کے ساتھ ساتھ تخفیف استعمال مسکرات کا بھی آغاز ہوا۔ آبکاری سرکار عالی کی اہمیت کا اندازہ اسی سے ہوسکتا ہے کہ اس کا محاصل تخمیناً دو کروڑ روپیہ سالانہ کے قریب قریب ہے اس کے باوجود بھی نظامت آبکاری کا عہدہ ۱۳۳۳ف سے علحدہ قایم کیا جا کر استعمال مسکرات پر مختلف قیود عاید اور ممکنہ تدابیر روبعمل لانے کی کوشش جاری ہے۔ جس میں ایک حد تک کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ مضر صحت و غیر صاف مسکرات کی خرید و فروخت کی روک تھام جیسی کہ ہونی چاہئے ہو چکی ہے۔ ترک مسکرات کی ایک انجمن قایم کی جا کر امتناع مسکرات کے باوجود بھی کوئی مفید و خاطر خواہ نتیجہ اس وقت تک برآمد نہیں ہوا اس لئے کہ اس پالیسی کی اجراء کا انحصار ملک کے حالت پر ہے آپ اس وقت انسپکٹر جنرل مال کی خدمت جلیلہ پر فائز اور اپنے کام کو جس خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں اس کو خود گورنمنٹ

قدر کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۵)

بینائک راج بہادر (راجہ..........) آپ راجہ گجانن پرشاد بہادر کے فرزند دوم ہیں ۱۳۲۴ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل کرکے اعلیٰ قابلیت بہم پہنچائی۔ ہر سہ زبان میں کافی مہارت رکھتے ہیں سیاق وسیاق سے ماہر ہیں۔ بموقع دربار جشن چہل سالہ سالگرہ مبارک ۱۳۴۳ھ میں آپ کو پیشگاہ حضرت غفران مکان سے خطاب راجہ بہادر سرفراز ہوا۔ آپ بحکم مدارالمہام وقت محکمہ فینانس میں بطور ناپجی کارگزار تھے۔ آپ کے علاقہ جاگیر کی زمینات اغراض فوجی میں لئے جانے کے معاوضہ میں آپ کے نام پیشگاہ سرکار سے ایک جاگیر بھی عطا ہوئی حسب عمل درآمد اس وقت آپ قابض و مہتمم اسٹیٹ ہیں۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ راجہ راجان راجہ شیوراج دہرم ونت آنجہانی میں بھی آپ مشترکہ حقوق رکھتے ہیں اور آپ ہی بلحاظ رشتہ وعمر بزرگ خاندان ہیں۔ آپ کے چھ فرزند اور چار دختر ہیں۔ آپ کے فرزندوں کے نام تیجا راج۔ گوپال راج۔ پریم راج۔ رام کمار۔ کرشن کمار اور وجے کمار ہیں، یہ سب کمسن اور تین لڑکے زیر تعلیم ہیں۔ صاحب تذکرہ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل کینہ پرور، ہمدرد، ہردلعزیز اور اوصاف پسندیدہ کے حامل اور بے تعصب، ملک کے خیرخواہ اور مالک کے جاں نثار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ۔ چوک میدان خاں، حیدرآباد دکن ہے

(۴۶)

پرشوتم پرشاد صاحب (راجے..........) حیدرآباد کے قدیم جاگیردا

ہیں۔ آپ اپنے برادر کلاں رائے جنگ کشور کے بعد جاگیرات موروثی سے بلحاظ رواج خاندانی سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور پابند مذہب ہیں۔ آپ کو انتظامات جاگیر میں کافی مہارت حاصل ہے۔ رعایا خوش حال و فارغ البال ہے۔ آپ باتباع فرمان خسروی بوجہ سقاست ہنگام اپنے جاگیرات میں علاوہ معافیات کے وقت ضرورت رعایا کی امداد فرمایا کرتے ہیں جس سے غریب رعایا پریشان و مقروض نہ ہو۔ آپ کا پتہ، چار مینار حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۷)

پرتاب گیرجی بہادر (راجہ.........) آپ راجہ نرسنگ گیرجی آنجہانی کے خلف اکبر اور راجہ دہن راج گیرجی بہادر کے بڑے بھائی ہیں۔ آپ حیدرآباد دکن کے مشہور و معروف، معزز اور ممتاز افراد سے ہیں اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت اور حیدرآباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔ آپ کی سماج میں بڑی قدر و منزلت ہے، اور دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ امور خیر میں بڑا حصہ لیتے ہیں۔ علمی سرپرستیاں بھی آپ کی لائق صد ستایش ہیں۔ آپ ایک بہترین اسپورٹس مین بھی ہیں۔ اسپورٹس کے کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ نہایت خوش مزاج خوش اخلاق، زندہ دل اور بے تعصب راجہ ہیں، ملک و مالک کی بہی خواہی میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ باوجود امارت و ثروت کے ہر کہ و مہ سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روائی اور غریبوں کی امداد کے لئے خود کو وقف کئے ہوئے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ شاہراہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

بالن جی شاوکشا تارا پورصاحب (کپتن...........) آپکا سلسلہ خاندان پنشنجی مھرجی (جو مہاراجہ چندو لعل آنجہانی کے عہد وزارت میں بڑے پایہ کے ساہوکار تھے) سے ملتا ہے۔ آپ ڈاکٹر شاوکشا سہراب جی آنجہانی (جو نواب محمد فضل الدین خاں سکندر نواز جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سروقار الامرا مرحوم و مغفور اور نواب لایق علی خاں سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک عماد السلطنۃ مدار المہام وقت اور نواب میر پرورش علی خاں مکرم جنگ کرم الدولہ مرحوم کے معالج و ڈاکٹر خاص تھے) کے فرزند اور نواب شاوک یار جنگ بہادر ال، آر۔ سی، پی۔ ان ایس، ڈی۔ پی، ایچ۔ ڈی، ٹی۔ ین کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کی ولادت بمقام بمبئی ہوی۔ وہاں کی درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے فن ڈاکٹری کی تحصیل کے لئے حیدرآباد تشریف لائے۔ اور یہاں کے مڈیکل کالج میں شریک ہوکر ۱۹۱۵ء میں ڈاکٹری کا امتحان کامیاب فرمایا۔ ۱۹۱۸ء میں آپ بحیثیت ملٹری ڈاکٹر سلک ملازمت سرکاری عہدہ داران میں منسلک ہوئے۔ ۱۹۳۲ء میں ایکسرے کی خاص طور پر تعلیم حاصل فرمائی۔ نہایت لایق ہوشیار اور ایک دیرینہ تجربہ کار ڈاکٹر ہیں۔ اپنے فن میں خاص کمال رکھتے ہیں۔ قابل ڈاکٹروں میں آپ کا شمار تشخیص لاثانی اور تجویز بہترین ہوا کرتی ہے۔ آپ کو فوج میں کپتن کارینک (اعزاز) بھی حاصل ہے۔ آپ کا پتہ اعظم جاہی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۹)

تارہ بائی صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ کھانڈے راؤ راؤ رنبھا جیونت ثالث کی دوسری دختر ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۳۶ف میں بتوجہ خاص راجہ راجایاں راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی ہز ہائینس مہاراجہ کولہار پور کے بہنوئی (اسار ہو) چیف آف دی گھوسر داس کے چھوٹے بھائی راجہ مان سنگھ راؤ سندے کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی شادی کے جملہ اخراجات کورٹ آف وارڈز سرکار عالی سے منظور ہوئے آپ ایک خوش سلیقہ، رحمدل، مردم شناس شریف سیرت، فیاض، نیک طینت، وضع قدیم کی پابند رانی ہیں۔ آپ کی تعلیم کے لئے بزمانہ نگرانی کورٹ آف وارڈز لیڈی گورنس مقرر تھیں۔ آپ کو اردو اور مرہٹی میں اچھی قابلیت حاصل ہے۔ آپ کی سکونت۔ ڈیوڑھی راجہ راؤ رنبھا آنجہانی بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۰)

تراب علی صاحب (مولوی سید ....) آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ایک معزز و ممتاز خاندان کے ہونہار نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور مولوی سید عباس صاحب

مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۲۰ بہمن ۱۲۹۸ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے
والد ماجد کے زیر نگرانی لائق فائق اساتذہ سے حاصل فرما کر نظام کالج میں شریک ہوئے
یہاں کچھ دنوں تک تحصیل علم میں مشغول رہنے کے بعد امتحان عہدہ داران مال میں شریک
ہو کر بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ ۲۱ فروردی ۱۳۲۰ف کو بحیثیت منصرم سوم تعلقدار
درجۂ دوم مددگار مال گلبرگہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۴ اردی بہشت
۱۳۲۴ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ ۱۲ آذر ۱۳۲۵ف سے ۳۱ اردی بہشت
۱۳۲۶ف تک اسسٹنٹ نواب کمال یار جنگ مرحوم کی اسپشل افسری کی خدمت محکمہ کورٹ آف
وارڈز میں انجام دیتے رہے۔ یکم خورداد ۱۳۲۶ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے
۳۰ خورداد ۱۳۲۸ف کو ایک درجہ کی ترقی پائے ۵ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو مددگار
تعلقدار ضلع بیڑ۔ ۶ خورداد ۱۳۳۱ف کو مددگار تعلقدار ڈویژن لنگسگور۔ ۴ تیر ۱۳۳۱ف
سے ۲ بہمن ۱۳۳۵ف تک مددگار کمشنر ترقیات عامہ کی خدمت انجام دیتے رہے
۴ بہمن ۱۳۳۵ف کو تعلقدار معاوضہ اراضی ریلوے و ڈرینج و ناظم عدالت آرائش بلدہ
ہوئے۔ آپ کے عہد تعلقداری و نظامت میں محکمۂ تعلقداری باغات و نظامت عدالت
آرائش بلدہ نہایت منظم ہو گیا تھا۔ اور جو جو خامیاں تھیں وہ سب دور ہو گئیں۔ نئی
نئی جدتیں پیدا کیں۔ استفسار کا صیغہ قائم فرمایا، اہل معاملہ کے لئے ہر ممکنہ سہولت
بہم پہنچائی۔ خود وقت کی پابندی کر کے ماتحتین کو پابندی کا عملی درس دیا۔ الغرض
آپ ایک دیرینہ تجربہ کار، عالی دماغ، فرض شناس، مستعد، معاملہ فہم، نکتہ رس، دور
اندیش اور جلیل القدر حاکم ہیں۔ جس شخص کو آپ کے محکمہ سے کام پڑا اس نے آپ کے
سلیقہ اور حسن و انتظام کی تعریف کی۔ آپ نے تمام بلاد اسلامیہ کا سفر فرمایا، واپسی پر
صوبہ داری ورنگل کی منصرمانہ خدمت انجام دی۔ نظامت ٹپہ سرکار عالی کے اس وقت
ناظم ہیں۔ آپ ایک کنبہ پرور، فیض رساں، علم دوست، پابند وضع حاکمانہ، خوش باش

ویسیع الاخلاق، کثیر الاخلاق حاکم ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر نہایت وسیع ہے۔

۵۱

تراب یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب میرزا ور علیخاں

بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم و مغفور کے خلف اکبر نواب میر بہادر علیخاں سطوت جنگ ثالث کے پوتے اور نواب سر سالار جنگ مختار الملک اول کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۳۰۳ف میں بمقام حیدر آباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے آپکے والد مرحوم کے زیر نگرانی گھر ہی پر ہوئی اور بعد اس کے آپ بغرض تعلیم مدرسہ عالیہ میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں مدراس بغرض تعلیم تشریف لے گئے۔ آپ نے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں بہت اچھی قابلیت بہم پہونچائی اور بحیثیت گزیٹڈ عہدہ دار ۸ ردی ۱۳۲۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اپنے کار مفوضہ کو نہایت دلدہی و دیانت داری سے بلا کسی شکوہ و شکایت کے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ماتحتین ادنٰی تا اعلٰی آپ سے نہایت خوش اور آپ کے مداح ہیں۔ آپ کو ۱۳۲۲ف میں تراب یار جنگ خطاب عطا ہوا۔ ۱۳۲۶ف سے اس وقت تک آپ مددگار معتمد مالگزاری شاخ چھاؤنیات و ریلوے کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں اور آپ بعد اپنے والد مرحوم کے اپنے آبائی جاگیرات پر قابض ہوئے۔ آپ کے جاگیرات کلپاک، گھاٹ نا ندورہ، خداوند پور ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا سالانہ محاصل ایک لاکھ بیس ہزار ہے۔ آپ کے زیر سایہ آپ کی جاگیرات کی رعایا نہایت خوش حالی و فارغ البالی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔ ہر وقت رعایا کے سود و بہبود کا خیال آپ کے پیش نظر رہتا ہے۔ آپ کو عدالتی و کوتوالی اختیارات بھی حاصل ہیں۔ آپ کی جاگیرات میں دواوین سرگرم انتظام ہیں۔ آپ کے فرزند نواب میر عباس علیخاں صاحب ہیں جو اپنے والد ماجد کی طرح خوش خلق، ذہین اور طباع ہیں۔ آپ کا پتہ

امیر پیشہ حیدرآباد دکن ہے۔ آپ کے جاگیرات کی معتمدی کا پتہ۔ نظام باغ دیوان دیوڑھی حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۲)

ترمبک راج بہادر (راجہ ....) آپ راجہ بھگوان رائے رائے رایاں امانت ونت آنجہانی کے فرزند دوم اور راجہ شام راج راجونت بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی کے بھائی ہیں۔ ۹ ذیقعدہ ۱۳۱۰ف روز یکشنبہ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے قابل ولایتی اساتذہ سے گھر پر حاصل فرماکر انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں بی اے کا امتحان کامیاب فرمایا۔ اس وقت آپ معتمد مجلس بلدیہ کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ بتقریب سالگرہ کرنل نواب میر برکت علی خاں والاشان مکرم جاہ بہادر ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ کو پیشگاہ خسروی سے "راجہ بہادر" کے خطاب سے مفتخر ومباہی ہوئے۔ آپ ایک خجستہ خصلت، ملنسار اور ہر دلعزیز وعلم دوست راجہ ہیں، آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۳)

ترمک لعل صاحب (راجہ ....) آپ راجہ سوہن لعل آنجہانی کے لایق فرزند اکبر، راجہ نند لعل آنجہانی کے پوتے اور ایک قدیم وممتاز پشتینی راجہ ہیں۔ آپ کو کئی پشت سے سرکار آصفیہ کی نمکخواری کی عزت حاصل ہے۔ آپ کے آبا واجداد نے جس طریق سے سرکار آصفیہ کی بہی خواہیوں میں حصہ لیا ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ آپ نے اپنے والد کے زیر نگرانی اردو، فارسی اور انگریزی کی اچھی تعلیم حاصل کی اور گورنمنٹ سٹی کالج میں شریک رہکر سائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب فرمایا۔ ازاں بعد

نظام کالج میں داخل ہو کر بی، اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ ۱۰ سال کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ اپنے والد کے بعد جملہ اعزاز و مناصب و جاگیرات آبائی سے سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت مہذب، خوش وضع، ہوشیار، صاحب اخلاق، ذی مروت اور اپنے لائق و معزز والد کی زندہ مثال راجہ ہیں۔ ایک عرصہ تک آپ شریک معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کا کام اعزازی طور پر انجام دیتے رہے۔ آپ ایک اچھے منتظم کاروان اور طبقہ جاگیرداران کے ایک تعلیم یافتہ فرد ہیں، آپ کا پتہ، "نند باغ، آصف نگر حیدرآباد دکن" ہے۔

(۵۴)

تلاوت جنگ بہادر (صاحبزادہ نواب ....) آپ حیدرآباد کے شاہی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں آپ نواب سہام جنگ مرحوم کے صاحبزادے ہیں آپ بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے اور مدرسۂ آعزہ (درسگاہ آعزہ شاہی) میں تعلیم حاصل فرمائے اور اس مدرسہ کے تمام مدارج طے فرما کر پنجاب یونیورسٹی سے بی، اے کی ڈگری حاصل فرمائی اور سرکاری ملازمت میں بصیغۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ داخل ہوگئے۔ چند ہی روز بعد آپ کی قابلیت و حسن تدبر کا اظہار ہونے لگا اور آپ کو صدر مہتمم تعلیمات بلدہ کا عہدہ تفویض ہوا جس کے ذریعہ سے آپ نے اہل ملک کی تعلیم و تربیت کے لئے نمایاں کوششیں کیں اور جب حضرت اقدس و اعلیٰ کو اعلیٰ قابلیت و ذہانت کا علم ہوا تو آپ کو بذریعہ فرمان واجب الاذعان ۱۳۴۲ف میں معین المہامی تعمیرات کے منصب جلیلہ سے ممتاز فرمایا۔ اس عہدہ پر فائز ہو کر آپ نے تقریباً دو سال تک اپنی غیر معمولی ذہانت و فرزانگی سے کارنمایاں انجام دیئے۔ آپ خطاب مستطاب نواب تلاوت جنگ بہادر سے سرفراز ہیں۔ ۱۳۴۴ف میں آپ اس عہدہ سے وظیفہ حسن خدمت

حاصل کرکے سبکدوش ہوگئے۔ لیکن اس عہدہ سے الگ ہوتے ہی آپ علاقہ صرفخاص مبارک میں نظامت خارج کا عہدہ تفویض ہوا اور چند ہی دن بعد معتمدی صرفخاص مبارک اور پھر صدرالمہامی صرف خاص مبارک سی اہم خدمات آپ کے تفویض کی گئیں۔ حسب فرمان خداوندی جب باب حکومت کا قیام ہوا تو آپ کو صدرالمہامی تعمیرات و رکنیت باب حکومت کے لئے منتخب کیا گیا۔ زاں بعد صدرالمہامی مال پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اب آپ سرکاری فرائض سے سبکدوش ہو کر سیاسیات داخلی میں اپنی قدیم دلچسپی کے بموجب اہل ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ کالی کمان حیدرآباد دکن ہے

(۵۵)

تلاوت علیخاں صاحب نواب میر ....) آپ نواب میر محمد علی خاں، سعید جنگ سعید الدولہ مرحوم (صوبۂ بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد) کے فرزند سوم اور نواب میر محمد سعید خاں، سعید جنگ، سعید الدولہ، سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اولاً گھر ہی پر ہوی، زاں بعد آپ جاگیردار کالج میں شریک ہوئے اور اب بھی جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، نواب ہیں۔ علمی ذوق و شوق آپ کا لائق صد ستایش ہے

آپ نہایت خوش خلق اور ذہین واقع ہوئے ہیں۔ آپ کا پتہ، اعتبار چوک منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۶)

ٹامسکر اسکوئر (آنریبل ٹی جے ....) آپ سرکار انگریزی کی سیول سروس کے ایک ممتاز رکن ہیں۔ چنانچہ ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے پیشتر ہی آپ نمایاں

خدمات کے صلہ میں او۔بی۔ای کے ممتاز خطاب سے سرفراز ہو چکے تھے۔ ۱۹۲۷ء میں سرکار عالی نے آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لیں اور بحیثیت معتمد و صدر ناظم مال آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس وقت سے آپ اپنے مفوضہ فرائض کو نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں اور شعبۂ مال میں بہت سی مفید اصلاحیں کر کے ہر معاملہ میں اپنی "اعلیٰ" قابلیت و کاردانی کا اظہار کرتے رہے اور اکثر اوقات عدم موجودگی آنریبل سر رچرڈ چنو یکس ٹرینچ میں منصرمانہ طور پر صدر المہامی مال و کوتوالی کی خدمات انجام دیتے رہے۔ بالآخر اسی خدمت صدر المہامی مال و کوتوالی پر ا بوجہ سبکدوشی بر وظیفہ حسن خدمت آنریبل سر رچرڈ چنو یکس ٹرینچ) اکتوبر آپ کا مستقلانہ تقرر عمل میں آیا اور اس خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ سے راعی و رعایا ہر دو خوش ہیں، آپ فطرتاً منصف مزاج اور خاموشی کے ساتھ کام کرنے والے حکام سے ہیں حصول شہرت کبھی آپ کا مقصد نہیں۔ فرائض مفوضہ کو نہایت دیانتداری و وفاشعاری سے انجام دینا آپکا نصب العین ہے۔ آپ کا پتہ :- بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۷)

ٹرنر اکونر (میجر ولیم ... ...) آپ انگلستان کے ایک فاضل ادیب اور انشاء پرداز ہیں۔ کئی سال تک نظام کالج حیدرآباد میں نمایاں تعلیمی کام انجام دیتے رہے۔ زاں بعد مسٹر ٹرنٹ کے وظیفہ پر علحدگی کی وجہ حسب فرمان خسروی آپ نظام کالج و مدرسۂ عالیہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ آپ اڈنبرا یونیورسٹی کے سابق شہرۂ آفاق پرنسپل سر ڈبلیو ٹرنر کے قریبی رشتہ دار ہیں اور اڈنبرا ہی میں آپ نے ابتدائی و اعلیٰ تعلیمی مدارج طے کئے ہیں، اختتام تعلیم کے بعد ہی جنگ عظیم کا آغاز ہوا تو آپ نے ملک و قوم کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ اور مختلف محاذات جنگ پر قابل قدر خدمات انجام دیتے رہے

حتیٰ کہ اس اثنا میں آپ میجر کے عہدے تک پہنچے، چنانچہ اعزازی طور پر یہ عہدہ آپ کو آج بھی حاصل ہے۔ بعد ازاں چیسٹر کالج لورپول یونیورسٹی میں پروفیسری کی خدمت قبول کرلی اور پھر بڑودہ کالج اور سینٹ مریس کالج لندن یونیورسٹی میں ایک مدت تک خدمات انجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۳۳۸ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اس کے دوسرے ہی سال آپ نظام کالج کے منصرم پرنسپل مقرر ہوئے اور ایک زمانہ دراز تک مستقلانہ خدمت انجام دیکر جاگیردار کالج کے پرنسپل مقرر ہوئے، آپ متعدد مستند ادبی کتب انگریزی کے مصنف ہیں خاص کر شیکسپیر اور ملٹن کے کئی ایڈیشنوں کی ترتیب و تدوین کا کام آپ نے نہایت ہی قابلیت سے انجام دیا ہے۔ ادبی ذوق کے ساتھ آپ مردانہ کھیلوں میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔ خصوصاً رگبی، باکسنگ اور دوڑ میں متعدد انعامات اور تمغے حاصل کرچکے ہیں۔ نہایت محنتی اور کارداں پرنسپل ہیں امید قوی ہے کہ آپ کے زیر صدارت مدرسۂ جاگیرداران دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن۔

ج

مشیر عالم پریس
اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

(۵۸)

جعفر حسن صاحب (ڈاکٹر سید) .... آپ مولوی سید امیر حسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار و مصنف آیات محکمات کے لائق فرزند اور میر ضامن علی صاحب مرحوم کے پوترے اور آقا مرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۲ اگسٹ ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی طور پر حاصل فرمانے کے بعد مدرسہ عالیہ میں شریک ہوئے اور وہاں کے تعلیمی مدارج طے کرنے کے بعد جرمنی تشریف لے گئے اور وہاں سے پی ایچ، ڈی کی ڈگری حاصل فرمانے کے بعد ۲ تیر ۱۳۳۶ف کو مددگار پروفیسر معاشیات کلیہ جامعہ عثمانیہ کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت قابلیت کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ ملک کے ممتاز تعلیم یافتہ اور روشن خیال افراد سے ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کو خاص عزت اور سماج میں اچھی وقعت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ، جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۵۹)

جعفر حسین خاں صاحب (نواب میر) .... آپ نواب میر فرخندہ علی خاں فرخندہ نواز جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند، نواب میر جعفر حسین خاں صف افگن جنگ

مرحوم کے پوتر سے اور نوابان تاڑبن کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں حاصل فرمائی ازاں بعد کالج میں شریک ہو کر بی، اے کی ڈگری حاصل کی آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی دستگاہ رکھتے ہیں، مردانہ کھیلوں میں آپ کو شغف ہے۔ آپ کی فٹ بال ٹیم آل انڈیا میں مشہور ہے۔ آپ کی جانب سے فٹ بال ٹورنمنٹ قایم ہے جسمیں ہندوستان کے مشہور و معروف کھلاڑیاں ہر سال حصہ لیتے ہیں، دیوڑہی دربار اور سوسائٹی میں آپ کو عزت حاصل ہے۔ ہر سال آپ کے گھر میں حضور پر نور بغرض شرکت مجلس عزا جلوہ افروز ہو کر آپ کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، خاندانی اور خوش خلق نواب ہیں، آپ کا پتہ تاڑبن حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۰)

جعفر علی صاحب زیدی

(مولوی میر ....) آپ مولوی میر فضل علی صاحب زیدی مرحوم (جو نہایت راسخ الاعتقاد صاحب فہم و ذکا بزرگ اور ایک اعلیٰ درجہ کے ذاکر تھے) کے خلف اکبر، مولوی میر کاظم علی صاحب قبلہ مرحوم (جو ایک جید عالم اور فاضل متبحر تھے) کے بھتیجے اور داماد ہیں۔ آپ کے جد بزرگوار میر جعفر علی زیدی مرحوم زمانہ سر سالار جنگ مرحوم وارد حیدرآباد ہوئے۔ اپنی فراست، دانائی اور قابلیت کی وجہ منصب سے سرفرازی پائے اور آپ کے والد مرحوم علاوہ منصب کے مختلف سرکاری خدمات پر بطور کارگزار رہے۔ آپ یکم نوروزی ۱۲۹۲ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مدرسہ اعزہ سے شروع ہوی اور آپ نہایت دلدہی سے تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ آپ کے عم بزرگوار نے اس تعلیم کو آپ سے ترک کروا کر دینی تعلیم کی آپ کو ترغیب دی اور آپ تحصیل علم دین کی طرف متوجہ ہوئے۔ غرض لائق و فائق اساتذہ اور جید فضلا سے آپ نے اکتساب علم فرما کر علوم السنۂ مشرقیہ میں کافی عبور اور مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ قانون کی بھی آپ نے تحصیل کی۔

جوڈیشل کے امتحان کو بدرجۂ اعلیٰ کامیاب اور وکالت شروع کرکے عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ نواب فخر الملک مرحوم نے آپ کی لیاقت و قابلیت دیکھکر آپ کا تقرر درجۂ اول کی منصفی پر فرمایا۔ آپ ضلع اورنگ آباد پر متعین ہوئے۔ یہاں سے آپ کی سرکاری زندگی کے باب کا آغاز ہوتا ہے مختلف اضلاع و تعلقات پر آپ عدالتی خدمات انجام دیتے رہے۔ اور ترقی کرتے کرتے ناظم ضلع ہوئے۔ آپ ناظم عدالت ضلع عثمان آباد تھے کہ سنہ ۱۳۴۰ف میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ کا ہر فیصلہ بالکل بے لوث، غیر طرفدار اور انصاف پر مبنی ہوتا تھا۔ آپ ایک خدا ترس، انصاف پسند، رحمدل اور ہردلعزیز فرد ہیں۔ آپکے مواعظ نہایت دلچسپ اور پُر اثر ہوتے ہیں جن کو سنکر ہر انصاف پسند آپ کے ایک اعلیٰ درجہ کے عالم ہونے کا معترف ہوتا ہے۔ ہر سال غرۂ محرم الحرام سے ۱۰ محرم الحرام تک آپ اپنے ہی گھر میں وعظ بیان فرماتے ہیں۔ آپ کا پتہ حسینی محلہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۱)

جعفر علی خاں بہادرؔ (نواب محمد......) آپ نواب محمد ابو الحسن خاں شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے فرزند اور نواب میر مہدی علیخان شمشیر جنگ اول مرحوم کے نواسے ہوتے ہیں، آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے، اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی بعد ازاں مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوکر انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی لیکن بعض وجوہ کی بنا، پر سلسلہ تعلیم کو آپ نے منقطع فرمادیا اور سنہ ۱۳۴۵ھ میں سلک ملازمت سرکارعالی میں بحیثیت مہتمم کروڑگیری داخل ہوگئے۔ آپ لائق اور تجربہ کار ہیں۔ امید ہے کہ جلد کسی اعلیٰ خدمت پر فائز ہوجائیں۔ آپ کی شادی نواب میر علی محمد خاں شمشیر جنگ دوم مرحوم کی دختر سے ہوئی۔ آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ "شوکت منزل" بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

جلسن صاحبہ (مس ..... ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ ۹ خورداد ۱۲۹۲ف کو بمقام مدراس پیدا ہوئیں۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ٹی کے امتحان میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہوکر مددگار مدرسہ نسواں نامپلی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئیں یکم آذر ۱۳۲۵ف تک اپنے تفویضہ خدمات کو جس خوش اسلوبی سے انجام دیا ہے۔ وہ حیدرآباد کے تعلیم یافتہ طبقہ اناث کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ یکم آذر ۱۳۳۵ف کو آپ لکچرار انگریزی زنانہ کالج نامپلی مقرر ہوئیں۔ مدرسہ نسواں نامپلی کو زنانہ کالج نامپلی سے علحدہ کرکے آپ کی صدارت میں دیا گیا ہے۔ اور زنانہ کالج نامپلی جس کو کلیہ جامعہ اناث کہتے ہیں بالکلیہ ڈاکٹر مس آسنہ پوپ صاحبہ یم۔ اے کی صدارت میں ہے۔ اس وقت آپ مدرسہ نسواں نامپلی کی صدر ہیں۔ اپنے فرائض صدارت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتی ہیں۔ آپ کا پتہ "دل آرام" حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

۶۳

جگناتھ راؤ صاحب (راجہ وینکٹ ..... آپ راجہ وینکٹ لچھاراؤ بہادر ثانی اور رانی وینکٹ رتنمانہ صاحبہ والیہ سمستان جٹپول کے متبنی فرزند اور ہونہار راجہ ہیں۔ آپ مہاراجہ بہادر بوبل کے پوتے ہیں۔ آپ کا اصلی نام وینکٹ راج گوپال ہے۔ راجہ وینکٹ لچھاراؤ بہادر ثانی نے بمنظوری سرکار آپ کو متبنی لے کر اپنے والد وینکٹ جگناتھ راؤ کے نام سے موسوم کیا۔ آپ بہت کمسن تھے جب کہ راجہ وینکٹ لچھاراؤ بہادر ثانی اس دنیائے فانی سے سبکدوش ہوئے۔ اپنی والدہ رانی وینکٹ رتنمانہ صاحبہ کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر جو آپ جیسے راجاؤں کے شایان شان ہو آپ نے تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کو بھی سواری اسپ اور شکار کا شوق ہے۔ نو عمری میں آپ نے (۱۱) شیروں کا اور (۲۸۶)

دیگر وحشی جانوروں کا شکار کیا۔ اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ دلاوری و شجاعت والیان سمستان ہٰذا میں مسلسل چلی آرہی ہے اور وہ سارے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ جو ایک والی سمستان میں لازمی ہیں وہ آپ میں موجود ہیں۔ آپ کا پتہ "سورہمی ولاس" شاہ راہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۴)

جمال الدین صاحب (مولوی سید ....) آپ کا خاندانی تعلق ٹیپو سلطان شہید سے ہے۔ آپ سنہ ۱۲۹۲ف میں بلدۂ حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کی ابتداء نظام کالج سے ہوئی۔ ازاں بعد جنگلات اور امتحانات ہال میں کامیابی حاصل فرمائی۔ سنہ ۱۳۱۴ف میں باغات کی خدمت پر مامور ہوئے اور اس کے کچھ دنوں بعد سررشتہ جنگلات میں منتقل ہوئے۔ کچھ عرصہ تک سررشتہ جنگلات کے خدمات باحسن الوجوہ انجام دینے کے بعد سنہ ۱۳۳۰ف میں مہتمم باغ عامہ سرکار عالی پر ترقی پائے اور علم نباتات و حیوانات کے جدید انکشافات کی تحصیل کی غرض سے آپ نے کئی مرتبہ تمامی ہندوستان اور یورپ کا سفر اختیار فرمایا۔ اور کیو گارڈنس لندن میں شریک ہو کر تخلبندی کے متعلق آپ نے ایک گراں قدر ڈپلوما حاصل فرمایا۔ غیر معمولی ذہانت و مہارت، ہوشیاری، گراں قدر اور عظیم خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں آپ سررشتۂ باغات سرکار عالی کے ناظم مقرر ہوئے جس پر اس وقت آپ کارگزار ہیں۔ آپ کے زیر نگرانی باغات سرکار عالی نہایت عمدہ حالت میں ہیں۔ آپ کے نام کے ساتھ آر، بی، ایس، ایف، ایل، ایس لندن آپ کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کا ثبوت اور نام کی زینت کو دوبالا کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ :- متصل باغ عامہ حیدرآباد دکن ہے۔

---

(۶۵)

جہانگیرجی بہمن جی مہتا صاحب (مسٹر) ...... آپ پارسی قوم کے ایک سربرآوردہ اور نامبرآوردہ رکن ہیں۔ حیدرآباد دکن کے حکام عالیمقام میں آپ کا شمار ہے۔ آپ ۲۹۔ آذر ۱۲۹۹ف کو بمقام پونہ پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، انگریزی اور گجراتی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان عہدہ داران مال و بندوبست میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۱۶ آذر ۱۳۱۸ف کو بحیثیت نائب مددگار مہتمم بندوبست بلدہ سلک لازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۹۔ آذر ۱۳۳۱ف کو نائب ناظم بندوبست کی خدمت پر فائز اور ۲۷۔ فروردی ۱۳۳۵ف میں اسپیشل کنٹرولنگ آفسر تنگبھدرا سروے پراجکٹ کی خدمت جلیلہ پر فائز اور مولوی غلام مصطفیٰ صاحب قریشی مرحوم کے اچانک انتقال پر خدمت نظامت بندوبست پر آپ کو ترقی ملی۔ آپ ایک فرض شناس، متدین، مستعد اور بے لوث و کارگزار حاکم ہیں۔ حکام بالادست کو خود سے خوش اور ماتحتین کو راضی رکھنا خوب جانتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔

آپ کا پتہ، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۶)

جیون یار جنگ بہادر (خان بہادر نواب) ...... آپ نواب سرور الملک مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ ۱۲۸۹ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور گرامر اسکول بلدہ و اسکاٹش ہائی اسکول معبئی میں تعلیم حاصل کر کے سنہ ۱۹۰۰ع میں آپ ولایت تشریف لے گئے اور پانچ سال تک وہاں کے کیمرج یونیورسٹی میں رہ کر بی۔ اے کی ڈگری اور بیرسٹری کی سند حاصل کی، وطن واپس آکر آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور ناظم عدالت دیوانی (ڈسٹرکٹ جج) داخل ہوگئے اور اضلاع ناندیڑ و اورنگ آباد و ورنگل میں

مستعدی اور قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۲ف میں آپ کو نظامت اول فوجداری بلدہ کے عہدہ پر ترقی ملی لیکن اس کے ایک ہی ماہ بعد آپ صدر عدالت صوبۂ میدک کے ناظم ہوگئے۔ ۱۳۳۰ف میں آپ کو رکنیت عدالت العالیہ کا امتیاز منصب تفویض ہوا۔ بسلسلۂ رخصت نواب مرزا یار جنگ بہادر آپ نے میر مجلسی کی خدمت بھی بطور منصرمانہ انجام دی۔ خان اور بہادر کا خطاب صغر سنی ہی میں آپ کو پیش گاہ خسروی سے عطا ہوا اور ۱۳۴۱ف میں خطاب مستطاب نواب جیون یار جنگ بہادر سے مفتخر ہوئے۔ اس اعزاز و وجاہت کے باوجود آپ نہایت ہمدرد و خلیق و ملنسار ہیں اور کارہائے رفاہ عام سے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ بدوران قیام ضلع ورنگل آپ نے اسلامیہ اسکول مٹھواڑہ کی بنیاد ڈالی اور اس کو سرکاری امداد و سرپرستی کا مستحق بنایا۔ چنانچہ اس وقت بھی اس مدرسہ کو آپ کے اعزازی معتمد ہونے کا فخر حاصل ہے۔ طغیانی رود موسیٰ اور شیوع مرض انفلوئنزا کے زمانہ میں آپ نے سرکاری اور ذاتی حیثیت سے نہایت ہی نمایاں خدمات انجام دیں جس کے اعتراف میں پیش گاہ خسروی سے سند عطا ہوئی۔ اس وقت آپ میر مجلس عدالت العالیہ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہیں۔ آپ کے حسن انتظام سے عدالت العالیہ آج شاہ راہ ترقی پر گامزن ہے۔ نہایت خوش خلق، نیک سیرت اور فرض شناس حاکم ہیں۔ ملک اور مالک کی بہی خواہی آپ کا خاندانی شیوہ ہے۔

آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۷)

چراغ علی صاحب رضوی (مولوی سید......) آپ مولوی میر احمد علی صاحب رضوی مرحوم معتمد اسٹیٹ نواب بہرام الدولہ مرحوم کے فرزند سوم اور خاندان ناجی صاحب مرحوم کے ایک معزز اور تعلیم یافتہ رکن مولوی میر کاظم علی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ کے نواسے ہیں

آپ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اولاً یہیں کی درسگاہوں میں تعلیم و تربیت پائی، ازاں بعد تکمیل درس کے لئے مدراس تشریف لے گئے۔ اردو فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان جوڈیشل اور مال میں کامیاب ہیں۔ ابتداً آپ کا تقرر اول تعلقداری نانڈیڑ پر ہوا۔ اس وقت آپ معتمدی ماسٹیٹ نواب مہدی جنگ بہادر پر فائز اور اپنے فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ جوہر فرض شناسی آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ ایک خوش اخلاق منتظم، کار رواں، بے لوث، متدین اور نیک خصلت معتمد ہیں۔ آپ کا پتہ دارالشفاء حیدرآباد دکن ہے۔

ح

آپکے نام کا سرحرف (ح) ہو اور اس لسٹ میں نہ ہو تو آپ اس کے حصۂ دوم میں بجوزہ ترتیب سے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں:- تفصیلات کے لئے مخاطبت فرمائیے

دفتر مشاہیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادرگھاٹ حیدرآباد دکن

حبیب الرحمن صاحب (مولوی محمد............) آپ حیدرآباد کے ایک ذیمرتبت اور اعلیٰ خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ ۲۷۔ بہمن ۱۳۰۸ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہاں کے بڑے بڑے درسگاہوں سے یم لے۔ ال ال، بی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۲۔ آذر ۱۳۳۲ف کو بحیثیت منصرم مددگار پروفیسر معاشیات سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۹ر آبان ۱۳۳۳ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ ۳۱۔ امرداد ۱۳۳۹ف تک اپنی مفوضہ خدمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے کر یکم شہریور ۱۳۳۹ف کو رخصت خانگی بیافت نصف تین سال کے لئے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئے اور پایۂ تخت انگلستان (لندن) سے بی، ایس، سی آنرز کا امتحان کامیاب فرماکر حیدرآباد واپس ہوئے۔ آپ نے مولوی سید مبارک صاحب سے خدمت جلیلہ نظامت سررشتۂ معلومات عامہ کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ ناظم سررشتہ معلومات عامہ سرکار عالی ہیں۔ حیدرآباد کی سرکاری سرگرمیوں سے باہر کی پبلک کو آگاہ کرنا اور اخبارات کی تنقید پر متعلقہ محکموں کو توجہ دلانا اور غلط اطلاعات کی مستند تردید کرنا آپ کے فرایض میں داخل ہے۔ مملکت حیدرآباد دکن کا یہ ایک نہایت اہم سررشتہ ہے۔ آپ اپنے فرایض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے دور نظامت

میں اس سررشتہ نے بہت کچھ ترقی کی ہے۔ آپ ایک لائق و فائق ملک کے خیرخواہ اور مالک کے وفاشعار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ :- کنٹہ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۶۹)

حبیب اللہ خاں صاحب (نواب سید محمد.......) آپ نواب سید غوث اللہ خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب سید محمد اکرم اللہ خاں مرحوم کے پوتے اور نواب آصف نواز الملک مرحوم کے نواسے ہیں۔ بتاریخ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ پیدا ہوئے۔ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد سے اپنے موروثی جاگیرات پر قابض و متصرف ہیں۔ بلحاظ اعزاز خاندانی آپ کو دیوانی سے (صہ) اور صرفخاص مبارک سے (عـہ) روپیہ وظیفہ تعلیمی مل رہا ہے۔ ابتدا سے مدرسہ اعزہ میں شریک ہو کر تعلیم پاتے رہے۔ اور اب بھی تعلیم میں مشغول ہیں۔ آپ کو مضمون تاریخ سے گہری دلچسپی ہے۔ آپ نہایت نیک طینت با مروت، عالی ہمت، وجیہ و جوان صالح نواب ہیں۔ باوجود کمسنی کے آپ کی جاگیرات کا انتظام نہایت بہتر ہے۔ آپ کے ملازمین آپ سے خوش اور آپ کی جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت امن و چین کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ کا پتہ اڈیکمیٹ گیٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۰)

حبیب محمد صاحب (مولوی.........) آپ ۵ ر آبان ۱۳۰۱ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے، اردو، فارسی و عربی سے بخوبی واقف، سیاق و سلق سے ماہر بی اے اور امتحان حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں۔ ۶ بہمن ۱۳۲۹ف سے ۲۷ خورداد ۱۳۳۱ف تک بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کار آموز رہ کر سررشتہ مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۲۸ خورداد ۱۳۳۱ف کو آپ زائد مددگار

تعلقداری کی خدمت پر فائز ہو کر معتمدی مال میں متعین ہوئے۔ زاں بعد اسی حیثیت سے مختلف اضلاع سرکار
عالی پر باحسن الوجوہ اپنے فرائض منصبی کو نہایت ہوشیاری و مستعدی و بے لوثی سے انجام
دیکر خود کو ہر طرح اہم اور اعلیٰ خدمات کا اہل ثابت کر دکھایا۔ اس وقت آپ اول تعلقدار
ضلع آصف آباد ہیں، اور ضلع آصف آباد کی مالی اور انتظامی ترقی آپ کی اعلیٰ
قابلیت و حسن تدبر کی رہین منت ہے۔ آپ ایک فرض شناس اولوالعزم، دور اندیش
خیر خواہ ملک و مالک، کارداں و انصاف پسند حاکم ہیں، غریب و نادار اہل معاملہ کی دادرسی
کو اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں۔ آپ کا ہر فیصلہ مبنی بر انصاف ہوتا ہے۔

(۷۱)

حبیب یار جنگ بہادر (میجر نواب ... ...) آپ حبیب عبداللہ
صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں اور فوجی حسن خدمات کا وظیفہ پا رہے ہیں۔ آپ سنہ ۱۲۷۶ف
میں بمقام محلہ شاہ گنج حیدر آباد پیدا ہوئے اور اس زمانہ کے دستور کے بموجب آپ نے
مکتبی تعلیم اور فنون سپہ گری کی تعلیم حاصل کر کے سنہ ۱۲۹۹ف میں سرکار عالی کی فوجی ملازمت
اختیار کی اور پرنس باڈی گارڈ کے کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے۔ یہ زمانہ اعلیٰحضرت بندگان عالی
کی تعلیم و تربیت کا تھا۔ آپ نے حضرت اقدس و اعلیٰ کو بزمانہ ولیعہدی فنون سپہ گری کی تربیت
دیکر شرف تقرب و افتخار خدمت حاصل کیا۔ جب حضور پر نور تخت سلطنت پر جلوہ افروز
ہوئے تو آپ کے اعزاز میں اور اضافہ فرمایا۔ سنہ ۱۳۲۱ف میں آپ جمعیت نظام محبوب کے
کمانڈنگ افسر مقرر ہوئے جس کے فرائض آپ ایک مدت تک نہایت حسن و خوبی سے
انجام دیتے رہے۔ پیشگاہ خسروی سے آپ نے خطاب "نواب حبیب یار جنگ بہادر" سے
سرفرازی پائی اور پچپن سال کی عمر کو پہنچکر فوجی ملازمت سے بحصول وظیفہ حسن خدمت
سبکدوش ہوگئے۔ لیکن اپنے اعلیٰ اخلاقی صفات اور شریفانہ عادات کی بدولت بارگاہ خسروی

اور معیت حضرت شاہزادۂ والاشان ولیعہد بہادر کا آپ کو اب بھی شرف و تقرب حاصل ہے
دوران ملازمت میں آپ کو دو مرتبہ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ
کا شرف حاصل ہوا اور اسطرح دنیا کے ساتھ آپ نے دین بھی سنوار لیا۔ آپ کا پتہ
شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۲)

حسن علی خاں صاحب (ڈاکٹر مرزا)

آپ نواب شیر جنگ مرحوم سابق صوبہ دار ورنگل کے فرزند اکبر ہیں۔ ۲۴ شہریور سنہ ۱۲۹۷ف کو پیدا ہوئے۔ نظام کالج کی تعلیم کے
بعد سنہ ۱۹۰۱ء میں ڈاکٹری کی تحصیل کے لئے آپ ولایت تشریف لے گئے اور ڈاکٹری کی
اہم ڈگریاں حاصل کیں۔ بزمانہ جنگ عظیم متعدد دواخانہ جات میں آپ نے کام کیا۔ ۳۰
فروردی سنہ ۱۳۲۹ف کو آپ بحیثیت سیول سرجن درجہ چہارم سلک ملازمت سرکار عالی میں
داخل ہو کر دواخانہ افضل گنج اور ۱۳ تیر سنہ ۱۳۲۹ف کو دارالضرب پر متعین ہوئے۔ ۲۵ فروردی
سنہ ۱۳۳۰ف کو آپ کارونر بلدہ اور یکم امرداد سنہ ۱۳۳۰ف تک کارونر کی حیثیت سے کام انجام
دیتے رہے۔ ازاں بعد سیول سرجن دواخانہ چادرگھاٹ بلدہ مقرر ہوئے۔ ۲۰ مہر سنہ ۱۳۳۹ف
کو ترقی پر اورنگ آباد آپ کا تبادلہ ہوا۔ ۲۱۔ امرداد سنہ ۱۳۴۰ف کو دواخانہ عثمانیہ میں سیول
سرجنی کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ پروفیسری علم طب عثمانیہ میڈیکل کالج کا
کام انجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ نائب ناظم طبابت کی گراں قدر خدمت پر فائز
و کارگزار ہیں۔ گھر پر بھی آپ مطلب کرتے ہیں۔ اوقات مطلب ۴ بجے عصر سے ۶ بجے شام
ہے۔ آپ ایک تجربہ کار ماہر فن ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی تشخیص لاجواب اور نسخہ (تجویز) لاثانی
ہوا کرتا ہے۔ کیسا ہی مریض ہو اس سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ اور اس کی تشخیص
میں آپ وقت کا کوئی خیال نہیں فرماتے۔ غریبوں کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی ہے

کیوں نہو آپ ہمدرد قوم و ملک نواب شیر جنگ مرحوم کے فرزند اور آغا مرزا مہدی حسین خاں صاحب کوکب مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اطباء دکن میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے، آپ ان ایرانی نژادان دکن سے ہیں جن پر ایران جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔

آپ کا پتہ اوپل حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۳)

حسن لطیف صاحب (مولوی ......) آپ حیدرآباد دکن کے معزز و ممتاز حاکم اور ایک مشہور و معروف خاندان کے رکن ہیں۔ آپ ۲۲۔ آبان ۱۲۹۳ف کو شہر بمبئی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم بڑے بڑے مدارس میں حاصل فرما کر عازم انگلستان ہوئے اور دارالخلافہ انگلستان (لندن) کے کنگس کالج سے سی، ای کی ڈگری حاصل فرمائی آپ ایم۔ آئی۔ ای کی ڈگری کے حامل اور ایک اعلیٰ ماہر فن حاکم ہیں۔ فن تعمیرات میں آپ کا تجربہ نہایت وسیع ہے۔ ۱۴ بہمن ۱۳۱۰ف سے ۹ اسفندار ۱۳۱۷ف تک ایکزیکیٹو انجنیر درجہ اول اورنگ آباد کی خدمت مصرانہ انجام دے کر ۱۰ اسفندار ۱۳۱۷ف کو اسسٹنٹ انجنیر بلدہ کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ زاں بعد نظام آباد پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی یکم خورداد ۱۳۱۸ف کو ایکزیکیٹو انجنیر درجہ دوم ضلع نظام آباد پر آپ کو ترقی ملی اس کے بعد ایک درجہ ترقی کر کے یکم آذر ۱۳۲۶ف کو ایکزیکیٹو انجنیر درجہ اول اورنگ آباد ہوئے۔ یکم آذر ۱۳۳۱ف کو خدمت سپرانجنیر بلدہ پر ترقی پائے۔ آپ کی اعلیٰ فنی قابلیت کی شہرت سنکر یونائٹیڈ انجنیرنگ کمپنی لمیٹڈ بمبئی نے آپ کے خدمات سرکار عالی سے دو سال کے لئے مستعار حاصل کئے۔ کمپنی مذکور کے خدمات انجام دینے کے بعد ۴۔ بہمن ۱۳۳۳ف کو آپ سرکار عالی میں واپس ہو کر ناظم آبپاشی حلقۂ شرقی ہوگئے ۲۲۔ فروردی ۱۳۳۸ف کو نظامت تعمیرات سرکل اورنگ آباد کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ چیف انجنیر و معتمد تعمیرات سرکار عالی

[illegible] پر فائز ہیں۔ محکمہ جات کارہائے ڈرینج، آبپاشی و پراجکٹ آبپاشی آپ کے [illegible] ہیں۔ اب تک آپ نے بغیر کسی نمود و نمائش کے جو فرائض انجام دئے ہیں۔

[illegible] ہیں۔ فن تعمیر سے متعلق آپ کے معلومات اور آپ کے تجربے نیز آپ کی جانفشانی کی بدولت کارِ تعمیر میں عام طور پر ترقی رونما ہو رہی ہے۔ ممالک محروسہ سرکار عالی [illegible] آباد میں اب تک جس قدر بڑے بڑے کام ہوئے ہیں وہ سب آپ کی [illegible] مستعدی کی بدولت ہیں آپ ایک اعلیٰ کارداں، تجربہ کار، مستعد، بے لوث [illegible] حاکم اور دولت عالیہ آصفیہ کے معتمد علیہ ہیں۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد [illegible]

(۷۴)

حسن نواز جنگ بہادر (نواب [illegible]) آپ کا اصلی نام مرزا ابوالحسن خاں [illegible] ہے۔ آپ نواب مرزا احمد ہادی خاں بہادر (وزیر جنگ وزیر یاور الدولہ) کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت سنہ ۱۳۰۱ف میں بمقام حیدرآباد دکن ہوئی۔ آپ اس وقت حیدرآباد [illegible] شعبہ سیاسیات کے معتمد ہیں اور اس اہم عہدے کے فرائض کو جس خوش اسلوبی اور قابلیت سے آپ انجام دے رہے ہیں وہ ہر طرح مستحقِ تحسین ہیں۔ آپ نہایت ہی روشن خیال، قابل اور خلیق حاکم ہیں۔ سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں کافی ہردلعزیزی اور شہرت حاصل کرچکے ہیں۔ اپنے بادشاہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کے ساتھ وفاداری و جاں نثاری آپ کا مذہبی عقیدہ ہے۔ سرکاری اور غیر سرکاری سرگرمیوں میں آپ اس جذبہ کو پیش پیش رکھتے ہیں۔ محکمہ سیاسیات کی معتمدی کا کام ہمہ تن مصروفیت اور غیر معمولی محنت اور تندہی کی صلاحیت چاہتا ہے لیکن اپنے فرائض کو اس انہماک کے باوجود اس سوسائٹی میں نہایت خندہ پیشانی سے نقل و حرکت کرتے ہیں اور اپنے احباب و اعزہ کے ساتھ

امکانی حسن سلوک سے دریغ نہیں کرتے۔ بشـ۱۳۱۸ف سے آپ سرکار عالی کی ملازمت میں ہیں موجودہ عہدہ کا چارج آپ نے سـ۱۳۴۰ف میں حاصل فرمایا۔ اور کچھ دنوں منصرمانہ طور پر اس خدمت کو انجام دینے کے بعد سـ۱۳۴۱ف میں مستقل فرمائے گئے۔ سـ۱۳۵۲ھ میں بتقریب سالگرہ مبارک اعلحضرت جہاں پناہی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ آپ کو نواب حسن نواز جنگ بہادر کا خطاب بارگاہ خسروی سے مرحمت ہوا۔ اس وقت لندن میں ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ سدی کا رسالہ ہے۔

(۷۵)

حسن یار جنگ بہادر (نواب.. . . . .)

آپ نواب محمد مختارالدین خاں نامور جنگ اقتدارالدولہ سلطان الملک بہادر کے صاحبزادہ سادس ہیں۔ آپ ۱۰ رمضان المبارک سـ۱۳۲۱ھ م یکم ڈسمبر سـ۱۹۰۳ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد بزرگوار نے انگلستان کا سفر فرمایا۔ آپ نے اپنی جدہ محترمہ لیڈی سرفراز الامرا کے زیر نگرانی عہد طفلی سے رہکر انگریزی، اردو، فارسی کی تعلیم قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی بعمر پانزدہ سالگی سـ۱۳۳۶ف میں پائیگاہ بورڈنگ میں شریک رہکر مدرسہ عالیہ میں حصول علم کے لئے شریک کئے گئے اس کے دوسرے سال دوسرے پائیگاہ بورڈرز کے ساتھ بغرض تکمیل علم یہ لے، او کالج علی گڈھ روانہ ہوئے۔ بوجہ ذہانت آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت اچھا گزرا تعلیم کے علاوہ آپ کو کھیلوں کی بھی مشق کرائی گئی۔ آپ کو ٹینس میں اچھی دسترس حاصل ہے اور اس کھیل سے آپ کو بیحد دلچسپی ہے۔ سـ۱۹۲۱ء میں زمان کوا پریشن کی وجہ واپس حیدرآباد بلالئے گئے اور یہاں پر دوبارہ دارالاقامہ پائیگاہ میں داخل ہوکر مدرسہ عالیہ میں تعلیم حاصل فرماتے رہے۔ سـ۱۹۲۴ء میں آپ نے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کے امتحان میں بدرجہ دوم کامیابی حاصل فرمائی اور اس کے دوسرے سال عثمانیہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ لیکن خرابی صحت کی وجہ چند مہینوں کے بعد ترک تعلیم کرکے پہاڑی

مقام پر تبدیل آب وہوا کی غرض سے تشریف لے گئے بعد ازاں مسلم یونیورسٹی (علی گڈھ)
جا کر ۱۹۲۷ء میں انٹرمیڈیٹ کا امتحان کامیاب کیا اور اسی سال پائیگاہ کا دارالاتالیق
برخاست ہوا اور آپ کا قیام علی گڈھ سے حیدرآباد آنے کے بعد ڈیوڑھی پر رہا۔ ان
ایام میں ڈیوڑھی پر بطور خانگی سلسلہ تعلیم اور معلومات عامہ کی کتابوں کا مطالعہ جاری تھا
نیز ان ایام فرصت میں آپ اخبارات و رسائل کے لئے مضامین تحریر فرمایا کرتے تھے
علاوہ بریں آپ نے پائیگاہ کا ایک تذکرہ بھی تحریر فرمایا ہے جو قابل دید ہے۔
۱۳۴۳ف میں تقریب سالگرہ ہمایونی جہاں پناہی آپ کو "حسن یار جنگ"
کے خطاب سے سرفراز فرمایا گیا۔ ۱۹۳۱ء میں انگلستان روانہ ہوئے اور بی، اے کی تعلیم
کی غرض سے لیڈس یونیورسٹی میں شریک ہوئے اور دوسرے سال ہی آپ نے اپنے اس
کورس کو ترک فرما کر بی کامرس (تجارت) کے کورس کو اختیار فرمایا، بوجہ اس کے کہ
اختیار کردہ کورس کی زبان بلیغ ہے ابھی اپنے کورس کی تکمیل میں مشغول ہیں۔ آپ وہاں
کی تمام انجمنوں میں خاصی دلچسپی لیتے ہیں۔ کئی سال انڈین ایسوسی ایشن کے صدر رہکر اس
انجمن میں کئی ایک اصلاح فرمائے ہیں۔ نیز آپ نے وہاں اسٹوڈنٹس اسلامک سوسائٹی
یعنے انجمن طلاب اسلامیہ قایم فرمایا ہے جس کا مقصد اور مطلب اسلام کو صحیح معنوں اور
اصول پر پیش کرنا ہے۔ ہر ہفتہ انجمن کے جلسوں میں اسلام کے مختلف عنوانات پر
تقریریں ہوا کرتی ہیں۔ یہ انجمن تمام انگلستان میں خاصی شہرت حاصل کر چکی ہے۔ اور اپنا
کام نہایت عمدگی کے ساتھ اعلیٰ پیمانہ پر کئے جا رہی ہے۔ انگلستان میں بھی آپ ہاکی
کے کھیل میں دلچسپی لیتے رہے اور یونیورسٹی کی ٹیم میں شریک رہکر اس کھیل میں آپ نے
نمایاں حصہ لیا ہے۔ آپ کو شعر گوئی کا ذوق و شوق بھی ہے۔ اور یہ شوق آپ کو
عرصہ دراز سے ہے۔ شعر خوب کہتے ہیں۔ آپ خوش وضع، خوش خلق اور خوش طبیعت
نواب ہیں۔ آپ کے چہرہ سے ذہانت و ذکاوت اور جلالت امیرانہ ہویدا ہے۔ آپ کا

پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۶)

حسین علی خاں صاحب (مولوی مرزا..........) آپ آقا مرزا محمد علی خاں شیر جنگ مرحوم صوبہ دار کے فرزند دوم اور آقا مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوترے ہیں۔ مولوی مرزا مہدی خاں کوکب مرحوم آپ کے چچا تھے جو ناظم مردم شماری تھے۔ آپ ۱۸۔ دی سنہ ۱۳۰۳ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے، ہائی اسکول کے مدارج کو طے کرنے کے بعد نظام کالج میں اپنے تعلیمی سلسلہ کو جاری رکھا۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم انگلستان ہوئے۔ وہاں کی مایۂ ناز یونیورسٹی "اکسفورڈ" سے بی اے آنرز کی ڈگری حاصل فرمانے کے بعد مراجعت فرمائے وطن ہوئے انگلستان میں آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت درخشاں رہا۔ اردو فارسی میں مہارت تامہ اور انگریزی زبان پر خاص عبور رکھتے ہیں۔ آپ کی تحریر و تقریر مثل تحریر و تقریر اہلِ زبان ہوا کرتی ہے۔ یکم بہمن ۱۳۲۷ف کو مددگار پروفیسر کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور یکم آذر ۱۳۲۹ف کو پروفیسر ہوگئے جامعہ عثمانیہ کے تمام پروفیسرز میں آپ کی نمایاں حیثیت ہے۔ ایک زمانہ تک آپ کو صدارت کے خدمات انجام دینے کے مواقع ملے۔ اس وقت آپ نائب صدر جامعہ میں اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ اکثر طلبائے جامعہ آپکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں۔ آپ کا حلقۂ اثر نہایت وسیع ہے۔ نہایت خوش خلق قابل علاق، ذہین و طباع، علم دوست اور ہر دلعزیز پروفیسر ہیں۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۷)

حسین علی خاں صاحب (نواب میر .....) آپ نواب شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے اکلوتے بیٹے ہیں۔ آپ کی ولادت ۰ ار رجب المرجب سنہ ۱۳۲۷ھ کو دیوڑھی نواب شمشیر جنگ اول میں ہوی۔ اولاً خانگی طور پر اپنے والد مرحوم کی نگرانی میں گھر ہی پر اردو، فارسی، انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائے، من بعد تکمیل درس کے لئے مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے جہاں آپ کئی سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ آپ نواب مہدی جنگ بہادر کے بھتیجے ہوتے ہیں اردو اور انگریزی میں دخل رکھتے ہیں سنہ ۱۳۴۵ف میں آپ کی شادی نواب جہانگیر یار جنگ مرحوم کی دختر نواب ہتور جنگ تہور الملک خان دوراں مرحوم کی نواسی سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو چار فرزند اور دو لڑکیاں ہیں۔ فرزندوں کے نام (۱) نواب میر محمد سعید خاں (۲) نواب میر محمد رشید خاں (۳) نواب میر محمد وحید خاں (۴) نواب میر محمد خورشید خاں ہیں۔ نہایت خوش سلیقہ خوش خلق، خوش گفتار، خوش رفتار اور خوش کردار نواب ہیں۔ آپ کا پتہ حسینی کوٹھی رنگیلی کھڑکی ہے۔

(۷۸)

حشمت علیخاں صاحب (صاحبزادہ نواب میر .....) آپ نواب میر داور علی خاں مرحوم کے فرزند ہیں، آپ کی تعلیم مدرسۂ اعزہ میں ہوی آپ کا ابتدائی تقرر سنہ ۱۳۱۶ف میں علاقہ دیوانی سررشتۂ عدالت میں ہوا۔ زاں بعد آپ علاقہ صرف خاص مبارک میں منتقل ہوئے اس وقت آپ ناظم عدالت دیوانی ضلع اطراف بلدہ (صرف خاص مبارک) ہیں آپ کی شادی نواب حمید الدولہ مرحوم کی دختر سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادہ (۱) صاحبزادہ نواب میر محمود علیخاں

صاحب (۲) صاحبزادہ نواب میر محمد علی خاں صاحب اور (۳) صاحبزادہ نواب میر سردار
علی خاں صاحب۔ یہ تینوں صاحبزادے اپنے والد ماجد کے زیر سایہ قابل اساتذہ سے
تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔ نواب صاحب موصوف کو بطن دیگر سے چار صاحبزادیاں اور
ہیں، آپ نہایت خوش خلق، منکسر المزاج، نیک نفس، پابند صوم و صلوٰۃ و وضع قدیم نواب
ہیں، آپ کو خانوادہ شاہی سے قرابت ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی میں ہر دلعزیز ہیں، دیوڑھی
دربار کی عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ کوچہ فتح اللہ بیگ کالی کمان حیدرآباد دکن ہے۔

(۷۹)

حمایت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ نواب.........) آپ کا اصلی نام
محمد حمایت الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد لطف الدین خاں لطافت جنگ لطف الدولہ
مرحوم سابق صدر المہام عدالت و امور مذہبی سرکار عالی کے خلف اکبر نواب محمد حفیظ الدین
خاں شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ اولاً آپ اپنی والدہ ماجدہ (جن کو
آپ کی تعلیم سے خاص دلچسپی اور شغف ہے) کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے گھر پر تعلیم پائی
زاں بعد بحکم اقدس و اعلیٰ جاگیردار کالج میں شریک ہو کر زیر تعلیم ہیں۔ اعلیٰحضرت بندگان
عالی مدظلہم العالی نے آپ کو "صاحبزادہ" کے اعزاز سے معزز فرمایا۔ اور ۷ رمضان المبارک
سنہ ۱۳۵۷ھ کو خطاب مستطاب "حمایت نواز جنگ" سے آپ کو افتخار بخشا۔ بتاریخ ۱۶ محرم الحرام
سنہ ۱۳۵۶ھ روز شنبہ آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے کم ہو گیا۔ آپ کی پائیگاہ
حسب سابق زیر انتظام مجلس ہے، جس کے معزز میر مجلس نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام
فوج و طبابت (جو عمائدین سلطنت ابد مدت حیدرآباد سے ہیں جن کی بے لوث کارگزاری
اور تجربہ کاری مسلم ہے آج حیدرآباد کے تمام حکام میں اپنی آپ نظیر ہیں۔ آج پائیگاہ کے
مالی و انتظامی امور جو شاہ راہ ترقی پر گامزن ہیں وہ آپ ہی کی بیدار مغزی اور کوشش

کا نتیجہ ہے) ہیں اور اراکین نواب مرزا محمد علی بیگ خاں صاحب اور راجہ وٹھل راؤ صاحب
ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نوعمر، ذکی و ذہین، صاحب فہم و فراست اور علم کے شوقین
ہیں، حضرت اقدس و اعلیٰ کی سرپرستانہ توجہات کے باعث ہمیں قوی امید ہے کہ
آپ بہت جلد زیور علم سے آراستہ و پیراستہ ہو کر اپنے والد مرحوم کی طرح ملک کے اہم
اور ذمہ دارانہ خدمات انجام دیں گے۔ آپ کا پتہ پھسل بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۰)

حمید احمد صاحب انصاری (مولوی۔ آپ مولوی محمد علی صاحب
انصاری مرحوم جونپوری کے صاحبزادے ہیں اور جامعہ عثمانیہ کے مسجل (رجسٹرار) کے
عہدہ پر فائز ہیں۔ گو آپ کا آبائی وطن جونپور واقع ممالک متحدہ آگرہ و اودھ ہے
لیکن پیدائش آپ کی سنہ ۱۸۸۸ء میں بمقام گلبرگہ شریف ہوئی اور وہیں آپنے اپنے والد ماجد
کی زیر نگرانی فارسی و عربی کی مکتبی تعلیم حاصل کی انگریزی تعلیم آپنے قدیم اورنگ آباد کالج میں
حاصل کی جہاں آپ سنہ ۱۹۰۲ء تک رہے۔ اس کے دوسرے سال آپ کرسچین کالج
الہ آباد میں داخل ہوئے اور وہیں سے بی اے کی ڈگری حاصل کرکے کچھ دنوں تک الہ آباد
یونیورسٹی میں ایم اے اور قانون کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔ لیکن امتحان میں شرکت سے
قبل ہی آپ کو سلسلہ تعلیم منقطع کرنا پڑا اور مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم نے مسلم لیگ سکرٹری
کی حیثیت سے جب لکھنؤ میں قیام کیا تو آپ کو اپنی رفاقت کیلئے منتخب فرمایا۔ اس زمانہ
میں آپ کو اپنے ذاتی جوہر نمایاں کرنے کا کافی موقع ملا۔ اور اپنی مستعدی، قابلیت اور
فرض شناسی سے مولوی صاحب موصوف کی نگاہوں میں کافی وقعت حاصل کرلی۔
اس سلسلہ میں آپ نے پبلک سروس پر جو معرکہ آرا یادداشت مرتب کی وہ ملک میں
خاص طور سے مقبول ہوئی اور ممتاز جرائد نے اسے اپنے صفحات میں جگہ دیکر تائیدی

مضامین لکھے۔ ۱۹۱۳ء میں آپ حیدرآباد آکر معتمدی عدالت وکوتوالی و امور عامہ میں ملازم ہوگئے۔ اور مترجم منتظم اور مددگار معتمد کے عہدوں پر رہکر نمایاں خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۹۲۰ء میں آپ جامعہ عثمانیہ کے مسجل (رجسٹرار) مقرر ہوئے جس پر آپ اس وقت تک کارگزار ہیں۔ انگریزی ادبیات و تاریخ و فلسفہ و سیاسیات میں آپ کا مطالعہ نہایت ہی وسیع ہے۔ اردو زبان میں آپ نے بکثرت مضامین اور افسانے تحریر فرمائے جو مختلف جرائد میں شایع ہوئے اور قدر کی نگاہوں سے دیکھے گئے۔ اسی کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنی مادری زبان سے بھی دلچسپی قایم رکھی اور انجمن ترقی اردو اور رسالہ اردو کے عرصہ تک قابل قدر قلمی خدمات ادا کرتے رہے۔ جامعہ عثمانیہ سے منسلک ہونے کے بعد اردو زبان پر آپ کی توجہ اور بڑھ گئی اور اس زمانہ میں متعدد معرکہ آرا تصانیف اور تراجم ملک میں پیش کئے جن میں پروفیسر سلیم کی تاریخ روما اور پروفیسر منسل کی توازن قوت اور پروفیسر ہاٹ لینڈ کی تاریخ جمہوریہ روما اور پروفیسر گرانٹ کی تاریخ یورپ کے تراجم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آپ ایک علم دوست، ذی علم، قدردان علم وفضل متعدد، ادیب اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ:- حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۱)

انطف صاحب حمید (مولوی محمد ....) آپ بمقام اورنگ آباد ۱۳۱۱ف میں تولد ہوئے اور اورنگ آباد ہی میں اردو، فارسی و عربی کی تعلیم قابل و لائق اساتذہ سے گھر او مکتب میں پاکر بغرض تعلیم انگریزی عثمانیہ انٹرمیڈیٹ کالج میں شریک ہوئے اور ۱۹۲۷ء میں انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور یونیورسٹی بھر میں مضمون اختیاری میں اول آکر اسکالرشپ کے مستحق ہوئے۔ اس کے بعد ۱۹۲۹ء میں عثمانیہ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ زاں بعد بصرفہ سرکاری سررشتہ

تعلیمات نے بغرض تحصیل تعلیم اعلیٰ آپ کو امریکہ روانہ کرنے کا ارادہ کیا لیکن بعض خانگی وجوہ ایسے مانع ہوئے کہ آپ وہاں جا نہ سکے بعوض اس کے بصیغۂ وظیفہ سرکاری کلکتہ روانہ ہو گئے تاکہ وہاں امپیریل لائبریری (جو ہندوستان بھر کے کتب خانوں سے بڑی اور منظم ہے) میں تنظیم کتب خانہ کے فن سے واقف ہوں۔ یہاں تمام تربیت طے کر کے لاہور روانہ ہوئے اور پنجاب یونیورسٹی سے ۱۹۳۱ء میں اس فن کی سند حاصل کر کے حیدرآباد واپس آئے اور بحیثیت منصرم مہتمم کتب خانہ آصفیہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر اپنے فرائض منصبی باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔
آپ نہایت متدین، بے لوث، ملنسار، خوش اخلاق، تجربہ کار، کاردان منتظم و مدبر حاکم ہیں۔

(۸۲)

حیدر علیخاں صاحب ڈاکٹر حاجی

آپ خلف حکیم داد علیخاں صاحب مرحوم المخاطب بہ کوکب الدری ہیں ۹ جون ۱۸۹۰ء کو بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے، گھر پر اسلامی تعلیم و تربیت پانے کے بعد مدرسہ عالیہ و نظام کالج میں درس حاصل کیا۔ میڈیکل اسکول حیدرآباد، گرانٹ میڈیکل کالج بمبئی، گائز میڈیکل اسکول ہاسپٹل لندن اور رایل کالج آف سرجنس اڈنبرا میں علم طب و فن جراحی کی تعلیم حاصل کر کے بمبئی سے ایل، ایم، اینڈ ایس اور لندن سے ایل، آر، سی، پی اور ایم، آر، سی، یس کی ڈگریاں حاصل فرمائیں۔ ایف، آر، سی، یس کی ڈگری اڈنبرا سے حاصل کی۔
دوران تعلیم میں بمبئی یونیورسٹی اسکالرشپ، حیدرآباد ایشیاٹک و یوروپین اسکالرشپ سے آپ کی حوصلہ افزائی کی گئی۔ تعلیم کے زمانہ میں ہر قسم کے میدانی و دریائی کھیلوں کا شوق رہا۔ ایک زمانہ میں فٹبال کے مشہور کھلاڑی تھے۔ فن تیراکی و کشتی رانی سے

بھی واقف ہیں تعلیم حاصل کرنے کے ایک سال تک بچے ہاسپتال میں ہاؤس سرجن رہے
اور ساتھ ہی اعزازی اسسٹنٹ سرجن اور فیلو گرانٹ مڈیکل کالج کی خدمت و عزت
بھی حاصل کی۔ اسی طرح لندن میں بچوں کے مخصوص بلگریو اسپتال میں تقریباً ایک
سال رزیڈنٹ میڈیکل افسر رہے۔ میٹروپولیٹن اسپتال لندن کی خدمت ہاؤس سرجنی
اس کے علاوہ ہے۔ مڈل سکس اسپتال میں عرصہ تک علم تشریح کا درس دیتے رہے
اس قدر تعلیم و تجربہ کے بعد بحیثیت سیول سرجن اورنگ آباد ۱۹۱۹ء میں سرکار عالی
کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور تقریباً تین سال کے بعد بلدہ میں تبادلہ ہوا
یہاں افضل گنج ہاسپتال میں مامور ہونے کے سوا سر صدر اعظم بہادر کی اسٹاف سرجنی
کا اعزاز بھی حاصل کیا۔ مڈیکل کالج میں پروفیسر پیالوجی کی خدمت حاصل کی۔ پیٹنہ
یونیورسٹی نے اپنی شاخ طبابت کی صدارت کے لئے آپ کو منتخب فرمایا۔ جب کرنل ہارمن
واکر وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے تو آپ کو نظامت طبابت و حفظان صحت کا
عہدہ تفویض ہوا جس پر آپ اس وقت کارفرما ہیں۔ حیدرآباد میں دکن مڈیکل
جرنل کی اشاعت آپ کی سعی سے ہوی۔ مدت تک آپ نے اس رسالہ کی اڈیٹری بھی
کی ہے۔ آپ کی کتاب الیمنٹ آف ونرالوجی میں اس فن سے متعلق معلومات موجود
ہیں۔ اپنے پیشہ کے فنون میں آپ کو جراحی کا شوق ہے۔ عہد طفلی میں اپنے والد کے
ہمراہ زنجبار گئے تھے۔ اس کے بعد تقریباً تمام ہندوستان کے مشہور مقامات کو دیکھا
حج و زیارت مدینہ منورہ و عتبات عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کی شادی
نواب محسن الملک مرحوم کے برادر خرد مولوی سید امیر حسن صاحب اول تعلقدار مرحوم
کی دختر سے ہوی جو ایک تعلیم یافتہ خاتون ہونے کے علاوہ فن طب سے بطور خاص دلچسپی
رکھتی ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۳)

حیدر نواز جنگ بہادر (رائٹ آنریبل نواب سر......) باتقابہم آپ کا اصلی نام محمد اکبر نذر علی حیدری ہے۔ آپ بمبئی کے ایک مشہور و معروف تاجر سیٹھ نذر علی مرحوم کے لائق و فائق صاحبزادے اور جسٹس بدرالدین طیب جی کے حقیقی ہمشیرزادے سے نواسے ہیں۔ آپ کا آبائی وطن کھمبات (کیمبے) ہے آپ ۸ نومبر ۱۸۶۹ء کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم مذہبی و مکتبی ہر دو اپنی والدہ اور نانی محترمہ (ہمشیرہ حقیقی بدرالدین طیب جی جسٹس) کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کر کے انگریزی تعلیم شروع کی اور سینٹ زیویر کالج سے بی اے کا امتحان سترہ سال کی عمر میں نہایت اعزاز کے ساتھ کامیاب فرمایا۔ اس کم عمری میں شاید ہی کسی نے بی اے کا امتحان اعزاز کے ساتھ کامیاب کیا ہو۔ تاریخ کی ورق گردانی سے آج تک کوئی ایسی نظیر نہیں پائی گئی اس سے آپ کی اعلیٰ ذہانت اور خداداد قابلیت اور تعلیمی ذوق و شوق کا پتہ چلتا ہے۔ بی اے کامیاب کرنے کے بعد آپ بی ال کی تیاری میں مشغول ہوئے اور اس کے ...یوس میں کامیابی حاصل فرمائی اس دوران میں حکومت ہند کے محکمۂ فینانس کے امتحان کے لئے آپ منتخب فرمائے گئے اسی لیے آپ نے قانونی امتحان کے خیال کو ترک کر کے انڈین فینانس کے مقابلہ کی تیاری شروع کر دی اور اس امتحان کو بدرجۂ اعلیٰ (آنرز) کامیاب فرمایا۔ ۱۸۸۸ء میں ممالک متوسط ہند (ناگپور) میں بحیثیت افسر صیغہ حساب آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اس کے ایک سال بعد آپ کا تبادلہ لاہور کے کرنسی آفس میں ہوا جہاں ایک سال رہکر آپ کلکتہ روانہ ہوئے اور وہاں تین سال رہنے کے بعد اسسٹنٹ اکاونٹنٹ جنرل الہ آباد (ممالک متحدہ آگرہ و اودھ) مقرر ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں جب آپ کا تبادلہ بمبئی میں ہوا تو الہ آباد کے طبقۂ اہل ہنود نے آپ کو ایک شاندار وداعی ضیافت دی۔ اس سے آپ کی ہمدردی اور شریفانہ برتاؤ بے تعصبی و ہردلعزیزی کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۹۰۱ء میں

آپ ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل مدراس مقرر ہوئے اور اس کے ایک سال بعد تمام ہندوستان اور برما کے سرکاری مطابع کی نظارت کا کام خاص طور پر آپ کے تفویض ہوا اس سے متعلق آپ نے جو مدلل رپورٹس مرتب کر کے پیش فرمائیں اس سے گورنمنٹ کی جانب سے اُن بہترین خدمات کا اعتراف شاندار الفاظ میں کیا گیا۔ یہ وہ نمایاں خدمات تھے جو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے قبل آپ نے انجام دیکر انتظامی قابلیت کا قابل فخر تجربہ حاصل فرمایا تھا۔ سرکار عالی نے آپ کی اعلیٰ قابلیت اور بہترین کارگزاریوں کا شہرہ سن کر اپنی مملکت کی فلاح و بہبود کے لئے آپ کے گراں قدر خدمات حکومت ہند سے مستعار حاصل فرمائے۔ چنانچہ سنہ ۱۹۰۶ء میں آپ کا تقرر صدر محاسبی سرکار عالی کی خدمت جلیلہ پر بزمانہ سرجارج کیسن واکر عمل میں آیا معین المہام مذکور کی نکتہ رس نگاہوں نے آپ کی اعلیٰ انتظامی اور علمی قابلیت و صلاحیت کار کو جانچ لی۔ آپ ہی کے گرانقدر مشوروں سے بہت سی درخشاں اصلاحات عمل میں لائیں، چنانچہ معین المہام مذکور نے آپ کے گراں قدر مفید مشوروں کا دریا دلی سے اعتراف کیا۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں آپ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے عہدہ پر ترقی پائے۔ چونکہ محکمۂ تعلیمات کا اس سررشتہ سے راست تعلق تھا اس لئے تاریخ جائزہ سے حیدرآباد کی تعلیمی ترقی کی رفتار بہت تیز ہوگئی اور وہ مستحکم بنیادیں قایم ہوئیں کہ آج یہ مملکت تعلیمی شعبہ میں دنیا کے ترقی یافتہ ممالک سے ہمسری کا دعویٰ کرنے کے قابل ہوگئی ہے، عثمانیہ یونیورسٹی کا تخیل جس نے آگے چلکر عملی صورت اختیار کی تمام و کمال آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا جو ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتا تھا۔ اس مقصد پر پہنچنے سے قبل آپ کو اس کی داغ بیل ڈالنے میں بہت کچھ محنت اٹھانی پڑی کیونکہ جس بنا پر یونیورسٹی کی تعلیم صحیح معنوں میں ہونی چاہئے اس کا علمی طور پر اس مملکت میں فقدان تھا۔ ابتدائی اور ثانوی تعلیم نے اس حد تک ترقی نہیں کی تھی جس کے لحاظ

سے حیدر آباد میں جداگانہ یونیورسٹی کے قیام کی کافی طور پر کفالت کی جاتی۔ اس لئے قیام یونیورسٹی کا موزونیت پیدا کرنے کے لئے آپ نے ملک میں تعلیمی جال پھیلانے کی ہمہ تن کوشش کی۔ قیام عثمانیہ یونیورسٹی سے متعلق ان کوششوں کی بدولت جو کامیابی ہوئی وہ ایسی بیش قیمت چیز ہے کہ جس کی بناء پر آئندہ نسلیں حیدر آباد سے متعلق آپ کے خدمات کو سپاس گزاری و احسان مندی کے ساتھ یاد کرتی رہیں گی۔ آپ نے اپنے عہد معتمدی میں محکمہ تعلیمات کی بالکل از سرنو تنظیم کی جس کی وجہ سے اس کے خوبی کار میں ایک معتدبہ اضافہ ہو گیا۔ اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم (جو نہایت ابتر حالت میں تھی) کی جانب عنان توجہ پھیری اور بعد غور و خوض بسیار حیدر آباد کی خاص سیاسی اور تمدنی حالت کو پیش نظر رکھکر اس نتیجہ پر پہنچے کہ اس سلطنت میں انگریزی فنی تعلیم ہو اور آئندہ یہاں کے تعلیمی نظام پر مدراس یونیورسٹی کی سی بیرونی جماعت کا اقتدار قایم نہ رہنا چاہیے اس بناء پر آپ نے اس کے متعلق ایک یادداشت پیش فرماتے ہوئے یہ سفارش کی کہ اس سلطنت میں ایک ایسی یونیورسٹی قایم ہونی چاہئے کہ جس میں اردو ذریعہ تعلیم ہو انگریزی کی بجائے اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دینا ایک انقلاب پیدا کرنیوالا خیال تھا۔ مگر ہمارے علم پرور بادشاہ جم جاہ اعلیٰحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ نے آپ کی اس سودمند تجویز کا ادراک فرما کر اپنی مدبرانہ دوراندیشی سے جامعہ کے قیام کی نسبت فرمان صادر فرمایا جس میں اردو ذریعہ تعلیم اور انگریزی بحیثیت زبان ثانی لازمی ہے۔ اور انگریزی کا معیار تقریباً وہی ہے جو دوسرے جامعات میں ہے۔ تعلیم نظام کو مستحکم اور مضبوط اساس پر قایم کرنے کے علاوہ آپ نے محکمہ علاج و صحت عامہ میں بھی نمایاں اصلاحیں کیں اور آپ ہی کی تحریک پر عثمانیہ جنرل ہاسپتال کا خاکہ تیار ہوا جو آج ہندوستان بھر میں سب سے شاندار اور سب سے بہتر اوزار رکھنے والا اشفاخانہ سمجھا جاتا ہے اسی زمانہ میں آپ نے محکمہ آثار قدیمہ کی بنیاد رکھی جس کا کام آج برطانوی ہند کے محکمہ

آثارِ قدیمہ سے بھی زیادہ بہتر اور منظم ہے۔ آپ ۱۹۱۵ء میں حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس
اور ۱۹۱۷ء میں آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کلکتہ کے صدر منتخب ہوئے۔ یہ
یاد رہے کہ آپ حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کے پہلے صدر نشین تھے۔ آپ مدراس، بمبئی،
ڈھاکہ، علی گڑھ اور عثمانیہ یونیورسٹی کے رفیق ہیں۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے مسٹر ویکفیلڈ
صدر ناظم صنعت و حرفت کے رخصت پر جانے کی وجہ سے اُن کے فرائض بھی اپنے فرائض
کے علاوہ انجام دیئے اور اس تھوڑی سی مدت میں آپ نے اس شعبہ کو بھی شاہ راہ
ترقی پر لگا دیا اور ماہرین سائنس کی خدمات مستعار لے کر مملکت ہذا کی اکثر حرفتوں کو زندہ
کیا۔ اور خاص کر کاغذ سازی، روغن سازی اور پارچہ بافی کی حرفتوں کے لئے نئی نئی راہیں
نکالیں اور چھوٹی چھوٹی صنعتوں کو سرکاری امداد دے کر فروغ و استحکام بخشا۔ ۱۹۲۰ء
میں آپ کچھ دن کے لئے پھر حکومت ہند کی ملازمت پر واپس گئے اور بمبئی کے اکاؤنٹنٹ
جنرل درجۂ اول بنائے گئے۔ جو رتبہ اس سے پیشتر کسی ہندوستانی کو نہیں ملا تھا۔ وہ
آپ کو ملا لیکن چند ہی ماہ بعد آپ وہاں سے پنشن حاصل کر کے پھر حیدرآباد واپس آگئے
اور ۱۹۲۱ء میں مسٹر گلانسی سابق صدر المہام فینانس و رکن باب حکومت کی علحدگی پر اُن کی
جگہ بارگاہ خسروی سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ کے عہد صدر المہامی کا اہم ترین
کارنامہ مملکت ہذا کے نظام مالیہ کی نظم جدید ہے۔ جس سے غالباً تاریخ میں پہلی مرتبہ
یہاں کا میزانیہ متوازن ہونے لگا۔ اور اس کے علاوہ ملک میں فلاح و بہبود کے کاموں
کے لئے وافر رقوم پس انداز ہونے لگیں۔ آپ کی اس شاندار کامیابی پر حضرت اقدس و اعلیٰ
نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اسی زمانہ میں سابق کنگ ایڈورڈ ہشتم حال ڈیوک آف
ونڈسر جو بحیثیت پرنس آف ویلز حیدرآباد تشریف لائے تھے۔ اُن کے استقبال کے
لئے ایک انتظامی کمیٹی اعلیٰ عہدہ داروں کی جو قائم تھی اُس کے صدر آپ منتخب ہوئے
تھے۔ آپ کی خوش انتظامی کو دیکھ کر شہزادہ ویلز نے اظہار خوشنودی فرمایا اور اپنا

فوٹو جس پر مونوگرام اور دستخط ثبت تھے آپ کو اپنے ہاتھ سے عطا کر کے مفتخر فرمایا۔ شخصی حیثیت سے جو اعزاز و ہر دلعزیزی آپ نے سارے ہندوستان اور بیرون ہندوستان میں حاصل فرمائی اس کی تفصیل بڑی طول طویل ہے۔ خصوصاً تعلیمی مسائل میں آپ کی رائے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ چنانچہ اوپر ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ہندوستان کے کئی ایک جامعات کے رفیق (فیلو) ہیں۔ سنہ ۱۹۲۵ء و سنہ ۱۹۲۶ء میں دہلی انٹر یونیورسٹی کمیٹی کی صدارت کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا تھا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی میں کانوکیشن ایڈریس دیا جو سارے ہندوستان میں بنظر وقعت دیکھا گیا سنہ ۱۹۲۵ء میں سنگرینی کالریز کمپنی لمیٹڈ اور مجلس معدنیات کے آفیشل ڈائرکٹر ہوئے۔ نیز اسی سال شاہ آباد سمنٹ کمپنی لمیٹڈ انڈین انڈسٹریل اینڈ جنرل ٹرسٹ لمیٹڈ، سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ، عثمان شاہی اور اعظم جاہی ملز لمیٹڈ کے ڈائرکٹر نیز انٹر یونیورسٹی بورڈ کے صدر نشین مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں کواپریٹیو ٹریڈ اور معدنیات کے صدر المہام قرار پائے این۔جی۔یس ریلوے کی خریدی کی گفت و شنید کر کے اس کو خرید کروالیا۔ یہ آپ کا وہ زرین کارنامہ ہے جو تا قیام سلطنت ابد مدت فراموش نہ ہوگا۔ اردو نستعلیق ٹائپ کی ایجاد آپ ہی کی رہین منت ہے۔ آپ کے دور میں اردو طباعت اور اردو ادب نے جو نشو و نما پائی ہے اس کے چنداں اظہار کی ضرورت نہیں چونکہ اہل مملکت اور بیرونی ملک کے باشندے اس سے خود بخوبی واقف ہیں۔ سنہ ۱۹۲۸ء میں آپ سرکار عظمت مدار سے خطاب "سر" سے سرفرازی پائے اور بتقریب سالگرہ جہاں پناہی ۱۲۔جمادی الثانی سنہ ۱۳۴۱ ہجری کو خطاب مستطاب "نواب حیدر نواز جنگ بہادر" بیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے سرفراز ہوا۔ تین گول میز کانفرنس (راونڈ ٹیبل کانفرنس) منعقدہ لندن میں وفد حیدرآباد دکن کی قافلہ سالاری (بحیثیت رکن تجارت، وفاق اور فینانس ذیلی کمیٹی) کی سنہ ۱۹۳۳ء میں پارلیمنٹ کی مشترکہ عاملہ کمیٹی کے رکن رہے۔ بحیثیت رکن ریزرو بنک اور ریلوے مختارانہ ذیلی کمیٹی کی رکنیت کی

لیگ آف نیشن (اتحاد بین الاقوام) کی مالی ومعاشی کانفرنس کے مشیر رہے۔ ۱۹۳۲ء
میں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس مبئی پریسیڈنسی کی صدارت فرمائی، نیز حکومت سرکار عالی اور
وزرائے ریاستہائے ہند کی غیر رسمی کمیٹی کے نائب صدر رہے۔ ۱۹۳۶ء میں رائٹ
آنریبل کا خطاب سرکار عظمت مدار سے سرفراز ہوا۔ ۱۹۳۷ء میں آپ نے عہدۂ جلیلہ
صدارت عظمیٰ کا جائزہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت سے حاصل فرمایا۔ جامعات
عثمانیہ، الہ آباد اور مدراس سے آپ کو ایل ایل ڈی کی ڈگری حاصل ہوی۔ نیز اسی سال
آپ کو ڈی، سی، ایل یعنے ڈاکٹر آف سیول لا کی اعزازی ڈگری انگلستان کی مایۂ ناز
جامعہ "آکسفورڈ" سے ملی۔ موجودہ عہد میں اس ترقی پذیر ملک میں جس قدر بھی ترقیاں
رونما ہوی ہیں ان میں سے شاید ہی چند ایسی ہونگی جو آپ کی قابلیت اور حسن تدبیر کی
رہین منت نہوں۔ مالیہ کی تنظیم جدید، صنعت وحرفت کی غیر معمولی ترقی۔ تعلیم وتعلم کا
درخشاں فروغ، ریلوے کی خریدی، رزیڈنسی اور برار کی واپسی، عثمانیہ یونیورسٹی کا قیام
بس سرویس کی اجرائی۔ یہ ساتوں ایسے مستحکم آسمان ہیں کہ جن پہ آپ کی شہرت کا ستارہ ابد
الآباد تک چمکتا رہے گا۔ آپ ایک جلیل القدر صدر اعظم ہونے کے باوجود خلیق منکسر واقع ہوئے
ہیں۔ مجذوبین کی خدمت اور مساکین کی حاجت براری کو اپنا فرض زندگی سمجھتے ہیں۔
اور یہ مسلک آپ کا عہد طفولیت ہی سے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج آپ معراج ترقی پر
گامزن ہیں، نیز منکسر ہونے کے ساتھ ساتھ آپ مردم شناس بھی ہیں۔ آپ کی جوہر شناس
نظر جس کو قابل پاتی ہے اس کو بام ترقی پر پہنچا دیتی ہے۔ الحاصل یہ کہ حیدر آباد دکن کی صدارت
عظمیٰ کے لئے ایسے ہی جامع صفات حیدری کی ضرورت تھی، اپنی مستعدی، جفاکشی، ایمانداری
اور خیر خواہی ملک ومالک سے دوسرے حکام کو عملی درس دیتے ہیں۔ آپ ایک
وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق صدر اعظم ہیں۔ اگر کسی کی حاجت روائی آپ کے امکان
میں ہو تو اس سے کبھی دریغ نہیں فرماتے۔ اجنٹہ کے تصاویر اور ہندوستان کی نقاشی

سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپ کے اشاعات میں قابل ذکر ریاست حیدرآباد (دکن)
کے بجٹ اور علمی اڈریس (خطبات) ہیں۔ آپ کے ذکر کے ساتھ ساتھ آپ کی رفیقۂ حیات
علیا جنابہ آمنہ نجم الدین طیب جی صاحبہ کا ذکر بھی ضروری ہے۔ علیا جنابہ جسٹس بدرالدین
طیب جی کی بھتیجی اور نجم الدین طیب جی کی دختر ہیں سنہ ۱۸۹۳ء سے آپ کی شریک
زندگی ہیں۔ جن کی ذات ستودہ صفات بھی ہمارے کسی تعارف کی محتاج نہیں، بڑی
خوبیوں کی حامل، ہر دلعزیز اور تعلیم یافتہ خاتون ہیں۔ حیدرآباد تو کیا ہندوستان کے طبقۂ
اناث میں ایک ممتاز حیثیت رکھتی ہیں۔ رفاہ عام کے کاموں میں اپنے شوہر کی طرح خاص
دلچسپی اور حصہ لیتی ہیں۔ طغیانی رود موسیٰ کے موقع پر آپ نے مصیبت زدہ پردہ نشین
خواتین کی جو ہمدردی کی ہے۔ اس کو باوجود امتداد زمانہ کے کسی نے فراموش نہیں کیا۔
اس انسانی ہمدردی کے صلہ میں (جو آپ نے اپنی ہمجنسوں سے کی تھی) سرکار عظمت مدار نے
آپ کو قیصر ہند کا فرسٹ کلاس طلائی تمغہ عطا فرمایا۔ جہانگیر طاعون اور سنہ ۱۹۱۹ء کے
عالمگیر انفلوئنزا میں آپ نے جو ہمدردانہ خدمات انجام دئیے ہیں وہ بھی فراموش شدنی
نہیں ہیں۔ رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر با لقابہم کو آپ کے بطن سے
(۴) صاحبزادے اور (۲) صاحبزادیاں ہیں اور سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں
آپ کا پتہ "دلکشا" خیریت آباد (حیدرآباد دکن) ہے۔

خ

(۸۴)

خلیل الزماں صاحب صدیقی (مولوی۔۔۔۔۔) آپ مولوی منیر الزماں خاں صاحب صدیقی تحصیلدار (جنھوں نے ۱۹۱۵ء میں وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کے بعد معتمدی پائیگاہ نواب اقبال الدولہ مرحوم کی خدمت پر فائز اور ۱۹۱۸ء تک اسی خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیا) کے فرزند اور مولوی امیر الزماں خاں صاحب مرحوم میر عدل (سیشن جج) اورنگ آباد کے پوتے اور خان بہادر مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم صدر مہتمم تعمیرات ورنگل کے نواسے اور مولوی نظام الدین حسن صاحب مرحوم رکن عدالت العالیہ کے بھتیجے اور نواب ناظر یار جنگ بہادر رکن عدالت العالیہ کے برادر عم زاد اور مولوی محمد حسن خاں صاحب مرحوم سابق رکن عدالت العالیہ (جنھوں نے کچھ عرصہ تک منصرمانہ طور پر میر مجلسی کا کام بھی انجام دیا) کے آپ قریبی رشتہ دار ہیں۔ آپ ۱۸۹۶ء میں بمقام تلجاپور ضلع عثمان آباد (جہاں آپ کے والد مرحوم تحصیلدار تھے) پیدا ہوئے حیدر آباد و نیز مختلف مدارس اور کالجوں مثلاً مدرسۂ آصفیہ، مدرسۂ عالیہ اور سینٹ زیویرس کالج بمبئی میں تعلیم حاصل فرمائی اور ۱۹۱۲ء میں انگلستان تشریف لے گئے اور ۱۹۱۷ء میں طبقۂ بار میں امتیاز کے ساتھ داخل ہوئے اور کچھ عرصہ تک یونیورسٹی کالج ڈبلن میں قانونی

تعلیم حاصل کی اور ہائیکورٹ آئرلینڈ کے بار میں شریک ہوئے زاں بعد آغاز جنگ عظیم
پر عہدہ داران یورپین ٹریننگ کور میں شریک رہکر انگلستان کی قومی خدمت انجام
دی۔ اور ۱۹۱۷ء م ۱۳۲۶ف میں آپنے اپنے وطن (حیدر آباد دکن) واپس ہوکر
اپنا متعلقہ پیشہ شروع فرمادیا اور بہت ہی قلیل عرصہ میں بوجہ دلچسپی ذہانت خداداد طبقہ
وکلا میں شہرت اور حکام کی نظر میں مقبولیت حاصل فرمائی۔ ابتداً آپ عثمانیہ یونیورسٹی
میں لکچرار قانونی مقرر ہوکر ایک عرصہ تک اس خدمت کو انجام دیتے رہے۔ اور ساتھ
ہی ساتھ اس کے حیدر آباد سیول سرویس کلاس کے لکچرار قانونی کی حیثیت سے کام
انجام دئیے آٹھ سال تک آپ نے صفائی بلدہ کے نامزدہ رکن اور چھ سال تک رکن مجلس وضع
قوانین کی حیثیت سے کام انجام دیا۔ اور موخرالذکر خدمت پر آپ کو دو مرتبہ توسیع دیگئی آپنے رفاہ
عامکاموں میں غیر معمولی دلچسپی لی اور آپکے بہت سے مسودات قانونی بشمول قواعد وضوابط متعلق ترتیب
اجلاس ہائے عدالت العالیہ مجلس وضع قوانین میں منظور ہوئے۔ آپ ۲ اکٹوبر ۱۹۳۷ء کو رکنیت
عدالت العالیہ سرکار عالی کا جائزہ حاصل فرماکر اب تک اپنی مفوضہ خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے
رہے ہیں۔ آپکا پتہ ا۔ جوبلی ہل حیدر آباد دکن ہے۔

(۸۵)

خورشید حسین صاحب ڈاکٹر ...... آپ ڈاکٹر نواب ارسطو یار جنگ بہادر
کے فرزند ہیں اور ۱۲۹۶ف میں اپنے وطن بلدۂ حیدر آباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے
گھر کی مکتبی مذہبی تعلیم کے بعد آپ مدرسۂ عالیہ میں داخل ہوئے اور اس کے تمام مدارج
میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد آپ ولایت تشریف لے گئے اور اڈنبرا
یونیورسٹی سے ایم۔ بی اور سی ایچ۔ بی کی ڈگریاں لے کر وطن واپس آئے۔ جہاں آپکو
۱۳۲۲ف میں ضلع رائچور کی سیول سرجنی پر مامور کیا گیا اور وہاں کے صدر شفاخانہ کو آپنے
اپنی قابلیت وذہانت سے غیر معمولی ترقی دی۔ جسے دیکھکر آپ کو افضل گنج کے شفاخانہ

میں طلب کر لیا گیا۔ اور اسی سلسلہ میں آپ اپنے اہل وطن کی خدمات کرنے لگے۔ افضل گنج کا شفاخانہ جب ترقی پا کر شفاخانۂ عثمانیہ کی عالیشان عمارت میں منتقل ہوا تو آپ بھی اس کے ساتھ اپنے سیول سرجنی کے عہدے پر آ گئے۔ شفاخانہ کی سیول سرجنی کے علاوہ آپ عثمانیہ میڈیکل کالج کی پروفیسری کی خدمت بھی انجام دیتے ہیں، علاج و تشخیص اور خاصکر فن جراحی میں آپ اپنے والد ماجد کی طرح خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ آپ گھر پر بھی مطب فرماتے ہیں جہاں مرضا بکثرت آپ کے [illegible] علاج رہکر شفایاب ہوتے ہیں۔ آپ کا پتہ کنٹہ رود حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۶)

خورشید علی صاحب (مولوی سید......) آپ اس وقت سررشتۂ دیوانی و مال کے ناظم ہیں جن کے متعلق جاگیرات و مناصب و خطابات وغیرہ کے دفاتر بھی ہیں۔ پیدائش آپ کی سنہ ۱۳۰۴ھ میں ہوئی اور سید خورشید علی آپ کا تاریخی نام ہے۔ ابتدائی تعلیم حسب معمول حاصل کر کے آپ نے بلدہ کے مختلف انگریزی مدارس میں مختلف مدارج طے کئے اور اس سے فراغت پا کر آپ سنہ ۱۳۱۹ف میں معتمدی فینانس کی ایک جائداد پر مقرر ہو کر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے اور اپنی قابلیت و حسن کارگزاری کے سبب سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے رہے، حتیٰ کہ مسٹر گلانسی کو آپ کے ذاتی جوہر کا احساس ہوا اور انہوں نے آپ کو آگے بڑھانے کے لئے مددگاری معتمدی کی ایک نئی جائیداد قایم کر کے اس پر مقرر کر دیا۔ جس سے ترقی کر کے آپ بہت جلد نظامت دیوانی کے منصب پر پہنچ گئے۔ سنہ ۱۳۳۴ف میں دفاتر مال و مواجیر و مناصب و خطابات اور سنہ ۱۳۳۸ف میں دفتر ملکی بھی دفتر دیوانی میں شامل کئے گئے اور اس کام کی نگرانی بھی آپ کے سپرد ہوئی، جس کو آپ نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔

یہ ساری ترقی آپ کو ایک ہی سررشتہ کے اندر رہ کر حاصل ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس شعبہ کے دقایق و نکات پر جتنا عبور آپ کو حاصل ہے کسی اور کو نہیں۔ آپ اپنے فرائض منصبی سے اس قدر وابستگی رکھنے کے باوجود علمی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ اور رسالۂ ترقی حیدرآباد" بہت بڑی حد تک آپ کی قلمی اور نیز مالی امداد کا رہین منت رہا ہے۔ دفتر دیوانی و مال کے متعلق بہت سے کاغذات اور دستاویزات و فرد احکام وغیرہ زمانہ قدیم کے بھی ہیں جن کو آپ نے مرتب کر کے ایک بیش قیمت ذخیرہ بنا دیا ہے۔ اور غالباً یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہندوستان کے کسی دفتر میں قدیم کاغذات کا اتنا وافر اور مرتب ذخیرہ نہ ہوگا ان میں سے بعض کاغذات تاریخی حیثیت سے غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں۔ مثلاً شاہان مغلیہ دہلی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے بعض احکام اور خاص کر ایک حکم جو شہنشاہ اورنگ زیب نے بدست خود پنسل سے تحریر فرمایا ہے۔ جو اس وقت تک محفوظ ہے جو ظاہر کرتا ہے کہ اُس وقت بھی عمدہ قسم کی پنسل معدوم نہ تھی۔ اسی طرح کے اور بھی بہت سے کاغذات ہیں ۱۳۳۲ف سے دفتر نظامت دارالانشاء بھی آپ سے متعلق کر دیا گیا ہے ۱۳۴۱ف میں ہز اکسلنسی لیڈی لن لتھگو نائب السلطنت ہند نے ریکارڈ آفس حیدرآباد کو تفصیلاً ملاحظہ فرما کر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے آپ کے حسن انتظام، تہذیب دفتر کی بڑی دیر تک توصیف فرمائی ہیں۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، بلدہ حیدرآباد کی تمام سوشیل تحریکات کی روح رواں ہیں۔ آپ فطرتاً نہایت خوش سلیقہ و باقاعدہ واقع ہوئے ہیں جب ہی تو آج آپ کا دفتر باقاعدگی میں سب دفاتر سے آگے ہے۔ کوئی دفتر صفائی و پاکیزگی تہذیب و شائستگی میں آپکے دفتر کے مقابل میں ٹھہر نہیں سکتا۔ آپ والنیئر کور کے صدر اور اہل علم کے قدر داں ہیں۔ حال ہی میں انٹرنیشنل ریکارڈ کانفرنس منعقدہ لندن کے اجلاس میں بحیثیت نمائندہ سرکار عالی شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں۔ اسی سلسلہ میں امید کی جاتی ہے کہ ریکارڈ کے متعلق مزید معلومات، تجربے اور مشاہدات

حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوں گے۔ اور یہاں کے ریکارڈ آفس کو اپنے جدید انکشافات سے مالامال کر دیں گے۔ ہمیں توقع ہے کہ مستقبل قریب میں یہ محکمہ دنیا کے متمدن ممالک کے ریکارڈ آفس سے ترتیب و تہذیب میں بازی لے جائیگا۔ آپ کا پتہ "راک لینڈ" سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۸۷)

خورشید مرزا (مولوی ....) آپ حیدرآباد کے ایک نامور خاندان کے فرد ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ مرزا بہرام بیگ سردار لشکر شاہان مغلیہ تھے۔ پیدایش آپ کی ۱۲۹۷ھ ف بمقام بلدہ حیدرآباد ہوئی اور گرامر اسکول میں آپنے ابتدائی تعلیم حاصل کی اور پھر مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ یہاں سے فراغت پاکر آپ کلکتہ انجنیرنگ کالج میں داخل ہوئے اور نمایاں کامیابی کے ساتھ مائننگ انجنیری کی سند حاصل کی وہاں سے آپ بحصول وظیفہ سرکاری عازم انگلستان ہوئے اور ڈرہام یونیورسٹی سے مائننگ انجنیری اور سیول انجنیری کے امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کی ۱۳۱۵ف میں ولایت سے واپسی کے بعد آپ سرکار عالی کی ملازمت میں بحیثیت مددگار ڈائرکٹر معدنیات داخل ہوئے اور خاص بلدہ میں آپ کی تعنیاتی عمل میں آئی۔ اس منصب سے ترقی کرتے کرتے آپ ۱۳۳۱ف میں ناظم معدنیات و پیمایش طبقات الارض کے عہدۂ جلیلہ پر پہنچ گئے۔ اور اس وقت سے اس سررشتہ کا انتظام نہایت قابلیت اور خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں باوجود اس اعلیٰ عہدہ پر فائز ہونے کے آپ نہایت ہی خوش خلق منکسر المزاج اور ملنسار ہیں۔ ملک و مالک کی خدمت کا سچا درد رکھتے ہیں۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

خیرالنساء بیگم صاحبہ (مس سیدہ ....) آپ ڈاکٹر سید احمد صاحب مرحوم کی دختر آقا میرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم کی نواسی اور مولوی سید محمد اعظم صاحب ایم - اے (کینٹب) کی ہمشیر ہیں۔ آپ ۲۵- خورداد ۱۳۱۴ف کو بمقام حیدر آباد پیدا ہوئیں۔ نہایت کمسن تھیں کہ آپ کی والدہ مرحومہ نے آپ کو شریک مدرسہ فرمایا آپ زنانہ ہائی اسکول نامپلی میں شریک ہو کر تحصیل علم میں مشغول ہوئیں۔ ہائی اسکول کے مدارج طے کرنے کے بعد حکومت سرکار عالی نے بعطائے وظیفہ تحصیل علم طب (ڈاکٹری) کے لئے آپ کو دہلی روانہ فرمایا۔ جہاں ایک عرصہ تک لیڈی ہارڈنگ میڈیکل کالج میں شریک ہو کر ایم - بی - بی - یس کی ڈگری آپنے حاصل کی۔ آپ حیدر آباد کی پہلی مسلم خاتون ہیں جو بغرض حصول تعلیم ڈاکٹری بیرون مملکت میں قدم رکھا اور اس میڈیکل کالج سے سند حاصل فرمائی۔ بعد فراغ تعلیم جب مراجعت فرمائے وطن ہوئیں تو ۲۰ شہریور ۱۳۴۰ف کو لیڈی اسسٹنٹ سرجن کی حیثیت سے آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں اور وکٹوریہ زنانہ ہسپتال پر متعین ہوئیں۔ بہت جلد حیدر آباد کے طبقہ اناث میں اپنی طبی قابلیت اور خداداد شفا کی بدولت، شوخ اور صدہا معرکہ کے علاج کرنے سے خوب شہرت پیدا کر لی۔ حیدر آباد کے طبقہ اناث کی بچی بچی آپ کو جانتی اور آپ کے علاج کو خوب پہچانتی ہے۔ شافی مطلق نے آپ کے علاج میں وہ تاثیر بخشی ہے کہ جو دوا بھی آپ نے تجویز کی اس کی پہلی خوراک اور حلق سے اترتی اور شفا کا آغاز ہوا عمل جراحی میں بھی آپ اپنی نظیر ہیں۔ اس خوبصورتی اور پھرتی سے نشتر چلاتی ہیں کہ مریض کو تکلیف تو درکنار معلوم تک نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ تک اسی حیثیت سے آپ ضلع اورنگ آباد پر کارگزار ہیں اس وقت لندن میں باخراجات سرکاری اعلیٰ طبی تعلیم حاصل کرنے میں مشغول ہیں امید کہ اسی سال بعد انفراغ تعلیم شاندار کامیابی کے ساتھ حیدر آباد واپس ہوں۔ حیدر آباد

دکن کا پتہ اندرون دروازہ چادر گھاٹ ہے۔

(۸۹)

خیر نواز جنگ بہادر (نواب.......) آپ کا اصلی نام محمد ابوالخیر خاں ہے آپ نواب سلطان الملک بہادر امیر پائیگاہ کے پانچویں صاحبزادے ہیں۔ نواب فرید نواز جنگ بہادر اور نواب نذیر نواز جنگ بہادر کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۳۱۹ھ کی پیدائش ہے۔ کمسنی میں اپنی جدہ محترمہ حضرتہ شہزادی محل نواب سر وقار الامراء مرحوم کے زیر سرپرستی نشو ونما، تربیت اور ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی۔ جب آپ کا سن درسگاہ کے قابل ہوا تو حضرت بندگانعالی کی خصوصی توجہات کی بدولت پائیگاہ بورڈنگ میں داخل کئے گئے جہاں آپ کی تعلیمی نگہداشت وافادے کے لئے اعلیٰ یورپین اساتذہ مقرر تھے۔ ۱۹۱۸ء میں بتقریب سالگرہ ہمایونی خطاب سے ممتاز ہوئے اور ۱۹۱۹ء میں خاص اعزاز واہتمام کے ساتھ مسلم یونیورسٹی علی گڈھ بھیجدئے گئے۔ جہاں عرصہ تک زیر تعلیم رہ کر حیدرآباد واپس آئے اور نظام کالج میں کمرر زیر تعلیم رہے۔ آپ کی شادی آپ کی محترمہ پھوپی علیا جنابہ صاحبزادی لیاقت النسا بیگم صاحبہ کی بڑی صاحبزادی نواب سر وقار الامراء مرحوم کی نواسی کے ساتھ عمل میں آئی۔ آپ صاحب اولاد ہیں آپ کو ایک صاحبزادی اور چار صاحبزادے ہیں۔ یعنے نواب محمد اقتدار الدین خاں (۲) نواب محمد حمید الدین خاں (۳) نواب محمد رفیع الدین خاں اور (۴) نواب محمد محمود علی خاں المخاطب بہ محمود جنگ بہادر۔ آپ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ۲۰ رجمادی الثانی ۱۳۵۱ھ بروز جمعہ تولد ہوئے ہیں، خاندان پائیگاہ کی تاریخ اپنے کسی دور کی نسبت بھی پتہ نہیں دیتی کہ اس کا کوئی رکن اپنے لمحہ ولادت کے ساتھ ہی مورد الطاف شاہانہ جب آپ کے چھوٹے صاحبزادے نواب محمد محمود علی خاں بہادر تولد ہوئے تو اعلحضرت

آصفجاہ سابع خلداللہ ملکہ بنفس نفیس قدم رنجہ فرما کر نومولود صاحبزادے کو ملاحظہ فرمائے اور زبان خلایق بیان سے ارشاد فرمایا کہ یہ ولادت کیسی ساعت سعید و متبرک میں واقع ہوی ہے۔ چنانچہ بکمال شفقت و عنایت نومولود کے حق میں خود ذات شاہانہ نے مسنون سرفرازی بھی فرمائی۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی نواب محمود جنگ بہادر خطاب باصواب بھی عطا فرماتے ہوئے یہ فرمان خسروی اخبار رہبر دکن میں شائع فرمایا کہ محمود علی خاں نو تولد شدہ فرزند نواب خیر نواز جنگ بہادر جو نواب سلطان الملک بہادر کے صاحبزادے اور اعلحضرت نواب افضل الدولہ مرحوم و مغفور کے نواسے ہیں جن کو خطاب محمود جنگ سرفراز ہوا، بلا شبہ نومولود کی کمال خوش اقبالی ہے و نیز اسی طرح آپ کے جملہ صاحبزادے و صاحبزادی پر اعلحضرت بندگانعالی کی خاص عنایت و شفقت ہے۔ ان صاحبزادوں کی تسمیہ خوانی کے موقعوں پر اعلحضرت بندگانعالی ہمیشہ برا جسم خسروانہ رونق افروز ہو کر عزت بخشی فرماتے رہتے ہیں۔ نواب خیر نواز جنگ بہادر نہایت خوش نصیب باپ ہیں جن کو مالک حقیقی عم نوالہ اور مالک مجازی خلداللہ ملکہ کی طرف سے یہ عنایات و رحمت ہو رہے ہیں۔ آپ کے خصائل شمائل میں امیرانہ دبدبہ سے زیادہ اسلامیت کا دبدبہ ہے۔ حالانکہ انگریزی معاشرت میں آپ کی صبح و شام ہو چکی ہے اور آپ انگریزی لٹریچر کے بہترین ادیب ہیں اس عالم جوانی میں صالحانہ اوقات بسری کی نسبت توفیق ایزدی اور سعادت ازلی کے سوائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔ اخلاق و قول و عمل میں اپنے نام خیر کی خاصی معنی آفرینی کی ہے۔ آپ کے اسباب زندگی میں جو شایستہ نظم و سلیقہ نظر آتا ہے اس سے آپ سلیم الفطرت اور مہذب انسان ثابت ہوتے ہیں کم گو مگر پر گو ہیں۔ متانت، حلم اور اصابت رائے کے جوہر عطیۂ قدرت ہیں۔ سخاوت اور دستگیری کے موقع و محل کو خوب سمجھنے اور سبقت لیجانے میں ایک ہیں۔ آپ کی طبیعت میں ضد نہیں ہے۔

جس طرح آپ کا ظاہر جاذب نظر اور پاکیزہ ہے اس سے باطن کا پتہ چلتا ہے۔ خیر و حسنات اور حق شناسی کی توفیق کے لئے خوش نصیب ہیں۔ آپ کا دماغ اور جوہر طبیعت بلند پایا جاتا ہے۔ اخبار اور کتاب ہم جلیس ہیں۔ اپنا کام آپ کرنا آپ کا شغل ہے۔ یہ فراموش کردہ خوبی انسانی زندگی کی تعمیر میں جو درجہ رکھتی ہے ظاہر ہے۔ اسلامی ضروریات میں کوشش و عمل کے لئے آپ توسل بنے ہوئے ہیں۔ خدا ترسی آپ کی صداقت ایمانی کی گواہ ہے۔ راستی ایفائے عہد صداقت عمل کے حامل ہیں۔ آپ کا حلقہ ملاقات وسیع و وسیع ہے۔ بفضل خدا حج بیت اللہ و زیارت مدینہ منورہ سے مع متعلقین مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۰)

خواجہ پرشاد بہادر (راجہ ....) آپ کا اصلی نام ارجن پرشاد ہے۔ آپ راجہ راجایاں راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنت پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے چہیتے فرزند ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسہ عالیہ اور جاگیردار کالج میں شریک ہو کر حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہندوستان کی سات زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ آپ نے ایشیا اور یورپ کے بڑے بڑے ممالک کی سیر و سیاحت کر کے اپنے معلومات میں اضافہ فرمایا ہے۔ آپ کو پیشگاہ جہاں پناہی سے تقریب سالگرہ شہزادہ والاشان کرنل نواب میر برکت علی خان کرم جاہ بہادر ۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ کو خطاب راجہ بہادر سے افتخار بخشا گیا۔ اپنے والد کی طرح آپ نہایت خلیق، ملنسار اور ہمدرد راجہ ہیں۔ دیوڑھی دربار کی عزت آپ کو حاصل ہے۔ آپ کا پتہ "شاد منزل" شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۱)

خورشید علی خاں صاحب (مولوی میر.........) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز خاندان کے رکن ہیں آپ کی ولادت ۱۷ فروردی ۱۳۰۴ھ کو بمقام حیدرآباد ہوئی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان عہدہ داران مال میں کامیاب ہیں۔ ۲۳۔ مہر ۱۳۲۶ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ گلبرگہ، بیڑ، میدک، شوراپور اور ہنگولی پر بحیثیت سوم و دوم تعلقدار خدمات انجام دئے۔ مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ اس وقت آپ ڈویژن ہنگولی پر کارگزار اور اپنے مفوضہ فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں آپ نہایت خوش خلق، ہمدرد، ملنسار اور متدین حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ۔ رسالہ جوش حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپ کے نام کا سرِ حرف (د) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے
حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ
جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ پھاگٹ حیدرآباد دکن

(۹۲)

داراب جنگ بہادر نواب۔ ۔ ۔) آپ کا اصلی نام داراب جی پاپو جی چینائی ہے، آپ پارسی
قوم کے ایک معزز اور ممتاز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ سنہ ۱۲۸۷ف میں مقام بلدہ
حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ حیدرآباد سیول سرویس کے قابل ترین افراد میں شمار کئے جاتے
ہیں اور تحصیلداری کے عہدہ سے ترقی کرتے کرتے صوبہ داری کے منصب اعلیٰ تک پہنچے
جس کی وجہ محکمۂ مال کے تمام شعبوں کا آپ کو وسیع عملی تجربہ حاصل ہوا۔ آپ نے بعد انفراغ
مدارج تعلیمی سرکار عالی کی ملازمت کو اپنا مقصد زندگی بنایا۔ چنانچہ سنہ ۱۳۰۱ف میں آپ
تحصیلدار درجۂ چہارم گلبرگہ شریف مقرر ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے
سوم تعلقدار اور دوم تعلقدار ہوئے اور سنہ ۱۳۲۶ف میں جب کہ آپ سرکار عالی کے
مختلف اضلاع میں کافی تجربہ حاصل کر چکے تھے۔ آپ کو مہتمم بندوبست حیدرآباد
کے منصب پر ترقی ملی۔ جس پر تین سال منصفانہ کام کرنے کے بعد سنہ ۱۳۳۰ف میں آپ نے
ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور صدر نظامت مال سمت تلنگانہ کے منصب پر
آپ کا تقرر ہوا۔ جس کے سال بھر ہی کے بعد آپ کو صوبۂ ورنگل کی صوبہ داری کے
منصب اعلیٰ پر ترقی مل گئی اور اس وقت آپ (بعد حصول وظیفہ حسن خدمت) صدر المہام
صرف خاص مبارک ہیں اور اپنی قابلیت و انصاف پسندی سے ہر دلعزیز اور اپنے [illegible]

خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جاں نثار، دیانتدار، ملنسار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ سکندرآباد حیدرآباد (دکن) ہے۔

(۹۳)

داؤد جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام مرزا داؤد علی خاں ہے۔ آپ نواب مرزا ثابت علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب مرزا شمس الدین خاں مرحوم المعروف بہ اتن صاحب کے پوتے ہیں۔ آپ نے استعداد و تدبر حسن انتظام و قابلیت کار، وراثتاً اپنے آبا و اجداد سے پائی ہے۔ خداداد ذہانت و لیاقت فراست و دانائی کی وجہ نہایت اطمینان سے اپنے جاگیرات کے کاروبار کی دیکھ بھال باحسن الوجوہ کرتے ہیں۔ امور خیر میں الولد سر لابیہ کے مصداق بہت بڑا حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے یوں تو اپنے آپ کو رفاہ عام کے کاموں کے لئے وقف کر رکھا ہے مگر آپ کا یہ کارنامہ جو ہمدردی بنی نوع انسانی پر مشتمل ہے دنیا والے قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے، چنانچہ اسٹیشن ڈچپلی پر جذامیوں کے لئے جو دواخانہ قایم ہے اس میں چار روم بصرف فی روم الـــہ روپیہ اور دواخانہ مذکور کے لئے ایک گیٹ (ملاصہ پردہ) خرچ فرما کر تعمیر کروایا۔ آپ مسافرین عتبات عالیات کی مدد کرتے ہیں۔ انتہا درجہ کے لائق، فیاض، سیر چشم، صاحب ثروت، خلق و مروت میں یکتا اور محبت و دوستی میں فرد فرید نواب ہیں۔ علمی معاملات سے بھی آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ خیرات و حسنات کے امور مذہبیاً ضروری سمجھکر بجا نہیں لاتے بلکہ بنی نوع انسان کی مدد کرنا اپنا اولین فریضہ اور جزو زندگی تصور کرتے ہیں۔ نہایت مدبر و تجربہ کار، خوش سلیقہ وضع امیرانہ کے پابند نواب ہیں۔ ہز ہائینس پرنس آف برار شہزادۂ والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن و شہزادۂ والاشان نواب معظم جاہ بہادر بالقابہم کی شادی کی یادگار میں

پبلک چندہ سے جو شادی خانہ سرکاری طور پر تیار ہو رہا ہے۔ اس مبارک یادگار میں آپ نے اپنا قیمتی مکان واقع محلہ جلال کوچہ دے دیا ہے اور فخر سلاطین زمن شاہنشاہ اقلیم سخن اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کی سلور جوبلی مبارک و مسعود کی یادگار میں آپ نے حیدرآباد میٹرگیج (کاچی گوڑہ) اسٹیشن پر ایک سرائے (موسوم بہ یادگار سلور جوبلی) نہایت خوش وضع اپ ٹوڈیٹ فیشن کی بصرف پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپیہ تعمیر کروا کر خسرو دکن کی انتہائی خوشنودی حاصل فرمائی۔ اس موقع پر سرائے کی از حد ضرورت تھی آپ نے اس ضرورت کو محسوس کر کے سب امیروں سے پہلے پہل انجام دیا۔ آپ کی یہ یادگار ابد الآباد تک باقی رہے گی ظل اللہ کی سلور جوبلی مبارک کی تقریب میں جو یادگاریں سرکاری و غیر سرکاری طور پر قایم ہو رہی ہیں ان سب میں آپ کی قایم کردہ یادگار کو اہل ملک و بیرون ملک کی نظروں میں ایک نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ حضور پرنور بندگان عالی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اکثر تقاریب و مجالس کے مواقع پر آپ کے دولت کدہ پر جلوہ افروز ہو کر عزت افزائی فرماتے ہیں آپ بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۴ھ میں نواب داؤد جنگ بہادر کے خطاب سے سرفراز و مفتخر و ممتاز فرمائے گئے۔ آپ کا پتہ داؤد منزل نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۴)

داور علی خاں صاحب (نواب مرزا......) آپ نواب میرزا اجمال علی خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میرزا محمد علی خاں مرحوم کے پوتے ہیں ۱۳۱۰ھ میں بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ گھر ہی پر قابل اساتذہ سے بطور خانگی تعلیم حاصل فرمائی۔ جاگیرات آبائی سے مفتخر ہیں۔ وضع قدیم کے پابند بصاحب اخلاق و مروت نواب ہیں۔ آپ کی شادی صبیہ نواب شمشیر حسین خاں موسوی مرحوم سے ہوئی

جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) میرزا شمشیر حسین خاں (۲) مرزا کاظم علی خاں ہیں۔
آپ اپنے برادر خورد نواب میرزا سجاد علی خاں صاحب سے کمال محبت رکھتے ہیں
اور ہر دو برادر آبائی روایات کے مدنظر ایک دوسرے کے ساتھ بمصداق یکجان
و دو قالب ہیں۔ آپ کا مذہب اثنا عشریہ اور نصب العین ملک و مالک کی بہی
خواہی ہے۔ آپ کا پتہ کوچہ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۵)

دلدار حسین صاحب (مولوی میر ـ ـ ـ ـ) آپ مولوی سید حسن صاحب
آثر لکھنوی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ ۴ آذر سنہ ۱۳۱۳ف کو پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم
و تربیت ابتدائی اپنے شفیق والد کے زیر نگرانی ہوئی۔ سرکاری مدارس کی تعلیم حاصل
کرنے کے بعد آپ پونہ تشریف لے گئے۔ جہاں سے آپ نے بی۔ای کی ڈگری حاصل
کی۔ اردو، فارسی، انگریزی اور مرہٹی میں مہارت تامہ رکھتے اور ان زبانوں
میں مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں۔ فن تعمیر میں آپ کو کافی تجربہ حاصل ہے اور
اس فن میں آپ کے اکثر بیشتر مضامین حیدرآباد انجینئرنگ گزٹ میں شائع ہوا
کرتے ہیں۔ راجہ شامراج راجونت بہادر صدر المہام تعمیرات آپ کی کارگزاریوں
کے مداح ہیں۔ آپ ایک وسیع التجربہ اور اعلیٰ درجہ کے انجینئر ہیں۔ بی۔ای کا امتحان
کامیاب کرنے کے بعد آپ ۱۵ امرداد ۱۳۲۷ف کو منصرم اسسٹنٹ انجینئر عثمان ساگر
کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور بلڈنگ ڈویژن بلدۂ
جدید اسکیم آبرسانی، جالنہ و پربھنی میں بھی آپ نے اسی حیثیت سے اپنا مفوضہ کام
خوش اسلوبی سے انجام دے کر ۲۳ فروردی ۱۳۳۰ف کو مستقل اسسٹنٹ انجینئر سب
ڈویژن جالنہ مقرر ہوئے۔ ۷ اردی ۱۳۳۵ف تک اس خدمت پر مامور رہ کر کارگزار رہے

خلد آباد ڈویژن انویسٹیگیشن ڈویژن، آبرسانی بلدہ، کنال ڈویژن، نظام ساگر ورنگل ڈویژن، اگزیکٹیو انجنیر کنال ڈویژن نمبر (۱) و نمبر (۲) ہوئے۔ اس کے بعد سے آپ کو بلدہ ہی میں قیام کا موقع ملا۔ اس وقت آپ اسسٹنٹ چیف انجنیر تعمیرات عامہ و مددگار معتمد تعمیرات سرکار عالی ہیں۔ آپ نے معاون معتمد کی حیثیت سے کئی ایک اسکیموں کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ انجام دیا ہے۔ علی نہر اور نظام ساگر ہمیشہ آپ کے مساعی کو یاد دلاتے رہیں گے۔ آپ نے سررشتہ آبپاشی کے کام اور اس کی نگرانی میں جس عرق ریزی کے ساتھ حصہ لیا ہے وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ آپ ایک نیک نفس، خجستہ خصلت، بے لوث، مستعد، ماہر فن اور ذی علم حاکم ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کو مستعدی سے انجام دیتے ہیں، ماتحتین کو اپنے سے خوش رکھتے ہیں۔ خوش مزاج۔ قدردان اہل فن، ماتحت نواز اور علم دوست حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ "دلدار منزل" جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۶)

دھرم کرن بہادر آصفجاہی (راجہ.........) آپ راجہ مرلیمنوہر آنجہانی کے فرزند اور نواسہ راجہ راجان راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز اور ممتاز رکن ہیں۔ آپ ۷ر آبان ۱۳۰۰ف کو پیدا ہوئے۔ ابتداءً اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اعلیٰ اور قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل فرمائی بعد ازاں دھرم ونت ہائی اسکول میں شریک ہو کر سلسلہ درس کو جاری رکھا۔ حیدرآباد سیول سروس کے امتحان میں کامیابی حاصل فرما کر ۳۔ دی ۱۳۲۷ف سے ۲۹ر دی ۱۳۲۸ف تک بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہکر سررشتہ مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۳ر امرداد ۱۳۲۸ف کو سوم تعلقدار درجۂ اول اور ۱۲ر آذر دی بہشت

۱۳۲۹ف کو دوم تعلقدار مقرر ہوئے۔ ۹ آذر ۱۳۳۰ف سے ۳۱ تیر ۱۳۳۲ف تک راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی کے اسٹیٹ میں آپ کے خدمات مستعار لیئے گئے۔ یکم امرداد ۱۳۳۲ف کو سرکار عالی میں واپس ہوئے۔ ۲۴ تیر ۱۳۳۳ف کو مددگار تعلقدار اور اسی حیثیت سے ناگرکرنول اور بھونگیر پر آپ نے خدمت انجام دی۔ ۱۱ آذر ۱۳۴۱ف کو مددگار معتمد مال مقرر ہوئے آپ اکثر اضلاع سرکار عالی میں منصرمانہ کارگزار رہے۔ اور ترقی کرتے کرتے اول تعلقداری پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع محمد آباد بیدر شریف ہیں۔ اپنی حسن کارگزاری اور اعلیٰ قابلیت اور بے لوث خدمات کی وجہ گورنمنٹ کی نظروں میں عزیز ہیں۔ ماتحتین کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آتے ہیں۔ اپنے فرائض کی انجام دہی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے باوجود امارت و ثروت کے غرور آپ میں نام کو نہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ ملک کی خیرخواہی اور مالک سے وفاداری آپ کا خاندانی شعار ہے چنانچہ اپنے اسلاف کی طرح ملک اور مالک کے وفادار اور جاں نثار راجہ ہیں۔ اپنے نام کے ساتھ آصف جاہی لکھنا اپنا طرۂ امتیاز سمجھتے ہیں۔ بیدر شریف کی خوش نصیب رعایا اور عمال محکمۂ اول تعلقداری آپ جیسے منصف مزاج حاکم پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ۔ دیوڑھی راجہ شیوراج آنجہانی چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۷)

دہن راج گیرجی بہادر (راجہ ....) آپ راجہ نرسنگ گیرجی بہادر آنجہانی کے فرزند اصغر ہیں۔ ہندوستان میں آپ کو بڑی شہرت حاصل ہے آپ ہمارے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ بچہ بچہ آپ کے نام اور اوصاف حمیدہ سے

واقف ہے۔ آپ ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں اردو اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں آپ ایک بہترین کھلاڑی اور شکاری بھی ہیں۔ حیدرآباد کے طبقۂ امرا و معززین میں ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ سے آپ کو دلی عقیدت ہے۔ جب اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی سفر کلکتہ سے جلوہ افروز پایہ تخت دکن ہوئے تھے تو آپ نے صحت و سلامتی سے واپس ہونے کی خوشی میں ایک کمان نہایت شاندار بصرف زر کثیر نام پلی اسٹیشن کے سامنے تیار کروا کے اپنی عقیدتمندی اور وفا کیشی کا ثبوت دیا تھا۔ آپ نہایت قابل فیاض، سیر چشم، عالی حوصلہ اور ہمدرد غربا راجہ ہیں۔ آپ زیادہ تر پونہ میں رہتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ گیان باغ بیگم بازار ہے۔

(۹۸)

دھیراج کرن صاحب (راجہ ....) آپ راجہ اندر کرن آنجہانی کے اکلوتے فرزند اور راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت آنجہانی کے پوترے ہیں، بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے آبائی رواج کے مطابق آپ نے تعلیم یافتہ باپ کے زیر سایہ تعلیم و تربیت پائی اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں، اعزاز و مناصب آبائی کے مفتخر ہیں۔ نہایت شریف النفس، ہمدرد، رحمدل، ملنسار، فیاض اور سیر چشم راجہ ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں ہے۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کا پتہ۔ پرتاب باغ، گوشہ محل حیدرآباد دکن ہے۔

(۹۹)

دولت علی خاں صاحب (مولوی میر ....) آپ الحاج نواب محی الدین علی خاں، محی الدین یار جنگ بہادر کے فرزند ہیں۔ ۱۰ آبان ۱۳۱۲ف کو بمقام

حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم مدارس سرکار عالی میں حاصل فرمائی۔ زاں بعد سررشتہ کروڑگیری کے امتحان کی تیاری کی اور بدرجہ اعلیٰ باستثنائے مضمون آبریزی کامیاب فرمایا۔ ۹ اسفندار ۱۳۲۱ف کو بحیثیت مہتمم کروڑگیری محکمہ ورنگل سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اسی حیثیت سے آپ نے اورنگ آباد اور گلبرگہ میں اپنے مفوضہ خدمات کو بخوش اسلوبی انجام دے کر نواب رستم جنگ بہادر سابق ناظم کروڑگیری کی خوشنودی حاصل فرمائی۔ آپ اس وقت مہتمم محصول گھانہ ہیں۔ اپنے مفوضہ خدمات نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ۔ تبلی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۰)

دوست محمد خاں صاحب نواب

آپ نواب ابراہیم علی خاں مرحوم کے اکلوتے لائق فرزند نواب بے بہا جنگ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ اس نامی گرامی دودمان کے تنہا چشم و چراغ ہیں جس کا تعلق حیدرآباد دکن سے بہت قدیم اور جو اپنی ذاتی قابلیت و لیاقت و وفا شعاری اور جاں نثاری کی وجہ بہت نامور اور ممتاز گزرا ہے۔ آپ ۹۔ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ کو پیدا ہوئے۔ ابھی بارہ سال کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے سر سے آپ کے لائق اور شفیق باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ مسٹر و بخیلا صدر ناظم مال کے زیر نگرانی آپ کی تعلیم و تربیت ہوی۔ آپ کو ادبی تعلیم کے ساتھ فوجی تعلیم و تربیت بھی دیگئی۔ آپ کی شادی نواب منظور یار جنگ بہادر کی پوتی سے ہوی جن سے آپ کو ایک فرزند اشرف علی خاں صاحب اور ایک دختر ہے۔ آپ ایک بیدار مغز و روشن خیال امیر ہیں۔ آپ کی فکر رسا بلند اور وسیع

خیالات و معلومات کا مطمع نظر صرف اسٹیٹ کی اصلاح ہی نہیں بلکہ ملک و مالک کی خدمت و خیر خواہی بھی ہے۔ رفاہ عام کے کاموں میں آپ کو بہت دلچسپی ہے۔ طبقہ جاگیرداران کی اصلاح میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ پبلک سوسائٹی میں آپ بہت ہردلعزیز ہیں۔ خوش خلق، خوش وضع، دریادل، منتظم باہمت، پابند صوم صلوٰۃ ذات ہیں۔

آپ اپنی جاگیرات کا انتظام بذات خاص انجام دیتے ہیں اور اسٹیٹ کے جملہ کاروبار پر حاوی ہیں رعایا، جاگیر کی فلاح و بہبودی کا آپ کو بڑا خیال رہتا ہے۔ ملک و مالک کی بہی خواہی اور جاں نثاری آپ کا شیوہ ہے۔ آپ مجلس جاگیرداران کے رکن انتظامی ہیں۔

آپ کا پتہ مسلم لاج کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۱)

ڈھونڈے راج بہادر (راجہ...... ......) آپ راجہ لچھمن رائے رائے رایاں امانت ونت آنجہانی کے فرزند سوم اور راجہ شامراج راجونت بہادر صدرالمہام تعمیرات سرکار عالی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۵ رذی الحجہ الحرام ۱۳۱۱ھ کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے قابل و لائق اساتذہ سے گھر پر حاصل فرمائی اور انگلستان تشریف لے جا کر بی۔ اے کا ڈپلوما حاصل فرمایا اور امتحان بارمیں کامیابی حاصل فرمائی۔ اس وقت آپ رکن مجلس بلدیہ نامزد سرکار ہیں۔ ایک زمانہ تک آپ اسپیشل ناظم فوجداری بلدہ کی خدمت پر فائز تھے اور چند سال تک مجلس وضع آئین و قوانین کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت آپ ناظم دوم فوجداری بلدہ ہیں اپنے مفوضہ خدمات کو مستعدی سے انجام

انجام دے رہے ہیں۔
آپ کو بتقریب سالگرہ کرنل نواب میر برکت علی خاں والاشان مکرم جاہ بہادر دُرّ
۹۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۵۳ھ کو پیشگاہ حضور پر نور سے "راجہ بہادر" کا خطاب سرفراز
ہوا۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، نیک اطوار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ، خیریت آباد
حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۱/۱)

ڈنشاجی نوشیروان جی صاحب (مسٹر ....) آپ فرقہ پارسیان کے

ایک معزز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور نوشیروان جی آں جہانی ڈپٹی کمشنر کروڑگیری کے فرزند دوم اور جمشید جی (نواب سر سالار جنگ مرحوم مدارالمہام وقت کے پرائیوٹ سکریٹری) کے نواسے ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ سورت کے ملک التجار اور لاکھی بنجارہ کے نام سے موسوم تھے۔ آپ کی ولادت ۱۹ اردی بہشت ۱۲۸۶ف کو بمقام حیدرآباد ہوئی۔ آپ اردو، فارسی، انگریزی اور گجراتی میں مہارت تامہ رکھنے کے علاوہ مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ ۵ ربہمن ۱۳۱۰ف کو بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے تعلقات کوہیر، لکشیٹی پیٹھ، انبڑ، جالنہ، اورنگ آباد، یلا ریڈی، ہمنول شورا پور، بیڑم، پالونچہ، چنچولی، گلبرگہ شریف اور کوڈنگل پر آپ نے اسی حیثیت سے کام کیا۔ آپ اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دے کر اپنے بالادست حکام کی خوشنودی حاصل فرمائی۔ آپ خلیق ملنسار، بلند ہمت، ہمدرد، رحمدل، خجستہ خصلت اور ہردلعزیز فرد ہیں۔ اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ عقب کنگ کوٹھی حیدرآباد دکن ہے۔

۱۰۲۔ ذکی علی خاں صاحب گھٹالہ (نواب محمد)

۱۰۳۔ ذوالقدر جنگ بہادر (نواب.........)

(۱۰۲)

ذکی علی خاں صاحب گھٹالہ (نواب محمد ۔ .....) آپ نواب محمد گیسو دراز خاں سبقت یاب جنگ مرحوم کے خلف الصدق ۔ نواب محمد برہان علی خاں سبقت یاب جنگ اول مرحوم کے پوترے اور نواب حیدر مرزا صاحب (مچھلی بندر) کے نواسے ہیں آپ اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے اردو ۔ فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی، آپ لیپتہ والد کے بعد جملہ جاگیرات موروثی اور لوازمات جاگیرات سے منتفع و مباہی ہوئے، آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ عالی خاندان، عالی حوصلہ نیک طینت اور نجیب خصلت نواب ہیں، آپ اپنے جاگیرات کے انتظام میں معروف ہیں۔ آپ کے جاگیرات کی رعایا آپ کے زیر سایہ نہایت خوش حالی و فارغ البالی کے ساتھ زندگی بسر کر رہی ہے۔ آپ کے جاگیرات کی معتمدی کا پتہ پرانی حویلی اور آپ کا پتہ اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے ۔

(۱۰۳)

ذوالقدر جنگ بہادر (نواب ۔ .....) آپ نواب سرور الملک مرحوم

سابق معتمد پیشی اعلیحضرت غفران مکانؒ کے فرزند اور نواب جیون یار جنگ بہادر بیرسٹر مجلس عثمانیہ عدالت العالیہ کے بھائی ہیں۔ اپریل ۱۸۸۵ء میں آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور پہلے مدرسہ اعزہ بعدہ گرامر اسکول میں تعلیم پائے آخر الذکر درسگاہ سے میٹرک کامیاب کرنے کے بعد اعلیحضرت غفران مکانؒ نے براہ خسروانہ آپ کو بیش قرار وظیفہ دے کر حصول تعلیم کے لئے انگلستان بھیجا جہاں آپ نے کرائسٹ چرچ کالج کیمبرج سے ۱۹۰۸ء میں بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی اور اس کے دو سال بعد مڈل ٹمپل سے بیرسٹری کی سند لی۔ خانی و بہادری و نواب ذوالقدر جنگ کے خطابات آپ کو دوران تعلیم ہی میں پیش گاہ خسروی سے عطا ہو گئے اور سنہ ۱۹۱۰ء میں جب آپ انگلستان سے واپس حیدرآباد تشریف لائے تو حسب قرار داد وظیفۂ سلطانی آپ کو نظامت سوم عدالت فوجداری کا جائزہ دیا گیا۔ جس سے درجہ بدرجہ ترقی پاتے ہوئے ۱۹۰۵ء میں آپ ناظم اول فوجداری بلدہ ہو گئے۔ اس کے دو سال بعد آپ کو رکنیت عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ ۱۹۱۵ء تک آپ اس عہدہ پر نہایت قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ اور اس کے بعد وظیفہ حاصل کر کے لکھنؤ میں قیام فرمایا۔ جہاں اپنی خداداد قابلیت اور خاندانی وجاہت کی بدولت آپ بہت جلد ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہو گئے۔ اور مختلف ادبی اور جتی تحریکات کی قیادت آپ کے تفویض ہونے لگی چنانچہ ۱۹۱۷ء میں اردو کانفرنس جب لکھنؤ میں منعقد ہوئی تو آپ ہی اس کے صدر مجلس استقبالیہ منتخب ہوئے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ پھر سرکار عالی کی ملازمت پر واپس آئے اور معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر کئی سال نہایت ہی قابلیت و استعداد کے ساتھ کام انجام دیتے رہے اور رکن مجلس عالیہ عدالت کی رکنیت اور معتمدی عدالت کے مناصب پر یکے بعد دیگرے کام کر کے وظیفہ حسن خدمت حاصل کیا۔ اپنے حسن خلق و شرافت خاندانی کی وجہ سے حیدرآباد کی سوسائٹی میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کا پتہ ماں صاحب کا تالاب ہمایوں نگر حیدرآباد دکن ہے۔

ر

(۱۰۴)

راجہ موہن لعل صاحب (راجہ ....) آپ رائے روپ لعل صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ ۲۰۔ شہریور ۱۳۰۳ف کو پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ عالیہ سے ہوا۔ آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے ایف، اے کا امتحان کامیاب فرمایا۔ زاں بعد بیرسٹری کا امتحان کامیاب کرنے آپ ولایت تشریف لے گئے۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے امتحان بیرسٹری میں کامیابی حاصل فرمائی۔ چند سال تک آپ حیدرآباد میں پریکٹس کرنے کے بعد یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو بحیثیت منصف سلک ملازمت سرکار عالی صیغہ عدالت میں داخل ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعیناتی ضلع آصف آباد پر ہوئی۔ بعد ازاں گنگاپور اور آرمور پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ یکم آبان ۱۳۳۶ف کو آپ زائد ناظم چہارم عدالت فوجداری بلدہ مقرر ہوئے اور چند سال تک اس خدمت کو انجام دینے کے بعد ۹۔ آذر ۱۳۴۱ف کو زائد ناظم عدالت ضلع رائچور ہوئے۔ ۲۰۔ دی ۱۳۴۶ف کو آپ زائد ناظم عدالت مطالبات خفیفہ ہوئے اور اس وقت آپ اسی خدمت پر مامور ہو کار گزار ہیں۔ آپ کی لیاقت مسلّمہ ہے۔ قانون پر آپ بیحد حاوی ہیں۔ آپ کا ہر فیصلہ قانونی نکتہ نظر سے مدلّل ہوا کرتا ہے۔

آپ کا پتہ اعتبار چوک، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۵)

راحت علی خاں صاحب (نواب میر.......) آپ نواب میر جہاں دار علی خاں ارسلان جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب میر موسیٰ خاں ارسلان جنگ اول کے پوترے ہیں، ابتدائی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ آپ اردو، فارسی، سیاق و سباق سے ماہر ہیں چونکہ آپ کی کمسنی میں آپ کے والد ماجد نواب میر جہاندار علی خاں ارسلان جنگ ثانی کا انتقال ہوا تھا۔ اس لئے آپ کے آبائی جاگیرات کی دیکھ بھال حسب فرمان خسروی آپ کے عم بزرگوار، نواب میر لیاقت علی خاں معین جنگ مرحوم کرتے تھے۔ جب آپ کے عم بزرگوار کا انتقال ہوا تو آپ اپنے جاگیرات آبائی کا انتظام خود کرنے لگے۔ آپ ایک خاندانی، عالی حوصلہ، خلیق، شگفتہ مزاج، سیر چشم اور دریا دل صوم و صلوٰۃ کے پابند نواب ہیں خیرات و مبرات کے امور میں دل کھول کر روپیہ صرف کرتے ہیں۔ آپ کے والد نواب میر جہاندار علی خاں ارسلان جنگ ثانی مرحوم کو حضرت غفران مکان کی مصاحبت کا شرف حاصل اور ہمیشہ مورد الطاف خسروانہ رہے ہیں ۱۳۰۸ھ میں خطاب خانی و بہادری و منصب یکہزار و پانصدی و پانصد سوار و علم اور بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکان ۱۳۱۱ھ میں ارسلان جنگ (ثانی) خطاب دو ہزاری منصب و یکہزار سوار و علم سے سرفراز ہوئے تھے، ان الطاف و عنایات کو دیکھکر جو حضرت غفران مکان کے آپ کے والد مرحوم پر مبذول تھے، ہم کہہ سکتے ہیں کہ بہت جلد آپ بھی خطاب سے مفتخر فرمائے جائیں گے۔ آپ کا پتہ، منڈی میر عالم حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۶)

رام دیو راؤ بہادر (راجہ.........) آپ راجہ رامیشور راؤ آنجہانی

سابق والی سمستان ونپرتی کے چھوٹے فرزند اور راجہ کرشنا دیو راؤ آنجہانی (والد راجہ رامیشور راؤ صاحب موجودہ والی سمستان ونپرتی) کے بھائی ہیں۔ آپ نے اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی اور تجربہ و معلومات وسیع کرنے کی غرض سے مع اپنی محل محترمہ کے یورپ کی سیاحت فرمائی آپ کو خاندانی اعزاز کے مدنظر بارگاہ اعلیٰ حضرت سلطان العلوم آصف سابع شہریار دکن و برار خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ سے خطاب مستطاب "راجہ بہادر" سے سرفراز ہوا اور شہزادۂ والاشان ہزہائینس نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد دولت عالیہ آصفیہ پرنس آف برار بالقابہم کے اعزازی مصاحبت کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپکی شادی راجہ پنگل وینکٹ راما ریڈی کی دختر سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو ایک لڑکا ہے جس کا نام پورن دیو راؤ ہے۔ جن کی عمر اس وقت ۹ برس کی ہے جو اپنے والد کے زیر نگرانی تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خوش اخلاق۔ منکسر المزاج، ذی فہم، مخیر، رحمدل و عالی حوصلہ راجہ ہیں۔ باوجود ثروت و امارت کے غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ نہایت آن بان سے زندگی بسر فرماتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے جوبلی ہل پر ایک عالیشان بنگلہ تعمیر فرمایا ہے۔ جس سے آپ کے ذوق تعمیر کا پتہ چلتا ہے۔ ہزامپریل مجسٹی جارج ششم شاہ انگلستان و قیصر ہندوستان کی تخت نشینی کی تقریب میں بغرض شرکت آپ مع اپنی محل محترمہ کے بار دوم انگلستان تشریف لے گئے۔ اور ایک عرصہ تک وہاں رہکر علمی تجربہ حاصل فرماکر وطن واپس آئے۔ آپ ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جاں نثار راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۷)

راجہ رامیشور راؤ صاحب (سوم) (راجہ ....) آپ راجہ کرشنا دیو راؤ

آن جہانی کے اکلوتے فرزند راجہ رامیشور راؤ آنجہانی کے پوتے راجہ رام دیو راؤ بہادر کے بھتیجے ہیں۔ ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء کو آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ اپنی تعلیم یافتہ والدہ کے زیر نگرانی مدرسۂ عالیہ میں اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نوعمر کمسنی آپ کا سمستان (ونپرتی) زیر نگرانی سرکار عالی صیغہ کورٹ ہے۔ آپ کے چہرے سے آثار و ذہانت وجلالت و امارت آشکار ہیں۔ آپ کا پتہ گرین گیٹ سیف آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۰۸)

رتنمانبہ صاحبہ (رانی وینکٹ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) آپ راجہ وینکٹ لچھما راؤ بہادر ثانی سابق والی سمستان جٹ پول کی بیوی ہیں۔ ۱۱ خورداد ۱۳۱۷ف میں آپ کے شوہر کا انتقال ہوا جن کے انتقال کے بعد سے باستثنائے نگرانی کورٹ آف وارڈز یہ سمستان حسب فرمان خسروی آپ کے تفویض ہوا۔ آپ کے شوہر آنجہانی نے جو جو تجاویز آئندہ کے لئے رکھ چھوڑے تھے ان تمام تجاویز کو آپ نے تکمیل کو پہنچایا۔ آپ نے آب نوشی کے لئے نل اندازی، آبادی میں برقی روشنی کا انتظام طلباء کے لئے وظائف تعلیمی میں زیادتی، مفلوک ومعذورین کے لئے خیرات خانے قایم کر کے اپنے حسن انتظام کا ثبوت دیا۔ آپ کو ذرائع آب پاشی و مالگزاری کی جانب خاص توجہ ہے۔ اور سمستان کے انتظامات سے گہری دلچسپی ہے۔ رعایا پر بطور خاص مہربان ہیں ۱۳۳۱ف میں زر مالگزاری میں آپ نے ایک معتدبہ رقم معاف کر کے رعایا پرور خود کو ثابت کیا۔ آپ ایک نہایت عالی حوصلہ، تعلیم یافتہ اور مخیر رانی ہیں۔ آپ زیادہ تر اپنے سمستان ہی جٹپول میں رہتی ہیں۔ آپ کے سمستان کے نائب معتمد ستیا راؤ صاحب ہیں جو نہایت منتظم اور آپ کے خیر خواہ ہیں حیدر آباد دکن کا پتہ سوربھی ولاس شاہ راہ عثمانی ہے۔

(۱۰۹)

رحمت اللہ شریف صاحب (مولوی محمد.........) آپ ۸ اسفندار ۱۲۹۷ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ امتحان جوڈیشل اور مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ آپ کا ابتدائی تقرر ۳۔ دی ۱۳۱۶ف کو علاقہ حضرت خاص مبارک میں ہوا جہاں آپ ۶۔ آذر ۱۳۲۲ف تک مامور کارگزار رہے۔ ۱۷ آذر ۱۳۲۲ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲ مہر ۱۳۳۲ف کو منصرم اول تعلقدار ضلع ناندیڑ کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اضلاع گلبرگہ و محبوب نگر میں اسی خدمت پر اپنے فرائض انجام دئے۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع میدک کی خدمت پر فائز ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سیاق و سباق سے ماہر، منتظم، کاردان، بے لوث اور ہردلعزیز حاکم ہیں۔ امور مال میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ انتظامی مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے جس ضلع میں آپ کارگزار رہے وہاں کی رعایا آپ سے بہت خوش رہی۔ آپ حکومت عالیہ آصفیہ کے بہی خواہ اور ملک کے خیر خواہ ہیں۔

(۱۱۰)

رحمت یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا نام محمد رحمت اللہ ہے۔ آپ حاجی محمد قدرت اللہ صاحب کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۲۹۵ف میں بمقام بلدۂ حیدرآباد ہوی اور مدرسۂ غوثیہ میں مکتبی ابتدائی تعلیم حاصل کی ۱۳۰۹ف میں آپ اپنے والدین کے ہمراہ ضلع ورنگل تشریف لے گئے اور وہاں ہنمکنڈہ اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی اور مڈل کا امتحان پاس کرکے علیگڈھ تشریف لے گئے۔ جہاں سے انٹرنس کا امتحان پاس کرکے وطن آکر نظام کالج میں داخل ہوا ابھی سلسلۂ تعلیم ختم نہ ہوا تھا کہ ۱۳۱۹ف

میں آپ کو سرکار عالی کے سلسلۂ ملازمت میں منسلک ہونا پڑا اور محکمہ کے امتحانات میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے بعد سوم تعلقداری پر آپ کا تقرر ہوا۔ چند سال بعد آپ سر جان کیمن کے ایماء پر برطانوی ہند میں سررشتۂ مال کا تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے بھیجے گئے۔ اور احاطۂ مدراس کے اضلاع بلاری و کرشنا میں ایک سال تک بحیثیت اسسٹنٹ کلکٹر مختلف شعبہ جات کا کام انجام دیتے رہے۔ واپسی پر ۱۳۱۹ف میں سوم تعلقداری کے عہدہ پر منصرمانہ تقرر ہوا۔ ازاں بعد اسپیشل مددگار فینانس صیغۂ نظم و نسق بلدہ پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ جس سے ترقی کرتے کرتے اول تعلقداری کے منصب تک پہنچے اور سررشتہ جات اعداد و شمار، بہایم شماری، مردم شماری اور قحط سالی میں نمایاں خدمات انجام دیں۔ ۱۳۴۰ف میں آپ کو کوتوالی بلدہ کے سررشتہ میں اس غرض سے طلب کیا گیا کہ راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی کوتوال بلدہ کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ ان کی جگہ مقرر ہوں۔ آپ نے ۱۳۴۳ف میں وینکٹ راما ریڈی راجہ بہادر سے خدمت کوتوالی کا جائزہ حاصل فرمایا۔ چنانچہ اب بھی اسی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں اور اپنے فرایض کو نہایت دیانتداری و ہوشیاری و وفاداری کے ساتھ انجام دیتے رہے ہیں۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی آپ ۱۳۵۲ف میں خطاب "رحمت یار جنگ" سے سرفراز ہوئے۔ آپ نہایت خلیق، ملنسار، مردم شناس، ملک و مالک کے بہی خواہ اور سچے جاں نثار حاکم ہیں۔ بیرونی فضاؤں کی وجہ سے شہر میں کچھ دنوں قبل بدامنی پھیل گئی تھی۔ اس کا انسداد آپ نے نہایت تدبر خوش سلیقگی اور استقلال سے فرمایا جس کی وجہ سے شہر میں آج بالکل امن قایم ہے۔ انتظامی مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ کے عہد میں محکمۂ کوتوالی میں بڑی بڑی اصلاحیں عمل میں آئی اور آج یہ محکمہ باقاعدگی میں اپنی آپ نظیر ہے۔ آپ کا پتہ۔ امیر پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۱)

رحیم نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب محمد فیض الدین خاں انام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند چہارم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے، سی، آئی، ئی مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے اور نواب میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ آصفجاہ خامس مغفرت مکان کے نواسے ہیں۔ آپ نے پائیگاہ بورڈنگ ہاوس میں تعلیم پائی، زاں بعد نظام کالج میں۔ حضور پُر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے آپ کو رحیم نواز جنگ کے خطاب مستطاب سے معزز و ممتاز فرمایا۔ آپ ایک تعلیم یافتہ خلیق و ملنسار اور صاحب جاہ و سطوت نواب ہیں۔ آپ کا پتہ، دودھ باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۲)

رستم جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب سر فریدوں الملک آنجہانی، سی، آئی، ای۔ سی، ئیں، آئی سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کے اکلوتے فرزند اور ڈاکٹر جمشید جی آنجہانی کے پوترے ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں مہارت تامہ اور امور مالی و عدالتی و انتظامی و سیاسی میں اپنے نامور والد کی طرح وسیع تجربہ رکھتے ہیں، صوبہ متوسط میں ڈپٹی کمشنر اکولہ کے خدمات ایک عرصہ دراز تک، انجام دے کر سلک ملازمت سرکار عالی میں ۲۹۔ بہمن ۱۳۳۱ف کو بحیثیت ناظم کروڑگیری داخل ہوئے۔ اور آپ نے صرف پانچ سال کی قلیل مدت میں اپنی لیاقت و ہوشیاری، تجربہ کاری و دیانت داری سے صیغہ کروڑگیری کو ایک اہم ترین صیغہ بنا دیا۔ آپ نے نہایت مستعدی اور قابلیت سے اپنے مفوضہ خدمات کو انجام دے کر عالی محکمہ پر سخت نگرانی کرکے صیغہ کے فرائض نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دئے۔ انتظامی اور مالی کاموں

میں آپ کا وجود معتنم اور کارآمد ثابت ہوا۔ تو حضرت اقدس عالی نے براحم خسروانہ ذریعہ فرمان مبارک مترشحہ یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۰۵ھ آپ کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع فرمائی آپ نے اپنے نظامت میں ہر رشتہ کے ہر امر کی اصلاح فرماکر اس کو مہذب بنا دیا۔ اور سنہ ۱۳۲۲ ف میں بوجہ پیرانہ سالی خدمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ بڑے خوبیوں کے حامل اور نامور باپ کے نامور بیٹے ہیں۔ اعلیٰحضرت بندگان عالی نے براحم خسروانہ بتقریب سالگرہ مبارک سنہ ۱۳۳۰ھ آپ کو خطاب مستطاب نواب رستم جنگ بہادر دیا ہے اور دولت عالیہ برطانیہ نے آپ کی عمدہ کارگزاریوں کے صلہ میں قیصر ہند کے تمغہ سے معزز و ممتاز فرمایا۔ طبقہ پارسیان کے علاوہ ہر معزز و ممتاز طبقہ میں آپ کو شہرت اور ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ سلیم الطبع، نیک نفس، رحمدل اور عالی حوصلہ بہترین صفات کے حامل نواب ہیں۔ آپ کا مکان نوبت پہاڑ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۴)

رستم جی جیینائی صاحب (مسٹر)

آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز اور ممتاز پارسی خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل و فرزانہ رکن ہیں اردو، فارسی اور انگریزی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ حیدرآباد سیول سرویس کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ابتداءً محکمہ معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ (جس کو سابق میں ہوم سکریٹری کہتے تھے) سنہ ۱۸۹۵ء میں آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ کچھ دنوں یہاں کام کرنے کے بعد آپ کو صوبہ بنگال میں ٹپہ خانہ جات کا کام سیکھنے کے لئے حکومت سرکار عالی کی جانب سے روانہ کیا گیا اس وقت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی ابتدائی منازل طے کر رہے تھے اور حکومت سرکار عالی چاہتی تھی کہ اس کو ترقی اور وسعت دے کر سرکار عظمت مدار کے ٹپہ خانہ جات کے مماثل کر دے۔ الغرض آپ عازم بنگال ہو کر

ڈیڑھ سال تک کلکتہ، بردوان اور دیگر مختلف مقامات پر نہایت محنت و مشقت اور دلچسپی سے کام سیکھکر حیدرآباد دکن واپس ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں آپ سنیر مہتمم ٹپہ خانہ مقرر ہوئے۔ گیارہ سال تک اسی حیثیت سے کام انجام دے کر متعدد اصلاحیں کیں اور حسن کارگزاری و اعلیٰ قابلیت سے خود کو اعلیٰ خدمت کا اہل ثابت کر دکھایا۔
نومبر سنہ ۱۹۱۲ء میں آپ کو نائب نظامت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی پر ترقی ملی۔ مسٹر ناکس ہوسن پوسٹ ماسٹر جنرل آں وقت نے جون سنہ ۱۹۱۹ء میں حکومت سرکار عالی سے ان پرزور الفاظ میں سفارش فرمائی:۔

"مسٹر چینائی ہر حیثیت سے اس کے مستحق ہیں کہ وہ میرے جانشین قرار پائیں"۔

لیکن حکومت سرکار عالی نے کسی مصلحت کی بنا، پر بیرون ملک کے ایک عہدہ دار کو جو برٹش پوسٹل سرویس میں کام کرتے تھے) کے خدمات ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کے لئے مستعار حاصل فرمائے، مگر دو سال کے بعد ان کو اپنی اصلی جگہ پر واپس ہونا پڑا۔ کیونکہ حکومت سرکار عالی کو ان کا کام پسند نہ آیا اور ڈوثرنل کمشنری کی تخفیف عمل میں آئی۔ یہاں تک کہ نواب سید سردار علی خاں سردار نواز جنگ بہادر (جو اول تعلقدار ضلع گلبرگہ شریف تھے) خدمت نظامت ٹپہ پر مامور ہوئے اور سنہ ۱۹۲۹ء تک اس خدمت کو انجام دے کر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے اور آپ نے ان سے نظامت ٹپہ خانہ جات سرکار عالی کا جائزہ حاصل فرما کر اپنے فرائض منصبی کو اپنے پیشروؤں سے بہتر طریقہ پر انجام دیا۔ متعدد ضروری اصلاحیں عمل میں لائیں۔ شرح محصول میں خفیف سی زیادتی کی۔ یہ ایسی زیادتی تھی کہ جو نہ رعایا پر بار ہوئی اور نہ طبقۂ تجار پر گراں گزری۔ نہ تو اس کے متعلق کوئی شکایت سنی گئی۔ آپ ہی کے عہد نظامت میں ۳ پائی اور ۶ پائی والے ٹکٹ ٹپہ اور پوسٹ کارڈ کی قیمت چھ پائی اور آٹھ پائی کر دی گئی۔ سنہ ۱۹۲۹ء کے اواخر تک سررشتہ ٹپہ سرکار عالی

سخت نقصان برداشت کرتے ہوئے اپنے فرائض انجام دے رہا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ ہی کی دور اندیشی اور کوششوں کے باعث سابقہ نقصان کی تلافی کے علاوہ ایک لاکھ دو ہزار چار سو تیس روپیہ کا فائدہ ہوا۔ نظامت ٹپہ کا یہ پہلا موقع تھا کہ اس نے ایسی گراں قدر رقم پس انداز کر کے خود کو مداخل کا ایک اہم صیغہ ثابت کیا اور اس ساری کامیابی کا سہرا آپ ہی کے سر رہا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل، فرض شناس علم دوست، ملک و مالک کے بہی خواہ، وسیع التجربہ اور بلند ہمت وظیفہ یاب حاکم ہیں۔ آپ اپنے دور نظامت میں سررشتہ ٹپہ کو نہایت منظم اور باقاعدہ بنا دیا۔ آپ سے پیشتر جو جو خامیاں اس میں تھیں ان کو دور فرما دیا اور ایسے ایسے مفید و کار آمد طریقہ رائج کئے کہ آپ کے بعد کے نظما انھیں پر کاربند اور آپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ غرض آپ کے مساعی جمیلہ کی وجہ آج سررشتہ ٹپہ سرکار عظمت مدار کے ممتاز ہے۔ آپ کا پتہ، پارک لین سکندر آباد (دکن) ہے۔

(۱۱۴)

رسول یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام نواب محبوب یار خاں ہے۔ آپ نواب رسول یار خاں محی الدولہ حکیم الحکماء سادس مرحوم کے فرزند دوم اور حیدر آباد کے ایک ایسے خاندان کے فرد فرید ہیں جو کئی پشت سے علمی و عملی طور پر فخر روزگار خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس خاندان کے افراد پر ہر زمانہ میں مکارم شاہانہ مبذول ہوتے رہے ہیں۔ آپ ۲۱ ربیع الآخر ۱۲۹۵ھ کو بلدہ حیدر آباد میں تولد ہوئے۔ فارسی اور انگریزی تعلیم کے بعد امتحان جوڈیشل میں شرکت فرما کر کامیابی حاصل فرمائی۔ قانون کے امتحان سے فراغت پائی تو عدالت العالیہ میں مولوی محمد یسین خاں صاحب رکن کے اجلاس پر بیٹھکر کام کیا۔ ۱۳۱۷ف میں عدالت فوجداری بلدہ میں

آنریری مجسٹریٹ مقررہ ہوئے۔ جب اپنے آپ کو اس صیغہ کا اہل ثابت کر دکھایا تو
ضلع ورنگل میں مددگار عدالت مقرر کئے گئے۔ اس کے بعد صیغۂ عدالت سے صیغہ
مال میں ترقی کے ساتھ منتقل ہوئے جہاں سلسلہ بسلسلہ ترقی کرنے کے بعد آپ اوّل تعلقدار
درجہ اول ہوئے، صیغۂ مال میں منتقل ہو کر ابھی آپ کو زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ آپ کے
خدمات علاقہ جات پائیگاہ کے تفویض ہوئے ان علاقہ جات میں پائیگاہ نواب آسمان جاہ
مرحوم پائیگاہ سر خورشید جاہ مرحوم میں آپ کی منتقلی عمل میں آئی اور بارگاہ خسروی سے ذریعہ
فرمان مبارک مرقومہ ۲ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ یہہ ارشاد خداوندی ہوا کہ :-

"رسول یار جنگ بہادر کی کارگزاری کی نسبت اس کے صلہ میں"
"خورشید جاہی و آسمان جاہی پائیگاہ سے ان کے نام ۲۰۰+"
"۲۰۰ جملہ الکے روپیہ ماہوار جاری کی جائے جو بلا کسی شرط کے"
"موروثی ہوگی"۔

یکم آبان ۱۳۲۱ف کو آپ ناظم عطیات سرکار عالی ہوئے، دوران ملازمت
پائیگاہ میں سر رائن ایجرٹن سابق صدر المہام پائیگاہ کو آپ کے کام پر ہمیشہ اعتماد رہا
اور نواب سر عقیل جنگ بہادر صدر المہام پائیگاہ نواب لطافت جنگ لطف الدولہ
مرحوم و نواب نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر معتمدان پائیگاہ میں آپکے مشورہ کو
قابل قدر خیال فرماتے رہے۔ حضور پرنور نے شاہزادگان والا شان کی اتالیقی کی
خدمت آپ کے سپرد فرمائی، حضرت غفران مکان کی پیش گاہ سے آپ خطاب متطاب
رسول یار جنگ منصب یکہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ سردار
دلیر الدولہ کی صاحبزادی آپ سے منسوب ہیں جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱)
نواب معین یار خاں صاحب (۲) نواب خواجہ یار خاں صاحب اور (۳) نواب مصطفیٰ
یار خاں صاحب پیدا ہوئے۔ اب آپ بصلۂ حسن خدمت ماہوار وظیفہ پا رہے ہیں۔

اور آپ کے دو صاحبزادے ملک کی خدمت گزاری میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ کوچۂ نسیم مچھلی کمان حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۵)

رشید الدین خان بہادر (نواب محمد ......) آپ نواب محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم کے فرزند اصغر اور نواب محمد افضل الدین خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامراء مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ کو پیدا ہوئے آپ نے اپنے بڑے بھائی نواب محی الدین خاں بہادر کی طرح اولاً گھر ہی پر قابل و لائق اساتذہ سے تعلیم حاصل فرمائی بعدازاں بعد اپنے بھائی کے ساتھ مدرسۃ العلوم علی گڈھ بغرض تکمیل درس تشریف لے گئے جہاں کچھ دنوں رہکر وطن واپس تشریف لائے۔ واپسی پر یہاں کے مدرسۂ عالیہ میں شریک کئے گئے یہاں ایک عرصہ تک تعلیم پانے کے بعد ولایت روانہ ہوئے جہاں اس وقت زیر تعلیم ہیں۔ آپ نہایت فہیم و ذکی نواب ہیں تعلیم کا ذوق و شوق آپ میں قدرت نے ودیعت کیا ہے کئی سال سے ولایت (لندن) میں تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ حیدرآباد دکن میں آپ کا پتہ بیگم پیٹھ ہے۔

(۱۱۶)

رضا حسین خاں صاحب رشید ترابی (مولوی ......) آپ مولوی شرف حسین خاں صاحب کے خلف اکبر اور نونہالان دکن سے ہیں۔ دنیا کی مایۂ ناز دارالفنون عثمانیہ یونیورسٹی کے بی۔ اے ہیں۔ شعر و سخن کا آپ کو ذوق سلیم ہے۔ رشید تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام نہایت پاکیزہ و سلیس اور حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ جواب شکوہ آپ کا دیکھنے سے تعلق

رکھتا ہے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں قابلیت تامہ رکھتے ہیں۔ ذاکری میں آپ کو ید طولیٰ اور اہل مجلس پر اچھا قابو حاصل ہے۔ طرز بیان نہایت سادہ اور سلیس ہوا کرتا ہے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر ہیں۔ بلدہ کے علاوہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی آپ کے موثر اور پرجوش تقاریر ہوتے رہتے ہیں۔ اپنے عام فہم تقاریر اور اسلوب بیانی و فصیح اللسانی کی بدولت آپ ہر فرقہ میں نہایت عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے مقررین آپ کی علمی قابلیت و لیاقت کا لوہا مانتے ہیں۔ آپ نہایت شیریں بیان، خوش خلق، ہر دلعزیز، شگفتہ مزاج، پابند شریعت ہمدرد قوم و ملت، نجیبۃ الخصلت اور جوان صالح ہیں۔ علاوہ حیدرآباد کے کچھ عرصہ تک آپ نے لکھنؤ میں تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ ظل اللہ کے سامنے فضائل و محامد آقائے نامدار بیان فرمانے کی بھی آپ کو عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۷)

رضا علی خاں صاحب (نواب میر......) آپ آنریبل نواب میر امداد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر ہیں جو نواب میر فتح علی خاں مرحوم رئیس بیگن پلی کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ نواب میر احمد علی خاں بہادر پروفیسر ٹریننگ کالج سرکار عالی آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کے والد مرحوم (۱۲) سال تک وائسرائے ہند کی کونسل کے ہر دلعزیز رکن رہے۔ آپ نے علی گڈھ مسلم یونیورسٹی میں (۴) سال تک مکمل تعلیم حاصل کی ہے۔ اس کے بعد بمقام بمبئی۔ لندن چیمبر آف کامرس اور مڈلینڈ کونٹی کی تعلیم بھی حاصل کی ہے۔ اور مکمل شوق کے لئے سر فضل بھائی کریم بھائی کے پاس جو بمبئی میں ملک التجار کہلاتے تھے خاص طور پر تجارتی تربیت پائی ہے۔ ایک عرصہ تک دہلی

مدراس، بمبئی اور حیدرآباد میں تجارتی کاروبار انجام دیتے رہے۔ آپ ابتداء ہی سے تجارت وصنعت وحرفت کو ترقی دینے اور اپنی قوم کے مردہ جسم میں علم وعمل سے جان ڈالنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ مدراس میں متعدد انجمنوں اور اداروں کی سرپرستی کرکے آپ نے ان مقدس جذبات کا اظہار کیا ہے۔ قدرت نے آپ کو وہ دل عنایت کیا ہے جو کبھی پست ہمت نہیں ہوتا اور وہ دماغ دیا ہے جو کبھی نہیں تھکتا۔ اپنے والد مغفور کے انتقال کے بعد تقریباً (۸) سال سے بلدۂ حیدرآباد میں مقیم اور تجارتی کاروبار میں مشغول ہیں۔ اور یہاں بھی اکثر کمپنیوں کے حصہ دار ہیں۔ آپ کی شادی نواب میر غلام علی خاں مرحوم کی صاحبزادی یعنے موجودہ نواب صاحب بنگن پلی نواب میر فضل علیخاں بہادر کی ہمشیر حقیقی سے ہوی۔ آپ کا پتہ، حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۸)

رضا علی خاں رضا گھٹالہ (نواب محمد............) آپ نواب محمد اعظم علی خاں کامیاب جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب محمد برہان علی خاں سبقت یار جنگ اول مرحوم کے پوترے ہیں۔ ۵ر آذر ۱۲۹۲ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوے اردو، فارسی اور انگریزی میں ماہر اور امتحان جوڈیشل میں بدرجہ اعلی کامیاب ہیں۔ آپ اپنے والد مرحوم کے بعد جملہ اعزاز ومناصب موروثی اور جاگیرات آبائی سے مفتخر ومباہی ہوئے ۱۹۔ بہمن ۱۳۲۲ف کو بحیثیت منصرم منصف سلک ملازمت سرکارعالی میں داخل ہوکر اسی حیثیت سے مختلف تعلقات پاکھال، جیتور، پرکال گزارا ہے۔ ۱۷ر شہریور ۱۳۳۱ف کو آپ کا انتقال عمل میں آیا۔ آپ منصفی نانڈیڑ کا ماریڈی کی خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دی آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خاندانی بے لوث حاکم اور ہردلعزیز نواب ہیں۔ آپکی شادی نواب محمد شجاعت علیخاں مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی۔ آپ کا پتہ سلطان شاہی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۱۹)

رکن الدین احمد صاحب (مولوی ....) آپ شمس العلما، نواب عزیز جنگ مرحوم ولاؔ کے فرزند چہارم ہیں ۱۳۱۱ف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحوم سے حاصل فرمائی۔ ازاں بعد مدرسۂ اعزہ میں بعد نظام کالج میں شریک ہو کر تحصیل علم فرمایا اور خانگی طور پر عربی کی تحصیل فرما کر امتحانات مولوی اور مولوی عالم میں کامیابی حاصل کی ۱۳۳۰ف میں منجانب سرکار عالی بعطائے وظیفہ (۱۰۰) کلدار ماہانہ اکونٹس (صدر محاسبی) کی تعلیم کے لئے برٹش انڈیا (ناگپور) بھیجے گئے۔ جہاں آپنے ایک سال تک زیر تعلیم رہ کر امتحانات حساب فینانس گزیٹیڈ عہدہ داران سرکار عظمت مدار میں کامیابی حاصل کی اور واپسی پر مہتمم خزانہ ضلع کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۱۳۳۴ف میں آپ کو دفتر صدر محاسبی سرکار عالی میں ترقی سے لیا گیا۔ جہاں اس وقت آپ بحیثیت مددگار صدر محاسب سرکار عالی کارگزار ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں وفاؔ تخلص فرماتے ہیں آپ کا اکثر کلام اردو رسائل میں شائع ہوتا رہا ہے۔ آپ اپنے بھائیوں کی طرح خوش خلق اور ملنسار واقع ہوئے ہیں ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حاجتمندوں کی حاجت روا کرنے میں دریغ نہیں فرماتے آپ کے دو صاحبزادے (۱) احمد عبدالعزیز (۲) احمد عبدالحفیظ ہیں جو مدرسہ عالیہ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ عزیز باغ سلطان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۰)

رئیس جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے چوتھے صاحبزادے ہیں جو امرائے حیدرآباد کی اولین صف میں شمار ہوتے ہیں اور کئی پشت سے مملکت آصفیہ میں مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر

حکومت کے دست و بازو رہے ہیں۔ اس خاندان کا سلسلہ نواب سر سالار جنگ اعظم سے بھی ملتا ہے اور نجابت و وجاہت اس خاندان کے افراد سے ہمیشہ وابستہ رہی ہے۔
نواب میر دیانت حسین خاں بہادر آپ کا اصلی نام ہے۔ آپ ۱۸۸۸ء م ۱۲۹۸ ف میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم و تربیت امرائے حیدرآباد کے دستور کے بموجب بہترین طریقہ پر حاصل کی۔ اعلیٰ تعلیم پارک مل لنڈہرسٹ میں پائی۔ ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک آپ نے ڈیرہ دون کے فوجی کالج میں باضابطہ فوجی تربیت حاصل کی۔ اور ۱۹۱۴ء م ۱۳۲۲ ف میں آپ سرکار عالی کے باضابطہ فوج میں بطور زائد کپتان داخل ہوئے۔ اور ۱۹۱۸ء م ۱۳۲۵ ف تک فوجی ملازمت میں رہے۔ اسی سال کے ماہ ستمبر میں آپ کو ناظم علاج حیوانات کا منصب جلیلہ تفویض ہوا۔ اس کے بعد آپ نائب معتمد صنعت وحرفت سرکار عالی ہوئے اور بعد علٰحدگی مسٹر کالنس معتمد صنعت وحرفت سرکار عالی پر مامور ہو کر اپنے فرائض مفوضہ کو اپنے خاندانی روایات کے مطابق نہایت مستعدی و وفاداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ حیدرآباد میں نواب فخر الملک مرحوم کا خاندان زمانہ حال کے آداب و تہذیب کا اعلیٰ نمونہ شمار کیا جاتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس دور کی تہذیب کی رہنمائی امرائے حیدرآباد میں نواب صاحب مرحوم نے کی۔ چنانچہ آپ میں یہ تمام صفات بدرجۂ اتم موجود ہیں اور اس کے ساتھ امرائے حیدرآباد کا عام حسن خلق ان خوبیوں میں اور چار چاند لگاتا ہے۔ آپ کا پتہ " ارم منزل ہموا جی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

رئیس یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام نواب میر صفدر حسین خاں ہے۔ آپ نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے تیسرے صاحبزادے

اور کپتان نواب میر اکرام حسین خاں غازی جنگ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں یکم خورداد ۱۲۹۵ف
کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت انگریزی اصول پر امرائے حیدرآباد کے دستور کے
بموجب اپنے والد ماجد کی زیر نگرانی بہترین طریقہ اور اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کرنے کے بعد
اعلیٰ تعلیم کے لئے ولایت تشریف لے گئے۔ جہاں ایک عرصہ تک رہ کر اعلیٰ التعلیم
حاصل کر کے مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۸ مہر ۱۳۲۲ف کو سلک ملازمت سرکار عالی
میں داخل ہوئے اور یکم آذر ۱۳۳۱ف کو نائب معتمد فوج مقرر ہوئے سرکار عالی نے آپکے
خاندانی اعزاز کا لحاظ کرتے ہوئے آپ کو منصرمانہ معتمدی فوج کی خدمت انجام دینے کا
(۶) ماہ تک موقع دیا۔ یکم آذر ۱۳۳۲ف کو آپ اپنی اصلی خدمت نائب معتمدی فوج
پر مامور اور اس وقت تک کارگزار ہیں۔ آپ باوجود ایک عرصہ دراز تک ولایت میں
رہنے کے پابند صوم وصلوٰۃ و وضع قدیم ہیں۔ آپ کے چہرے سے جلالت امیرانہ کے
آثار ظاہر ہیں۔ سرکار آصفیہ کی جاں نثاری و وفاداری آپ کے خمیر میں داخل ہے۔
اور خوش اخلاقی و روشن خیالی آپ کو آپ کے نامور والد ماجد سے ترکہ میں ملی ہے
آپ کا پتہ ارم منزل، سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

رتن جی جمشید جی صاحب چینائی (مسٹر.........) آپ بتاریخ ۱۴ مارچ ۱۸۷۶ء
بمقام سکندرآباد (دکن) پیدا ہوئے۔ ابتداءً آپ نے پرائمری کی تعلیم گجراتی اسکول میں
حاصل فرمائی۔ بعد ازاں محبوب کالج سکندرآباد میں شریک ہوئے اور اس کے بعد مدرسۂ
عالیہ میں داخل ہو کر ۱۸۹۶ء میں میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ من بعد
نظام کالج میں تکمیل درس کے لئے شریک ہوئے۔ مگر دو سال بعد ہی بعض وجوہ کی بناء
پر سلسلۂ تعلیم کو منقطع کر کے پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم میں بحیثیت مہتمم جنگل و بازارات

وغیرہ سلک ملازمت میں منسلک ہوگئے اور اسٹیشن شاہ آباد آپ کا مستقر قرار پایا۔ ان
خدمات کو آپ نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے کر جلد جلد مدارج ترقی سطے
فرمانا شروع کیا اور یکے بعد دیگرے تحصیلدار و ناظم عدالت و مددگار تعلقدار ہوئے
اور جب حضرت اقدس و اعلیٰ نے پائیگاہ پر اپنی خاص نگرانی قایم فرمائی تو آپ کو
خدمت تعلقداری اطراف بلدہ پر ترقی عطا ہوئی۔ اس وقت آپ رکنیت مجلس پائیگاہ
مذکور پر فائز اور اپنے فرائض باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک خوش خلق
ملنسار، بے لوث، ہمتعد، فرض شناس اور معزز و ممتاز پارسی خاندان کے ہر دلعزیز
رکن ہیں۔ آپ کا پتہ :- پارک لین ۱۱۷ سکندرآباد (دکن) ہے۔

زین العابدین صاحب (قاضی محمد ....) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن اور حکام عالی مقام میں اعلیٰ حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۳۔ بہمن ۱۳۰۲ف بمقام اودگیر پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ امتحان حیدرآباد سیول سروس میں کامیاب ہیں بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں من ابتدائے ۲۵۔ آذر ۱۳۲۶ف لغایۃ ۱۶۔ دی ۱۳۲۷ف کارگزار رہے۔ ۱۷۔ اردی ۱۳۲۷ف ان کو خدمت زائد سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع اورنگ آباد پر مستقلانہ تقرر عمل میں آیا۔ زاں بعد ۱۶۔ آذر ۱۳۲۹ف ان کو مددگار مہتمم درجہ سوم ورنگل پر متعین ہوئے۔ اس کے بعد مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر بحیثیت سوم تعلقدار درجہ سوم و مددگار تعلقدار و منصف و سوم تعلقدار و کیمپ افسر قحط و زائد ناظم عدالت ضلع و مددگار صوبہ دار رہکر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ اس وقت آپ ضلع نظام آباد کے اول تعلقدار ہیں۔ آپ ایک تجربہ کار نصفت شعار، ملنسار، بے لوث، شدین حاکم ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت لایق صد ستایش اور جوہر فرض شناسی، آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ وسیع الاخلاق

اور کثیر الاشفاق حاکم ہیں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔ ملک کے مایۂ ناز افراد میں آپ کا شمار ہے۔ آپ کے ماتحتین آپ سے خوش اور آپ کی تعریف میں رطب اللساں ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ شاہ راہ عثمانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۳)

زین العابدین خاں صاحب نت ماخانی

(نواب میر ......) آپ میر باقر علی خاں صاحب جاگیردار مرحوم کے بڑے صاحبزادے اور میر صفدر علی خاں مرحوم میر منزل کے نبیرہ ہیں۔ ۱۰۔ ذی قعدہ ۱۲۷۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر لایق و فایق اساتذہ سے حاصل فرمائی، ازاں بعد مدرسہ دار العلوم قایم کردہ نواب سر سالار جنگ اول میں تحصیل علم فرمایا۔ علوم مشرقیہ میں کافی دستگاہ اور فن خوش نویسی میں خاص مہارت رکھتے ہیں۔ اس فن کو آپ نے مظفر الدین خاں امیر یاور جنگ مرحوم استاد حضرت غفران مکاں رحمۃ سے حاصل فرمایا۔ ۱۳۲۵ھ میں بارگاہ حضرت غفران مکاں میں آپ کو باریابی کا شرف حاصل ہوا۔ عطائے قبضہ شمشیر و شرکت خاصہ و تشریف آوری غریب خانہ بوقت ملاحظہ مسجد اثنا عشری و ہمنشینی موٹر وغیرہ سے سرفرازی حاصل کی۔ آپکا سلسلۂ نسب حضرت امام رضا علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ آپ میر باقر علی خاں مرحوم نبیرۂ نواب حیدر نواز جنگ مغفور کے فرزند اکبر صاحب منتخبہ جاگیرات ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ، دختر میر ذو الفقار علی صاحب مرحوم تھیں جن کا سلسلہ رشید الملک میر منشی تک منتہی ہوتا ہے۔ آپ کے خاندان میں تمام سادات اور نجیب الطرفین گزرے ہیں۔ آپ کی پہلی شادی بعمر ۱۰ سال ۱۲۹۲ھ میں دختر میر قمر علی صاحب منصبدار سے ہوئی جن کے بطن سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں تولد ہوئیں منجملہ ان کے اب صرف ایک دختر باکتخدا موجود ہے۔ دوسری شادی دختر میر ابو تراب صاحب منصبدار مرحوم نبیرۂ وحید الدولہ

سے ہوی ان کے بطن سے دو لڑکیاں تولد ہویں جن کا انتقال ہوگیا۔ تیسری شادی دختر مرزا محمد رضا بیگ صاحب مرحوم حصہ دار جاگیر ملکھیڑ بنیرہ بیگر جنگ مغفور و خواہر حقیقی مولوی مرزا بہادر علی صاحب قبلہ مرحوم سے ہوی جن کے بطن سے ایک دختر اور ایک فرزند تولد ہوئے۔ دختر کا انتقال ایام شیر خوارگی ہی میں ہوگیا۔ اب صرف میر محمد باقر رضوی موجود ہیں جو ۱۳۲۲ف میں تولد ہوئے اور آپ نے نارمل اسکول مشنری و سٹی کالج و جاگیردار کالج میں اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اردو، فارسی عربی و انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ فن ڈرائینگ میں خاص ملکہ رکھتے ہیں اور مددگار مدرسہ فوقانیہ (شعبہ ڈرائینگ) ہیں، شاعری کا بھی ذوق سلیم ہے۔ آپ کی شادی ۱۳۴۲ف میں صبیہ میر ابوتراب صاحب المعروف بہ میر عبدالرحمٰن صاحب (جو والدہ نواب سالار جنگ بہادر کے حقیقی چچا ہوتے ہیں) سے نہایت تزک و اہتمام کے ساتھ ہوی ان کے بطن سے آپ کو دو لڑکیاں اور چار لڑکے تولد ہوے جن میں ایک لڑکی اور دو لڑکوں کا صغر سنی ہی میں انتقال ہوگیا۔ اب صرف دو لڑکے (۱) میر محمد صادق رضوی (۲) میر علی نقی رضوی اور ایک لڑکی موجود ہے۔ آپ نیک نفس، ہمدرد ملنسار، رحمدل، پابند وضع قدیم، متقی، پرہیزگار، مذہب کے شیدا، ملک کے بہی خواہ اور مالک کے جاں نثار نواب ہیں اور آپ کے فرزند بھی الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں، نیک نفس، شریف طینت اور خوش سیرت ہیں۔ آپ کا پتہ:- اندرون مکان شیخ فیض، بیرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن۔

(۱۲۴)

زین العابدین خاں صاحب (نواب محمد ------) آپ نواب محمد شرف الدین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب غلام زین العابدین خاں مرحوم کے پوتے ہیں اور

نواب محمد اکرام الدین خاں بہادر (اکرام جنگ) کے لائق بھتیجے۔ ۱۶۔ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ کو بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے۔ ابھی نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی تعلیم کی ابتدا سینٹ جارجس گرامر اسکول سے ہوئی۔ آپ نے سینیر کیمبرج تک تعلیم حاصل فرمائی۔ بوجہ ذہانت خداداد آپ کا تعلیمی دور نہایت خوش گوار گزرا۔ آپ ایک علم دوست، منکسر المزاج، خلیق اور جوان صالح، نواب ہیں۔ آپ کی شادی بتاریخ ۲۵۔ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ کو نواب محمد قطب الدین خاں صاحب خلف نواب شہباز جنگ مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے بڑی دھوم دھام کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب شرف الدین خاں اور (۲) نواب محمد ظہیر الدین خاں خداوند عالم نے سرفراز فرمائے۔ آپ کا پتہ لنڈن یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۵)

زین یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام سید

زین الدین حسین خاں ہے۔ آپ ۱۱۔ اسفندار ۱۲۹۵ف میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم حیدرآباد ہی میں حاصل فرما کر کرسٹل پیالس لنڈن سے انجینیرنگ کی سند حاصل فرمائی۔ ۴ تیر ۱۳۲۱ف کو بحیثیت اسسٹنٹ انجینیر مقرر ہوئے مختلف اضلاع سرکار عالی میں آپ نے کام انجام دیا ہے۔ مثل گنڈی پیٹھ، نلگنڈہ، بیدک وغیرہ یکم آذر ۱۳۳۵ف کو آپ ایکزیکٹیو انجینیر اسپیشل بلڈنگ ڈویژن ہوئے۔ ۱۶ آبان ۱۳۳۹ف کو آپ نے شاہزادگان والاشان دام اقبالہم کے ہمراہ یورپ کا سفر فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۴۰ف کو آپ ایکزیکٹیو انجینیر عثمانیہ یونیورسٹی بلڈنگ اسکیم مقرر ہوئے۔ ۴ مہر ۱۳۴۱ف کو شاہزادگان والاشان کے ساتھ پھر یورپ روانہ ہوئے۔ زاں بعد ناظم بلدیہ ہوئے

اور یکم آذر ۱۳۴۶ف تک اسی خدمت پر مامور و کارگزار رہے۔ آپ کے حسن انتظام اور عمدہ کارگزاری کی وجہ محکمۂ بلدیہ کو بڑی ترقی حاصل ہوی۔ متعدد اصلاحیں عمل میں لائی گئیں۔ آپ کی قابلیت مسلمہ اور ذہانت خداداد۔ آپ نے یکم آذر ۱۳۴۶ف کو محکمۂ نظامت بلدیہ کا جائزہ مولوی سید محمد مہدی صاحب المخاطب بہ مہدی نواز جنگ بہادر سابق معتمد باب حکومت سرکار عالی کو دیکر چیف آرکیٹک کا جائزہ حاصل فرمایا۔ محلۂ کاچی گوڑہ میں آپ کا بنگلہ اپنی طرز کا واحد، نہایت خوش نما اور دلکش بنگلہ ہے۔ آپ کا پتہ۔ اسٹیشن کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۵/۱)

زال رستم جی صاحب (مسٹر ....) آپ ایک معزز و ممتاز تعلیم یافتہ

پارسی طبقہ کے ہر دلعزیز رکن ہیں۔ یکم فروردی ۱۳۰۳ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، گجراتی اور انگریزی کی اعلیٰ قابلیت رکھتے ہیں۔ سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور ۳۰۔ خورداد ۱۳۳۱ف کو مددگاری مال نظام آباد پر فائز ہوکر اندرون ایک ماہ خدمت تحصیلداری پاتھری پر مامور، زاں بعد مددگار مال ضلع نلگنڈہ و تحصیلدار راجورہ کی حیثیت سے معتمدی مال پر متعین ہوئے اور ۲۸۔ امرداد ۱۳۴۰ف کو اسپشل اسسٹنٹ افسر تصفیہ بقایا، تعلقہ باغات کی خدمت پر فائز ہوکر اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دیتے رہے۔ اس وقت آپ وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہیں۔

آپ نہایت خلیق، ملنسار، ہمدرد بنی نوع انسان، خجستہ خصلت، بلند ہمت ملک کے بہی خواہ، مالک کے جاں نثار، اور حیدرآباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں

کافی رسوخ رکھنے والے فرد ہیں۔
آپ کا پتہ :- حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

س

۱۲۶ ساجد یار جنگ بہادر (نواب ...)
۱۲۷ سالار جنگ بہادر (نواب ...)
۱۲۸ سجاد مرزا صاحب (مولوی محمد ...)
۱۲۹ سراج الدین صاحب (مولوی محمد ...)
۱۳۰ سراج یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ...)
۱۳۱ سرتاج کنور صاحبہ (رانی ...)
۱۳۲ سردار علیخان صاحب (نوابزادہ ...)
۱۳۳ سرفراز علی خان صاحب (نواب میر ...)
۱۳۴ سرور لعل صاحب (رائے ...)
۱۳۵ سرینواس راؤ صاحب (راجہ ...)
۱۳۶ سعادت علیخان صاحب (نواب میر ...)
۱۳۷ سکندر نواز جنگ بہادر (نواب ...)
۱۳۸ سلطان الملک بہادر (نواب ...)
۱۳۹ سلطان علی خان صاحب (نواب محمد ...)
۱۴۰ سلطان یار جنگ بہادر (لفٹننٹ کرنل نواب ...)
۱۴۱ سلیمان علیخان صاحب (نواب میر ...)
۱۴۲ سوپانا نائک نرزا صاحب (راجہ ...)
۱۴۳ سہراب جی بہمن جی صاحب سورتی (ڈاکٹر ...)
۱۴۴ سیتا بائی صاحبہ (رانی ...)
۱۴۵ سید عباس صاحب (نواب ...)
۱۴۶ سید علی صاحب (مولوی حکیم ...)
۱۴۷ سید علی خان بہادر (نواب ...)
۱۴۸ سید مصطفیٰ صاحب (نواب ...)
۱۴۸/۱ سید یعقوب صاحب (مولوی ...)

(۱۲۶)

ساجد یار جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا اصلی نام سید زین العابدین خاں ہے۔ آپ نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ، بہرام الدولہ مرحوم کے فرزند دوم نواب میر بہادر علی خاں سطوت جنگ ثالث کے پوترے اور نواب سر تراب علیخاں سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم کے چھوٹے نواسے ہیں۔ بمقام حیدر آباد پیدا ہوئے اور یہیں کے درسگاہوں میں تعلیم و تربیت پائی۔ نوابہ نور النساء بیگم مرحومہ محل نواب میر پرورش علی خاں مکرم جنگ مکرم الدولہ مرحوم (جو آپ کی حقیقی بڑی خالہ تھیں) نے بوجہ لاولدی آپ کو اپنی آغوش میں لیا تھا اور آپ کی تعلیم و تربیت پر دل کھولکر روپیہ صرف فرمایا۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں مہارت رکھتے ہیں۔ خاندان بہرام جنگی کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں اور بڑے خوبیوں کے حامل نواب ہیں۔ آپ کے صاحبزادے نواب سید محمد عسکری حسین خاں صاحب عرف محمد بادشاہ اور نواب سید محمد کاظم حسین خاں صاحب عرف علی پاشاہ ہیں۔ فرزند اول الذکر نے اپنی ابتدائی تعلیمی مدارج جاگیردار کالج میں طے کرنیکے بعد اس وقت نظام کالج میں شریک اور بی۔ اے کے امتحان کی تیاری میں مشغول ہیں۔ فرزند دوم الذکر جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں اور الولد سر لابیہ کی مصداق خوش خلق اور شگفتہ مزاج ہیں۔ بتقریب سالگرہ

ہمایونی ۱۳۵۲ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب ساجد یار جنگ بہادر سے مفتخر ہوئے بوجہ علالت آپ کا قیام زیادہ تر بنگلور (میسور) ہی میں رہتا ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ۔ دیوڑھی کرم الدولہ مرحوم، پتھر گٹی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۷)

سالار جنگ بہادر (نواب ....) آپ عماد السلطنتہ نواب لائق علی خاں سالار جنگ ثانی مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند اور نواب تراب علیخاں سر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مغفور کے پوتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۴ ارشوال المکرم ۱۳۰۷ھ یوم جمعہ پیدا ہوئے۔ آپ ابھی پورے ایک ماہ کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے والد بزرگوار کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ اس کو چند ماہ بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ آپ اپنے عم نامدار (نواب منیر الملک مرحوم) کے سایہ سے بھی محروم ہو گئے۔ جس کی وجہ آپ کی تعلیم و تربیت میں خلل واقع ہونے کا امکان تھا لیکن حضرت غفران مکان نے از راہ الطاف خسروانہ آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب توجہ خاص مبذول فرمائی اور آپ کے اسٹیٹ کا معقول انتظام فرما دیا۔ جب آپنے گھر کی تربیت سے انفراغ حاصل فرما لیا تو مدرسۂ عالیہ میں داخل کئے گئے۔ یہاں آپ اپنی عمر کے سولہ خوشگوار سال تعلیمی مشاغل میں بسر فرمائے۔ اپنی خوش اخلاقی سے نہ صرف لپنے ہم مکتب طلبا کو اپنا گرویدہ بنا لیا بلکہ اپنے اساتذہ کو آپنے اس قدر خوش رکھا کہ مسٹر سٹن پرنسپل نظام کالج آپ کی طالب العلمانہ خوبیوں کے ہمیشہ معترف رہے اسی دوران میں بتوجہات شاہانہ پیشگاہ حضرت غفران مکان سے بتاریخ ۷ ار جمادی الاول ۱۳۲۵ھ آپ کو آپ کے خاندانی خطاب خان بہادر و سالار جنگ و منصب دو ہزاری و پانصدی و یکہزار و پانصدی سوار و علم و نقارہ سے مفتخر و ممتاز فرمایا گیا تاریخ

۴ شوال المکرم ۱۳۲۹ھ جب وائسرائے کشور ہند حیدرآباد آئے تو آپ کو پہلے پہل مراسم پذیرائی میں شرکت کی عزت حاصل ہوی۔ آپ کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت غفران مکان کے ارشاد خاص پر آپ کے جاگیرات کے کاغذات آپ کے اجلاس پر پیش ہونے لگے اور اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ کا عہد میمنت عہد شروع ہوا تو وسط ماہ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ میں آپ کے اسٹیٹ سے سرکاری نگرانی برخاست ہوی اور آپ کو کامل اختیارات مرحمت فرمائے گئے۔ بااختیار ہونے پر آپ نے اپنی جاگیرات کے کم و بیش تمام بڑے بڑے مقامات میں دورہ فرماکر اپنی رعایا کی حالت بچشم خود ملاحظہ فرمائی اور نہ صرف اپنی آمدنی کی توفیر کی جانب توجہ مبذول کی بلکہ باشندگان جاگیر کی صلاح و فلاح میں بھی اس وقت سے عملی دلچسپی کا اظہار فرماتے رہے ہیں ۲۵۔ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ کو بارگاہ خسروی سے منصب وزارت سے آپ کو سرفرازی بخشی گئی۔ اور اس مسرت خیز موقع پر خلعت و جواہر گرانبہا سے بھی مفتخر فرمایا گیا۔ آپ کے خیرخواہوں نے اس مبارک موقع پر اپنی خوشوقتی کا اظہار کیا۔ اسکی کیفیت اس زمانہ کے جرائد سے بخوبی واضح ہوتی ہے۔ آپ نے کم و بیش ڈھائی سال تک مدارالمہام کی حیثیت سے مہمات ملک کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ اور ہر کہ و مہ کو اپنی طرز حکومت سے خوش رکھا۔ آپ کے عہد وزارت میں کئی قدیم محکمہ جات کی اصلاح ہوی اور کئی جدید محکمے قایم کئے گئے۔ اہل ملک کی تعلیم کی جانب اس وزارت کے زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ توجہ کی گئی اور وسائل آبپاشی و آبرسانی کو وسعت دی گئی۔ ۹ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ کو آپ نے استعفا پیش کرکے اس منصب سے سبکدوشی حاصل فرمالی۔ سبکدوش ہوکر آپ خاموش نہیں بیٹھے۔ آپ کو اپنے ملک کی تعلیم و تہذیب و صنعت و حرفت کی جانب بدو شعور ہی سے میلان تھا۔ چنانچہ جب کبھی موقع آیا۔ آپ نے مناسب وقت پر ذاتی امداد سے دریغ نہیں فرمایا

مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے لئے آپ کے جد امجد بارہ سو روپیہ سالانہ مقرر فرمائے تھی۔ جن کو اپنے اسٹیٹ کی عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے بعد آپ نے بھی جاری رکھا۔ جامع اسلامیہ (مسلم یونیورسٹی) علی گڈھ کی تحریک حیدرآباد پہنچی تو آپنے اپنے جیب خاص سے ایک لاکھ روپیہ کا گراں قدر عطیہ مرحمت فرماکر اس کو تقویت پہنچائی آپ اپنے اعزہ اور متوسلین کی تعلیم و تربیت کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ اور متعدد ہونہار طلباء کو نہ صرف ممالک محروسہ سرکار عالی کے اندر آپ نے وظائف مرحمت فرمائے ہیں بلکہ ہندوستان اور ہندوستان کے باہر بغرض تعلیم اپنے خرچ سے روانہ فرماچکے ہیں۔ تعلیم و تہذیب کا یہ شوق آپ کو اپنے جد نامدار سے ورثہ میں ملا ہے۔ صنعت و حرفت اور تجارت کی ترقی ہمیشہ نواب سالارجنگ مرحوم کے پیش نظر رہتی تھی ملک کے قدیم ترین کارخانے اس محسن ملک مدبر اعظم کے مساعی جمیلہ کی یادگار ہیں اپنے گھر کے ان روایات سے اثر پذیر ہوکر آپ نے بھی خصوصیت کے ساتھ اس جانب توجہ فرمائی اور مملکت آصفیہ کے کئی کارخانوں کی سرپرستی فرماکر ان کے قیام و بقا کی صورت پیدا کردی چنانچہ پارچہ بافی، روغن براری سمنٹ وغیرہ کے کارخانے آپ کی سرپرستی سے محروم نہیں ہیں۔ آپ کو مختلف حصص ہند میں جاکر وہاں کی ترقیوں کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ چنانچہ آپ غرہ رمضان المبارک ۱۳۳۰ھ کو بار اول عازم یورپ ہوئے۔ اور آپ نے اس سفر کا حصہ انگلستان کے پایہ تخت "لندن" میں گزارا۔ تقریباً ۹ مہینے ولایت میں رہکر جو نادرات آپ اپنے ساتھ لائے ان میں کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ تھا جو اب آپ کے مشہور کتب خانہ کا ایک ضروری حصہ بن چکا ہے ۱۳۴۸ھ میں آپ نے عراق عرب و مصر و شام و بیروت و بیت المقدس و ایران کا سفر فرمایا اور زیارت ائمہ اطہار علیہم السلام سے مشرف ہوئے۔ ۱۳۵۳ھ میں ہاتھ کے علاج کی غرض سے بار دوم آپ یورپ تشریف لے گئے اور مراجعت فرمائے حیدرآباد

اسی سال ہوئے اور ۱۳۲۵ھ میں آپ پھر یورپ تشریف لے گئے اور چھ ماہ وہاں رہکر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئے۔ آپ کی جاگیرات کا رقبہ (۱۴۰۰) مربع میل ہے یعنی ریاست پٹیالہ کے برابر۔ اجنٹہ کی کانیں اور غار بھی آپ ہی کی جاگیر میں ہیں آمدنی محاصل سترہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ آپ کی جاگیر کی آبادی دو لاکھ اور کئی ہزار ہے جن میں (۱۰) عدالتیں اور (۳) جیل ہیں۔ ۱۹۱۱ء میں آپ حضرت اقدس و اعلیٰ کے ہمراہ دہلی کارونیشن میں دہلی تشریف لے گئے۔ ۲ر اکتوبر ۱۹۱۳ء کو ظل اللہ کی طرف سے حضور لارڈ اور لیڈی ہارڈنگ وائسرائے کشور ہند کا استقبال فرمایا یکم نومبر ۱۹۱۳ء کو لارڈ اور لیڈی موصوف نے آپ کے ہاں دو بجے لنچ کی دعوت قبول فرمائی۔ جس میں کئی سو معزز مہمان شریک تھے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ نے بھی اپنی شرکت سے آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ حضور ویسرائے و لیڈی ہارڈنگ نے نقروی چوکھٹوں میں جڑی ہوی اپنی تصویر تحفتاً آپ کو دی۔

آپ فطری طور پر جامہ زیب، نیک نفس، صاف باطن، اتحاد و محبت میں یکتا، بذلہ سنج، نیاض طبیعت، سیرچشم، دریا دل، سلیم الطبع، علم دوست، غریب پرور اور اخلاق و مروت میں بے مثل و نظیر نواب ہیں۔ آپ کے چہرہ سے علم و ذہانت، بلند پائی و متانت، تیز فہمی و ذکاوت اور مدبری پائی جاتی ہے۔ آپ کا پتہ دیوان دیوڑھی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۸)

سجاد مرزا صاحب (مولوی محمد ....) آپ مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم کے فرزند اور حیدرآباد کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ ۲۳۔ مہر ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وطن اور ہندوستان کے مدارس میں

حاصل کرنے کے بعد عازم انگلستان ہوئے۔ یم۔ اے آنرز (کنٹب) اور سی۔ ٹی (لندن)
ہو کر وطن واپس ہوئے۔ ۱۰ر فروردی ۱۳۲۱ف کو صدر مدرس مدرسۂ فوقانیہ عثمانیہ
اورنگ آباد کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۶ر
آذر ۱۳۳۳ف سے یکم آذر ۱۳۳۶ف تک صدر مہتمم تعلیمات صوبۂ گلبرگہ شریف کے
اہم خدمات انجام دئے اور ۱۳۔ آفد ۱۳۳۶ف کو صدر مدرسی مدرسۂ فوقانیۂ
چادر گھاٹ کا جائزہ مسٹر محمد مارماڈیوک پکتھال مرحوم سے حاصل فرمایا اور کئی سال
تک اس خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے آپ کی حسن کارگزاری اور اعلیٰ
قابلیت کی وجہ آپ کے عہد صدارت میں مدرسۂ فوقانیہ چادر گھاٹ کے تعلیمی
اور تعمیری نتائج نہایت شاندار رہے۔ ۲۸ر فروردی ۱۳۴۰ف کو آپ ٹیچرز ٹرننگ
کالج بلدہ کی پرنسپلی کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس وقت آپ ٹیچرز ٹریننگ کالج بلدہ میں
اور اپنے مفوضہ خدمات نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ
ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ بہترین ادیب اور مقرر بھی ہیں۔ آپ میں تعلیمی انتظام کا مادہ
بدرجہ اتم موجود ہے۔ کاروبار تعلیم میں آپ کو اچھا ملکہ ہے "المعلم" آپ کے زیر
ادارت عرصہ سے جاری ہے جس میں ملک کے قابل اہل قلم حضرات کے مضامین اور
آپ کے گراں قدر معلومات سے بھرے ہوئے مقالے درج رہتے ہیں۔ آپ کے
اکثر تالیفات و تصانیف نصاب میں داخل ہیں۔ نہایت سنجیدہ، متین، حلیم الطبع
اور ہر دلعزیز پرنسپل ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۹)

سراج الدین احمد صاحب (مولوی ....) آپ نواب شیخ ضیاء الحق فصیح الدین
احمد رفعت یار جنگ ثانی کے سب سے چھوٹے فرزند، نواب شیخ احمد حسین خاں

رفعت یار جنگ اول کے کے پوترے اور نجم العلما مولنا ظہور حسن صاحب فرنگی محل جاگیردار کے نواسے ہیں آپ اپنے لایق اور شفیق والد ماجد کے زیر نگرانی لایق و فایق اساتذہ سے اولاً خانگی طور پر زاں بعد یہیں کے بڑے بڑے درسگاہوں میں شریک ہو کر اکتساب علم فرمایا سیاق و سباق سے ماہر۔ اردو۔ فارسی، عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہنوز آپ کا سلسلۂ درس جاری ہے عثمانیہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں۔ امید قوی ہے کہ بہت جلد اعلیٰ تعلیمی منازل کو طے فرما کر مملکت کے گراں قدر خدمات مثل اپنے اب وجد کے انجام دینے کا موقع پائیں گے آپ اپنے والد کی طرح خوش خلق، ملنسار۔ عالی حوصلہ اور علم دوست ہیں آپ کا پتہ "رفعت منزل" سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۰)

سراج یار جنگ بہادر (نواب ڈاکٹر.........) آپ کا اصلی نام سید سراج الحسن ہے۔ آپ مولوی سید ریاض الحسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے فرزند اور نواب محسن الملک مرحوم و مولوی سید امیر حسن صاحب مرحوم اول تعلقدار کے بھانجے ہیں۔ ۳۱۔ اگست ۱۸۷۲ء کو بمقام اٹاوہ تولد ہوئے اردو فارسی اور عربی کی تعلیم آپ نے اپنے وطن ہی کے لائق و فایق اساتذہ سے حاصل کی زاں بعد بغرض حصول تعلیم انگریزی گورنمنٹ ہائی اسکول اٹاوہ میں شریک ہو کر مڈل کے امتحان میں بدرجۂ اول کامیاب ہوئے۔ زاں بعد مدراس یونیورسٹی سے میٹرک میں کامیابی حاصل فرمائی۔ سر سید احمد خاں مرحوم کی خاص نگرانی میں بمقام علی گڈھ ایک مدت تک زیر تعلیم رہے۔ ہنوز آپ چند ہی سال کے ہوں گے کہ اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لئے آپ کے بزرگوں نے آپ کو انگلستان

روانہ فرما دیا۔ وہاں آکسفورڈ یونیورسٹی کے مرٹن کالج میں ۹ سال تک اکتساب علم
میں مشغول رہ کر سنہ ۱۸۸۵ء میں جورس پروڈنس کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا
اور اسی سال سند بیرسٹری مڈل ٹمپل لندن سے حاصل فرما کر وطن واپس ہونے
کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے پھر آپ کو سرکار عالی کی جانب سے
یورپ روانہ کیا گیا۔ اور آپ نے اس دفعہ اکسفورڈ یونیورسٹی سے بی، سی، ایل کا
امتحان اعزاز کے ساتھ کامیاب فرمانے کے بعد ایل، ڈی کی ڈگری حاصل
فرمائی۔ اس دوران میں علمائے آئرلینڈ جرمنی و فرانس سے بھی درس لیتے رہے
ان زمانہ میں آپ کے ہم درس لارڈ برکن ہیڈ اور مسٹر بیلک جیسی مشہور و معروف
ہستیاں تھیں۔ سنہ ۱۸۹۹ء میں حیدرآباد واپس ہو کر بحیثیت صدر مہتمم تعلیمات ضلع
اورنگ آباد آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور اسی دوران
میں مسٹر ڈنلاپ اور سر جارج کیسن واکر کی فرمائش کی بنا پر ضلع مذکور کی اقتصادی
وصنعتی و زراعتی واعداد و شمار کے اجتماع کا کام اپنے ذمہ لے کر نہایت اطمینان بخش
طور پر انجام دے کر مورد تحسین و آفریں ہوئے۔ سنہ ۱۳۱۰ف میں امیر پائیگاہ نواب
وقارالامرا مرحوم کی خدمت معتمدی ہنگامی طور پر آپ کے تفویض ہوئی۔ اس کے
بعد سنہ ۱۳۱۶ف میں انڈر سکریٹری مجلس وضع آئین و قوانین سرکار عالی کی خدمت پر
فائز ہوئے۔ زاں بعد بوجہ سبکدوشی بر وظیفہ حسن خدمت نواب عماد الملک مرحوم
ان کی جگہ آپ ناظم تعلیمات ملک سرکار عالی کی خدمت جلیلہ سے ممتاز ہوئے اور
اس زمانہ میں اکثر و بیشتر مدارس کی عمارات تعمیر کروائیں۔ اور صنعتی تعلیم ممالک محروسہ
سرکار عالی کو ترقی دی۔ اس سررشتہ میں اور بہت سی اصلاحیں کرنے والے ہی تھے
کہ آپ نے مستقل طور پر عدالت العالیہ کی رکنیت پر ترقی پائی ایک عرصہ تک
نہایت ہوشیاری و تجربہ کاری و مستعدی و بے لوثی و نصفت شعاری سے کام فرما

رکھکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمالی۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر خوش خلاق، ملنسار، خوش مزاج، زندہ دل، سیر چشم، رحمدل، ہمدرد اور متعدد اردو اور انگریزی کتب کے مصنف ہیں جن میں حیدرآبادی اقوام ملل کی انگریزی زبان کی بسوط کتاب قابل ذکر ہے۔ پیش گاہ حضرت اقدس واعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ سے عزہ ذی قعدہ ۱۳۲۱ھ کو خطاب مستطاب "نواب سراج یار جنگ بہادر" سے معتز و ممتاز فرمایا گیا۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۱)

سرتاج کنور صاحب (رانی ....) آپ راجہ نیم چند بہادر آصفجاہی آنجہانی کی رانی ہیں ضلع بجنور کے معزز و ممتاز خاندان رائے لچھمن نراین صاحب کی دختر ہیں۔ ۱۳۳۰ف میں آپ کے شوہر کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اس وقت سے اب تک آپ اپنے اسٹیٹ کے کاروبار نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہی ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ رانی ہونے کے ساتھ ساتھ اردو، ہندی اور انگریزی زبان میں اچھی قابلیت رکھتی ہیں۔ وراثت کی کارروائی آپ کے اور آپ کی صاحبزادی کے نام حسب فرمان خسروی منظور ہوی۔ آپ کے جاگیرات کا محاصل سالانہ تیس ہزار ہے۔ آپ پردہ نشین، منتظمہ، ہوشیار، لائق، رحمدل، ہمدرد اور رعایا پرور رانی ہیں۔ بوجہ سقامت ہنگام سرکار عالی کی تتبع میں آپ نے بھی دو آنہ فی روپیہ محاصل معاف فرما کر رعایا پروری کا ثبوت دیا ہے۔ آپ کا پتہ:۔ چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۲)

سردار علیخاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ کا سلسلہ نسب امیر چنگیز خاں

ملاکو سے ملتا ہے آپ نواب خواجہ وزیر بیگ خاں مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب خواجہ سکندر بیگ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ اردو، فارسی اور عربی میں ماہر جاگیرات و اعزازات آبائی سے معتزز و ممتاز ہیں۔ ذی قعدہ ۱۳۱۹ھ میں آپ کی شادی آقا مرزا مہدی حسین خاں کوکب مرحوم سابق ناظم مردم شماری سرکار عالی کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادی ہے۔ آپ بردبار، متین و نیز وسیع الاخلاق و کثیر الاشفاق نواب ہیں۔ صوم و صلواۃ اور مذہب کے سختی سے پابند ہیں۔ ملکھیڑ کے جاگیردار کے نام سے موسوم ہیں۔ آپ کا پتہ مکن، عثمان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۴)

سرفراز علیخاں صاحب (نواب میر ۔۔۔۔۔۔۔) آپ نواب میر محمد علی خاں سعید جنگ سعید الدولہ مرحوم (صوبہ بلدہ) کے خلف اکبر اور نواب سید محمد سعید خاں سعید جنگ سعید الدولہ سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ کی ولادت غرہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۶ف کو ہوئی۔ آپ دس سال کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا، بوجہ صغر سنی آپ کے جملہ آبائی و موروثی جاگیرات و ملک و املاک زیر نگرانی سرکار صیغہ کورٹ آف وارڈز لے لئے گئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اولاً گھر پر اور بعد آل سینٹس ہائی اسکول اور اس کے بعد مدرسہ اعزہ میں ہوئی۔ جب آپ کے والد کا انتقال ہوا تو آپ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز بحیثیت وارڈ بورڈنگ میں شریک اور مدرسہ عالیہ میں داخل ہو کر تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ جب کورٹ آف وارڈز بورڈنگ برخاست ہوئی تو آپ عالیہ بورڈنگ میں داخل ہوئے۔ جب جاگیردار کالج کا قیام ہوا تو آپ جاگیردار کالج میں شریک ہوئے۔ من بعد اس مدرسہ کو بھی چھوڑ کر

دارالعلوم میں داخل ہوئے۔ اس وقت واگزاشت جاگیرات آبائی کی پیروی میں مشغول ہیں آپ کے آبائی جاگیرات کا سالانہ محاصل تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے۔ آپ کی شادی ۱۳۵۷ھ میں نواب مرزا حسین خاں مرحوم کی دختر نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کی نواسی کے ساتھ نہایت تزک و احتشام سے ہوی۔ جس میں اکثر امرائے عظام و حکام عالی مقام مدعو تھے۔ آپ کا پتہ دیوڑہی صوبہ سعید الدولہ اعتبار چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۴)

سرور لعل صاحب (راجہ ....) آپ راجہ اودے سنگھ آں جہانی کے فرزند اور راجہ گلاب سنگھ کے نبیرہ ہیں۔ ۱۳۱۰ھ میں راجہ اودے سنگھ راہی آں جہاں ہوئے تو آپ کی نابالغی کی وجہ جاگیرات زیر نگرانی سرکار عالی صیغہ کورٹ آف وارڈز لے گئے اور ورثاء کے باہمی نزاع کی وجہ ۲۵ سال تک برابر سرکاری نگرانی میں رہے۔ بالآخر ۱۳۳۵ف میں باتباع فرمان مبارک عطوفت نشان واجب الاذعان خسروی آپ کے حق میں واگزاشت اور آپ ہی کے نام منتخبہ وراثت بھی اصلاحاً منظور ہوا آپ اپنی رعایا کی بہبودی کی خاطر ہمیشہ جاگیر ہی میں قیام فرما رہتے ہیں اور ہمیشہ آپ کے پیش نظر رعایا ہی کی فلاح و بہبودی رہتی ہے۔ آپ کا حسن انتظام ایسا ہے کہ اسٹیٹ کو آپ کے قبضہ میں آکر گیارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ اب تک کسی حصہ دار کی جانب سے عدم حصہ رسی کا شکوہ ہے اور نہ کسی رعایا کی شکایت۔ جاگیرات میں آپ کے حسن انتظام سے امن و امان قایم ہے۔ آپ رعایا پرور، نیک طینت، بلند ہمت بہی خواہ ملک و مالک، رحمدل، مردم شناس اور علم دوست راجہ ہیں۔ وہ تمام خوبیاں جو ایک راجہ میں ہونی چاہئے آپ میں موجود ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں سرور

تخلص فرماتے ہیں۔ بعضیہ اشعار خوب ہوا کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ، کوچہ گلاب سنگھ
پل قدیم حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۵)

سیر نواس راؤ صاحب (راجہ ....) حیدر آباد کے رؤسا اہل ہنود
میں آپ کا شمار جس طرح خاندانی نقطہ نظر سے اعلیٰ خاندان میں ہے اسی طرح آپ کا
شمار اعلیٰ تعلیم یافتگان میں بھی ہے۔ آپ علم کے بیحد شوقین و دلدادہ ہیں۔ چنانچہ آپ نے
اپنے تمام آرام و آسایش کو ترک کر کے یورپ جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ آپ
جیسی ہستیاں اہل ہنود کی حد تک مملکت حیدر آباد میں بہت کم ہیں۔ یورپ میں رہکر
تعلیم حاصل کرنے سے، ملک اور قوم کی فلاح و بہبود کے توقعات ہیں۔ پروردگار عالم
نے آپ کو ہر قسم کا ذریعہ معاش عطا فرمایا ہے۔ آپ کے لیے قابل قدر کوئی چیز
ہے تو قومی ہمدردی، تعلیم و تمدن اور رسم و رواج میں ترقی روبعمل لائے جانا
ہے۔ آپ راجہ کاروان سیر نواس راؤ بہادر کے خاندان سے ہیں آپ کی پیدائش
کلنشی ضلع بیجاپور میں ۲۔ ڈسمبر سنہ ۱۹۱۷ء کو ہوی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ
اسکول بیجاپور میں ہوی اور سنہ ۱۹۳۱ء میں بمبئی میٹرک میں کامیابی کے بعد دکن کالج
پونہ میں آپ نے شرکت فرمائی اور امتحان بی۔ اے میں معاشیات و سیاسیات کے
ساتھ آنرس میں کامیابی حاصل فرمائی اور سنہ ۱۹۳۷ء میں قانون، انڈین فینانس اور
بینکنگ کی تحصیل کے لئے انگلستان روانہ ہوئے۔ قانون کی تحصیل کے لئے مڈل
ٹمپل (لندن) میں شریک ہوئے اور سنہ ۱۹۳۷ء میں آپ نے امتحان بار سٹری میں کامیابی
حاصل فرمائی۔ آپ کو علم ادب و موسیقی سے بڑی دلچسپی ہے۔ آپ نے بزمانہ تعلیم بھی
سوشیل کاموں میں گہری دلچسپی لی ہے۔ خصوصاً کرناٹک فرقہ کی ترقی کے لئے آپ نے

بیش بہا امداد فرمائی ہے۔ اب کرناٹک سانگھا حیدرآباد کے صدر نشین ہیں۔ یہ انجمن
قدیم زبان کرناٹک کو زندہ زبان بنانے کی کوشاں ہے۔ آپ کی بیش بہا دستگیری
اور ہمدردی سے کرناٹک فرقہ کے جذبات میں روزافزوں ترقی ہو رہی ہے۔
ملکی اور قومی دلچسپیوں کے باعث منجانب گورنمنٹ آپ اس وقت رکن محکمہ بلدیہ
حیدرآباد ہیں۔ اعلیٰ خاندانی جاگیردار ہونے کی حیثیت سے آپ اہل ہنود میں پہلے
بیارسٹر ہیں جو عملی طور پر پرکٹس فرماتے اور میدان وکالت میں اس وقت گامزن ہیں۔
آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۶)

سعادت علیخاں حبیب صاحب (نواب میر ......) آپ نواب میر لطف علیخاں
سر تاج جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب میر ریاضت علی خاں محبوب یار جنگ
ناظم الدولہ ناظم الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ کی ولادت حیدرآباد ہی میں
ہوئی اور سینٹ جارجس گرامر اسکول سے آپ کے تعلیم کا آغاز ہوا پونہ اور علی گڈھ
کالج میں بھی تحصیل علم کے لئے شریک ہوئے تھے۔ ازاں بعد جامعہ عثمانیہ سے آپ نے
ایم۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ اوائل
عمر ہی سے شاعری کا ذوق سلیم ہے۔ صادق تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام نہایت
شستہ اور برجستہ ہوتا ہے۔ "انجمن قربی ہاشم" کے آپ بانی ہیں۔ کئی سال تک اس کے
معتمد بھی رہ چکے ہیں۔ اس وقت رکن انتظامی ہیں۔ نہایت لائق، خوش خلق، معاملہ
فہم، پابند صوم وصلوٰۃ اور ہمدرد قوم وملت نواب ہیں۔ آپ کا حلقۂ احباب نہایت
وسیع ہے۔ آپ کی شادی مولوی میر صادق علی صاحب مددگار نظامت پٹیہ کی دختر
سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند سید محمد علی عباس ہے جو سینٹ جارجز

گرامر اسکول میں زیر تعلیم ہے۔ آپ کا پتہ دیوڑھی نواب سر تاج جنگ مرحوم منڈی میر عالم حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۷)

سکندر نواز جنگ بہادر (نواب.........)

آپ کا اصلی نام محمد سکندر الدین خاں ہے۔ آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند سوم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مرحوم کے پوترے نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے اور نواب میر تہنیت علی خاں افضل الدولہ آصف جاہ خامس غفرت مکان کے نواسے ہیں۔ آپ نے پائیگاہ بورڈنگ ہوس میں تعلیم پائی، زاں بعد نظام کالج میں حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے آپ کو سکندر نواز جنگ کے خطاب سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ کئی سال تک آپ خدمت مورچل گری سے سرفراز رہے۔ آپ ایک تعلیم یافتہ ذی خلق و مروت اور باہمت نوابزادہ ہیں، آپ کا پتہ دودھ باؤلی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۳۸)

سلطان الملک بہادر (نواب.......)

آپ کا اصلی نام محمد مختار الدین خاں ہے۔ آپ نواب سر وقار الامرا کے فرزند ارجمند نواب رشید الدین خاں مرحوم امیر کبیر ثالث کے پوتے اور نواب افضل الدولہ بہادر آصف جاہ خامس کے نواسے ہیں۔ یہ اولوالعزم ہستی حضرت شہزادی جہاں داراالنساء بیگم صاحبہ قبلہ کے بطن سے ۱۲۹۲ھ میں عالم وجود میں آئی۔ شاہی مراتب تمام و کمال حاصل ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی

ادبیات کے آپ بے پناہ مالک ہیں۔ بلاشبہ آپ کا شمار ان اہل کمال میں ہوتا ہے جن کا ازلی حصہ فوق الفطرت امتیاز ہے۔ ع در پشتِ صدف گوہر شہوار یتیم است
کسی فرزند وطن کا نشو کمال زیادہ تر وطن کے ماحول میں اس کے عزائم آزاد عملی پر منحصر ہوتا ہے۔ آپ کو یہ امکان بخوبی حاصل تھا۔ امیری اور امیرانہ حکومت موروثی چیز تھی۔ مگر آپ کے خداداد عزائم اس پر تکیہ نہ کئے رہے۔ جب اسٹیٹ پائیگاہ حسن انتظامی والی پستی کے ساتھ آیا۔ اس کی مثال کمان بے تیر سے کم نہ تھی۔۔۔ یہ آپ ہی کا حوصلہ تھا جو اس میدان زیر و زبر پر قابو پا لیا۔ جس حکمت عملی پر آپ کے انتظام کی بنا تھی وہ کم خرچ بالانشین اور مرنج و مرنجان کا حکم رکھتی ہے۔ تدبر اسی کو کہتے ہیں۔ یہ واقعہ ہے کہ عقل و تدبیر کا استعمال ہر کسی کا حق نہیں۔ اس کے لئے تو ایسے افراد انسانی منتخب ہوتے ہیں جنھیں فطرت صادقہ خال خال نصیب ہوتی ہے۔ غرض اس حوصلہ آزما انتظام اسٹیٹ کے ساتھ ساتھ ایک علحدہ ادارہ کے تحت آپ نے شعبۂ تجارت پر بھی کافی توجہ صرف کیا ان ہر دو کاروبار کے لئے آپ کے اوقات کی تقسیم ایک صحیح نصب العین کا درجہ رکھتی تھی۔ جس کو قائم بحالت رکھنا بھی آپ ہی کے بس کی بات تھی۔ عام حالات اور واقعات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ پابندۂ میراث اور بانی میراث ہو کر پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کا قول ہے کہ "بہتر تو یہ ہے کہ میں اپنی ذات سے باپ دادا کی پائیگاہ کے برابر پیدا کروں" جہاں بیک دل و دماغ موروثی اسٹیٹ پائیگاہ کو اپنی عملی تدبیر و خوش انتظامی سے حاصل خیز بنا دیا۔ افسوس کہ متعدد اہم معاملات میں ایک قایدانہ دماغی مصروفیت کے باعث آپ کا مزاج خراب ہو گیا جس سے آپ کی والدۂ محترمہ کی مامتا بےچین ہو گئی۔ اور آپ طبی مشورہ کی بنا پر ڈاکٹر لارڈ کی نگرانی میں یورپ روانہ ہوئے دیگر ممالک یورپ کی سیاحت کے بعد بارہ سال تک انگلستان میں رہے۔ بالآخر

حسب فرمان جہاں پناہی ۱۳۳۲ف میں واپس حیدرآباد ہوئے اور حیدرآباد سے
چند میل کے فاصلہ پر ایراگڈہ مقام میں جہاں آپ ہی کے نام سے سلطان باغ واقع
ہے۔ ایک پرفضا بنگلہ میں بحیثیت امیر پائیگاہ فروکش ہیں۔ بمراحم والطاف خسروانہ
آپ کے لئے شایان شان انتظام رکھا گیا ہے۔ کاش آپ کے موجودہ اوقات اگر
کاروبار کے مقتضی ہوتے تو آپ کے وہ ناتمام عزائم جو کچھ دماغی صحت متاثر ہونے
کے باعث باقی رہ گئے ہیں عمل میں آجاتے مسلمانوں کے طبقہ امرا پر قحط الرجال کا جو
اطلاق ہے وہ اس ایک فوق الفطرت ہستی کے قابل رشک دم خم کی بدولت حرف
غلط ہو کر رہ جاتا۔ سچ ہے کہ وقت کی قیمت صحیح عقل ہی ادا کر سکتی ہے۔ اس سے بحث
نہیں کہ حوادث زمانہ سے اس کا معیار متنزلزل ہوا ہو سنا جاتا ہے کہ اس عالم میں بھی
آپ کے اوقات بے معنی نہیں ہوتے۔ عصری تمدن سے آپ بالکل باخبر اور سب سے
پہلے روشناس ہوتے ہیں۔ حیدرآباد میں ریڈیو کا پہلا استعمال آپ ہی نے کیا۔ اخبارات
آپ کے ہمہ وقتی رفیق ہیں۔ ریس وغیرہ مہذب مشاغل ہیں۔ اب بھی آپ حصہ
لیتے رہتے ہیں۔ ہر فن کے نکات پر آپ کم و بیش حاوی ہیں۔ سون برج کا آپ نے
کسی انجینیر کے ہمراہی میں معائنہ فرمایا ہے۔ اور سب سے پہلے اپنے علاقہ کا دورہ
بھی فرمایا ہے۔ آپ کے طبعی جوہر اور سنجیدہ عظمت خیالی کا ہر ایک قایل و شیدا ہے
آپ کو انجنیرنگ ڈاکٹری وغیرہ میں بھی خاصہ دخل ہے۔ خدا رکھے آپ کی ذات
صفات پر حضرت بندگان عالی کے شاہانہ و مربیانہ الطاف و عنایات علی الخصوص
مبذول ہیں اور بڑی خوش قسمتی آپ کی یہ ہے کہ آپ کے صاحبزادوں نیز آپ کے
پوتروں پر اعلیحضرت بندگان عالی کی خاص شفقت و توجہ ہے۔ شاہی خون سے
شرف تعلق کی تصدیق آپ کی وجاہت سے عیاں بیاں ہے۔ آپ کے چہرہ پر جلالت
اور وضع پر امیرانہ سطوت کھیلتی رہتی ہے یہ اجمالی سرسری تعارف کی حد تک ہیں وگرنہ

آپ کے حالات لکھنے کے لئے تو ایک رسالہ تصنیف چاہئے۔ آپ کی خوش اقبالی کا کیا کہنا۔ جاہ و دولت و حشمت کے عروج کے ساتھ بطور سبعہ سیارہ آپ کے سات صاحبزادے نیک صورت نیک سیرت مختلف البطن ہیں جن کا ذکر علحدہ علحدہ اپنی اپنی جگہ پر کیا گیا ہے۔ آپ کا پتہ:۔ سلطان باغ ایراگڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۹)

سلطان علی خاں بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے لایق و فایق فرزند اور نواب محمد دلاور علی خاں دلادر الدولہ مرحوم کے پوتے اور خاندان نور الامرائی کے ایک بے نظیر رکن ہیں ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ م ۲۵۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ء کو آپ تولد ہوئے اور ۲۵ شوال سنہ ۱۳۳۰ھ کو آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ نے اپنے ذاتی ذوق و شوق کی وجہ تحصیل علم کیا۔ عہد طفولیت ہی سے آپ کو مردانہ کھیلوں سے شغف رہا۔ چنانچہ آپ کو گھوڑے کی سواری میں خاصی مہارت ہے۔ آپ کی شادی حیدرآباد کے جلیل القدر امیر نواب شاہ یار جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی۔ آپ ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جاں نثار نواب ہیں۔ آپ کی ذات ستودہ صفات جامع حسنات اور آپ کا وجود ذیجود مخزن کمالات ہے۔ آپ کے لایق صاحبزادے نواب محمد ارشد علی خاں ہیں جن کے چہرے سے آثار سعادت و اقبالمندی نمایاں ہیں۔ اپنے والد محترم کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ آپ کا پتہ شاہ یار گڈہ مولاعلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۰)

سلطان یار جنگ بہادر (کرنل نواب ....) آپ کا اصلی نام آقا امیر سلطان

سے آپ آغا محمد علی خاں نواب آغا یار جنگ بہادر سابق معتمد مالگزاری سرکار عالی حال میر مجلس پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ یکم شہریور ۱۲۹۹ف کو بمقام حیدر آباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ مدرسہ عالیہ میں تعلیم پائی اور انہماک علمی و مشاغل تفریحی کے باعث اپنے اساتذہ کو خوش رکھا، خاصکر مردانہ کھیلوں مثلاً کرکٹ ہاکی ٹینس، فٹ بال وغیرہ میں خاص ملکہ رکھتے ہیں چنانچہ آپ فٹ بال کے کیپٹن بھی رہ چکے ہیں جس کی وجہ زمانۂ ولیعہدی حضور پرنور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ اکثر اوقات آپ کو باریابی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ اور حضرت غفران مکان کے دوسرے صاحبزادوں کے لئے جب بچوں کی پلٹن بنائی گئی تو ایک عرصہ تک بہ حیثیت سرکاری لفٹنٹ پیشی میں رہکر شرف خدمتگزاری حاصل فرمایا اور وقتاً فوقتاً انعامات سے مفتخر ہوتے رہے، ہنوز سلسلۂ تعلیم جاری ہی تھا کہ آپ ۱۳۱۷ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہو کر سات سال تک خدمت نقشنی کو باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ جب نواب عماد جنگ مرحوم کوتوالی بلدہ مقرر ہوئے تو آپ کو اپنا شریک کار بنایا۔ اور آپ بتعمیل فرمان خسروی علاقہ کوتوالی میں منتقل ہوئے اور تاحال اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت مستعدی و جفاکشی و دیانت داری سے انجام دے رہے ہیں علاوہ قواعد و قوانین فوج و کوتوالی کے امتحانات میں کامیابی حاصل فرمانے کے آپ نے لا انتھروپامٹری اور جوڈیشل میں بھی کامیابی حاصل فرمائی ہے اگرچہ آپ کی ذاتی قابلیت و ذہانت خداداد کے مدنظر آپ کا انتخاب بغرض تحصیل فن سراغ رسانی سرکار عالی کی جانب سے انگلستان جانے کے لئے ہوا تھا لیکن بلدہ کی ضروریات کی وجہ حسب فرمان خسروی آپ کی روانگی ملتوی ہوگئی۔ خاص خاص مواقع پر انتظامات کوتوالی میں آپ کو حصہ لینے کا موقع ملتا رہا ہے۔ ہز اکسلنسی لارڈ چیمس فورڈ کے ورود حیدر آباد کے وقت آپ نے بعض اہم خدمات انجام دئیے ہیں

اور ہز رائل ہائینس شہزادہ ویلز کی تشریف آوری حیدر آباد کے وقت آپ نے منجانب سرکار بمقام بمبئی استقبال کی عزت حاصل فرمائی اور دیگر مراسم میں شریک رہنے کا شرف بھی حاصل فرما کر تمغۂ طلائی اور ذاتی الونس سے مفتخر ہوئے اور لارڈ ریڈنگ کے ورود پر تمام مواقع میں ان کے ہمراہ رہکر طلائی لنگس بدست خاص حاصل کیا اور بارگاہ خسروی سے کپٹن کا فوجی رتبہ (رینک) بھی پایا الحاصل یہ کہ آپ کے گراں قدر خدمات اور حسن انتظام کا شکریہ ہز ایکسلنسی وایسرائے بہادر کی طرف سے عمدہ اور شستہ الفاظ میں ادا کیا جا کر قدر افزائی کی گئی۔ و نیز آپ کے قابل قدر خدمات کی نسبت بمراحم خسروانہ و الطاف شاہانہ اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ نے اظہار خوشنودی فرما کر پروانۂ خوشنودی عطا فرمایا۔ آپ کی حیدر آباد دکن میں ایک غیر معمولی شخصیت ہے۔ یکم آذر ۱۳۳۹ ف کو آپ سینیر نائب کوتوال ہوئے اور ۱۳۵۳ء ف میں تقریب سالگرہ مبارک حضور پر نور خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ خطاب مستطاب "نواب سلطان یار جنگ بہادر" سے مفتخر فرمائے گئے آپ اردو، فارسی، اور انگریزی وغیرہ میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ انتظامی تجربہ اور قابلیت کے علاوہ اپنے مالک کی مزاج دانی اور خدمت گزاری کی قابلیت آپکی لیاقت میں چار چاند لگا رہی ہے۔ آپ کے جوہر فرض شناسی کو اہل نظر وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ نواب آغا یار جنگ بہادر اپنے اس سعادتمند اور نام آور فرزند پر جس قدر فخر کریں کم ہے۔ ہر سال ۹ محرم کی مجلس عزا میں ظل اللہ اپنے قدوم میمنت لزوم سے آپ کے گھر کو رونق بخش کر آپ کا افتخار بڑھاتے ہیں۔ آپ کا پتہ گل باغ حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۴۱)

سلیمان علی سلیمخان صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر محمد علیخاں سرفراز جنگ

مرحوم کے فرزند اور رشید الدولہ رشید الملک مرحوم کے نبیرہ اور نواب ناظم الدولہ رستم جاہ رئیس مچھلی بندر کے نواسے ہیں۔ آپ کی نہایت کم سنی میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ بوجہ کمسنی آپ کے جاگیرات زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز رہے۔ جب آپ سن رشد کو پہنچے تو ظل اللہ نے براحم خسروانہ آپکے آبائی مناصب و جاگیرات و خدمت موروثی "نظامت دار الانشا" سے سرفراز و مفتخر فرمایا۔ چنانچہ اس وقت آپ ہی ناظم دار الانشاء حضور پرنور ہیں۔ چنانچہ ہر نئے صاحب عالیشان بہادر (ریزیڈنٹ) کی تشریف آوری کے موقع پر منجانب حضور پرنور بغرض مزاج پرسی عماری میں جلوس سے جاتے اور اسی موقع پر خریطہ دربار ہوتا ہے۔ آپ کی شادی نواب میاں دار حسین خاں مرحوم ابن رشید الملک کی پوتری سے ہوی جو آپ کے جدی خاندان سے ہوتی ہیں جن کے بطن سے آپ کو تین فرزند (۱) میر محمد علی خاں (۲) میر غلام حیدر خاں (۳) میر غلام علی خاں اور چھ بیٹیاں ہیں اور آپ کے ہر سہ فرزند جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں لائق ملک و مالک کے جاں نثار نہایت خوش خلق، ملنسار اور قدر دان اہل علم نواب ہیں۔ آپ کا پتہ۔ سوماجی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے

(۱۴۲)

سومپا نائک شرزا بہادر (راجہ جری ....) آپ رانی گورما صاحبہ کے نواسے اور سنستان گرگنٹہ کے والی ہیں بتاریخ ۲۔ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ آپ کو رانی گورما صاحبہ نے متبنیٰ لیا اور اس کی منظوری سرکار سے ہوی اور حسب الحکم سرکار راجہ جری سومپا نائک شرزا بہادر سے موسوم ہوئے۔ آپ کا اصلی نام پتراج ہے۔ رانی گورما صاحبہ نے بتاریخ ۳۔ فروردی ۱۳۳۳ف انتقال کیا اور آپ کی نابالغی کی وجہ سے

سمستان زیر نگرانی سرکار (صیغۂ کورٹ آف وارڈز) لے لیا گیا۔ آپ کی عمر اس وقت (۴۰) سال کی ہے۔ آپ کو زیر نگرانی سرکار بحیثیت وارڈ ہونے کے اچھی تعلیم دی گئی اور ۳۱۔ فروری ۱۳۴۳ف کو سمستان واگزاشت ہوا۔ آپ بذات خود سمستان کے کاروبار کو باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک تعلیم یافتہ راجہ ہیں۔ جوڈشنل کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ تمامی مقدمات کی سماعت بذات خود کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۳)

سہراب جی بہمن جی صاسورتی (ڈاکٹر ....) آپ فرقۂ پارسیان کے ایک معزز اور سربرآوردہ رکن مسٹر بہمن جی سورتی کے لائق و فائق فرزند، مسٹر جمشید جی منشی (جو نواب سر سالار جنگ مختار الملک کے معتمد علیہ تھے) کے نواسے ہیں۔ ۲۸/ امرداد ۱۲۹۵ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم کا آغاز مدرسۂ عالیہ سے ہوا اس مدرسہ سے آپ مدراس یونیورسٹی کی میٹرک کا امتحان کامیاب کر کے تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں شریک ہوئے۔ یہاں جونیر ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بغرض تعلیم طب (ڈاکٹری) بمبئی روانہ ہو کر گرانٹ میڈیکل کالج سے ۱۹۰۱ء میں ایل۔ ایم اینڈ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ بمبئی پریسیڈنسی میں ایک سال تک پلیگ ڈیوٹی انجام دیتے رہے۔ اور مدافعت مرض پلیگ کے لئے بہتر سے بہتر تدابیر عمل میں لائے۔ ۱۹۰۸ء میں عازم یورپ ہوئے اور رائل کالج آف سرجن اینڈ فزیشن آئرلینڈ سے ایف، آر، سی، ایس اور ڈی، پی، ایچ کی ڈگریاں حاصل کر کے ۱۹۱۱ء میں مراجعت فرمائے وطن ہوئے اور اس کے بعد ۱۹۱۳ء میں سیلون جا کر وہاں دو سال تک ہاؤز سرجن اور ہلتھ آفیسر کی حیثیت سے اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی

ستعدی اور جفاکشی سے انجام دیتے رہے اور ۱۹۱۶ء میں حیدرآباد دکن واپس ہوئے
۔ ر فروردی ۱۳۲۵ف کو بحیثیت نائب ناظم حفظان صحت ورنگل ومیدک سلک
ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم امرداد ۱۳۲۷ف کو مددگار ناظم طبابت
لدہ ہوئے۔ ۵ رمہر ۱۳۳۰ف کو سول سرجن گلبرگہ کی خدمت پر مامور اور دواخانہ
افضل گنج میں کارگزار رہے۔ ۵ رمہر ۱۳۳۱ف سے ۲۹۔ دی ۱۳۴۶ف تک سیول
سرجن گلبرگہ کی حیثیت سے گلبرگہ میں رہکر ہزاروں مریضوں کا علاج کرکے آپنے
علمی تجربہ اور مہارت میں معقول اضافہ فرمایا اور یکم بہمن ۱۳۴۶ف کو سیول سرجن دواخانہ
افضل گنج مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اسی خدمت پر فائز اور کارگزار ہیں۔ اپنے
مفوضہ خدمات کو نہایت عمدگی اور دلدہی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ نہایت
لائق ہوشیار ڈاکٹر ہیں۔ آپ کی تشخیص اور تجویز لاثانی اور طبی لیاقت بے مثل و
نظیر ہے۔ ایل۔ ایم۔ اینڈ یس (بمبئی) ایف، آر، سی، یس اور ڈی، پی، ایچ (انگلینڈ)
کی ڈگریاں آپ کے ایک اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔ فن جراحی میں
تیز دست ہیں۔ تمام شہر میں آپ کے علاج کی دہوم ہے۔ امیر وغریب بکثرت رجوع
ہوتے ہیں۔ خداوند عالم نے آپ کے ہاتھ میں شفابخشی ہے۔ جب ہی تو ہزاروں
مریض آپ سے رجوع ہوکر اپنا علاج کرواتے اور دلی دعاؤں سے آپ کو مالامال
کرتے ہیں۔ نہایت ہمدرد، خوش مزاج، غریب پرور اور ہردلعزیز ڈاکٹر ہیں۔ غریبوں
کے امن و آسایش کے لئے ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچاتے ہیں۔ چھ ہزار سے زائد روپیہ
آپ نے غریبوں کی ہمدردی کے لئے صرف فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ پانورا ماپاسنٹ نامپلی
حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۴)

سیتا بائی صاحبہ آزرانی ....) آپ راجہ رگھوتم پرشاد آں جہانی کی

محل خرد اور سمستان گنگا کھیڑ کی والیہ ہیں۔ آپ کو عدالتی و فوجداری اختیارات حاصل ہیں۔ مالی و انتظامی امور کی صلاحیت بھی آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ ہر وقت آپ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبود کا خیال رہتا ہے۔ آپ کی جاگیرات میں امدادی مدارس اور شفاخانے قایم ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا مستقر گنگا کھیڑ ہے۔ گنگا کھیڑ پربھنی تا پرلی ریلوے لائن کا ایک بڑا اسٹیشن ہے۔ یہ مقام نہایت پرفضا اور یہاں کی آب و ہوا نہایت خوش گوار و صحت بخش دریائے گوداوری کے کنارے واقع ہے۔ جس میں بڑے بڑے گھاٹ اور قابل دید اور خوش نما مندر تعمیر شدہ ہیں خصوصاً آپ کی رہایش کا عالیشان بنگلہ جو انگریزی بنگلہ کے نام سے موسوم ہے اور جس کے بالائی حصہ سے دریائے گنگ گھاٹ کا نظارہ ہوتا ہے فن تعمیر کا اعلیٰ نمونہ اور آپ کے ذوق تعمیر کا پتہ دیتا ہے۔ آپ کے اسٹیٹ سے کشن مندر اور بالاجی کے مندر اور دیگر مذہبی اور مقدس معابد و مساجد کے لئے معاشیں مقرر ہیں۔ آپ انتظامی امور کی انجام دہی کے علاوہ مذہبی رسوم کی بجا آوری اور یاد الہی میں منہمک رہتی ہیں۔ آپ اپنے ملازموں کے ساتھ شفقت پیش آتی ہیں اور رعایا کی ہمدردی کو اپنا فریضہ سمجھتی ہیں۔ سب سے بڑی خوبی جو آپ میں ہے وہ اپنے مالک مجازی اعلیحضرت قدر قدرت سے عقیدتمندی و وفاشعاری ہے جو ورثتاً آپ کے حصہ میں آئی ہے۔ چنانچہ سلور جوبلی مبارک کی تقریب کے موقع پر آپ نے اپنے سمستان اور دیوڑھی بلدہ میں غربا و مساکین کو کھانا کھلایا اور پارچہ جات تقسیم کئے اور برہمنوں سے پوجا پاٹ کروا کے شاہ جمجاہ و شاہزادیان و شاہزادگان دام اقبالہم کی ازدیاد عمر و اقبال و صحت و سلامتی کی دعا کروائی اور عائدین و معززین بلدہ کو مدعو کرکے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جشن منایا اور اپنی دیوڑھی کو برقی قمقموں سے بقعۂ نور بنادیا اور ظل سبحانی کی تصویر مبارک کو پھول کے ہار پہنائے۔ حاصل کلام یہ کہ آپ نے ہزار دل

روپیہ اس مبارک و مسعود تقریب کے موقع پر خرچ کر کے شاہ پرستی اور عقیدتمندی و وفا کیشی کا ثبوت دیا۔ افسوس کہ آپ کو کوئی اولاد نہیں اس لئے منظوری تہنیت کی کارروائی فرمارہی ہیں۔ امید توی ہے کہ بہت جلد اس کی نسبت فرمان مبارک شرف صدور لائے۔ آپ نہایت رحمدل، نیک سیرت اور عالی ہمت رانی ہیں۔

آپ کا پتہ دیوڑھی راجہ رگھوتم راؤ آنجہانی شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۵)

سید عباس صاحب (نواب ....) آپ نواب میر شمشیر حسین خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر ابوالقاسم خاں مرحوم کے نبیرۂ خرد اور نواب سید مصطفیٰ صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ چودہ برس کے تھے کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے کم ہوگیا۔ آپ اپنے شفیق اور مہربان بھائی کے زیر نگرانی اردو، فارسی اور عربی و انگریزی کی تحصیل کی۔ آپ کے بڑے بھائی کے پدرانہ سلوک نے بہت جلد آپ سے شفقت پدری کو بھلا دیا۔ آپ اپنے بڑے بھائی کی عزت اور ان کا ادب ایسا کرتے ہیں جیسا کہ ایک سعادت مند لڑکا اپنے باپ کی عزت اور حرمت کرتا ہے آپ نہایت خوش سیرت، نیک اطوار اور سعادت مند نواب ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ کوچۂ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۶)

سید علی صاحب ایڈوکیٹ (مولوی حکیم ....) آپ کی ذات ستودہ صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں آج ممالک محروسہ سرکار عالی کا بچہ بچہ آپ کو جانتا ہے دنیائے وکالت میں آپ کی خاصی شہرت ہے۔ ایسا کون ہے جو آپ کے نام سے

واقف نہ ہو؟ آپ اُن نامور وکلائے حیدرآباد سے ہیں جن کی ذات عالی پر نہ صرف قانون بلکہ مادر وطن سرزمین حیدرآباد دکن کو ناز ہے۔ بیان قلمبند کرانے نظائر پیش کرنے جرح و بحث میں آج آپ اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ موکلین سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ ایک دفعہ مقدمہ سمجھنے کے بعد موکلین کو بار بار یاد دہی کرنے یا مقدمہ سمجھانے کی قطعاً زحمت نہیں دیتے، آپ نے وہ خداداد حافظہ پایا ہے کہ ایک ہی نظر میں مقدمہ پر کافی عبور حاصل کر لیتے ہیں اور اپنے موکل کو کامیاب بنانے کے لئے اپنی انتھک قانونی کوشش کام میں لاتے ہیں۔ جہاں تک دیکھا گیا ہے ایسے ہی مقدمات میں وکالت قبول کرتے ہیں جن میں قانوناً کامیاب ہوسکتے ہیں۔ ورنہ بڑے بڑے محنتانہ کے مقدمات بھی واپس کر دیتے ہیں۔ آپ کی فرض شناسی بینچ دربار میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہے اسی لئے آج دنیائے وکالت میں آپ کا بول بالا ہے۔ فوجداری مقدمات میں آپ کا نام تمام قابل وکلا سے پہلے آتا ہے۔ آپ کا وجود داہل مقدمات کے لئے مغتنمات سے ہے۔ آپ کی قابلیت اعلیٰ ہے۔ پبلک کی بے لوث خدمت گزاری اور بلدی امور سے آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ یہ دیکھکر آپ کو گورنمنٹ آصفیہ نے مجلس بلدیہ کی رکنیت کے لئے سرکاری طور پر منتخب فرمایا ہے۔ گورنمنٹ عالیہ آصفیہ کے ہم شکر گزار ہیں کہ مجلس بلدیہ کے لئے اس نے ایسے نمائندہ کو منتخب فرمایا ہے۔ جو گورنمنٹ کا حقیقی طرفدار اور پبلک کے حقوق کا سچا محافظ ہے۔ آپ کی قابلیت کی وجہ سرکار عالی نے آپ کو ایڈوکیٹ بھی مقرر فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ "دارالشفا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۷)

سید علی خاں بہادر (نواب ....) آپ نواب میر غلام عسکری خاں

صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم کے فرزند سوم اور نواب میر لطف علی خاں صارم جنگ عزیز الدولہ بخشی الملک مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ بمقام حیدر آباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول میں ہوئی۔ سینئر کیمبرج تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بعض ناگزیر وجوہ کی بناء پر آپ نے تعلیم ترک کردی اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں فنون سپہ گری سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ شہسواری بھی جانتے ہیں۔ بتقریب جشن چہل سالہ جوبلی حضرت غفران مکان ۱۳۲۳ھ میں جب آپ کے والد ماجد (نواب میر غلام عسکری خاں صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم خطاب مستطاب اعتصام الملک ومنصب چار ہزاری وسہ ہزار سوار وعلم ونقارہ و پالکی جھالر دار سے سرفرازی پائے تو اسی موقع پر آپ بھی خطاب خانی وبہادری ومنصب یکہزاری سے متعز ہوئے۔ آپ کی شادی نواب میر مہدی حسین خاں صاحب کی صاحبزادی سے ۱۵ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۲ھ کو ہوئی۔ اس تقریب میں اعلیحضرت بندگانعالی مع شاہزادگان بلند اقبال وشاہزادیان فرخندہ فال شرکت فرما کر آپ کو افتخار بخشا۔ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ کو حضرت اقدس واعلی نے آپ کے مکان پر جلوہ افروز ہو کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ آپ ایک عالیشان خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن، ہر دلعزیز، ہمدرد بنی نوع اور رجستہ خصلت نواب ہیں۔ دیوڑھی دربار کی عزت رکھتے ہیں۔ آپ کا حلقہ اثر وسیع ہے۔ آپ کا پتہ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۸)

سید مصطفی صاحب (نواب ---------) آپ نواب میر شمشیر حسین خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب میر ابوالقاسم خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ انگریزی، فارسی، اردو

عربی میں عالم ہیں۔ انتظامی امور میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ اپنے چھوٹے بھائی نواب سید عباس صاحب کو مثل اپنی اولاد کے عزیز رکھتے ہیں اور بجائے پدران کی سرپرستی فرماتے ہیں۔ جب ہی تو سید عباس صاحب نے اس شفقت کے مقابل شفقت پدری کو فراموش کر دیا۔ آپ اپنے والدین کے انتقال کے بعد انہیں جو اس وقت صرف چودہ برس کے تھے تعزیتی پرسے میں سوغات حقوق کلائیت سرکار عالی اپنی خوشی و رضامندی سے عطا کروایا۔ نیز جاگیرات کے منتہیات بھی انہی کے نام جاری کروائے۔ آپ کا برادرانہ سلوک قابل تقلید ہے اگر ان کی تتبع قرار واقعی طور پر کی جائے تو ہمیں یقین ہے کہ وہ جاگیردار جو آج آپس کے جھگڑوں میں ایک کثیر رقم نذر وکلاء اور رسوم مال کرتے ہیں جس سے جاگیرات زیر بار قرضہ سودی ہو کر افلاس و تباہی کا باعث ہوتے ہیں اس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وہ محفوظ ہو جائیں گے۔ آپ ایک دوراندیش، ملنسار، ہوشیار و تعلیم یافتہ نواب ہیں۔ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ آپ کا یہ سلوک اور اتفاق نہ صرف قابل تقلید ہے بلکہ لایق صد تحسین و آفرین ہے۔ آج تک کوئی ایسی نظیر ہم کو نہیں مل سکتی کہ بڑا بھائی اپنے جائز حقوق اپنے چھوٹے بھائی کے حق میں منتقل کر دیا ہو۔ آپ زیارات مقامات مقدسہ عراق و ایران سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ کوچۂ ایرانی حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۴۸/۱)

سید یعقوب صاحب (مولوی ---------) آپ مولوی سید مرتضیٰ صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ ۱۱ر تیر ۱۳۰۱ف کو بمقام ہنگیر پیدا ہوئے۔ آپ السنہ مشرقیہ میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ عربی، فارسی، اردو میں لایق۔ سیاق و سباق سے ماہر، انگریزی

سے بھی واقف اور امتحان جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ یکم تیر ۱۳۲۳ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ابتداءً آپ کا تقرر محکمۂ عدالت و کوتوالی و امور عامہ میں ہوا۔ اس کے بعد سررشتۂ انجمن اتحاد باہمی میں اپنی حسن کارگزاری کے باعث منتظم پیشی مقرر ہوئے اور خدمت اسپکٹری پر ترقی پائے۔ دیہات کی غریب رعایا کی فلاح و بہبود کے کام سے آپ کو خاص شغف ہے۔ آپ نے اپنے علاقہ میں اس قدر محنت و ہمدردی سے رعایا کی خدمات انجام دیں کہ رعایا آپ کو دیولو (فرشتہ صفات) کے نام سے مخاطب کرنے لگی۔ مہتمم اوقاف مذہبی بلدہ کی خدمت پر آپ یکم امرداد ۱۳۳۹ف کو منعم اور ۱۰ امرداد ۱۳۳۹ف کو مستقل ہوئے۔ اواخر ۱۳۴۴ف تک آپ نے اکثر اضلاع کا دورہ کیا اور اصلاح مسلمانان دیہات اور اوقاف، اماکن مذہبی اور انجمن ہائے اسلامیہ کے کام میں خاص دلچسپی لی۔ اور اواخر ۱۳۴۶ف تک قریب قریب تمام اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی کا دورہ فرما کر اوقاف اور اماکن مذہبی میں نمایاں اصلاحات عمل میں لائیں۔

آج کل آپ بلدہ کے اوقاف کی تنظیم میں مشغول ہیں اور اپنے سررشتہ میں نہایت ہردلعزیز ہیں اور اپنے خدمات نہایت خوش اسلوبی، مستعدی و جفاکشی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے معلومات نہایت وسیع اور آپ میں انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ ایک فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :- نامپلی حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپ کے نام کا سرحرف (ش) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں، تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ
حیدر آباد دکن

شام راج راجونت بہادر (راجہ.........) آپ راجہ رائے رایاں
لچھمن راؤ آں جہانی کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ بتاریخ ۲۶۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۶ھ پیدا
ہوئے اور اپنے والد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں اردو
فارسی، انگریزی، تلنگی و سنسکرت پر عبور حاصل فرما لیا۔ مسٹر ڈبلیو جے، بر ینڈر گھاسٹ
سابق پرنسپل نظام کالج آپ کے نگران کار تھے۔ آپ کے ابتدائی تعلیم کا دور خوشگوار
گزرا۔ مدرسۂ عالیہ میں شریک ہو کر ہائی اسکول کا کورس کامیابی کے ساتھ ختم فرمایا۔
آپ ہمیشہ اپنی جماعت کے طالب علموں سے اول رہا کرتے تھے ہائی اسکول کا کورس
ختم فرما کر آپ نے سررشتۂ مالگزاری کی ٹرینگ اور مال کے کام میں وسیع تجربہ حاصل
فرمایا۔ آپ فطرتاً نہایت ذہین و طباع واقع ہوئے ہیں اور آپ کی لیاقت و
قابلیت مسلمہ ہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا اور
اسٹیٹ بوجہ آپ کی کمسنی کے زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا۔ اعلیٰ حضرت
بندگان عالی خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ نے آپ کی انتظامی قابلیت اور خاندانی وفاشعاری کو
اور کارہائے نمایاں کے مدنظر ذریعہ فرمان واجب الاذعان مترشدہ ۱۸۔ شعبان المعظم
سنہ ۱۳۴۶ھ اسٹیٹ کے واگزاشت کا حکم نافذ اور بتقریب سالگرہ ہمایونی سنہ ۱۹۳۰ء راجونت

کے خطاب سے آپ کو مفتخر و ممتاز فرمایا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار اور رعایا پرور علم دوست اور ہر دلعزیز راجہ ہیں۔ ۲۵؍ صفر ۱۳۵۴ھ کو آپ صدر المہامی تعمیرات سرکار عالی کی خدمت پر فائز ہو کر اس وقت تک اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ آپ سے رعایا و راعی ہر دو خوش۔ آپ کے ملازمین و ماتحتین آپ کے مدح خواں۔ آپ کا انتظام قابل تحسین و آفریں۔ آپ کو فن موسیقی سے بھی فطری انس ہے۔ آپ کا مکان قدیم و جدید فن تعمیر کا مرقع ہے۔ اور آپ کا کتب خانہ نایاب و کمیاب کتب قلمی و مطبوعہ ہر علم و فن کا مخزن ہے۔ اکثر و بیشتر فرصت کا وقت آپ مطالعہ کتب میں صرف فرماتے ہیں۔ آپ کو اپنی رعایا کی فلاح و بہبودی کا ہر وقت خیال رہتا ہے۔ جس طرح حضرت غفران مکان کے الطاف شاہانہ آپ کے والد پر مبذول تھے۔ اسی طرح حضور پرنور بندگانعالی کے الطاف و عنایات بے پایاں آپ پر مبذول رہتے ہیں۔ آپ کا پتہ، شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۰)

شجاعت حسین خاں صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب میر مراد حسین خاں صف شکن جنگ مرحوم کے فرزند دوم اور نواب سلطان نواز الملک مرحوم (نواب تاڑبن) کے پوترے اور نواب میر جعفر حسین خاں صف افگن جنگ مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ ۱۳؍ اربیہن ۱۳۱۵ف کو پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں ہوئی۔ اس کے بعد مختلف علوم و فنون کی تحصیل لایق و فایق اساتذہ سے خانگی طور پر کی۔ زبان انگریزی فارسی، تلنگی، مرہٹی، ہندی اور اردو سے بخوبی واقف ہیں آپ کو شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم ہے۔ شجاعت تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا کلام شستہ اور سلیس ہوتا ہے

قانونی امتحانات جوڈیشل و محکمۂ مال وغیرہ میں بھی کامیاب ہیں، مردانہ کھیلوں کا شغف اور فنون سپہ گری و شہسواری میں بھی دخل رکھتے ہیں، بنوٹ جانتے ہیں۔ نشانہ اندازی میں بھی اپنی آپ نظیر ہیں۔ فن باغبانی و زراعت کا شوق لائق صد ستائش ہے۔ پرورش پرندگان کا شوق و ذوق آپ کے ایک قدامت پسند نواب ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ کبوتر، باز، بحری، شاہین، شکرہ، بلبل، فاختہ، تیتر، بٹیر، مرغ وغیرہ وغیرہ بوقت فرصت آپ کے مشاغل دلچسپی ہیں اور ان کی پرورش کرنے کے علم میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔ فٹ بال، ہاکی، کرکٹ، ٹینس اور پولو کا بھی زمانۂ ماضی میں شوق تھا۔ آپ مددگار نظم جمعیت کے عہدہ پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپکے بے لوث خدمات، مستعدی اور خاندانی وجاہت کے مدنظر یقین ہے کہ بہت جلد آپ کسی اعلیٰ عہدہ پر سرفراز فرمائے جاکر ملکی اعلیٰ خدمات کی انجام دہی کا موقع پائیں گے آپ ان تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک امیر میں ہونی چاہئیں۔ آپ علم دوست غریب پرور، ہمدرد اور ہردلعزیز نواب ہیں۔ ہرکسی سے نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں۔ آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ سب سے بڑی خوبی آپ کی یہ ہے کہ آپ میں جذبۂ شاہ پرستی ہے۔ آپ کا خاندان ہمیشہ سے مورد الطاف شاہان وقت رہا ہے۔ چنانچہ اب بھی حضرت اقدس و اعلیٰ عید الفطر اور ایام عزا میں بمقام تاڑبن رونق افروز ہو کر آپ کے خاندان کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔

آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد بہن نوابہ فاطمہ بیگم مرحومہ سے ہوئی جو نواب علاؤالدین خان مرحوم کی صاحبزادی تھیں آپ کا سلسلۂ نسب نواب سرفرازالدولہ مرحوم سے ملتا ہے جو شمس الامراء نواب تیغ جنگ بہادر کے ہم جد اور ریاست ابڈپیدا کے معزز جاگیردار تھے۔ مرحومہ کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب میر تلاوت حسین خاں عرف میر ثاقب حسین خاں (جو آپ کے زیر نگرانی تحصیل علم میں مشغول ہیں)

تین صاحبزادیاں (۱) اقبال فاطمہ عرف داور النساء (۲) تاج فاطمہ عرف طالع یاور بیگم (۳) بدر فاطمہ عرف سیدۃ النساء ہیں۔ آپ کا پتہ۔ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۱)

شمس الدین خاں صاحب (نواب محمد.......) آپ نواب محمد سلطان الدین خاں نظام نواز جنگ سوم کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز قابل نواب ہیں۔ آپ کو علم و ادب میں بیحد دلچسپی اور انہماک ہے۔ آپ بہت ہی مفید اور مصلحانہ خیالات رکھتے ہیں۔ بلدہ حیدرآباد کے بعض اخبارات و رسائل میں آپکے مضامین بھی نکلتے ہیں۔ طرز تحریر نہایت شستہ، سلجھا ہوا اور موثر ہوتا ہے۔ انگریزی ادب و زبان میں بھی اچھا ملکہ ہے۔ آپ معزز والنیٹر کور کے ایک رکن ہیں آپ کا پتہ کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۲)

شنکر پرشاد صاحب (رائے........) آپ حیدرآباد کے طبقہ معززین کے ایک رکن اور برگزیدہ ہستیوں سے ہیں۔ آپ کے افراد خاندان ملک و مالک کی خدمات میں شہرۂ آفاق اور اسی باعث مناصب و جاگیرات سے سرفراز ہوئے ہیں۔ آپکی ولادت ۱۰ ارامرداد ۱۲۹۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر کے مدرسہ میں ہوی (جس کو آپ کے بزرگ خاندان راجہ بنسی لعل بہادر نے قایم فرمایا تھا اور جو اب ہائی اسکول مفید الانام سے موسوم ہے)۔ ابتدائی تعلیم کے ختم ہونے پر نظام کالج میں زیر تعلیم رہے جہاں سے آپ مدراس یونیورسٹی کے گراجویٹ ہوئے۔ ریاضی سے آپ کو ہمیشہ فطری دلچسپی رہی۔ امتحان بی۔ اے میں تمام یونیورسٹی

میں بہ مضمون زبان فارسی اول رہنے اور بمضمون تاریخ امتیازی کامیابی کی وجہ آپ کو کالج سے تمغہ بھی دئے گئے۔ اس کے بعد بحکم سرکار اولاً آپ معتمدی عدالت میں اور بعدہٗ محکمۂ فینانس میں کارآموز مقرر کئے گئے۔ آپ کے میلان و رجحان طبعی کے لحاظ سے سرجارج کیاسن واکر معین المہام وقت (فینانس) نے آپ کا ابتدائی تقرر سررشتۂ فینانس میں فرمایا۔ زاں بعد بلحاظ کارروانی خدمت سوم تعلقداری سررشتۂ مال میں آپ کی خدمات منتقل ہوئیں۔ اس کے بعد آپ مددگار اگزامنر آف اکونٹس و مددگار ناظم تنقیح حسابات مال کی خدمات پر وقتاً فوقتاً ترقی کے ساتھ فائز ہوتے رہے اور اواخر ۱۳۲۲ف میں بحیثیت مددگار صدر محاسب سرکار عالی مامور فرمائے گئے۔ علاوہ مددگاری و صدر محاسبی کے بعطائے الونس علی الترتیب ڈیٹ کمیشن و رجسٹراری کوآپریٹیو سوسائٹی کا مختص کام بھی آپ کے تفویض رہا۔ ضمن ٹائیم اسکیل ۱۳۳۱ف میں آپ کی تنخواہ کا ایک خاص اسکیل مقرر فرمایا گیا۔ اور ۱۳۳۵ف میں زائد از اسکیل جائداد نائب صدر محاسب قائم اور تقرر سے مفتخر فرمایا گیا۔ آپ کی کارگزاری بحیثیت مددگار صدر محاسب و نائب صدر محاسب نہ صرف مستحسن بلکہ حکام عالیمقام کی نظروں میں قابل تحسین و باعث خوشنودی رہی چنانچہ اکثر مواقع پر منجانب سرکار تحریراً اظہار پسندیدگی فرمایا گیا۔ تنظیم جدید صدر محاسبی سرکار عالی کے بعد آپ خدمت اگزامنری سیول و ملٹری اکونٹس سرکار عالی پر منتخب و مامور فرمائے گئے۔ تھوڑے ہی عرصہ بعد بعطائے توسیع ۲۰ ارامرداد ۱۳۳۶ف سے خدمت جلیلہ صدر محاسبی سرکار عالی پر مستقلاً آپ فائز ہوئے۔

خدمت صدر محاسبی پر آپ کی ماموری سررشتۂ حساب میں ہمہ جہتی ترقی و بیداری کے جدید باب کا اضافہ کرتی ہے۔ رفتار کار، انفصال مقدمات، بلا درنگ مستحقین کے حقوق کا منصفانہ تصفیہ ہونے لگا۔ غرض کہ آپ کے عہد میں دفتری اشتراک عمل

وتعاون کی لہر جاری وساری اور عمال کی ترقیات وحوصلہ افزائیاں اچھے کارکنوں کا ہرطرف اضافہ ہونے لگا۔ بلاخوف تردید ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنی روایتی ہمدردی وخلق ومروت سے ماتحتین کے قلوب پر حکمراں ہیں۔ آپ کا پتہ۔ ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۳)

شنکرما صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ درگا ریڈی آں جہانی کی اکلوتی دختر سمستان پا نیا بیٹہ کی منظورہ وارث اور صحیح حق دار ہیں ۱۳۰۷ف میں پیدا ہوئیں صرف ڈیڑھ سال کی تھیں کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنی چاہنے والی اور مہربان والدہ محترمہ (رانی وینکٹ لچھماما صاحبہ) کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اولاً گھر ہی پر اردو، انگریزی، تلنگی اور زنانہ جملہ فنون خانہ داری وغیرہ اور خصوصاً دستکاری میں اچھی مہارت حاصل کی۔ زاں بعد زنانہ ہائی اسکول نام پلی میں شریک ہوکر اعلیٰ تعلیم پائی اور ایک عرصہ دراز تک اپنی والدہ محترمہ کے زیر ہدایات سمستان کے کاروبار کی دیکھ بھال فرما کر ایک بڑی حد تک اس کے انتظام کی قابلیت پیدا کی ہیں ۱۳۱۷ف میں آپ کی شادی آپ کے حقیقی ممیرے بھائی راجہ وینکٹ پرتاپ ریڈی صاحب آنجہانی سے باجازت ملازمان بارگاہ خسروی ہوی۔ ۵/ اردی بہشت ۱۳۳۶ف کو آپ بیوہ ہوئیں آپ کے دولت اولاد سے محروم ہونے کی وجہ آپ نے اپنے دیور ناگا ریڈی صاحب کے فرزند اکبر سرینواس ریڈی کو اپنی فرزندی میں لیا۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ رانی ہونے کے علاوہ مذہب اور پردہ کی بڑی پابند ہیں۔

آپ کا پتہ۔ کنٹہ روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۴)

شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر (نواب ......) آپ کا نام محمد ابوالحسن خاں ہے۔ آپ نواب محمد کاظم علی خاں شوکت جنگ حسام الدولہ مرحوم کے خلف اکبر نواب محمد ابوالحسن خاں مینظیر جنگ ضرغام الدولہ معین الملک مرحوم کے لائق پوتے ہیں۔ آپ نے اردو فارسی میں انتہائی درجہ تک تعلیم حاصل کرکے اسناد حاصل فرمائے ہیں اور اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد تمامی اعزاز و مناصب و جاگیرات و خطابات آبائی سے سرفرازی پائے اور اپنی تعلیم کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوئے ذاتی ذوق و شوق کی وجہ بہت جلد میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ آپ بیس سال کے تھے کہ آپ کے سر سے آپ کے والد بزرگوار کا سایہ اٹھ گیا۔ والد کے انتقال کے بعد آپ قانون کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس میں نیز مال اور عدالتی سررشتہ جات کے امتحانات میں آپ نے بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ مجلس آئین و قوانین اور صفائی بلدہ چادر گھاٹ کے رکن و میر مجلس ایک زمانہ تک رہکر ملکی خدمات انجام دئے آپ سیر و سیاحت کے بڑے دلدادہ ہیں۔ چنانچہ ہندوستان کے بڑے بڑے مشہور مقامات کی آپ نے سیاحت فرمائی اور دوران سیاحت میں وہاں کے حالات آئین و قوانین طرز حکومت و معاشرت کی اچھی اسٹڈی کی، آپ کے جنرل معلومات کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ اب بھی آپ اپنے معلومات کو وسعت دینے میں ہمیشہ کوشاں ہیں۔ امرائے حیدرآباد دکن میں آپ کی ایک ممتاز ہستی ہے۔ آپ کو ملازمان بندگان عالی مدظلہم العالی سے خاص عقیدت ہے اور وفاشعاری و فرماں برداری و جاں نثاری آپ کا آبائی شیوہ ہے چنانچہ آپ بھی الولد سر لابیہ کے مصداق ملک و مالک کی بہی خواہی کو اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں، ہمیشہ ظل اللہ کی مداحی میں رطب اللسان رہتے ہیں جو آپ کی عین عقیدتمندی و سعادتمندی پر دال ہے۔ وضع ایرانہ کے پابند

عالی حوصلہ، زندہ دل، علم دوست، سادات نواز غریب پرور امیر ہیں۔ نہایت حلیم الطبع، منکسر المزاج نواب ہیں۔ باوجود جاہ و جلالت، شان و شوکت کے غرور و تمکنت آپ میں نام کو نہیں، ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں غریبوں سے نہایت تپاک سے ملتے ہیں۔ اہل علم کی عزت اور سادات کی حرمت کرتے ہیں خلق کی خدمت اور ان کے ساتھ دامے درمے قدمے سخنے سلوک کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ آپ کی شادی آپ کے والد مرحوم کے عین حیات ہی میں نواب میر مہدی علیخاں شمشیر جنگ اول مرحوم معین المہام و رکن کبینٹ کونسل کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوی آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب محمد کاظم علی خاں صاحب بی۔اے (عثمانیہ) اور (۲) نواب محمد جعفر علی خاں صاحب اور تین صاحبزادیاں (۱) محل نواب مرزا حسین خاں مرحوم خلف نواب معتمد الدولہ (جن کے فرزند نواب مرزا احمد علی خاں صاحب ہیں) (۲) محل نواب عنایت جنگ بہادر اور (۳) محل ڈاکٹر نواب سید محمد جعفر ظل الفضاء صاحب ہیں۔ آپ کا پتہ :- شوکت منزل واقع بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۵)

شہید یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام نام میر مہدی علی اور تخلص شہید ہے۔ آپ ڈاکٹر میر یوسف علی صاحب مرحوم (جو نواب سر سالار جنگ مختار الملک مرحوم و عماد السلطنہ سالار جنگ ثانی کے اسٹاف سرجن تھے) کے فرزند اور ڈاکٹر مرزا علی خاں حکیم الممالک طبیب خاص حضرت غفران مکان رح کے بھتیجے اور سید زین العابدین صاحب طباطبائی المعروف بہ مرزا ہمدم استاد مہاراجہ چندو لعل آنجہانی مدار المہام وقت کے پوتے ہیں۔ آپ ۲۳ اردی بہشت ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے اور اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اردو فارسی عربی اور انگریزی کی اچھی تعلیم حاصل

فرماکر بتاریخ ۲۴ بہمن ۱۳۳۱ف بہ حیثیت منصرم مہتمم صدر خزانہ ضلع ورنگل سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے زاں بعد ۴ آبان ۱۳۳۳ف کو مہتمم صدر خزانہ ضلع کریم نگر اور ۱۱ فوردی ۱۳۳۷ف کو مہتمم صدر خزانہ ضلع گلبرگہ شریف کی خدمت پر مستقلانہ کام انجام دیا۔ اور ۲۷ مہر ۱۳۳۹ف کو منیجر کنٹرولس آفس حیدرآباد مقرر ہوئے۔ علاوہ اپنی خدمت مفوضہ کے آپ نے محل مبارک شہزادہ والا شان کرنل نواب معظم جاہ بہادر بالقابہم کو زبان اردو کی تعلیم دینے کا اعزاز بھی حاصل فرمایا اور ۱۳۴۵ف کی سیاحت یورپ میں آپ کو شہزادہ موصوف کی ہمرکابی اور مصاحبت کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ آپ ایک زندہ دل، خوش خلق، پابند صوم وصلواۃ وبہی خواہ ملک وجاں نثار مالک نواب ہیں۔ آپ کی پہلی شادی میر حمید علی صاحب مرحوم (داماد مولوی میر اصغر حسین صاحب ناجی مرحوم معتمد نواب فخر الملک کی دختر سے اور دوسری شادی ڈاکٹر میر احمد علی صاحب زیدی سابق جیل سرجن سے ہوی۔ آپ کے فرزند اکبر میر عابد علی صاحب سعید ہیں۔ آپ کا پتہ ۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

۱۵۵
―
ا

شاہ نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام میر امانت حسین خان ہے

آپ نواب میر سرفراز حسین خان، صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک ثانی مرحوم کے پانچویں صاحبزادے اور نواب میر غلام حسین خان حسام الدولہ فخر الملک اول کے پوتے اور نواب میر اسد علیخان، نظام یار جنگ، نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں مرحوم کے بھتیجے ہیں، آپ کی ولادت بلدۂ حیدرآباد دکن میں ہوئی اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی لائق وفایق اساتذہ سے اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر

(جو آپ جیسے امراء زادگان کے شایان شان ہو) حاصل فرمائی، زاں بعد انگریزی کی تحصیل میں مشغول ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر اور فنون سپہ گری اور شہسواری میں یدطولیٰ رکھتے ہیں۔ گھوڑے کی سواری کے بیحد شوقین ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، مردم شناس، ذی وجاہت، علم دوست اور روشن خیال امیر ابن امیر ہیں ذاتی اور خاندانی امارت کے باوجود ادنیٰ و اعلیٰ سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ ارم نما، ایرناگرہ، حیدرآباد دکن ہے۔

ص

۱۵۶۔ صادق علی صاحب (مولوی میر........)

۱۵۷۔ صمدیار جنگ بہادر (نواب ......)

۱۵۸۔ صغرا ہمایون مرزا صاحبہ (بیگم.........)

۱۵۸/۱۔ صمصام شیرازی (آقا........)

صادق علی صاحب (مولوی میر..........) آپ سادات کاظمی سے ہیں۔ آپ مولوی سید نظام الدین صاحب منصبدار مرحوم کے فرزند اور مولوی سید علی رضا صاحب مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ ۹ر خورداد ۱۲۹۱ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اپنے والد بزرگوار کے زیر نگرانی لائق و فائق اساتذہ سے اردو، فارسی کی خانگی طور پر تعلیم حاصل فرمائی۔ زاں بعد یہاں کی درسگاہوں میں شریک ہو کر انگریزی کی تحصیل فرمائی۔ اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ انتظامی امور میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ ۲۔ آبان ۱۳۱۱ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۶ر فروری ۱۳۲۲ف کو مہتمم ٹپہ درجہ سوم میدک ہوئے اسی حیثیت سے آپ نے اضلاع ورنگل اور میدک میں خدمت انجام دی۔ ریلوے میل سرویس بلدہ کے مہتمم بھی رہ چکے ہیں۔ یکم آذر ۱۳۲۲ف کو مہتمم ٹپہ ضلع میدک پر آپ کو ترقی ملی اور اسی حیثیت سے آپ نے اورنگ آباد پر بھی کام کیا۔ آپ نے اکثر مرتبہ مددگار نظامت ٹپہ اور نائب نظامت ٹپہ کے خدمات انجام دیئے۔ اس وقت آپ مددگار ناظم ٹپہ کی خدمت پر مامور اور کارگزار ہیں۔ نہایت متقی، پرہیزگار، متدین اور بے لوث حاکم ہیں شیعہ یتیم خانہ حیدرآباد آپ کی قومی سرپرستیوں کا نتیجہ ہے۔ علاوہ سرکاری مصروفیات

کے یتیم خانہ کے کام میں آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ صرف فرماتے ہیں۔ آپ کا
پتہ، جام باغ دارالشفا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۷)

صمد یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام عبدالصمد خاں ہے
آپ ۲۲ ڈسمبر ۱۸۸۳ء کو نارتھ انڈیا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے علیگڈھ کالج میں بیان
اساتذہ و طلباء کے اپنی طالب علمی کا زمانہ بڑی شان سے گزارا اور بی۔ اے کے امتحان
میں پنجاب یونیورسٹی سے کامیابی حاصل فرمائی۔ اسی زمانہ میں علیا حضرتہ بیگم صاحبہ
بھوپال کو اپنی ریاست کے لئے چند انگریزی داں جوانوں کی ضرورت پیش آئی۔
انمیں منتخب کردہ امیدواران ملازمت فارغ التحصیل کے منجملہ ایک آپ بھی تھے۔ اس
سلک ملازمت میں داخل ہوکر آپ نے نہایت مستعدی و دلچسپی و دیانتداری و
جفاکشی سے اپنے فرائض منصبی (معتمدی فوج) کو انجام دے کر بھوپال کی سوسائٹی
کو اپنی خوش اخلاقی کی بدولت چند ہی دنوں میں مسخر فرمالیا اور علیا حضرتہ بیگم
صاحبہ بھوپال کی ہمراہی کا سفر و حضر میں آپ کو شرف حاصل رہا۔ اور اسی دوران
میں اکثر اوقات آپ حیدرآباد تشریف لائے۔ بالآخر یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو حسب
فرمان خداوندی آپ کا تقرر معتمدی صنعت و حرفت پر منصرمانہ عمل میں آیا اور اس
خدمت پر ۹ اسفندار ۱۳۳۲ف کو منتقل ہوئے۔ اس کے بعد ۱۱ امرداد ۱۳۳۶ف
کو منصرم معتمد فوج مقرر ہوئے۔ بتقریب سالگرہ مبارک ۱۳۴۲ف بارگاہ خسروی
سے آپ کو "صمد یار جنگ" کا خطاب مستطاب عطا ہوا۔ آپ ۱۳۳۶ف سے
معتمدی فوج کے اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، علماء
اتحاد و محبت میں یکتا۔ رحمدلی اور مخیری میں فرد فرید معتمد ہیں۔ آپ کی منصف

مزاجی و بے لوث کارگزاری زبان زد خاص و عام ہے۔ آپ اپنے آقائے ولی نعمت کی خوشنودی کو اپنا فرض عین سمجھتے ہیں۔ اپنی انتظامی قابلیت اور خلق و مروت سے ماتحتین کے قلوب پر حکمراں ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۸)

صغرا ہمایون مرزا صاحبہ (بیگم ....) آپ کپتان حاجی ڈاکٹر مقدر علی مرزا مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔ آپ نے اپنے والدین کے زیر نگرانی اردو فارسی کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرما کر مہارت تامہ حاصل فرمائی۔ بچپن ہی سے آپ اپنی والدہ مرحومہ کے ہمراہ انجمنوں اور مجالس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ اور اپنی والدہ کو مضامین لکھا دیکھ کر خود بھی مضمون لکھتی تھیں چنانچہ یہ شوق آپ کو بچپن ہی سے رہا۔ آپ کی شادی ۱۹۰۱ء میں مولوی سید ہمایون مرزا مرحوم بیرسٹر ایٹ لا کے ساتھ ہوئی۔ شادی کے بعد آپ نے سب سے پہلا سفر منوہر آباد کا کیا۔ منوہر آباد میں کوئی سرائے نہ ہونے کا احساس کر کے بصرف زر کثیر آپ نے وہاں ایک سرائے تعمیر کرائی ۱۹۱۲ء میں آپ نے بہمراہی لیڈی نواب خدیو جنگ مرحوم ایک انجمن خواتین اسلام قایم کی۔ جس کی صدر لیڈی خدیو جنگ اور آپ سکرٹری تھیں۔ نیز اسی سال علیگڈھ مسلم یونیورسٹی کی امداد کے لئے ایک جلسہ کر کے اس میں ایک نہایت موثر تقریر کی اور یونیورسٹی مذکور کے لئے چندہ جمع کر کے بتوسط لیڈی خدیو جنگ روانہ کیا۔ ۱۹۱۳ء میں ہند و خواتین دکن نے بھی ایک انجمن "یونین سوسائٹی" کے نام سے قائم کی اور آپ اس کی واحد مسلمان ممبر تھیں اور اس انجمن میں آپ ہمیشہ تقریر کرتی رہیں۔ اسی سال کے اواخر میں آپ نے بمقام بشیر باغ ایک جلسہ کر کے مسلم مشن ووکنگ لندن کے لئے ڈیڑھ ہزار روپیہ جمع کر کے خواجہ کمال الدین صاحب کے

یہاں بھجوایا۔ اسی سال جب جنگ بلقان چھڑی تو آپ نے جلسہ کر کے اپنی جادو اثر تقریر سے لوگوں کے دلوں کو موثر کر کے چندہ جمع کیا۔ اور مولانا محمد علی مرحوم کے پاس روانہ کیا کہ ترک بھجوایا جائے۔ اس جلسہ میں بلبل ہند مسز سروجنی نائیڈو بھی تھیں غرض کہ اس قسم کے کئی ایک کام آپ نے کئے ہیں۔ سب سے بڑا کارنامہ آپ کا "النساء" کی اجرائی ہے۔ اس رسالہ کو آپ نے ۱۹۲۸ء میں جاری کیا اور برابر آٹھ سال تک کامیابی کے ساتھ چلاتی رہیں مگر جب آپ نے سفر یورپ اختیار کیا تو آپ کو رسالہ مجبوراً بند کرنا پڑا۔ یہ حیدرآباد کا پہلا نسوانی ماہنامہ تھا جو حیدرآباد سے نہایت آب و تاب کے ساتھ آپ کے زیر ادارت شائع ہوا کرتا تھا۔ آپ کئی ایک کمیٹیوں اور انجمنوں کی ممبر ہیں۔ متعدد کانفرنسوں کی آپ نے صدارت بھی کی حقیقت تو یہ ہے کہ آپ حیدرآباد کی واحد خاتون ہیں جو اپنے ہم نوع کی حمایت کے لئے وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ جس کے لئے حیدرآباد کی خواتین آپ کی مادام العمر رہین منت رہیں گی۔ آپ قریب قریب ربع دنیا کا سفر کر چکی ہیں اور یہ سفر آپ کا نہ صرف سیر و سیاحت پر مبنی تھا بلکہ آپ نے وہاں رہکر عورتوں کی فلاح و بہبود کے لئے غیر معمولی معلومات حاصل کئے اور اس کو یہاں رائج کرنے کی کوشش کی۔ ہمیشہ آپ سچائی و صداقت کو پسند کرتی ہیں جھوٹ سے آپ کو سخت نفرت ہے۔ عزیز تو عزیز، غیروں کے ساتھ اپنے حسب حیثیت سلوک کرنا آپ نے اپنا اولین فریضہ تصور کیا ہے۔ آپ اردو کی ایک بہترین ادیب اور شاعرہ بھی ہیں۔ فارسی میں بھی شعر کہتی ہیں۔ حیا تخلص کرتی ہیں۔ اکثر رسالوں، سالناموں اور اخباروں میں آپ کا کلام چھپتا رہتا ہے حیدرآباد کی مایۂ ناز خواتین میں آپ کا شمار ہے۔ تعلیم اور تعلم سے آپ کو بیحد شغف ہے۔ ہمایوں نگر میں ایک اسکول صنعت و حرفت کے لئے تعمیر کیا ہے۔

اور اس کے لئے آپ نے ایک بہت بڑی زمین دی ہے۔ اس کا ایک ہال تیار ہو اہے جس پر چار ہزار روپے سے زاید خرچ عائد ہوا۔ ۱۹۳۱ء میں لیڈی کینر سابق رزیڈنٹ حیدرآباد دکن نے اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ ابھی اس عمارت کی تعمیر کا سلسلہ جاری ہے۔ چند سال سے آپ کے زیرادارت "زیب النساء" لاہور سے شائع ہو رہا ہے جو تمام نسوانی پرچوں میں ممتاز اور جنوبی ہند کی خواتین کا بہترین آرگن ہے ۔ اس رسالہ کو کامیاب اور اس کی اشاعت بڑھانے میں آپ بذات خود حصہ لیتی ہیں۔ آپ کا پتہ۔ صغرا منزل، ہمایوں نگر، ال صاحب کا تالاب حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۵۸/۱)

ضمصام شیرازی (آقا.........) نام سید عباس حسین۔ والد حاجی سید عبداللطیف صاحب الشہیر بہ سید الاخبار، خاندان اہل علم و فضل (مجتہدین شیراز) ولادت ۲۳ رجون ۱۹۰۸ء بمقام حیدرآباد (دکن) ہوی۔ ابتدائی تعلیم میرے والد کی نگرانی میں گھر پر ہوی، زاں بعد مدرسۂ اسینٹس ہائی اسکول کے کانونٹ میں شریک ہوا۔ دو سال بعد مدرسۂ فوقانیہ بلدہ میں داخل ہوکر تعلیم حاصل کی ہے۔ دوران تعلیم میں حصول صداقت ترک مدرسہ، عازم گوالیار ہوا۔ جہاں وکٹوریہ ہائی اسکول میں دو سال زیر تعلیم رہا۔ دہلی، آگرہ، بھوپال اور بمبئی کے مختلف مدارس میں تعلیم پائی۔ وطن واپس ہوکر گورنمنٹ ہائی اسکول چادرگھاٹ سے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان کامیاب کرکے عثمانیہ یونیورسٹی کالج میں شریک ہوا۔ بعض وجوہ کی بنا، پر سلسلہ تعلیم کو منقطع کرکے پریس بزنیس کو اختیار کیا۔ اور اس بزنیس کو ایک زمانہ دراز تک نہایت کامیابی کے ساتھ چلاتے رہا۔ بعد ازاں رجحان طبیعت ملازمت کی جانب مائل ہوا تو ابتداءً نظامت

تیسرات سمت اورنگ آباد میں تقرر عمل میں آیا اور ڈویژن پربھنی پر متعین ہوا۔ چونکہ
بلدہ ہی میں نشو و نما پانا منظور ایزدی تھا اس لئے اس خدمت کو قبول نہ کر کے بلدہ
ہی میں ملازمت کے لئے کوشاں رہا۔ نظامت امور مذہبی سرکار عالی میں بزمانہ نظامت
معتمدی نواب اختر یار جنگ بہادر ملازمت حاصل کر کے اپنی خدمت کی انجام دہی میں مصروف
ہوں۔ سرکاری و خانگی ہر دو حیثیت سے خدمت ملک و مالک کو اپنا فرض منصبی
سمجھتا ہوں۔ اوائل عمر ہی سے شعر و سخن کا بھی ذوق ہے، صمصام تخلص ہے۔ آباء
و اجداد کا وطن شیراز ہونے کی وجہ اپنے تخلص کے ساتھ شیرازی لکھا کرتا ہوں۔

چنانچہ اب میں صمصام شیرازی کے نام سے موسوم ہوں۔ بارگاہ خداوندی میں باریاب
ہو کر اپنے تصانیف و تالیفات کی پیشکشی کی بھی عزت حاصل کر چکا ہوں، مسلسل پانچ
سال سے مشیر عالم عنبری (جو اس سال ڈائرکٹری ہو گئی ہے) کے ذریعہ ملک اور اہل
ملک کی صحافتی خدمات انجام دے رہا ہوں۔ علاوہ ان خدمات کے یادگار سلور جوبلی ہے
جو ملک کی ایک اہم ترین خدمت ہے جس کی اشاعت حضرت اقدس و اعلیٰ کی سلور جوبلی
کی مسعود تقریب کے موقع پر یکم ذی الحجہ ۱۳۵۵ھ کو ہوئی ہے۔ یہ کتاب نہ صرف موجودہ
نسل کے لئے کارآمد ہے بلکہ آئندہ نسلوں کے لئے تاریخ کا کام دے گی۔

تذکرہ مذکور کا حصہ دوم بھی عنقریب شائع ہو کر پیش ہوگا۔ اس کے علاوہ کئی
ایک کتابیں تصانیف و تالیفات سے ہیں جو سب شائع ہو کر اہل ہند و ایران سے
خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔

پتہ: اندرون دروازہ چادرگھاٹ، حیدرآباد دکن

۱۵۹۔ ضیاء یار جنگ بہادر (نواب ......)

(۱۵۹)

ضیا یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا نام سید ضیاء الدین ہے آپ مولوی سید نور الاتقیا صاحب (جو بہت بڑے پایہ کے بزرگ تھے) کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۲۸۲ف میں بمقام اورنگ آباد (جو آپ کا وطن ہے) پیدا ہوئے۔ آپ اورنگ آباد کے ایک مشہور و معروف خاندان طریقت سے ہیں۔ آپ کے جدّ اعلیٰ حضرت سید قمر الدین کے علمی و روحانی فیوض کی اورنگ آباد کے قرب و جوار میں اب تک شہرت ہے۔ اورنگ آباد و برار میں آپ کے خاندان کے صدہا شاگرد و مرید آج تک موجود ہیں۔ آپ نے حیدرآباد و اورنگ آباد کے بلند پایہ علماء سے اکتساب علم کیا۔ اور علوم عقلی و نقلی میں یہاں تک دستگاہ حاصل کی کہ آج تمامی مملکت حیدرآباد میں آپ کا علم و فضل مستند ہے۔ آپنے بعد انفراغ تحصیل سلک ملازمت سرکار عالی میں بہ حیثیت مددگار ناظم امور مذہبی داخل ہو کر ۱۳۱۱ف سے دو سال تک اپنی مفوضہ خدمت کو اس حسن و خوبی سے انجام دیا کہ آپ کو مفتی شریعت کے عہدہ پر مجلس عالیہ عدالت میں ترقی ملی، زاں بعد ۱۳۲۷ف میں آپ عدالت العالیہ کی رکنیت پر فائز ہوئے جس پر آپ نے کئی سال تک گراں قدر خدمات انجام دینے کے بعد

وظیفۂ حسن خدمت حاصل کرکے سبکدوشی اختیار فرمائی۔ سرکاری ذمہ داریوں سے
الگ ہوکر اپنے خاندانی علمی مشاغل میں معروف ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر
بھی ہیں ضیا تخلص فرماتے ہیں۔ آپ کا ہر شعر حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے
آپ کا فارسی کلام ملک میں نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ
نہایت ہی سادگی پسند، منصف مزاج، خوش خلق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد
واقع ہوئے ہیں۔ باوجود وجاہت و امارت آپ میں غرور نام کو بھی نہیں۔ ہر
شخص سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں
آپ کا پتہ ٹولی چوکی حیدرآباد دکن ہے۔

ط

۱۶۰- طالب علی خان صاحب (نواب میر ....)

۱۶۰/۱ - طاہر علیخان صاحب (ڈاکٹر نواب محمد ....)

---

(۱۶۰)

طالب علی خاں صاحب (نواب میر............) آپ کپتن نواب میر ہاشم علی خاں ہاشم نواز جنگ مرحوم کے فرزند، نواب میر سجاد حسین خاں کے پوتے اور ایک معزز و ممتاز خاندان کے ممبر ہیں۔ آپ کی ولادت ۲۰۔ فوردی ۱۳۱۰ف کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد شریک مدرسۂ سرکاری ہوئے اور مدراس یونیورسٹی سے اکنامکس کا ڈپلوما حاصل فرمایا۔ ۲۴۔ اردی بہشت ۱۳۳۲ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۴ر اسفندار ۱۳۲۷ف سے یکم امرداد ۱۳۳۴ف تک مددگار معتمد فینانس کے خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور قابلیت سے انجام دیتے رہے۔ ۲ر امرداد ۱۳۳۴ف کو مددگار صدر محاسبی کی خدمت پر فائز ہوئے۔ اس وقت آپ اکزامنر آف سیول اینڈ ملٹری اکونٹس کی خدمت پر فائز اور اپنے خدمات مستعدی اور جفاکشی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے ماتحتین آپ سے خوش رہتے ہیں، آپ ایک لائق، ہوشیار اور اخلاق و مروت میں بے مثل حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ۔ ہاشم نگر، لال ٹکی کا میدان حیدرآباد دکن ہے۔

(نمبر ۱۶۰)

طاہر علیخان صاحب (ڈاکٹر نواب محمد) .... آپ اس عالیشان خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں جو خاندان کہ دربار گہربار آصفیہ میں خطابات و مناصب کی سرفرازی کا اعلان اور جلوس و دیگر تقاریب سرکاری مثل سالگرہ، مہندی و لنگر مبارک کا اہتمام و انصرام کرتا تھا۔ آپ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۴ء کو بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم عربی، فارسی اور اردو کی خانگی طور پر گھر میں حاصل کرنے کے بعد مدرسہ عالیہ میں شریک ہو کر انگریزی زبان کی تحصیل میں مشغول ہوئے، ازاں بعد تکمیل درس کے لئے آپ عازم انگلستان ہوئے اور وہاں کی درس گاہوں میں شریک ہو کر تعلیم و تعلم کا تجربہ حاصل فرمایا۔ جب انگلستان سے مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے تو ۱۲۔ امرداد ۱۳۴۱ف کو بحیثیت مددگار پروفیسر سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے، نظام کالج میں ایک عرصہ دراز تک اپنے وسیع اعلیٰ علمی معلومات سے نونہالان ملک کو مستفید فرماتے رہے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ فارسی پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے ادب فارسی کا ذوق و شوق آپ کو اوائل عمر ہی سے ہے فارسی میں مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں، انگریزی ادب میں بھی خوب دستگاہ حاصل ہے اور بے تکان گفتگو فرماتے ہیں۔ اس وقت آپ ہزہائینس پرنس آف برار شہزادۂ والاشان نواب میر حمایت علیخاں اعظم جاہ بہادر بالقابہم ولیعہد و سپہ سالار افواج آصفیہ کے پرائیوٹ سکریٹری ہیں اپنی عمدہ کارگزاریوں اور فراست و قابلیت کی وجہ ہمیشہ شہزادۂ ممدوح الشان کے مورد الطاف ہیں نہایت خوش خلق، فیض رساں، مردم شناس، ذی علم اور ذی مروت نواب ہیں۔ بارگاہ ولیعہدی میں تقرب و منزلت رکھنے کے باوجود غرور آپ میں نام کو نہیں ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ غرض آپ اُن تمام صفات حسنہ کے حامل ہیں جو ایک آپ جیسے حاکم اور نواب میں ہونی چاہئے۔ آپ کا پتہ :۔ بلاوسٹہ خیریت آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

ظ

اگر آپکے نام کا سرحرف (ظ) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب ہوں

دفتر تیمّر عالم ڈائرکٹری

اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

(۱۶۱۱)

ظہور الدین علی خاں صاحب (صاحبزادۂ نواب ......) آپ صاحبزادہ نواب میر احمد الدین علی خان مرحوم کے فرزند ہیں۔ سنہ ۱۳۳۵ف میں آپ کے والد کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اپنے والد کے زیر نگرانی گھر پر ہوئی۔ بعدازاں آپ نے مدرسۂ اعزہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ کاروبار خانگی و جاگیری کی وجہ آپ کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا۔ ایف۔ اے کے دوسرے سال کی تعلیم کو ختم کرکے سلسلۂ تعلیم کو منقطع کرنے پر مجبور ہوگئے۔ آپ سیاق و سباق سے ماہر علم دوست نواب ہیں بیکلہ تعلیم کو ترک کرکے آپ خاموش نہیں بیٹھے بلکہ اپنی قابلیت و استعداد بڑھانے میں مشغول ہوگئے۔

آپ کی شادی سنہ ۱۳۳۹ف میں صاحبزادہ کمانڈر نواب قدرت نواز جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی (ڈاکٹر عبداللہ خاں غوری کی نواسی) سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب میر حمید الدین علی خاں (۲) نواب میر یوسف الدین علی خاں اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ تعلیمی مشاغل کے ساتھ ساتھ آپ کو زراعت و باغبانی کا بھی شوق ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی جاگیر موضع گلہ پلی (جو بلدہ سے بالکل قریب ہے) میں زراعت و باغبانی سے دلچسپی لے کر اچھے نتائج پیدا کئے ہیں۔

رعایا، جاگیر کی فلاح و بہبودی کا خیال ہر وقت آپ کے پیش نظر رہتا ہے۔ اُن کے آرام و آسایش کو آپ اپنے آرام و آسایش پر مقدم رکھتے اور ہر ممکنہ سہولت بہم پہنچانے میں کبھی دریغ نہیں کرتے۔ آپ نہایت خلیق، منتظم، علم دوست قدر شناس، تعلیم یافتہ جاگیردار ہیں۔

آپ کا پتہ، اندرون کمان حسینی علم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۲)

ظہیر احمد صاحب (مولوی سید ....) آپ بتاریخ ۱۰۔ آبان ۱۳۱۳ف بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی وغیرہ سے بخوبی واقف امتحان بی۔ اے اور حیدرآباد سیول سرویس میں کامیاب ہیں یکم مہر ۱۳۳۶ف سے تہ مہر ۱۳۳۹ف تک زیر ٹرینگ سیول سرویس رہکر اعلیٰ کا علمی تجربہ حاصل فرمایا اور ۵۔ مہر ۱۳۳۹ف سے ۹۔ اردی بہشت ۱۳۴۱ف تک مددگار تعلقدار ضلع اورنگ آباد کی خدمت بحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔

۱۰۔ اردی بہشت ۱۳۴۱ف سے آپ پرسنل مددگاری صدرالمہام مال کی خدمت پر مامور ہوے۔ ۸۔ تیر ۱۳۴۱ف کو مددگار تعلقدار ضلع اورنگ آباد کی خدمت پر منتقل مگر پرسنل مددگار کی حیثیت سے دفتر پیشی صدرالمہام مالگزاری میں متعین و کارگزار رہے۔ اس وقت اول تعلقدار ضلع رائچور کی خدمت پر فائز اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری و ہوشیاری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، کارگزار، ہوشیار، خوش اخلاق، بہی خواہ ملک، منصف مزاج، رحمدل اور ہمدرد غربا حاکم ہیں۔ آپ ان تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ حاکم میں ہونی چاہئیں۔ ہر شخص آپ کا مداح اور گورنمنٹ عالیہ

آپ کے خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اعلیٰ طبقہ کے علاوہ پبلک میں بھی آپ کو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔

(۱۶۳)

ظہیر الدین خان بہادر (نواب محمد ....) آپ نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے خلف اکبر اور نواب محمد مظفر الدین خاں، رفعت جنگ، بشیر الدولہ، عمدۃ الملک اعظم الامراء امیر کبیر سر آسمان جاہ مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپنے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اعلیٰ پیمانہ پر نظام کالج میں تعلیم حاصل کی بعد ازاں ۱۳۴۳ف میں جامعہ عثمانیہ سے بی، اے کی ڈگری لی۔ امراء پائیگاہ میں آپ سب سے پہلے امیر ہیں جنھوں نے اس جامعہ سے بی، اے کی ڈگری حاصل کی ہے۔ یہ کامیابی آپ کی ذاتی کوشش اور فطری ذہانت کا نتیجہ ہے۔ آپ کی شادی نواب محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم سابق صدر المہام تعلیمات و فوج و امور عامہ فرزند دوم سر وقار الامراء مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی اس تقریب میں امرائے پائیگاہ، امرائے عظام جاگیرداران و حکام عالیمقام مدعو تھے۔ اور حضرت اقدس و اعلیٰ نے بھی بشرکت محفل عروسی آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ آپ کو تعلیم کے ساتھ فنون سپہ گری و شہسواری کی بھی تعلیم دیگئی۔ چنانچہ آپ مثل اپنے والد ماجد کے بمصداق الولد سر لابیہ ایک بہترین شہسوار، شکاری اور اسپورٹس مین بھی ہیں۔ پولو، ٹینس، کرکٹ اور دیگر اسی قسم کے مردانہ کھیلوں میں آپ کو مہارت تامہ حاصل ہے، نہایت ذہین، صاحب فہم و فراست لایق و فایق اور مستقل مزاج نواب ہیں۔ آپ بغرض شرکت تقریب تاج پوشی شاہ انگلستان و شہنشاہ ہندوستان جارج ششم لندن تشریف لے گئے تھے ایک عرصہ تک وہاں رہکر واپس ہوئے اور دوبارہ آپ ممالک یورپ زاں بعد امریکہ کو صد سالہ اگزبیشن

کی شرکت کی غرض سے گئے وہاں سے واپس ہونے کے بعد منجانب سرکار عالی
مال کی تعلیم کے لئے امراوتی (برار) بھجوادئے گئے تھے۔ جہاں سے کامیاب ہوکر
مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ آپ نہایت خلیق، متین اور سنجیدہ طبیعت نواب
ہیں۔ آپ کا پتہ، سکندرآباد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۴)

ظہیر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام ظہیر الدین ہے
آپ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے متوطن ہیں۔ یکم اردی بہشت ۱۲۹۹ف کو پیدا ہوئے
اردو، فارسی، عربی اور انگریزی وغیرہ سے بخوبی واقف اور امتحان عہدہ داران
مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ابتداءً آپ بحیثیت سوم تعلقدار درجہ دوم
۱۶۔ شہریور ۱۳۲۰ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ زاں بعد
اسی خدمت پر ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۳ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ زاں بعد
۱۴ فروردی ۱۳۲۴ف کو سوم تعلقداری درجہ اول ویجاپور پر منصرم ہوئے زاں
بعد ۲۳ اردی بہشت ۱۳۲۵ف کو اس خدمت پر مستقل ہوکر درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے
۲۵۔ تیر ۱۳۲۷ف کو منصرم مددگار ناظم سررشتہ درآمد و برآمد اشیاء ضروری اورنگ
آباد اور ۴ اسفندار ۱۳۲۸ف کو اسپیشل ریلیف افسر قحط گنگاپور کا کام منصرمانہ انجام
دیا اور مختلف اضلاع و تعلقات سرکار عالی پر بحیثیت دوم تعلقدار اپنے فرائض
منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے کر ۳ امرداد ۱۳۳۲ف کو خدمت اول تعلقداری
ضلع بیڑ پر ترقی پائے اور اسی حیثیت سے ضلع بیڑ و ناندیڑ و بیدر و میدک و
محبوب نگر وغیرہ پر نمایاں خدمات انجام دیں۔ آپ کی تعلقداری کے زمانہ میں بہت
ساری اصلاحیں ہوئیں اور مال کا کام اس قدر تیز رفتاری کے ساتھ چلا کہ

جو مقدمات برسوں سے زیر دوران تھے ان کے تصفیئے دنوں میں ہو گئے۔ آپ کے اکثر مدتل فیصلے اپیل میں بحال رہے۔ آپ کا ہر فیصلہ مبنی برانصاف رہا کرتا۔ آپ غریب اہل مقدمات کے دلسوز رہتے اور ان کی دادرسی میں کوئی کوتاہی نہ فرماتے۔ ہر کہ ومہ آپ کا مداح، راعی ورعایا آپ سے خوش۔ ملک کی بہی خواہی اور مالک کی جاں نثاری و وفاداری آپ کا شعار رہا ہے۔ جن جن اضلاع و تعلقات میں آپ نے حکومت کی ہے اُن اُن اضلاع و تعلقات کی رعایا کے قلوب سے ابھی تک آپ کی یاد محو نہیں ہوی ہے۔ آپ اپنی روشن دماغی و منصف مزاجی و حسن اخلاق کی بدولت ہر مقام پر ہردلعزیز رہے ہیں اور اپنی اعلیٰ قابلیت اور عمدہ کارگزاریوں کی وجہ بہت جلد مدارج ترقی طے کئے ہیں۔ اس وقت آپ زائد ناظم عطیات صیغہ مالگزاری سرکار عالی کی خدمت جلیلہ پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ کی بے لوثی اور دیانتداری اظہر من الشمس ہے۔ آپ ایک ہمدرد بنی نوع انسان، نیک طینت، فرض شناس اور انصاف پسند حاکم ہیں۔ آپ حج و زیارت مقامات مقدسہ سے بھی مشرف ہو چکے ہیں اور بتاریخ ۹ شوال المکرم ۱۳۴۲ھ آپ پیش گاہ حضور پر نور سے اپنے حسن خدمات کے صلہ میں خطاب مستطاب ظہیر جنگ بہادر سے معزز و مباہی ہوئے۔

آپ کا پتہ۔ چاپل روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۴)

ظہیر الدین احمد صاحب (ڈاکٹر ---------) آپ ۲۵۔ امرداد ۱۳۱۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے، اعلیٰ تعلیمی مدارج طے اور یم۔ اے کی ڈگری کے حامل ہونے کے بعد عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے آپ قاہرہ تشریف لے گئے وہاں سے

ڈی۔ لٹ (ڈاکٹر آف لٹریچر) کی ڈگری حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے اردو
فارسی، عربی، انگریزی اور سنسکرت میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ السنہ مشرقیہ کے فاضل
متبحر اور ایک جید عالم ہیں۔ ۱۳۳۶ف کو مددگار پروفیسر کلیۂ جامعہ عثمانیہ کی حیثیت سے
سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم آذر ۱۳۳۷ف کو مددگار پروفیسر سنسکرت
جامعہ عثمانیہ مقرر ہوکر اپنے فرائض کو خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں
اور اپنی اعلیٰ علمی قابلیت اور گراں قدر معلومات سے نونہالان وطن کو فیض پہنچا رہے ہیں
نہایت خوش خلق، ذی علم اور ہر دلعزیز پروفیسر ہیں۔ حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں آپ
کو کافی رسوخ حاصل ہے۔

آپ کا پتہ:- جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن ہے۔

ع

۱۶۵ عابد نواز جنگ بہادر (نواب ....)
۱۶۶ علم علی خان صاحب (نواب میر)
۱۶۷ عباس علی خان صاحب (نواب میر)
۱۶۸ عبدالباسط خان صاحب (مولوی محمد ....)
۱۶۹ عبدالحمید خان صاحب صدیقی (مولوی محمد ..)
۱۷۰ عبدالرحیم صاحب (مولوی محمد)
۱۷۱ عبدالرزاق صاحب راشد (مولوی محمد ...)
۱۷۲ عبدالرؤف صاحب (مولوی محمد)
۱۷۳ عبدالستار صاحب (مولوی محمد .)
۱۷۴ عبدالعزیز صاحب (مولوی خواجہ ....)
۱۷۵ عبدالعزیز صاحب (مولوی محمد ....)
۱۷۶ عبدالقادر صاحب رضوی (مولوی سید ...)
۱۷۷ عبداللہ پاشاہ صاحب (مولوی محمد ....)
۱۷۸ عبدالواسع صاحب اویسی (مولوی ....)
۱۷۹ عثمان نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ...)
۱۸۰ عثمان یار خان صاحب (نواب ....)
۱۸۱ عزیز نواز جنگ بہادر (نواب .)
۱۸۲ عزیز یار جنگ بہادر (نواب ...)
۱۸۳ عسکر علی صاحب (مولوی میر ....)
۱۸۴ عسکر یار جنگ بہادر (نواب ....)
۱۸۵ عقیل جنگ بہادر (نواب ....)
۱۸۶ علی اصغر صاحب بلگرامی (مولوی سید ....)
۱۸۷ علی اکبر صاحب (مولوی سید ....)
۱۸۸ علی الدین احمد صاحب (مولوی ....)
۱۸۹ علی حسین خان صاحب (نواب میر ....)
۱۹۰ علی حسین خان صاحب (نواب مرزا ....)
۱۹۱ علی رضا صاحب (مولوی سید ....)
۱۹۲ علی رضا صاحب (لفٹنٹ کرنل سید ......)
۱۹۳ علی رضا صاحب (آقا شیخ ....)
۱۹۴ علی نواز جنگ بہادر (نواب ....)
۱۹۵ علی یار جنگ بہادر (نواب ....)
۱۹۶ علی یاور جنگ بہادر (نواب ....)
۱۹۷ عنایت الرحمان صاحب (مولوی محمد ....)
۱۹۸ عنایت جنگ بہادر (نواب ....)
۱۹۹ عنایت حسین خان صاحب (نواب مرزا ....)

عابد نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ نواب عماد الملک مرحوم کے خلف اکبر ہیں۔ آپ سنہ ۱۲۷۶ھ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے حیدرآباد میں حاصل کی۔ من بعد علی گڈھ میں اور پھر بغرض تکمیل علم وحصول سند بیرسٹری انگلستان تشریف لے جاکر وہاں سے کامیاب واپس ہوئے۔ بعد فارغ التحصیل ہونے کے ہونے کے ملازمت سرکار عالی کی جانب متوجہ ہو کر چار سال تک کار آموز رہے۔ زاں بعد سنہ ۱۳۰۵ف میں منصرم معتمد وکمشنر صفائی چادر گھاٹ ہوئے۔ کچھ ماہ اس عہدہ پر کارگزار رہنے کے بعد آپ کا تقرر مددگاری صوبہ اورنگ آباد پر عمل میں آیا۔ اور آٹھ سال تک اسی خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیکر سنہ ۱۳۱۶ف میں اول تعلقدار ضلع ورنگل ہوئے اور مختلف اضلاع میں آپ اسی حیثیت سے کام انجام دیتے رہے حتیٰ ایں کہ سنہ ۱۳۲۸ف میں آپ کو صوبہ داری کے منصب جلیلہ پر فائز کیا گیا۔ اس حیثیت سے آپ نے صوبۂ گلبرگہ و میدک میں نہایت وفاداری و دیانتداری وحسن تدبیر سے اپنے فرائض منصبی کو ایک مدت تک انجام دیا۔ بعد ازاں آپ کمشنر صفائی بلدہ ہو کر مدت مدید تک قابلیت وحسن انتظام کے ساتھ کام کرکے وظیفہ

حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ بعد ازاں آپ نے وکالت شروع کی اور بہت جلد آپ کا شمار بلدہ حیدرآباد کے ممتاز وکلاء میں ہونے لگا۔ ایک عرصہ تک آپ نے کمیٹی راجہ راجان راجہ شیوراج انجہانی کی رکنیت کا کام بھی انجام دیا ہے۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۶)

عالم علیخاں صاحب (نواب میر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔) آپ کپتان نواب میر ہاشم علی خاں ہاشم نواز جنگ مرحوم کے فرزند اور سجاد حسین خاں صاحب مرحوم کے پوتے ہیں۔ ۱۱۔ دے ۱۲۹۵ف کو پیدا ہوئے۔ مدرسۂ عالیہ اور نظام کالج میں تعلیم حاصل فرمائی بی۔ اے اور بی۔ سی۔ ایل کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ۱۱ر مہر ۱۳۲۱ف سے ۱۲ر آذر ۱۳۲۲ف تک علاقۂ فوج میں بحیثیت کیڈٹ کارگزار رہے۔ ۹ر مہر ۱۳۲۱ف کو تکمیل درس کے لئے منجانب سرکار عالی عازم انگلستان ہوئے اور ۲۵ر فروردی ۱۳۲۴ف تک انگلستان میں زیر تعلیم رہے۔ وہاں سے بیرسٹری کی سند حاصل فرما کر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۷ر خورداد ۱۳۲۴ف کو بحیثیت منصف درجہ اول بیڑ سلک ملازمت سرکار عالی (سیول) میں منسلک ہوئے۔ درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۱۵ر آبان ۱۳۳۹ف کو ناظم صدر عدالت گلبرگہ ۵ر بہمن ۱۳۴۱ف کو ناظم صدر عدالت اورنگ آباد ہوئے۔ ایک عرصہ تک آپ انسپکٹنگ افسر عدالت ہائے ممالک محروسہ سرکار عالی کے گراں قدر خدمات بھی انجام دیتے رہے اس وقت آپ رکن ہائیکورٹ ہیں۔ آپ قانون پر حاوی ہونے کے علاوہ وسیع علمی اور عملی تجربہ رکھتے ہیں۔ نہایت متدین اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ ہاشم نگر (لال مٹی کا میدان) حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۷)

عباس علیخاں صاحب (نواب میر ......) آپ نواب سید محمد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب عبد المہدی خاں مہدی یار جنگ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ابھی نہایت کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ آپکے سر سے اٹھ گیا۔ آپ کی صغر سنی کی وجہ بحکم مدار المہام وقت آپ کے آبائی جاگیرات پر کورٹ آف وارڈز کی نگرانی قایم ہوی) آپ کی تعلیم و تربیت اعلیٰ پیمانہ پر کورٹ آف وارڈز کے بورڈنگ ہوس میں ہوی عربی، فارسی اردو، انگریزی میں آپ نے اچھی دستگاہ بہم پہونچائی قانون میں بھی آپ نے کامیابی حاصل فرمائی۔ امتحان عہدہ داران مال کے بعض مضامین میں کامیاب ہو کر بزمانہ معین المہامی راجہ مرلیدھر آں جہانی موعود الخدمت سوم تعلقداری ہوئے۔ شہریور ۱۳۲۹ف میں آپ کے جاگیرات واگزاشت ہوئے اور آپ کے تمام آبائی جاگیرات و ملک و املاک بالکلیہ آپ کے قبضہ و تصرف میں آئے جس کا انتظام آپ بطریق احسن کر رہے ہیں۔ آپ الولد سر لابیہ کے مصداق خوش خلق ملنسار اور بلند حوصلہ اردو، فارسی سیاق و سباق سے ماہر، پابند وضع امرا اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ آپ کا پتہ کوکہ کی ٹٹی حیدر آباد دکن ہے۔

(۱۶۸)

عبد الباسط خاں صاحب (مولوی محمد ....) آپ مولوی عبد الباقی خاں صاحب وکیل حیدر آباد فرخندہ بنیاد کے فرزند اور ایک مشہور و معزز خاندان کے رکن ہیں۔ بمقام بلدہ حیدر آباد ۱۲۹۷ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ زاں بعد نظام کالج میں شریک ہو کر ایف۔ اے تک تعلیم پائی اور اسکے بعد امتحان عہدہ داران مال میں کامیابی حاصل فرمائی۔

صیغۂ مال میں کارآموز ہو کر چند ہی دنوں میں اس کے تمام کام نہایت ہوشیاری و
مستعدی سے سیکھ لئے اور بندوبست کے کام پر بھی عبور حاصل فرمالیا اس کے بعد
بحیثیت سوم تعلقدار ضلع رائچور سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور مختلف
اضلاع میں اسی حیثیت سے اپنے مفوضہ فرائض انجام دیتے رہے زاں بعد ۱۳۲۶ھ ف
میں پائیگاہ سروقار الامرا کی میر مجلسی آپ کے تفویض ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ میں
آپ نے جو اعلیٰ خدمات انجام دئے اس کے صلہ میں آپ کے نام پائیگاہ مذکور سے
تاحیات سو روپیہ وظیفہ ماہانہ مقرر ہوا۔ اس کے بعد آپ ۱۳۳۱ھ ف میں ناظم سررشتہ
انجمن ہائے اتحادی ہوئے اور ایک مدت تک اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے
انجام دینے کے بعد ۱۳۳۳ھ ف میں اول تعلقدار ضلع ورنگل ہوئے زاں بعد ۱۳۴۲ھ ف میں
صوبہ داری اورنگ آباد پر آپ کو ترقی ملی ۱۳۴۵ھ ف سے نظامت عطیات کے گراں قدر
خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنی اعلیٰ قابلیت اور حسن تدبیر کی وجہ رعایا و رعایا
میں نہایت ہردلعزیز ہیں۔ نہایت خوش خلق اور فرض شناس حاکم ہیں۔
آپ کا پتہ سعید آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۶۹)

عبدالحمید خان صاحب صدیقی (مولوی ....) آپ ۱۷ فروردی ۱۲۹۳ف
کو پیدا ہوئے۔ انٹرمیڈیٹ تک تعلیم پا کر قانون کی طرف متوجہ ہوئے اور کننگ کالج
لکھنؤ میں قانون کی اسٹڈی کرتے رہے۔ امتحان قانون میں کامیابی حاصل فرما کر
آپ نے اورنگ آباد میں وکالت شروع کی۔ ۲۰ بہمن ۱۳۱۶ھ ف کو سلک ملازمت
سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اکثر شعبہ جات سرکار عالی کے خدمات انجام دینے کے بعد
رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر (جو اس وقت معتمد عدالت و امور عامہ

تھے) کی پیشی میں کام کرنے کا آپ کو موقع ملا۔ ۱۳۲۶ف میں نواب ولی الدولہ مرحوم سابق صدرالمہام عدالت وکوتوالی وامور عامہ کی پرسنل اسسٹنٹی پر رائٹ آنریبل نواب سرحیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم نے انتخاب فرمایا۔ جہاں آپ ۱۷ سال تک اپنی مفوضہ خدمت نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ اس دوران میں آپ کو زائد نظامت ضلع پر مامور کیا گیا۔ زاں بعد مددگاری معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ پر آپ کا تقرر ہوا۔ مگر آپ نواب ولی الدولہ مرحوم ہی کی پیشی میں متعین رہے۔ ۲۵۔ فروردی ۱۳۴۳ف کو آپ ناظم رجسٹریشن واسٹامپ مقرر ہوئے۔ جہاں ایک عرصہ تک کارگزار رہکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ ایک تجربہ کار اور کارگزار ناظم تھے۔ آپ کے ماتحتین آپ کی ماتحتی میں خوش اور سررشتۂ رجسٹری کی آمدنی آپ کی حسن کارگزاری سے روز افزوں ترقی پر تھی۔

آپ کا پتہ:۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۰)

عبدالرحیم صاحب (مولوی محمد ....) آپ کا حیدرآباد دکن کے معزز اور نامور وکلا میں شمار ہے۔ ام۔ اے۔ ایل ایل بی کے امتحان میں کامیاب اور قانون میں آپ کو اچھی دسترس ہے۔ نہایت لائق اور ہوشیار وکیل ہیں۔ اکثر اہم سرکوں کے مقدموں میں آپ نے کامیابی حاصل کی ہے۔ بحث نہایت ہی دلچسپ ہوتی ہے۔ آپ کے اخلاق بھی نہایت وسیع ہیں۔ آپ کا پتہ، رحیم اینڈ رؤف پلیڈرس، بیت العزیز منظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۱)

عبدالرزاق صاحب راشد (مولوی سید محمد ....) آپ کا حیدرآباد دکن کے

نامی گرامی شعراء کے صف اول میں شمار اور حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں آپ کو
بہت بڑی وقعت حاصل ہے ۔ آپ سنہ ۱۳۱۳ ف میں اپنے وطن حیدرآباد دکن میں
پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم بلدہ ہی میں حاصل کر کے مدرستہ العلوم علی گڈھ میں داخل
ہوئے اور بی، یس، سی کا امتحان نمایاں کامیابی کے ساتھ پاس کیا اور ناگپور میں
فینانس وحساب کی خاص طور پر ٹریننگ حاصل کی اور سنہ ۱۳۲۸ ف میں بحیثیت سیول
سرویس پروبیشنر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہوئے ۔ اس کے ایک
سال بعد مددگار صدر محاسب سرکار عالی ہوئے ۔ زاں بعد مددگاری معتمدی فینانس
پر آپ کو ترقی ملی ۔ علمی و ادبی ذوق وشوق کی بدولت آپ نے حیدرآباد کی سوسائٹی
میں کافی شہرت پیدا کرلی ۔ آپ ایک بلند پایہ شاعر و ادیب بھی ہیں ۔ آپ کی متعدد
تصانیف شائع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں ۔ جن میں کلیاتِ اقبال کا مقدمہ اور انتخاب غالب
خاص طور پر مشہور ہیں ۔ آپ کی قابلیت و کارروائی کا ہر شخص معترف اور آپ کے حسن
اخلاق کا مداح ۔ آپ نہایت مستعد ، وفا شعار ، متدین ، منصف مزاج ، منتظم ، ہمدرد
رحم دل و فرض شناس حاکم ہیں ۔
آپ کا پتہ :۔ لکڑ کے کاپل ، سیف آباد ، حیدرآباد دکن ہے ۔

(۱۷۲)

عبدالرؤف صبا حب (مولوی محمد ...)

آپ حیدرآباد دکن کے نامی اور
لائق وکلاء سے ہیں ۔ امتحان بی ۔ اے ، ایل ، ایل ، بی میں کامیاب ہیں ۔ مقدمات کی
ترتیب و جوابدہی میں محنت و کوشش کو کام میں لاتے ہیں اور آپ کو ہر طرح موکل کے
کامیاب بنانے کی فکر رہتی ہے جو وکلاء کے لئے ضروری ہے ۔ آپ کی بحث بھی دلچسپ
ہوتی ہے ۔ موکلین سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں ۔ آپ کا پتہ :۔ رحیم اسنڈ

رؤف پلیڈرس، بیت العزیز، معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۳)

عبدالستار صاحب (مولوی محمد ....) آپ ۴۔ آبان ۱۳۰۶ ف کو پیدا ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں آپ کی قابلیت مسلمہ ہے۔ امتحان حیدرآباد سول سروس میں کامیاب ہیں۔ سن ابتدا ۴۔ اردی بہشت ۱۳۳۰ ف لغایت ۳۱ فروری ۱۳۳۱ ف بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار (پونہ) میں آپ نے کارگزار رکر ایک سال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ یکم شہریور ۱۳۳۰ ف کو مددگار تعلقدار ہوئے اور مختلف اضلاع و تعلقات پر مددگار ناظم انجمن اتحادی و مددگار تعلقدار کی حیثیت سے اپنے فرائض منصبی کو نہایت مستعدی و ہوشیاری و دیانت داری سے انجام دے کر اپنے افسران بالادست سے داد تحسین حاصل فرمائی۔ اس وقت آپ ضلع محبوب نگر کی خدمت اول تعلقداری پر فائز ہیں۔ آپ ایک کارگزار، دیانتدار، خوش اخلاق ملنسار و منصف مزاج حاکم ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت کا ہر شخص بدل معترف ہے

(۱۷۴)

عبدالعزیز صاحب (مولوی خواجہ ....) آپ معزز رکن عثمانیہ عدالت العالیہ ہیں۔ آپ نے اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم اعلیٰ پیمانہ پر حاصل کر کے جوڈیشل کے امتحان میں کامیاب ہو کر درجۂ اول کی سند حاصل فرمائی اور ایک زمانۂ دراز تک معزز پیشہ وکالت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیکر معزز و ممتاز وکلاء کی صف اول میں شمار ہونے لگے۔ قانونی قابلیت اور علمی لیاقت آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ گورنمنٹ عالیہ نے آپ کی قانونی استعداد اور وسیع معلومات کے پیش نظر ۸ ارد بہشت ۱۳۳۴ ف کو

ایڈوکیٹ کے اعزاز سے افتخار بخشا۔ زاں بعد ۱۳۴۸ف میں نواب مصاحب جنگ بہادر کے وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل کرنے کی وجہ ان کی جگہ رکنیت عثمانیہ عدالت العالیہ پر حسب فرمان خسروی آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ پبلک سوسائیٹوں میں کافی شہرت رکھتے ہیں۔ سرکاری حلقوں میں بھی آپ کی بڑی وقعت ہے۔ قانون پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ فن تعمیر سے خاص دلچسپی ہے۔ جوبلی ہل پر آپ کا بنگلہ آپ کی تعمیری دلچسپیوں کا نمونہ ہے۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۵)

عبد العزیز صاحب (مولوی محمد ....) آپ مولوی لعل محمد عزیز الدین صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۹۔ ربیع الاول ۱۳۱۰ھ روز دوشنبہ بمقام بیدر شریف واقع ہوئی، آپ کے بزرگ شہنشاہ عالمگیر کے ساتھ بیدر آئے تھے۔ عہد قلعہ داری بیدر آپ کے خاندان کا طرۂ امتیاز رہے۔ آپ کے اجداد بزمانہ قدیم صاحبان مناصب و اعزاز چتر و آفتاب گیری رہے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ زاں بعد مدرسۂ صوفیہ و مدرسۂ سرکاری میں داخل ہو کر تحصیل علوم مشرقیہ فرمایا۔ اور خود اپنے والد سے جو عربی و فارسی کے فاضل تھے استفادہ فرمایا۔ آپ السنۂ مشرقیہ میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ اردو، فارسی و عربی سیاق و سیاق میں ماہر اور امتحان حساب و عہدہ داران مال و جوڈیشل میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب اور وکیل درجۂ اول ہیں۔ سرکار عالی میں اول تعلقداری ضلع کے مستقل محاسب اور تحصیلداری کے موعود الخدمت تھے۔ مدتوں منصرم تحصیلدار رہے اور مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے کر چند سال قبل وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے آپ کو مالی اور عدالتی امور میں کافی دستگاہ اور قانون میں پورا عبور حاصل ہے

آپ کی بے لوث کارگزاریوں اور قابلیت و دیانت کی وجہ سے تقریباً ۲۲ سال قبل پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر میں بہ خدمت مددگار سپرنٹنڈنٹ مجلس بلدیہ کنٹرو بیوشن لیا گیا تھا۔ اس وقت بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر ہیں۔ آپ اپنے عہد معتمدی میں ان صیغوں (جو آپ کے زیر نگرانی ہیں) کی اصلاحیں فرمائیں۔ توفیر آمدنی پائیگاہ کے متعلق جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ خصوصیت کے ساتھ قابل ذکر ہیں۔ آپ پائیگاہ کے ہر نقصان کو اپنا نقصان اور ہر نفع کو اپنا نفع تصور کرتے ہیں اور ہمیشہ پائیگاہ کو نقصان سے بچانے کے لئے سینہ سپر رہتے ہیں۔ آپ کے بہترین تجربہ و اعلیٰ معلومات سے وہ بدنظمیاں جو آپ سے پہلے تھیں آپ کے ان وسیع اصلاحات کے باعث دور ہو گئیں۔ آج دفتر معتمدی پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر آپ کے حسن انتظام کی بدولت بلحاظ انتظام دفاتر سرکار عالی کے مماثل ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، فیض رساں، صاحب تدبر و فراست، تجربہ کار، منتظم اور بے لوث و دیانتدار حاکم ہیں۔ حکام بالادست آپ سے خوش اور راضی ہیں آپ کے مداح ہیں منجانب پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر آپ مجلس بلدیہ کے سرگرم رکن ہیں اور نہایت صداقت و قابلیت سے کام کرتے ہیں۔ آپ کا پتہ:- ملک پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۶)

عبدالقادر صاحب رضوی (مولوی سید ....) آپ مولوی سید محمد علی صاحب رضوی سابق مہتمم بندوبست سرکار عالی و اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر کے خلف اکبر ہیں۔ آپ ۲ فروردی ۱۲۹۵ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی اساتذہ سے گھر پر، ازاں بعد مدارس سرکار عالی میں

شریک ہوکر سلسلۂ تعلیم کو جاری رکھا اور تکمیل درس کے لئے لاہور (پنجاب) تشریف لے گئے اور فورمین کرسچین کالج میں شریک ہوکر وہاں سے بعد کامیابی وطن واپس ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر اور امتحان عہدہ داران مال و جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۲ تیر ۱۳۲۱ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ یکم دے ۱۳۲۴ف کو ناظم پنجم عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے۔ اعلیٰ کارگزاری اور بے لوث خدمات کی وجہ آپ یکم شہریور ۱۳۳۰ف کو نواب سر عقیل جنگ بہادر کے پرسنل مددگار مقرر ہوئے اور اس خدمت کو آپ نے ۔ ار اردی بہشت ۱۳۳۶ف تک نہایت مستعدی اور جانفشانی سے انجام دے کر اپنی قابلیت اور معاملہ فہمی کے خوب جوہر دکھائے۔ آپ کی ان بے لوث کارگزاریوں اور اعلیٰ قابلیت کو دیکھکر پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر نے آپ کے خدمات بفرمان خسروی معزز کونسل کی سفارش کی بناء پر سرکار عالی سے مستعار حاصل فرمائیں۔ آپ نے ۱۱۔ اردی بہشت ۱۳۳۶ف کو رکنیت بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر کا جائزہ حاصل فرمایا۔ جائزہ حاصل فرماتے ہی تمام ملتویات کا جلد از جلد تصفیہ فرما دیا اور بہت سی مفید اصلاحیں کیں۔ آج انتظام پائیگاہ کو جو شاہراہ ترقی پر گامزن دیکھتے ہیں وہ زیادہ تر عالیجناب نواب سر عقیل جنگ بہادر میر مجلس معزز بورڈ آف ٹرسٹ کی نگرانی اور آپ کے حسن انتظام کی رہین منت ہے۔ آپ نے بکار سرکار پائیگاہ کئی مرتبہ یورپ کا دور و دراز سفر فرمایا۔ آپ ایک منتظم، بے لوث مدبر اور خوش اخلاق حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ :- حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۷)

عبداللہ پاشاہ صاحب (مولوی محمد..........) آپ حیدرآباد دکن

کے ممتاز وکلاء سے ہیں۔ آپ کی تعلیم و تربیت یم۔اے، او اسکول علیگڈھ میں ہوی پندرہ سال کے سن میں میٹرک پاس کرکے آپ نے علی گڈھ کالج میں یونیورسٹی کی تعلیم کا آغاز کیا جہاں آپ نے تمام امتحانات کی تکمیل کرکے۔ بی۔ اے کی ڈگری آنرس کے ساتھ حاصل کی اس کے بعد الہ آباد کالج سے ایل ایل بی کے ہر دو امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کئے اور ہائی کورٹ، رزیڈنسی کورٹ اور ممالک محروسہ سرکار عالی کی کل عدالتوں میں وکالت شروع کی اور مسلسل کئی سال سے نہایت اعلیٰ قابلیت کے ساتھ پیشۂ وکالت انجام دے رہے ہیں۔ اور اس وقت آپ کا شمار حیدرآباد کے چوٹی کے وکیلوں میں ہے۔ مقدمات کی پیروی میں کمال دلچسپی لیتے ہیں اور اہل معاملہ حضرات اور موکلین کے ساتھ نہایت حسن اخلاق سے پیش آتے ہیں۔ آپ محکمۂ مالگزاری کے وکیل سرکار اور حیدرآباد کے اکثر امراء، جاگیرداران، والیان سمستان کے مشیر قانونی اور رکن مجلس وضع آئین و قوانین میں رعایا کی فلاح و بہبودی کے پیش نظر اکثر مسودات قانونی پیش کئے ہیں۔ قومی اور ملکی مسائل میں آپ عملاً حصہ لیتے رہتے ہیں۔ اکثر قومی ادارے آپ کی علمی سرگرمیوں کے رہین منت ہیں۔ آپ کے ملکی اور قومی خدمات کے متعلق ہمکو کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، پبلک ان سے بخوبی واقف ہے۔ مختصر یہ کہ آپ نہایت مخلص اور بے لوث کام کرنے والے ہیں اور ملک کو آپ جیسے ہمدرد قومی کارکنوں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ کا پتہ:۔ معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۸)

عبدالواحد صاحب اویسی (مولوی ....) آپ حیدرآباد دکن کے مشہور

و مصروف وکلاء سے ہیں۔ طبقۂ وکلاء میں آپ کی ایک معزز و ممتاز حیثیت ہے۔ علم
فارسی اور عربی میں لائق ہیں۔ قانونی لیاقت آپ کی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ درجۂ اول
کی سند کے حامل کہنہ مشق اور تجربہ کار وکیل ہائیکورٹ ہیں۔ دیوانی بلدہ کے وکلاء میں
میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ بڑے بڑے مقدمات میں آپ نے کامیابی
حاصل کی ہے۔ اہل مقدمات اس کثرت سے رجوع ہوتے ہیں کہ آپ کو گھڑی بھر کی
فرصت نہیں ملتی۔ بنچ و بار کی عزت طبقۂ وکلاء اور اہل مقدمات میں آپ کو
ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ سنہ ۱۳۴۳ف میں مجلس بلدیہ کی رکنیت پر آپ کا انتخاب عمل
میں آیا۔ سنہ ۱۳۴۵ف میں آپ نائب میر مجلس مجلس بلدیہ ہوئے۔ اس وقت آپ مجلس بلدیہ
کے نامزدۂ سرکار رکن ہیں اور رکنیت کے فرائض نہایت سرگرمی سے انجام دے
رہے ہیں۔ صاحب اخلاق ذی مروت، شگفتہ مزاج اور سلیم الطبع وکیل ہیں۔
آپ کا پتہ، گوشہ محل، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۷۹)

عثمان نواز جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ....)

آپ امرائے حیدرآباد
کے ایک سربرآوردہ خاندان کے رکن ہیں سنہ ۱۲۹۳ف میں بمقام بلدۂ حیدرآباد فرخندہ
بنیاد پیدا ہوئے اور ہندوستان میں مدارج تعلیمی طے کر کے انگلستان تشریف لے
گئے، جہاں اڈنبرا یونیورسٹی سے ایم۔ بی۔ سی۔ ایچ۔ بی کی اعلیٰ سند نمایاں کامیابی
کے ساتھ حاصل کی۔ وطن واپس آکر سنہ ۱۳۲۱ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی
میں بحیثیت سول سرجن درجۂ چہارم دواخانہ کاروان بلدہ میں داخل ہوئے اور اسی
حیثیت سے متعدد دواخانہ جات بیرون بلدہ میں ایک مدت تک کام کرنے کے بعد
سنہ ۱۳۳۳ف میں آپ کاروز بلدہ کے اہم اور ذمہ دارانہ منصب پر فائز کیے گئے۔

حسن خلق اور حسن سلوک جو امرائے حیدرآباد کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہیں اور آپ حیدرآباد کی معزز سوسائٹی میں نہایت ہردلعزیز ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۰)

عثمان یار خاں صاحب (نواب ....) آپ نواب عزت یار خاں حکیم الحکماء محی الدولہ سابع کے خلف اکبر، نواب رسول یار خان حکیم الحکماء محی الدولہ سادس کے پوترے، نواب محبوب یار خان رسول یار جنگ بہادر اور نواب حیدر یار خان احمد یار جنگ بہادر کے لائق بھتیجے ہیں آپ بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے لائق اور شفیق والد کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانے پر ہوئی زاں بعد یہیں کے سرکاری درسگاہوں میں آپ نے تعلیم حاصل فرمائی اردو، فارسی عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں سباق وسیاق سے ماہر ہیں اپنے والد کے بعد جملہ جاگیرات موروثی سے متفرد ممتاز ہیں۔ صاحب اخلاق اور ذی مروت ہیں۔ اعلیٰ سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت ووقعت ہے۔ ہمدرد، ملنسار ذی فہم، سنجیدہ مزاج اور بڑی خوبیوں کے نواب ہیں۔
آپ کا پتہ۔ حیدر گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۱)

عزیز نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام سید عزیز الدین علی خاں ہے۔ آپ خان بہادر سید شمس الدین علی خاں سابق ڈپٹی کمشنر صوبہ برار کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۱۲۹۷ف میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سینٹ زیویرس اسکول بمبئی

میں حاصل کرکے نظام کالج حیدرآباد میں اعلیٰ مدارج کی تکمیل فرمائی۔ بعد انفراغ تعلیم ۱۳۱۷ف
میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت دوم تعلقدار داخل ہوئے اور مختلف
اضلاع میں درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے اول تعلقدار ہوئے۔ زاں بعد ۱۳۴۱ف میں
آپ کو منصرمانہ حیثیت سے صوبہ داری گلبرگہ شریف کے منصب جلیلہ پر ترقی
ملی زاں بعد صوبہ داری میدک پر فائز ہوئے۔ اس وقت اس عہدہ پر نہایت قابلیت
وحسن تدبیر و وفا شعاری و دیانتداری کے ساتھ کارگزار ہیں۔ آپ کو پیشگاہ حضرت
اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ سے بتقریب سالگرہ ہمایونی بتاریخ ۳۰ جمادی الثانی
۱۳۵۵ھ خطاب مستطاب "عزیز نواز جنگ" سے بھی افتخار بخشا گیا ہے۔ آپ سے
راعی و رعایا ہر دو خوش ہیں۔ آپ نہایت نیک طینت، خوش خلق، منکسر المزاج،
ملنسار، ملک کے بہی خواہ مالک کے جاں نثار، فرض شناس، مستعد، جفاکش اور
ہر دلعزیز نواب ہیں۔ عہدہ داران مال میں ایک نمایاں حیثیت اور اعلیٰ سوسائٹی
میں کافی رسوخ رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ امیر پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۲)

عزیز یار جنگ بہادر (نواب......) آپ کا نام محمد عزیز الدین خاں
ہے۔ آپ محمد فیاض الدین خاں صاحب مرحوم کے فرزند اور نواب اشرف جنگ مرحوم
کے پوتے ہیں۔ سنہ ۱۲۹۲ھ میں بمقام بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے اور تمام
مدارج تعلیم کو طے کر لینے کے بعد بعہد حضرت غفران مکانؒ اعزاز و حقوق آبائی کے
ساتھ علاقہ صرف خاص مبارک کی نظامت عطیات سے سرفراز ہوئے۔ من بعد
خطاب خانی و بہادری و عزیز یار جنگ سے ۱۳۱۶ف میں معزز و مباہی ہوئے ہمیشہ

سے الطاف شاہانہ آپ پر مبذول رہے ہیں چنانچہ عطیات سے نظامت عدالت صرف خاص مبارک کی خدمت پر بہ توجہ شاہی آپ نے ترقی پائی۔ زاں بعد اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ صرف خاص مبارک سے سرفراز ہو کر اپنی مفوضہ خدمت کو نہایت دیانتداری و وفاشعاری و جانفشانی سے ایک عرصہ تک انجام دیتے رہے۔ مجلس وضع آئین و قوانین و آرائش بلدہ کی رکنیت پر بھی سرفراز تھے۔ ابتدائی عمر ہی سے شاعری کے ساتھ آپ کا فطری لگاؤ ہے اور اس فن میں آپ حضرت داغ کے شاگرد ہیں۔ واسوخت ایاغ شباب اور دیوان ارمغان عزیز آپ کی تصنیفات سے ہیں آپ کا پتہ :۔ کنگ کوٹھی روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۴)

عسکر علی صاحب (مولوی میر ....) آپ ایک معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ السنہ مشرقیہ میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ سررشتہ مال کے کام پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ چنانچہ سرکار عالی میں آپ ایک عرصہ تک سررشتہ مال کے خدمات انجام دے چکے ہیں۔ زاں بعد اسٹیٹ نواب سالار جنگ بہادر میں آپ بحیثیت منتظم داخل ہوئے۔ آپ کی حسن کارگزاریوں کی وجہ آپ کی خدمات اسٹیٹ نواب خانخاناں مرحوم میں مستعار لئے گئے، جہاں آپ ایک مدت مدید تک بحیثیت معتمد اسٹیٹ کام انجام دیتے رہے۔ جب نواب مرزا محمد علی بیگ صاحب سابق ناظم و معتمد اسٹیٹ اپنی سرکاری ملازمت پر واپس ہوئے تو نواب سالار جنگ بہادر نے آپ کو فوق العادہ ترقی سے اپنی اسٹیٹ میں واپس طلب فرمالیا۔ اس وقت آپ ناظم و معتمد اسٹیٹ ہیں اپنے مفوضہ خدمات کو خوش اسلوبی اور بے لوثی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ میں نہ صرف جوہر فرض شناسی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ بلکہ اپنے مالک کی مزاج دانی

کا بھی مادہ قدرت کی جانب سے آپ میں ودیعت ہوا ہے۔ آپ نواب صاحب کے معتمد علیہ ہیں۔ ہر سال ۹ محرم الحرام کو بغرض شرکت مجلس عزا آپ کے گھر نواب صاحب تشریف لاکر آپ کی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ نہایت خلیق، ملنسار، شگفتہ مزاج اور پابند صوم وصلوٰۃ، یتیموں کے دلسوز اور غریبوں کے ممد ومعاون ہیں۔

آپ کا پتہ :- بارہ دری نواب سالار جنگ بہادر حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۴)

عسکر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید محمد عسکری حسن ہے۔ آپ نواب جبار یار جنگ مرحوم سابق ممبر مجلس عدالت العالیہ کے صاحبزادے ہیں ۱۸۹۲ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر ہی پر ہوی۔ ازاں بعد نظام کالج اور پھر دارالعلوم علی گڈھ میں تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ ۱۹۰۸ء میں آپ عازم انگلستان ہوئے اور وہاں ۱۹۱۳ء میں اکسفورڈ یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری اور ۱۹۱۴ء میں بیرسٹری کی سند حاصل کی اور وطن واپس آکر الہ آباد ہائیکورٹ میں پریکٹس کے لئے نام درج کرایا، لیکن زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ آپ حیدرآباد چلے آئے اور اس وقت سے یہاں کے وکالت پیشہ طبقہ میں اپنی قابلیت اور حسن اخلاق کی وجہ نمایاں جگہ حاصل کرلی جس میں رفتہ رفتہ اضافہ ہوتا رہا حتیٰ اس امر آپ کا شمار مملکت آصفیہ کے کامیاب وکلاء میں ہونے لگا۔ آپ کی قانونی استعداد کی وجہ آپ کا تقرر معتمدی وضع آئین وقوانین کے عہدۂ جلیلہ پر حسب فرمان خسروی مترشدہ ۲۹۔ رجب المرجب ۱۳۵۶ھ بشاہرہ اسے دو ہزار روپیہ یکم آذر ۱۳۴۷ف سے عمل میں آیا۔ چونکہ یکم آذر ۱۳۴۷ف کو آغاز سنا لیہ کی تعطیل تھی اس لئے آپ نے بتاریخ ۲ آذر ۱۳۴۷ف اپنی خدمات کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس کے ایک سال بعد یعنی

، رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ کو خطاب مستطاب "نواب عسکر یار جنگ بہادر" سے منتخر و ممتاز ہوئے۔ آپ حیدرآباد ہائیکورٹ بار کے ممتاز فرد اور مجلس مقننہ و مجلس صفائی بلدہ کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ آپ کا خاندان شمالی ہند میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ جہاں آپ کے جدّ اعلیٰ سید حمزہ بن حمید بخشی الملک سلطنت عثمانیہ ترکی، سلطان التمش کے زمانہ میں ہندوستان آئے اور مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر ضلع فتحپور میں جاگیر حاصل کی۔ آپ کے والد نواب جبّار یار جنگ مرحوم فارسی و عربی کے زبردست عالم تھے اور انگریزی میں بھی دستگاہ رکھتے تھے۔ جن کی وکالت نے حیدرآباد میں اس حد تک فروغ حاصل کیا کہ سرکار عالی نے اس کی اطلاع پاکر سیشن جج کے عہدہ پر مامور کر دیا۔ جس سے اپنی قابلیت و ذہانت کے باعث بہت جلد ترقی کر کے رکن عدالت العالیہ اور پھر میر مجلس ہو گئے۔

آپ کا پتہ:۔ گل باغ، ہنومان ٹیکری حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۰۵)

عقیل جنگ بہادر (نواب سر.............) آپ کا اسم گرامی سید عقیل ہے اور آپ موتمن جنگ، عماد الدولہ، عماد الملک مرحوم کے صاحبزادے ہیں ۱۲۸۵ف میں بمقام بلگرام ضلع ہردوئی پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تربیت اپنی شفیق و روشن خیال والدۂ ماجدہ کی آغوش عاطفت میں پائی۔ بعد تکمیل درس ابتدائی مدرسۂ عالیہ بلدۂ حیدرآباد میں داخل ہوئے۔ جہاں ۱۸۹۳ء میں میٹرک کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا۔ زاں بعد نظام کالج میں ایف اے تک تعلیم حاصل فرمائی۔ اس کے بعد بوجہ خرابیٔ صحت سلسلۂ تعلیم ترک فرما دیا اور اسی باعث بغرض حصول تعلیم آپ ولایت بھی تشریف نہ لیجا سکے۔

سنہ ۱۳۱۰ف میں بطور کارآموز آپ سلک ملازمت سرکارعالی میں داخل ہوئے اور دو ماہ کے اندر ہی ضلع اورنگ آباد کے سوم تعلقدار ہوگئے اور مختلف اضلاع میں اسی حیثیت سے کارگزار رہے۔ سنہ ۱۳۱۴ف میں آپ کو بذریعۂ فرمان مبارک اسیکرٹری پائیگاہ نواب سروقارالامرا کا عہدہ تفویض ہوا۔ اوراس کے ایک سال بعد باضافۂ ماہانہ پائیگاہ سرآسمان جاہ میں اسی عہدہ پر آپ کی منتقلی عمل میں آئی۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں آپ کو معتمدی صرف خاص مبارک پر ترقی ملی۔ اوراس کے ایک سال بعد معتمد فوج اوزاں بعد زائد معتمد مال کا عہدہ ملا۔ اسی سال آپ ترقی کا ایک اور زینہ طے کرکے نائب صدرالمہام ہرسہ پائیگاہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے اور دو سال تک یہاں آپ نے اس خدمت کو نہایت قابلیت وحسن تدبیر سے انجام دے کر مورد تحسین و آفریں، اور بتقریب سالگرہ مبارک خطاب مستطاب نواب عقیل جنگ بہادر سے منتخر وممتاز ہوئے۔ سنہ ۱۳۲۸ف میں گلشن آباد میدک کی صوبہ داری سے منتخر ہوئے اوراس کے چند ماہ بعد اپنے بڑے بھائی نواب عابد نواز جنگ بہادر سے صوبہ داری گلبرگہ شریف کا جائزہ حاصل فرمایا۔ اس کے پندرہ روز بعد سررشتۂ صنعت وحرفت کے صدرالمہام مقرر ہوئے اور پھر ہرسہ پائیگاہ کی صدرالمہامی کے فرائض آپ کی خدمات کے ساتھ منسلک ہوگئے اور سنہ ۱۳۳۶ف میں سررشتۂ تعمیرات عامہ وآبپاشی وٹیلیفون و برقی کی صدرالمہامی پر فائز ہوئے اوراس وقت آپ صدرالمہامی فوج وطبابت وعلاج حیوانات ورصدگاہ نظامیہ وعجائب خانہ وسٹی سروے ورجسٹریشن وکاغذ مختوم وٹپہ وطبابت پر مامور وکارگزار ہیں۔ جب کہ رائٹ آنریبل نواب سرحیدر نواز جنگ بہادر صدراعظم باب حکومت سرکارعالی بتقریب جشن تاجپوشی ملک معظم جارج ششم لندن تشریف لیگئے تھے تو آپ تا واپسی اُن کے نگران کار صدراعظم رہے۔ سرکاری فرائض کے ساتھ ساتھ پائیگاہ نواب نامور جنگ اقتدارالدولہ سلطان الملک بہادر

اور پائیگاہ نواب لطافت جنگ لطف الدولہ مرحوم کے فرائض پیر مجلسی کو بھی انجام دے رہے ہیں۔ ملکی و مالی اور انتظامی امور میں کامل تجربہ رکھتے ہیں معزز کونسل کے ایک سربرآوردہ، نامور اور دہ سب سے سینیر اور معزز رکن ہیں۔ تدبیر اور فراست آپ کی مسلمہ ہے۔ اخلاق کے اور اتحاد و مروت میں یکتا ہیں، طبیعت میں فیض رسانی انصاف پسندی حق شناسی ہے۔ حیدرآباد کا بچہ بچہ آپ کے نام نامی سے واقف ہے۔ سرکار عظمت مدار میں بھی آپ کی بہت عزت و وقعت ہے۔ "خطاب سر" سے مفتخر و ممتاز ہیں۔ کارہائے رفاہ عام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ ملک کی بہبودی اور رعایا کی خوش حالی اور مالک کی خوشنودی ہمیشہ آپ کے پیش نظر رہتی ہے۔ آپ نے اپنی پیر مجلسی میں پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر اور نواب لطف الدولہ مرحوم میں تازہ روح پھونک کر ان کو بام اوج پر پہنچا دیا۔ غرض آپ کے گراں قدر خدمات کی تعریف جہاں تک کی جائے کم ہے۔ سرکار عالی اور سرکار عظمت مدار ہر دو کو آپ کے خدمات کا اعتراف ہے۔ آپ کا پتہ:۔ سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۶)

علی اصغر صاحب بلگرامی (مولوی سید.........) آپ مولوی سید حسن صاحب جشن کے فرزند ہیں۔ آپ یکم دئے ۱۳۰۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم آپ نے بیدر و حیدرآباد میں پائی اور ایف۔اے تک تعلیم اورنگ آباد کالج میں عربی و فارسی کا اکتساب مولوی محمد سبطین صاحب مرحوم سے فرمایا اور اصول و فقہ علماء عراق سے۔ زاں بعد امتحان عہدہ داران مال و جوڈیشل میں کامیاب ہوکر ملازمت سرکار عالی کی جانب متوجہ ہوئے اور تین سال تک بطور کارآموز منصرم تحصیلدار و مددگار مال رہکر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ آذر ۱۳۲۴ف میں ناظم میتی

معین المہام عدالت و کوتوالی کی خدمت پر منتقل ہوئے۔ زاں بعد صدر منتظم اور پھر مددگاری سوم سکریٹری سرکار عالی پر ترقی پائے اس اثناء میں مولوی غلام یزدانی صاحب کے زمانہ رخصت میں تقریباً دو سال تک حسب فرمان خسروی نظامت آثار قدیمہ کے نگران کار رہے۔ نظامت آثار قدیمہ کا شاندار کارنامہ آپ کی تالیف مآثر دکن، اور لینڈ مارکس آف دی دکن (انگریزی) ہے جس میں شہر حیدرآباد و مضافات بلدہ کے تمام تاریخی عمارات و آثار کے باتصویر تفصیلی حالات تحقیق کے ساتھ آپنے قلمبند فرمائے ہیں۔ ۱۳۴۲ف میں آپ مددگار معتمد مال مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۳ف میں آپ کو عہدہ اول تعلقداری پر ترقی ملی۔ آپ کا ادبی مذاق باوجود سرکاری خدمات کی مصروفیت کے لائق تحسین ہے۔ چنانچہ بکثرت ادبی مضامین کے علاوہ جو مختلف سربرآوردہ اخبارات و رسایل میں شایع ہو کر مقبول خاص و عام ہوئے، متعدد تصانیف آپ کی یادگار ہیں۔ آپ کا ذاتی کتب خانہ ادبی اور تاریخی نایاب و کمیاب کتب سے بھرا ہوا ہے۔ جسمیں آپ اپنا کافی وقت صرف کرتے ہیں۔

(۱۸۷)

علی اکبر صاحب (مولوی سید........) آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز و ممتاز خاندان کے فرد کپتان سید محمد صاحب مرحوم کمانڈر افواج پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مغفور کے فرزند اور لفٹنٹ کرنل مولوی سید علی رضا صاحب پرائیوٹ سکریٹری نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے بھائی ہیں۔ ۸ر آذر ۱۳۰۰ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم میٹرک تک مدرسۂ عالیہ میں ہوئی اس کے بعد ولسن کالج بمبئی میں بی۔ اے تک تعلیم پائی۔ ۱۹۱۲ء میں اسٹیٹ اسکالرشپ حاصل فرما کر انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی

سے معاشیات میں سکنڈ کلاس آنرز کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۱۲ء کے آواخر میں وطن
واپس ہوئے۔ ۲۰ شہریور ۱۳۲۶ ف کو بحیثیت پروفیسر نظام کالج سلک ملازمت
سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ تیر ۱۳۳۰ ف کو صدر مہتممی گلبرگہ پر فائز ہوئے۔
۲۹ آذر ۱۳۳۳ف کو صدر مہتمم تعلیمات بلدہ۔ یکم اسفندار ۱۳۳۵ ف کو منصرم نگران کار
ڈائرکٹر بوائے اسکاوٹس۔ ۸ اسفندار ۱۳۴۰ ف کو پھر اپنی اصلی خدمت پر واپس
ہوئے اور صدر مہتممی تعلیمات میدک کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ ۴ خورداد
۱۳۴۰ ف کو اسپشل ڈیوٹی پر نواب صلابت جاہ مرحوم کے ہمراہ یورپ کا سفر
فرمایا۔ ۱۳۳۲ ف میں انجمن اساتذہ بلدۂ حیدرآباد کا افتتاح ہوا جس کے بانی اور
موسس اعلیٰ اور صدر آپ ہوئے۔ انجمن کے مقاصد و اغراض کو ملک کے طول و
عرض میں پھیلانے کی غرض سے ایک رسالہ موسوم بہ "حیدرآباد ٹیچر" آپ نے
اجرا فرمایا۔ جس کی اب (۹۰۰) کی اشاعت ہے۔ ۱۳۳۳ ف میں آپ ایجوکیشنل
کانفرنس منعقدہ علی گڈھ میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے اور بعد شرکت
تعلیم بالغان پر رپورٹ پیش کی اور اس پر کئی پبلک لکچر دئے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔
کہ متعدد مدارس شبینہ قایم ہوگئے۔ ۱۳۳۵ ف میں ۶ تا ۱۲ سال کے طلباء موجود
صفائی میں تعقیم ہیں ان کا شمار کرکے رپورٹ پیش فرمائی۔ چونکہ یہ جبری تعلیم کا
مقدمہ تھا۔ اسی بنا پر دو سال بعد ۱۳۳۷ ف میں منجانب سرکار آپ میسور تشریف
لے گئے۔ واپسی پر آپ نے وہاں کے نظام تعلیم کا خاکہ دیتے ہوئے جبری تعلیم کے
تفصیلات پیش فرمائے۔ ۱۳۳۶ ف میں آپ کو امپیریل ایجوکیشنل کانفرنس لندن
میں شرکت کے لئے حکومت کی جانب سے بھیجا گیا۔ ۱۳۳۸ ف میں آپ نے معائنہ
طبی طلباء مدارس کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔ ۱۳۳۹ ف میں نظامت تعلیمات
کی مقرر کردہ سب کمیٹی تعلیم تاریخ و جغرافیہ میں آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۳۴۰ ف

میں آل ایشیا تعلیمی کانفرنس منعقدہ بنارس میں شرکت فرمائی۔ اور وہاں سے کلکتہ جا کر بہرے۔ گونگے اور اندھے طلباء کے مدارس کا معائنہ فرمایا اور بعد واپسی ایسے طلباء کے لئے مخصوص مدارس کے قیام کی اسکیم پیش کی۔ ۱۳۴۱ف میں ماڈل پرائمری اسکول کے قیام کی اسکیم پیش کی جو اب بار آور ہوتی نظر آ رہی ہے ۱۳۴۱ف میں ماڈل پرائمری اسکول کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا جزئی اور کلی انتظام آپ ہی نے کیا۔ اسی سال آپ کی معرکتہ الآرا تصنیف انگریزی میں طبع ہوئی جس نے اہل فن سے خراج تحسین حاصل کیا۔ ۱۳۴۲ف میں شاہی و صرف خاص مبارک کے مدارس کی تنظیم کے لئے رپورٹ اور تحتانوی تعلیم کی توسیع و اصلاح کے لئے بھی تفصیلی اسکیم پیش فرمائی۔ ۱۳۴۵ف میں وفاق انجمن اساتذہ ہند کے سالانہ جلسے منعقدہ گوالیار نیز ایجوکیشنل کانفرنس میں آپ نے شرکت فرمائی۔ ۱۳۴۶ف میں تقریب سلور جوبلی حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ سررشتہ تعلیمات کی تعریف ایجوکیشن انڈر آصف جاہ دی سیونتھ" آپ نے شائع کی۔ ۱۱ تیر ۱۳۴۶ف کو آپ اسپیشل آفیسر تعلیمات و معتمد مجلس تعلیم ثانوی کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ آپ ہمیشہ محبت و مودت کا سبق دیتے رہتے ہیں اور کبھی آپ کے ماتحتین نے یہ محسوس نہیں کیا کہ آپ اُن پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ آپ نہایت وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق حاکم واقع ہوئے ہیں۔ کبھی آپ نے کسی کو خود سے رنجیدہ نہیں کیا ہمیشہ اپنے ماتحتین کو خود سے خوش اور راضی رکھا، مستقر بلدہ پر جس قدر بھی مفید اور تعلیمی سرگرمیاں دکھلائی دے رہی ہیں۔ ان سب کا وجود آپ کی انتھک کوششوں اعلیٰ قابلیت، بے لوث کارگزاریوں اور دلچسپیوں کا رہین منت ہے۔ آپکی بے مثل سادگی اور فقید المثال شائستگی اور شریف النفسی یادگار رہے۔ آپ کی شادی آپ کے قریبی رشتہ دار میجر محمد علی مرزا صاحب مرحوم کی بڑی صاحبزادی

سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادیاں اور (۴) چار صاحبزادہ ہیں۔
آپ کا پتہ :- تالاب ماں صاحب ہمایوں نگر حیدرآباد دکن ہے ۔

(۱۸۸)

علی الدین احمد صاحب (مولوی) .... آپ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم ولاؔ کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ ۹ آبان ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے۔ آپ نے مدرسۂ اعزہ۔ مدرسۂ عالیہ نظام کالج میں تعلیم پائی اور امتحان مال سے فارغ ہونے کے بعد علاقہ مدراس کے اضلاع میں سررشتۂ مال کا عملی تجربہ حاصل کرنے کے لئے منجانب سرکار عالی بھیجے گئے اور وہاں سے واپس ہو کر معتمدی مال میں بحیثیت مددگار اعزازی کام انجام دیا ۱۳۲۸ف میں بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت میں داخل ہوئے انتزاع اختیارات عدالتی کے بعد آپ کے خدمات عدالت میں حاصل کئے گئے جہاں آپ نے بحیثیت ناظم عدالت دیوانی و فوجداری بلدہ کئی سال تک کام کیا اور اضلاع عثمان آباد و ناندیڑ میں بحیثیت زائد ناظم عدالت ضلع کارگزار رہے۔ اس کے بعد آپ سررشتۂ مال میں واپس ہوئے اور جالنہ کی دوم تعلقداری پر متعین کئے گئے جہاں آپ نے کارہائے رفاہ عام میں بڑی دلچسپی لی اور ایسے نمایاں کام کئے کہ جالنہ میں آپ کے زمانہ کی اکثر یادگاریں ہیں۔ آپ اضلاع اورنگ آباد اور ناندیڑ کے بھی اول تعلقدار رہے اور ہر جگہ ہر دلعزیز رہے، آپ خوش خلق، نیک سیرت، اُن صفات کے حامل ہیں جو آپ کے آبائی ہیں۔ آپ کی بے لوث خدمات، کاردانی، انتظامی قابلیت اور تجربہ کاری کے مدنظر حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کو کرسی نظامت امور مذہبی صدارت العالیہ کے لئے منتخب فرما کر عزت بخشی۔ یکم آذر ۱۳۴۵ف کو نواب اختر یار جنگ بہادر سابق ناظم و معتمد امور مذہبی سرکار عالی سے آپ نے نظامت امور مذہبی کا جائزہ حاصل

فرمایا۔ تین سال کی قلیل مدت میں مذہبی سرگرمیوں میں آپ نے نئی روح پھونک کر محکمہ نظامت امور مذہبی کو اپنے جدید اصلاحات سے ایک کارآمد شعبہ بنا دیا۔ اپنے دور میں آپ نے سررشتہ مذہبی کی رفتار ترقی کو بہت تیز کر دیا ہے اور آج محکمہ مذہبی ہر مذہب و ملت کے لئے مذہبی ثابت ہو رہا ہے۔ ۱۳۴۵ف میں حسب فرمان حضرت اقدس و اعلیٰ آپ کا اس سررشتہ کی نظامت پر استقلال عمل میں آیا۔

آپ کے دو صاحبزادے ہیں (۱) حسن الدین احمد (حسن) (۲) عزیز الدین احمد (حسین)۔ ہر دو صاحبزادے زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ عزیز باغ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۸۹)

علی حسین خاں صاحب (نواب میر ......) آپ الحاج نواب میر حیدر علی خاں صاحب کے فرزند سوم نواب میر عباس علی خاں صاحب مرحوم کے پوترے اور نواب میر اقبال علی خاں صاحب جاگیردار رکن و خازن مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ اعزہ سے ہوا۔ زاں بعد تکمیل درس کے لئے علی گڈھ تشریف لے گئے۔ مسلم یونیورسٹی سے بی۔ اے (آنرز) کورس میں کامیابی حاصل فرما کر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۳۳۰ف کو پروبشنر تحصیلدار کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور تحصیلداری ملک کی خدمت ایک عرصہ تک منصفانہ طور پر نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ سررشتۂ اتحادی میں بھی آپ کارگزار رہے۔ اس وقت آپ اسپشل افسر لینڈ ریکارڈ کی خدمت پر فائز اور اورنگ آباد پر متعین ہیں۔ نہایت لایق اور ہوشیار حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ:۔ "حیدر منزل" سلطان پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۰)

علی حسین خاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ نواب مرزا قربان علی خاں مرحوم کے خلف الصدق اور نواب مرزا علی حسین خاں مرحوم کے نبیرہ اور نواب دولت یار جنگ مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ نے اپنے پدر بزرگوار کے زیر سایہ عاطفت اولاً سینٹ جارج گرامر اسکول میں شریک ہو کر سینیر کیمبرج میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ازاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔

آپ کی شادی ۲۰۔ شعبان المعظم ۱۳۵۵ھ کو نواب اود جنگ بہادر کی صاحبزادی سے نہایت تزک واحتشام کے ساتھ ہوئی۔ آپ اپنے والد کے بعد بلہ پائیگاہ آبائی وجائیداد موروثی سے متمتع ہیں۔ آپ خوش خلق، وجیہ، جامہ زیب ملنسار اور تعلیم یافتہ نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ سیف آباد۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۱)

علی رضا صاحب (مولوی سید ....) آپ ایک اعلیٰ انجنیر ہونے کے علاوہ مملکت حیدرآباد دکن کے ایک منصب دار اور یومیہ دار سرکار عالی بھی ہیں آپ کی ولادت حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں ۱۸۸۸ء میں ہوئی۔ ۱۹۱۰ء میں بی۔ یس، سی کی ڈگری بمبئی یونیورسٹی سے حاصل کی۔ آپ جامعہ بمبئی کے سر دراگ سوٹر اسکالر از ابتدا تا زمانۂ حصول ڈگری رہے۔ اور بزمانۂ قیام دکن کالج آپ کالج کے اسکالر بھی تھے اور آخر ۱۹۱۰ء میں منجانب سرکار عالی وظیفہ حاصل فرماکر انگلستان روانہ ہوئے اور بی۔ یس۔ سی کی ڈگری آنرس کے ساتھ وکٹوریہ یونیورسٹی میں مانچسٹر سے ۱۹۱۳ء میں حاصل کی ڈسمبر ۱۹۱۳ء میں محکمۂ تعمیرات سرکار عالی میں

بحیثیت اسسٹنٹ انجینیر تقرر عمل میں آیا اور ۱۹۲۳ء میں ایوانات شاہی دہلی کی تعمیر کے لئے آپ کا انتخاب ہوا۔ ۱۹۲۴ء میں صدر مہتمم تعمیرات حیدرآباد ڈویژن ہوئے۔ بعد ازاں خدمت مددگاری چیف انجینیری پر فائز ہوئے ۱۹۲۹ء میں عثمانیہ انجینیرنگ کالج کا قیام آپ کے ہاتھوں ہوا۔ جو تقریباً ایک سال تک آپ کی نگرانی میں رہا۔ تا اینکہ آپ نے تمام دنیا کا سفر بکار سرکار اختیار فرمایا۔ چنانچہ ۱۹۳۰ء میں آپ اور نواب زین یار جنگ بہادر منجانب سرکار دنیا کے مشہور و معروف یونیورسٹیوں کے دیکھنے کی غرض سے روانہ ہوئے ایک سال کی سیاحت کے بعد واپس ہوکر ۱۹۳۱ء میں یونیورسٹی کے تجاویز میں مصروف اور تعمیری چارج بہ حیثیت ناظم تعمیرات جامعہ ۱۹۳۲ء سے انجام دیکر زاں بعد چیف انجینیر ریلوے کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں۔

آپ خاندانی سید ہیں اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کا سلسلۂ سیادت شروع ہوتا ہے۔ آپ کے آبا و اجداد مشرقی ممالک مثلاً عرب۔ عراق اور ایران کے جلیل القدر اور مشہور علما و مشاہیر عہد سے ہیں اور ان میں سید نعمت اللہ الجزائری مشہور عالم فاضل گزرے ہیں۔ آپ کے آبا و اجداد میں سب سے پہلے میر محمد علی خاں مرحوم نالہ حیدرآباد تشریف لائے جو میر عالم مرحوم وزیر اعظم حیدرآباد دکن کے حقیقی چچیرے بھائی تھے ان کے صاحبزادے میر محمد حسین خاں مرحوم جاگیردار و منصبدار (صاحب تذکرہ کے جد امجد) نواب مستقیم الدولہ بہادر کے داماد اور ایک ممتاز درباری امرا زعفران مکان وسکندر جاہ بہادر اور ناصر الدولہ بہادر میں سے تھے۔ آپ کی جاگیرات چنچولی تعلقہ گلبرگہ میں اور جنگم تعلقہ سیرپور تانڈور میں تھے (گلزار آصفی صفحہ ۲۱۹) ایڈیشن ۱۲۵۸ھ و تزک محبوبیہ صفحہ (۴۲۱) جلد دوم ایڈیشن ۱۳۲۱ھ میں خان مرحوم کے تفصیلی حالات خاندانی درج ہیں۔ آپ کے

ناناسید محمد حسین خاں مرحوم تعلقداری برار سے۔ آپ کے والد مولوی سید نظام الدین صاحب مرحوم منصبدار اپنے خاندان کے پہلے فرد تھے جنھوں نے سرکاری ملازمت اختیار کی او محکمہ مال میں بزمانہ سالارجنگ اعظم تحصیلدار ہو کر تیس سال کے بعد وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے۔ صاحب تذکرہ حیدرآباد کے فنی عہدہ داروں میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، ہمدردِ بنی نوعِ انسان، نہایت خلیق و ملنسار اور قوم کا درد رکھنے والے حاکم ہیں۔ ملک و مالک کی خیرخواہی آپ کا نصب العین ہے۔ پابند صوم و صلواۃ اور شرع مبین ہیں۔

آپ کا پتہ:- کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۲)

علی رضا صاحب (لفٹنٹ کرنل سید ......) آپ حیدرآباد دکن کے ایک اعلیٰ خاندان کے ایک تعلیم یافتہ اور ذی اثر رکن ہیں۔ آپ کپتان سید محمد مرحوم کمانڈر افواج پائیگاہ نواب سر آسمان جاہ مغفور کے خلف اکبر ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر، ازاں بعد مدرسۂ عالیہ میں ہوئی، اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر۔ کرکٹ، فٹبال، ہاکی اور ٹینس کے بہترین کھلاڑی رہے ہیں۔ آپ نے اپنے والد کی جگہ نواب سر آسمان جاہ مرحوم کے افواج کے کمانڈر ہوئے۔ اب تک آپ اس خدمت کو نہایت ہی قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ امیر پائیگاہ نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے آپ پرائیوٹ سکریٹری (معتمد پیشی) بھی ہیں۔ لفٹنٹ کرنل کا آپ کو اعزاز سرکار عالی سے حاصل ہے۔ آپ نے حیدرآباد ٹینس چمپین شپ کو متواتر سات سال تک جیتا ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، فرض شناس، علم دوست حاکم اور نواب اعانت جنگ معین الدولہ بہادر کے معتمد علیہ

ہیں۔ آپ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ سوماجی گوڑہ ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۳)

علی رضا صاحب (مولوی آقا شیخ ....) آپ آقا شیخ محمد صاحب اول تعلقدار مرحوم کے فرزند اور ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ حاکم ہیں۔ ۸ر امرداد ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ عالیہ سے ہوا آپ مدرسۂ عالیہ کے ایک ہونہار طالب علم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ ایک بہترین کھلاڑی بھی تھے۔ فٹبال، ہاکی وغیرہ میں اچھی مہارت رکھتے ہیں۔ ۲۷ر خورداد ۱۳۲۷ف کو منصرم تحصیلدار درجۂ چہارم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو آپ کا استقلال تحصیلداری لکشٹی پیٹھ پر عمل میں آیا۔ اور اسی حیثیت سے آپ جیتور، نظام آباد، کاماریڈی پر اپنے مفوضہ کام کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔ ۲۴۔ فروردی ۱۳۳۶ف کو سررشتۂ بندوبست میں متعین ہوئے زاں بعد بودھن پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ اسی دوران میں آپ نے جیتور، نظام آباد اور کاماریڈی پر مددگار تعلقدار کی خدمت کو منصرمانہ انجام دیا۔ ۱۶ آذر ۱۳۴۱ف کو آپ انچارج مددگار تعلقدار ڈویژن بورلم اور ۲۰۔ دی ۱۳۴۲ف سے خدمت دوم تعلقداری آرمور پر مامور و کارگزار ہیں۔ آپ انگریزی میں لایق اور اردو فارسی سے واقف، تجربہ کار، ہوشیار، مستعد اور صاحب اخلاق آقا ہیں۔

(۱۹۴)

علی نواز جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام میر احمد علی ہے۔

آپ میر واحد علی صاحب مرحوم کے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۱ر تیر ۱۲۸۶ف بمقام
بلدۂ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول میں ہوئی
جہاں امتحان ریاضی میں آپ نے متعدد تمغے حاصل کئے۔ نواب عماد الملک کا
تمغہ تمام ممالک محروسہ میں اول آنے پر اور نواب اکبر جنگ مرحوم کا تمغہ خود اپنے
مدرسہ میں اول رہنے پر پایا۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں پہنچکر آپ نے نظام کالج
تک ترقی کی۔ اس کالج میں آپ بی۔ اے کی جماعت میں تک پہنچ چکے تھے۔ مگر شوق مطالعہ
کے باعث آپ کو انگلستان جانے کی غرض سے سرکاری وظیفہ حاصل ہو گیا اور آپ
انگلستان روانہ ہو گئے۔ وہاں پہنچکر آپ نے فن تعمیر کی مشہور درسگاہ کوپرس ہل
کالج میں شریک ہو کر بہ حیثیت طالب علم خاص ناموری حاصل کی۔ جب امتحان کی نوبت
آئی تو آپ کا نام اس کالج کے تمام امیدواروں سے پہلے رہا۔ اس موقع پر آپ کو
کئی اعزاز حاصل ہوئے اور آپ ایف۔ سی۔ ایچ کی ڈگری حاصل فرما کر مراجعت فرمائے
حیدرآباد ہوئے۔ اور حسب قرار داد سابقہ آپ کو ملازمت سرکار عالی میں داخل کر لیا
گیا۔ آپ کا ابتدائی تقرر پروبیشنری اسسٹنٹ کی حیثیت سے ضلع محبوب نگر پر ہوا اور
ایک مہینے کے اندر ہی مستقل اسسٹنٹ انجنیر گلبرگہ شریف بنا دئے گئے۔ میدک اور
ورنگل پر بھی آپ تین سال تک اسی خدمت پر مامور و کارگزار رہے۔ ۸ار بہمن ۱۳۱۲ف
کو آپ تحت کار خاص حیدرآباد طلب فرما لئے گئے اور اس کے بعد سے آپ کو
بلدہ ہی میں قیام کے مواقع حاصل ہوتے رہے۔ اس عرصہ میں آپ نے سپرنٹنڈنٹ
صفائی اور مددگار صدر محاسب شاخ تعمیرات کے فرائض بھی چند ماہ انجام دئیے
آخر الذکر خدمت آپ نے سر جارج کیسن واکر کی تحریک سے پائی جو آپ کے کام کے بڑے
قدر دان تھے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ انجنیر شاخ عام کی خدمت پر آپ نے یکم آذر ۱۳۲۱ف
کو ترقی پائی اور تقریباً ایک سال بعد آپ کا تبادلہ اسی خدمت پر شاخ آبپاشی میں

ہو گیا۔ اُس زمانہ میں آپ نے سر ویسویسوا آیر صاحب کے معاون کی حیثیت سے
عثمان ساگر اور آبرسانی حیدرآباد کی اسکیموں کا کام بڑی عرق ریزی کے ساتھ انجام دیا۔
یہاں تک کہ خود صاحب موصوف کو آپ کی کاردانی کا اقرار اپنی رپورٹ میں کرنا پڑا
۱۳۲۰ف و ۱۳۲۱ف میں سپرنٹنڈنگ انجینیر کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ اور ۱۳۔ شہریور ۱۳۲۲ف
کو استقلال کی عزت حاصل ہوئی۔ اُسی سال ۲۸۔ آبان کو معتمدی تعمیرات کے عہدۂ
جلیلہ پر بفرمان خسروی ترقی پائی۔ چیف انجینیر کے فرائض کا اضافہ ۱۵ آبان ۱۳۳۵ف
کو ہوا۔ آپنے دوران ملازمت میں جو کام آپ نے کیے ہیں ان میں سے عثمان ساگر
وحمایت ساگر کے سوا ویرا وپلیرو ضلع ورنگل میں نظام ساگر ضلع نظام آباد میں، مانیر
ضلع کریم نگر میں اور پورنا ضلع پربھنی میں ہمیشہ آپ کے مساعی کو یاد دلاتے رہیں
گے۔ آب پاشی کے جس قدر کام ہو چکے یا ہو رہے ہیں اُن میں سے بڑا نظام ساگر
ہے جس پر تین کروڑ سے زیادہ مصارف عاید ہوئے ہیں۔ جو تقریباً پونے تین
لاکھ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتا ہے ان کے علاوہ دہلی کا قصر شاہی بھی آپ ہی کے زیر
نگرانی تیار ہوا ہے۔ آپ کے ان فرائض پر معتمدی تعمیرات شاخ عام کا اضافہ آخر ۱۳۴۲ف
سے ہوا اس کے علاوہ صرف خاص مبارک میں چیف انجینیری کا اعزاز بھی آپ کو حاصل
ہے۔ اسی طرح ترقیات عامہ اور لوکل فنڈ زیر اقتدار ہیں۔ آپ نے سررشتہ آبپاشی
کے کام اور اس کی نگرانی میں جس عرق ریزی کے ساتھ حصہ لیا اور اس صیغہ میں جس قدر
ترقی آپ کی وجہ سے رونما ہوئی اُس پر بذرائع مختلف بارگاہ خسروی سے اظہار
خوشنودی فرمایا جاتا رہا ہے۔ ماسوا اُن عنایات کے جو مختلف اوقات میں آپ کو
مرحمت ہوئے۔ "علی نواز جنگ بہادر" کا خطاب اس امر کا شاہد ہے کہ حضور پرنور
کی نظر مبارک میں آپ کے کام کی بڑی قدر ہے۔
آپ کی شادی ۱۹۰۶ء میں نواب محمود نواز جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی جن سے

بطن سے آپ کو دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادوں کے نام (۱) میر فرخندہ علی اور (۲) میر محمد علی ہیں۔ اس وقت آپ چیف انجینیر تعمیرات صرف خاص مبارک کی خدمت پر فائز ہیں۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہر فن، بہی خواہ ملک و مالک ہیں۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل، حیدرآباد دکن ہے!

(۱۹۵)

علی یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید محمد علی خاں ہے۔ آپ بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے شفیق و مہربان اور اعلیٰ تعلیم یافتہ والد کے زیر نگرانی مثل اپنے اب وجد کے، قابل اور لائق اساتذہ سے اولاً گھر پر اردو، فارسی اور عربی کی اچھی تعلیم حاصل فرمائی۔ زاں بعد سینٹ جارجس گرامر اسکول اور مدرسۂ عالیہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تحصیل کی۔ آپ کو تعلیم کے ساتھ ساتھ فنون سپاہ گری اور شہسواری کی تعلیم بھی دی گئی۔ آپ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی قابلیت و مہارت رکھتے ہیں۔ فن سپاہ گری اور شہسواری میں بھی نہایت اچھی مشق ہے۔ جب آپ کے والد ماجد نواب میر غلام عسکری خاں صارم جنگ مرحوم کو بتقریب جشن چہل سالہ سالگرہ ۱۳۲۳ھ میں پیش گاہ حضرت غفران مکان ؒ سے خطاب مستطاب اعتصام الملک و منصب چار ہزاری و سہ ہزار سوار و علم و نقارہ و پالکی جھالر دار سے سرفرازی ہوئی تو اسی مبارک و مسعود تقریب کے موقع پر حضرت غفران مکان ؒ نے بمراحم خسروانہ آپ کو خطاب خانی و بہادری و منصب یکہزاری سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔ ۲۹۔ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ کو تقریب سالگرہ مبارک حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ آپ خطاب مستطاب "علی یار جنگ" سے سرفرازی پائے جس طرح اس خاندان کا ہر معزز رکن ہر وقت مورد الطاف شاہانہ رہا ہے، اسی طرح

الطاف عنایت بے پایاں حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی آپ پر مبذول
ہیں۔ آپ کے جاگیرات اضلاع اورنگ آباد و بیڑ میں واقع ہیں۔ آپ کے جاگیرات
میں (۳۲) مواضع ہیں۔ جن کا رقبہ تخمیناً ستر ہزار ایکڑ۔ آبادی تقریباً بیس ہزار نفوس
اور محاصل سالانہ تخمیناً ایک لاکھ چالیس ہزار ہے۔ آپ کے جاگیرات میں (۴)
مدارس (ایک) شفاخانہ ایک عدالت اور ایک محبس ہے۔ اس کے علاوہ عملۂ صفائی
و برقی روشنی (پیٹرومیکس) کا انتظام بھی ہے۔ آپ ان جاگیرداروں سے ہیں جنہیں عدالتی
اور کوتوالی اختیارات حاصل ہیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی جاگیرات
کے انتظام کی اعلیٰ قابلیت حاصل فرمائی۔ چنانچہ آپ نے بحین حیات والد بحیثیت
معتمد جاگیرات کی دیکھ بھال کی، جب آپ کے والد نے کاروبار جاگیر کے انجام دینے
کا مادہ آپ میں بدرجہ اتم موجود پایا تو جاگیرات بالکلیہ اپنی حین حیات ہی میں آپ
کے سپرد فرمائے۔ چنانچہ آپ اپنے والد کی حین حیات ہی سے جاگیرات کے تمام
[illegible] و نظم و نسق باحسن وجوہ انجام دے رہے ہیں۔ جب ۱۳۳۹ میں آپ کے
والد نے انتقال فرمایا تو ان کے بعد ہی تمام اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات
موروثی سے مفتخر ہوئے۔ اور آج (۱۹) سال سے برابر جاگیرات کے کاروبار نظم
و نسق نہایت خوش اسلوبی سے بحیثیت مالکانہ انجام دے رہے ہیں۔ اس عرصہ
[illegible] آپ کے حسن انتظام سے جاگیرات میں قابل قدر و لائق ستائش ترقیات
و اصلاحات وقوع میں آئے ہیں وہ آپ کی ہوشیاری و دانشمندی و دلچسپی
و تجربہ کاری و کاردانی کی بین دلیل ہیں۔ اپنی عزیز رعایا کی بہبودی اور ان کی
آسائش و آرام اور خوش حالی میں اضافہ کرنے کا خیال ہمیشہ آپ کے پیش نظر
رہتا ہے۔ آپ کے حسن تدبر سے جاگیرات کے کاروبار جس عمدہ پیمانہ پر چل رہے ہیں وہ
حیطۂ تحریر سے باہر ہیں۔ آپ کی دیوڑھی واقع ملک پیٹھ ہی میں آپ کے جاگیرات کا

صدر محکمہ ہے۔ دیوڑھی ہی میں دفتر کا قیام اس لئے عمل میں آیا کہ وقتاً فوقتاً آپ کاروبار جاگیرات و رعایائے جاگیرات کی حالت سے باخبر رہیں۔

آپ کے والد ماجد کی عین حیات ہی میں آپ کی شادی نواب مرزا فیاض علی خاں مرحوم نبیرہ نواب مرزا شمس الدین خاں الشہیر ابن صاحب مرحوم نبیرۂ نواب مجاہد جنگ اول شاہنواز الدولہ ثانی کی صاحبزادی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب سید زین العابدین خاں صاحب (۲) نواب سید فرخندہ علی خاں صاحب حق تعالی نے عطا فرمائے۔ دونوں صاحبزادگان اپنے تعلیم یافتہ شفیق و مہربان والد کے زیر نگرانی اردو، فارسی کی تعلیم اچھے اچھے اور لائق اساتذہ سے حاصل فرما کر سینٹ جارجز گرامر اسکول میں بغرض تحصیل زبان انگریزی داخل ہوے اور جب جاگیردار کالج قائم ہوا تو اس میں شریک ہوئے اور اب بھی اعلی پیمانہ پر ان کا سلسلۂ تعلیم نظام کالج میں اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی جاری ہے اول الذکر صاحبزادے نواب سید زین العابدین خاں صاحب (جو خلق و مروت، علم و لیاقت، فہم ذکاوت میں اپنے جد امجد نواب سید غلام عسکری خاں صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم کے قدم بقدم ہیں) کو حضرت اقدس و اعلی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے ذریعہ فرمان مبارک مورخہ ۲۶۔ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ شہزادۂ والاشان ہز ہائینس پرنس آف برار نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد و سپہ سالار افواج آصفی بالقابہم کا آنریری اسٹاف افسر اور صاحبزادۂ دوم نواب سید فرخندہ علی خاں صاحب (جو اپنے بھائی کی طرح فہیم اور لئیق و ذکی ہیں) کو شہزادۂ والاشان میجر جنرل نواب معظم جاہ بہادر صدر نشین آرائش بلدہ برادر ولیعہد دکن بالقابہم کا آنریری اسٹاف آفیسر مقرر فرما کر خاندان امیرزادگان کی عزت اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ صاحبزادۂ ثانی الذکر کی شادی نواب سید زین العابدین خاں ساجد یار جنگ بہادر فرزند دوم نواب میر دلاور علی خاں بہرام جنگ، بہرام الدولہ

نبسۂ نواب تراب علی خاں سرسالار جنگ مختار الملک غفرانمآب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے ایک فرزند ہے جن کا نام نواب سید غلام حیدر خاں ہے جن کی تاریخ پیدائش ۱۳۵۵ھ ہے۔
آپ کا پتہ :- ملک پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۶)

علی یاور جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام آقا مرزا علی یار خاں ہے۔ آپ ڈاکٹر مرزا کریم خاں نواب خدیو جنگ مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند اور آقا مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۲۔ فروری ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد مرحوم کے آغوش تربیت میں اعلیٰ پیمانے پر تعلیم حاصل فرمائی۔ ابھی آپ کی تعلیم تکمیل کو نہیں پہنچی تھی کہ سایۂ پدر سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے شفیق چچا نواب اور دولت عالیہ آصفیہ نے اس غم کو محسوس ہونے نہ دیا اور آپ کو تکمیل درس کے لئے انگلستان روانہ فرمایا۔ جہاں آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کالج میں شریک ہو کر بی۔ اے (آنرز) کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل فرمائی۔ اس امتحان میں آپ کا مضمون تاریخ تھا۔ تعلیمی منازل کو طے کرنے کے بعد آپ وطن واپس ہوئے اور ۶ ر شہریور ۱۳۳۶ف کو بحیثیت مددگار پروفیسر کلیہ جامعۂ عثمانیہ (تاریخ) سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے ۲۸۔ دی ۱۳۳۸ف کو پروفیسر کلیہ مذکور مقرر ہوئے۔ ۱۲ ر مہر ۱۳۴۱ف کو سکریٹری شہزادۂ والاشان کرنل نواب معظم جاہ بہادر ولیعہد دکن مقرر ہوئے۔ زاں بعد آپ کا تقرر سررشتۂ معلومات سرکار عالی پر ہوا۔ پہلے یہ محکمہ معتمدی سیاسیات سرکار عالی کے زیر نگرانی تھا۔ مگر ۱۳۴۶ف میں امور خارجہ پر غور وخوض کے لئے ایک مجلس بنام نہاد مجلس امور دستوری قایم ہوئی اس کے بعد آپ معتمد مقرر ہوئے۔ اور سررشتۂ معلومات عامہ

اور لاسلکی آپ کے تحت دئیے گئے۔ آپ کو بتقریب سالگرہ جہاں پناہی ۱۳۵۶ھ کو خطاب مستطاب نواب علی یاور جنگ بہادر سے سرفرازی بخشی گئی۔ آپ کے خاندان کو علم اور اہل علم کے ساتھ ہمیشہ دلبستگی رہی ہے اور تعلیمی کاموں کی سرپرستی آپ کے خاندان کے معزز اراکین ہمیشہ فرماتے رہے ہیں آپ بھی مثل اپنے اب وجد کے علم دوست واقع ہوئے، انتظامی مادہ اور قابلیت آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے جو ہر فرض شناسی آپ کا قابل تقلید ہے، آپ کی انتظامی قابلیت اور کاردانی نے آپ کو ایک قلیل عرصہ میں معتمدی کے عہدۂ جلیلہ پر پہنچایا ہے۔ قوی یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس سے اعلیٰ عہدہ پر منتخر اور خطاب ملکی و دولائی سے سرفراز فرمائے جائیں گے۔

آپ کا پتہ۔ چاپل روڈ۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۷)

عنایت الرحمن صاحب (مولوی محمد ---------) آپ کا شمار حیدرآباد کے اعلیٰ عہدہ داروں میں ہے۔ آپ خزانہ عامرہ سرکار عالی کے اس وقت مہتمم ہیں۔ ۸۔ خورداد ۱۲۹۶ ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کے مدارس میں آپ نے تعلیمی مدارج طے کئے۔ آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں لائق و فایق ہیں۔ حسابی امور میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں۔ ۲۰۔ خورداد ۱۳۱۸ ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۱۳ ار فروردی ۱۳۲۷ ف سے ۱۵ ار آذر ۱۳۳۱ ف تک صدر منتظم دفتر صدر محاسبی سرکار عالی رہے۔ ۱۶۔ آذر ۱۳۳۱ ف کو خزانہ عامرہ پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی۔ ۲۴ ار امرداد ۱۳۳۱ ف کو مددگار مہتمم خزانہ عامرہ ہوئے۔ اس وقت آپ مہتمم خزانہ عامرہ کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار

ہمدرد، ہوشیار، تجربہ کار اور پابند وضع قدیم حاکم ہیں۔
آپ کا پتہ "مصاحب منزل" مصطفیٰ بازار حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۸)

عنایت جنگ بہادر (نواب .....) آپ کا نام میر عنایت حسین خاں ہے۔ آپ نواب میر علی حسین خاں تہور جنگ اشرف الدولہ، رکن الملک خان دوران مرحوم کے خلف اصغر اور نواب میر قمرالدین علی خاں اشرف الدولہ کے پوتے ہیں۔
آپ ۱۶ ر فروردی ۱۳۰۲ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں بغرض حصول تعلیم انگریزی شریک ہوئے، اردو، فارسی، عربی اور انگریزی پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ ۸ ر تیر ۱۳۳۵ف کو آپ بحیثیت افسر وکلکٹر ٹیکس صفائی بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۱۹ ر بہمن ۱۳۳۶ف کو مددگار کمشنر صفائی مقرر ہوئے۔ اور یکم مہر ۱۳۳۹ف کو اپنی اصلی خدمت پر واپس آئے۔ ۹ ر تیر ۱۳۴۱ف کو مددگار معتمد سیاسیات سرکار عالی (شاخ صفائی) کی خدمت پر مامور ہوئے اور اس وقت اسی خدمت پر کارگزار ہیں۔ علاوہ بریں حسب فرمان خسروی آپ کو شاہزادۂ والا شان حضرت ولیعہد بہادر پرنس آف برار سپہ سالار افواج آصفی کی اعزازی مصاحبت کا شرف بھی حاصل ہے۔ بتقریب جشن سالگرہ ہمایونی ۱۳۴۳ف میں آپ کو خطاب مستطاب "عنایت جنگ" عطا ہوا، حضور پرُ نور کے الطاف شاہانہ بھی آپ کے شامل حال ہیں۔ آپ ایک علم دوست، غربا پرور، فیاض، ہمدرد قوم وملت، نیک سیرت، سنجیدہ طبیعت، ملنسار، ملک کے بہی خواہ، مالک کے سچے جاں نثار، پابند صوم وصلوٰۃ، و وضع امیرانہ نواب ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں ہر

ایک سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ کوئی حاجتمند آپ کے در سے خالی نہیں جاتا۔ آپ کو چار صاحبزادے اور چھ صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادوں کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) نواب سید عباس حسین خاں (۲) نواب میرزا درعلی حسین خاں (۳) نواب سید محمد حسین خاں (۴) نواب سید عابد حسین خاں۔ منجملہ ان کے دو صاحبزادے جاگیردار کالج میں زیر تعلیم ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۹۸/۱)

عنایت حسین خاں صاحب (نواب مرزا ....) آپ نواب مرزا حسین خاں مرحوم کے فرزند، نواب مرزا علی محمد خاں معتمد جنگ معتمد الدولہ ثانی کے پوترے اور نواب مرزا عبداللطیف خاں لطیف نواز جنگ بہادر مددگار معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی کے بھتیجے ہیں۔ ۴ محرم الحرام ۱۳۲۳ھ کو آپ بمقام فرحت منزل خیریت آباد پیدا ہوئے آپ کمسن تھے کہ آپ کے والد بزرگوار کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنی جدہ محترمہ کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت حاصل فرمائی آپ کی تعلیم کا آغاز جاگیردار کالج سے ہوا۔ آپ اپنی جدہ محترمہ بیگم نواب معتمد الدولہ کے ہمراہ پہلی مرتبہ حج بیت اللہ الحرام و زیارات مقامات مقدسہ مدینہ منورہ تشریف لے گئے بار دوم مقامات مقدسہ عتبات عالیات اور بار سوم بغرض زیارت مشہد مقدس ایران تشریف لے گئے واپسی میں ایران اور ہندوستان کے مشہور مقامات کی سیر و سیاحت بھی فرمائی۔ اور ان سیاحت میں آپ نے علمی اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ اگرچہ اس وقت آپ کے کتبی تعلیم کا سلسلہ جاری نہیں ہے تاہم آپ خانگی طور پر تحصیل علم میں مشغول ہیں۔ کتب اور اخبار بینی کا ذوق سلیم رکھتے ہیں

آپ کو ہاکی، فٹ بال، کرکٹ اور دیگر مردانہ کھیلوں میں اچھی مہارت حاصل ہے
خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں۔ حلقہ احباب وسیع ہے۔
آپ کا پتہ :- فرحت منزل خیریت آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

غ

۱۹۹ غازی الدین احمد صاحب (مولوی --------)

۲۰۰ غازی جنگ بہادر (نواب --------)

۲۰۱ غازی یار جنگ بہادر (نواب --------)

۲۰۲ غالب بیگ خاں صاحب (نواب محمد ------)

۲۰۳ غلام احمد خاں صاحب (مولوی --------)

۲۰۴ غلام پنجتن صاحب شستاد (مولوی سید ------)

۲۰۵ غلام محمود صاحب قریشی (مولوی --------)

۲۰۶ غلام محی الدین خاں صاحب (مولوی --------)

۲۰۷ غلام یزدانی صاحب (مولوی --------)

۲۰۸ غوث الدین خاں بہادر (نواب محمد ----)

۲۰۹ غوث خاں صاحب (نواب محمد --------)

۲۱۰ غوث یار جنگ بہادر (نواب --------)

(۱۹۹)

غازی الدین احمد صاحب (مولوی) .... آپ نواب ضیاء الحق فصیح الدین احمد رفعت یار جنگ ثانی مرحوم کے خلف اکبر اور نواب شیخ احمد حسین خاں رفعت یار جنگ اول مرحوم کے پوترے ہیں سنہ ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔ عہد طفولیت ہی سے اپنے عم بزرگوار نواب سر نظامت جنگ بہادر کے زیر سایہ تعلیم و تربیت اور پرورش پائے آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجس گرامر اسکول، علی گڈھ اور شملہ میں ہوی۔ بعد زمان خاص اعلیحضرت بندگانعالی مد ظلہم العالی منجانب سرکار عالی بعطائے وظیفہ تعلیمی آپ انگلستان بھیجے گئے اور رولس رائیس کے مشہور و معروف کارخانوں میں مشنریز کے متعلق وسیع معلومات اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ انگریزی ادب میں کافی دستگاہ رکھتے ہیں آپکو انگریزی شاعری کا بھی ذوق سلیم ہے۔ اسپورٹس میں کافی مہارت اور فنون سپاہ گری میں اچھی قابلیت بہم پہنچائے ہیں موٹر بس سرویس میں بحیثیت ایک اعلی افسر کے کارگزار رہے اس وقت مددگار مہتمم برقی کے عہدہ پر فائز ہیں۔ اپنی اعلی میکانیکل قابلیت اور جفاکشی و مستعدی سے اس سے اعلی عہدہ پر ترقی کرنے کی قوی توقع کی جاسکتی ہے۔ آپ الولد سر لابیہ کی مصداق ہمدرد بنی نوع انسان

شگفتہ مزاج اور نیک طینت حاکم ہیں۔
آپ کا پتہ:۔ رفعت منزل، سوماجی گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۰)

غازی جنگ بہادر (نواب.............) آپ نواب میر سرفراز حسین خاں صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے خلف اکبر نواب میر غلام حسین خاں صفدر جنگ حسام الدولہ فخر الملک اول مرحوم کے پوترے اور نواب میر اسد علی خاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخاناں مغفور کے بھتیجے اور نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم کے داماد اکبر ہیں۔ اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی اردو، فارسی و عربی کی تحصیل فرمائی۔ آپ کی تعلیم کے لئے مولوی سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی مرحوم المخاطب بہ نواب حیدر یار جنگ اور مولوی سید حسن رضا صاحب قبلہ مرحوم جیسے جید عالم اور فاضل متبحر مقرر تھے۔ زیبا ہائے متذکرہ میں آپنے اچھی قابلیت بہم پہنچائی۔ زاں بعد انگلستان روانہ ہوئے اور ایٹن کالج میں شریک ہو کر تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کو ونڈسر کیاسل میں کوئن وکٹوریہ کے ساتھ چاء نوشی کا شرف حاصل ہوا۔ اور ایڈورڈ ہفتم سے جو اُس زمانہ میں پرنس آف ویلز تھے۔ آپ کا تعارف ہوا۔ آپ نے کئی سال تک ڈیرہ دون کے فوجی کالج میں باضابطہ فوجی تربیت حاصل کی اور سرکار عالی کی باضابطہ فوج میں زائد کپتان داخل ہوئے اور ایک عرصہ تک فوجی ملازمت میں رہ کر علٰحدگی اختیار کی۔ آپ اُن امرائے حیدرآباد سے ہیں۔ جو امراء کہ صف اولین میں شمار ہوتے ہیں اور جن کے آبا و اجداد مملکت آصفیہ میں مناصب جلیلہ پر فائز ہو کر حکومت کے دست و بازو رہے ہیں۔ وجاہت شرافت، سخاوت، امارت، دیانت، امانت آپ کے خاندان سے ہمیشہ وابستہ

رہی ہے۔ آپ کا خاندان زمانہ حال کے آداب و تہذیب کا اعلیٰ نمونہ شمار کیا جاتا ہے۔ بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ اس دور کی تہذیب کی رہنمائی امرائے حیدرآباد میں آپ کے والد مرحوم نے کی۔ ایسے ماحول میں تربیت پاکر آپ کی روشن خیالی اور معاشرتی ترقی آپ کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے۔ آپ میں یہ تمام صفات بدرجۂ اتم موجود ہیں۔ آپ فوجی ملازمت سے علحدگی اختیار کرنے کے بعد ہمہ تن اپنے خاندانی علمی مشاغل میں مصروف رہے۔ آپ نہایت منکسر المزاج، خوش خلق، مردم شناس، ذی وجاہت، علم دوست، غریب پرور، شرفانواز، فیاض دل نواب ہیں۔ اپنی ذاتی اور خاندانی امارت و وجاہت کے باوجود ادنیٰ و اعلیٰ سے بخندہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ حیدرآباد کی سوسائٹی میں اپنے خاندانی وقار کے موافق آپ کو کافی رسوخ اور یہاں کی تمام جہتی تحریکات میں آپ کی دلچسپی اور مالی امداد شریک ہے۔ خاصکر تعلیمی اور صرفتی تحریکات سے آپ کو دلی ہمدردی ہے۔ حسن اخلاق اور حسن سلوک جو عام طور پر امرائے حیدرآباد دکن کے جوہر امتیازی ہیں۔ آپ میں بدرجۂ اعلیٰ موجود ہیں آپکے جاگیرات زیر نگرانی سرکار عالی رہے لئے گئے جس کے معتمد مولوی مبارز الدین صاحب ہیں جو بفرمان حضرت اقدس و اعلیٰ آپ کے جاگیرات کے لئے خاص طور پر مقرر ہوئے ہیں جن کی حسن کارگزاری سے اسٹیٹ کے انتظامی اور مالی امور میں جان پڑگئی ہے۔

آپ کی شادی نواب میر داور علی خاں بہرام جنگ بہرام الدولہ مرحوم کی بڑی صاحبزادی، نواب تراب علی خاں مختار الملک سر سالار جنگ مرحوم کی بڑی نواسی کے ساتھ ہوئی۔ آپ کو تین صاحبزادیاں ہیں۔

آپ کا پتہ :۔۔ ارم منزل، سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۱)

غازی یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام مولوی
غازی الدین احمد ہے۔ آپ شمس العلماء نواب عزیز جنگ مرحوم و مغفور کے خلف اکبر
ہیں۔ ۲۴۔ آبان ۱۲۹۰ف کو پیدا ہوئے۔ ابتداءً آپ نے عربی و فارسی کی تعلیم
اپنے لائق والد ماجد سے حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ اعزہ میں شریک ہوئے
اس کے بعد سینٹ جارجس گرامر اسکول میں داخل ہوئے۔ گورنمنٹ عالیہ آصفیہ نے
آپ کے نام وظیفۂ تعلیمی جاری فرمایا جس کو آپ حصول ملازمت سرکار عالی تک
حاصل فرماتے رہے۔ امتحان جوڈیشل میں کامیاب ہوکر ۱۳۰۹ف میں آپ
بحیثیت آنریری مجسٹریٹ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور اپنے
مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی و ہوشیاری و دیانتداری سے انجام دیا۔
زاں بعد ۲۴۔ فروردی ۱۳۱۵ف کو منصفی اورنگ آباد پر آپ کا تقرر عمل میں آیا
اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے زائد ناظم عدالتہائے ناندیڑ و گلبرگہ شریف ناظم
دوم دیوانی بلدہ و اسپیشل مجسٹریٹ اضلاع و ناظم عدالت ضلع نلگنڈہ مقرر ہوئے۔ اور
۱۳۳۲ف میں حسب فرمان خسروی از روئے جریدۂ غیر معمولی جلد (۵۶) نمبر ۱۲
مورخہ ۱۸ بہمن ۱۳۳۲ف خدمت نظامت عدالت دارالقضاء بلدہ پر سرفراز
فرمائے گئے۔ جریدۂ مذکور کے مندرجہ الفاظ سے آپ کی شخصیت کا پتہ چلتا ہے۔
اس لئے ہم اس کو بجنسہٖ درج ذیل کرتے ہیں:۔

"نظامت دارالقضاء پر غازی الدین احمد کو مقرر کرتا ہوں"
"جو کہ شمس العلماء عزیز جنگ مرحوم کے فرزند کلاں ہیں جو کہ"
"متدین و متقی شخص ہیں اور جو اس خدمت کے اہل ہیں"

اس اہم خدمت کو آپ نے تقریباً (۶) سال تک نہایت نیکنامی اور کامیابی کے ساتھ

انجام دیا جس کی یاد اَب تک حیدرآباد کے معزز خاندانوں میں اس وجہ سے باقی ہے کہ آپ کی صلح کل پالیسی اس خاص مدت کے لئے لازمی تھی جو خداوند عالم کی جانب سے آپ میں ودیعت ہوی ہے اور جس کی بدولت اکثر معزز و ممتاز خاندان تباہی اور بربادی سے بچ گئے۔ اس کے بعد آپ تقریباً سات سال تک ناظم صدر عدالت یعنی سیشن جج رہے اور پھر ہائیکورٹ کی رکنیت پر فائز ہوئے اور ایک عرصہ تک رکن دورہ کی حیثیت سے آپ انسپکٹر جنرل عدالت ہائے ممالک محروسہ کی اہم خدمت کو انجام دے کر ۱۲۔ امرداد ۱۳۴۹ف کو وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوکر رکن معزز بورڈ آف ٹرسٹ پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر پر فائز ہوئے جس خدمت کو آپ کے والد نواب عزیز جنگ مرحوم نے بھی انجام دیا تھا۔ آپ کو پبلک خدمات سے بھی ہمیشہ تعلق رہا۔ رکنیت پلیگ کمیٹی پر فرمان شاہی سے آپ مقرر ہوئے تھے اور دیگر کمیٹیوں کے لئے بھی آپ کی لیاقت و تجربہ کاری و دیانتداری کی وجہ سرکار سے آپ کا انتخاب ہوتا رہا۔ آپ ایک بے لوث، متدین، منصف مزاج، حق شناس حاکم اور خلیق و منکسار و منکسر المزاج، غریب پرور، ہمدرد و پابند وضع قدیم وصوم وصلواۃ نواب ہیں، باوجود ایک اعلیٰ حاکم اور جلیل القدر نواب ابن نواب ہونے کے غرور آپ میں مطلق نہیں۔ صبح و شام پاپیادہ اپنے دولتکدہ سے مسجد الماس (اندرون چادر گھاٹ) بغرض ادائی نماز تشریف لاتے اور دونوں وقت واپسی میں اپنے والد مرحوم کی فاتحہ خوانی سے سعادت دارین حاصل فرمایا کرتے ہیں۔ آپ زہد و تقویٰ اور تمامی صفات حسنہ میں اپنے والد مرحوم کے قدم بقدم الولد سرٌ لابیہ کے مصداق ہیں۔

آپ کا پتہ۔ عزیز باغ، سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۲)

غالب بیگ خاں صاحب (نواب محمد ......) آپ اپنے والد نواب شہزور جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد قابض جاگیرات ہوئے۔ آپ کے جاگیرات کا جملہ انتظام مولوی سید رسول صاحب کے ہاتھ میں ہے جو ایک دیانتدار، کاردان، منتظم شخص ہیں۔ نواب صاحب کو آپ کی ذات پر کامل بھروسہ ہے، کیوں نہ ہو مولوی سید رسول صاحب ہی کے حسن انتظام نے جاگیرات کے انتظامی اور مالی امور میں جان ڈالدی ہے۔ نواب صاحب کے دو فرزند (۱) نواب سرتاج بیگ خاں صاحب اور (۲) نواب محمد ممتاز بیگ خاں صاحب ہیں۔ یہ ہر دو انگلستان میں تعلیم زراعت و بیرسٹری کی تکمیل کے بعد بلدہ آئے ہیں۔

آپ کا پتہ :- مشیرآباد، حیدرآباد دکن ہے

(۲۰۳)

غلام احمد خاں صاحب (مولوی ......) آپ حیدرآباد دکن کے عہدہ داران مال میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ یکم فروردی ۱۲۹۷ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے سیاق و سباق سے ماہر اور علوم متداولہ میں کافی دستگاہ حاصل ہے۔ امتحان عہدہ داران مال میں کامیاب ہیں مالی اور انتظامی امور میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ یکم خورداد ۱۳۲۱ف کو بحیثیت ضلعدار پروبیشنر سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۵۔ شہریور ۱۳۲۳ف کو مددگار پنجم معتمد مالگزاری کی خدمت پر مستقل فرمائے گئے۔ ۲۷۔ خورداد ۱۳۲۵ف کو دوم معتمد درجہ دوم پر ترقی پائے۔ من ابتدائے ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۹ف لغایت ۱۳۔ اردی بہشت ۱۳۲۹ف آپ معتمدی صنعت و حرفت کے انچارج رہے۔

۲- بہمن ۱۳۲۳ف کو دوم تعلقدار درجہ اول مقرر ہوئے۔ یکم آبان ۱۳۲۵ف کو ناظم کورٹ آف وارڈز۔ ۱۲ر مہر ۱۳۲۵ف کو ناظم لوکلفنڈ۔ ۲۰- دی ۱۳۳۱ف کو معتمد صنعت و حرفت۔ یکم شہر یور ۱۳۳۱ف کو اسپشل انسپکٹنگ افسراں کی خدمات بھی نہایت خوبی سے انجام دے کر ۲- اسفندار ۱۳۳۲ف کو مستقل اول تعلقدار ضلع کریم نگر ہوئے ۱۳ر تیر ۱۳۳۴ف سے ۳ر شہر یور ۱۳۳۷ف تک نائب معتمد مالگزاری کے گران قدر خدمات انجام دینے کے بعد ۴ر شہر یور ۱۳۳۷ف کو اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ ہوئے۔ ۶ر بہمن ۱۳۳۹ف کو منصرم ناظم مردم شماری کی خدمت انجام دی۔ اس وقت آپ صوبہ دار اورنگ آباد کی خدمت جلیلہ پر فائز ہیں۔ صوبہ کی انتظامی اور مالی حالت بڑی حد تک آپ کی رہین منت ہے۔ آپ کی حسن کارگزاری بے لوثی زبان زد خاص و عام ہے۔ اہل معاملہ کی درخواستوں پر لحاظ کرنا۔ ان کے لئے ممکنہ سہولت بہم پہنچانا۔ غربا سے ہمدردی کرنا عدالت سے کام لینا۔ سرکاری حقوق کی حفاظت کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ غرض آپ ان تمام خوبیوں کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ عہدہ دار میں ہونی چاہئیں۔

(۲۰۴)

غلام پنجتن صاحب (مولوی سید .... شمشاد) آپ ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب سراج یار جنگ بہادر سابق رکن ہائیکورٹ سرکار عالی کے فرزند اور سید ریاض الحسن صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے پوترے ہیں۔ آپ بمقام اٹاوہ (جو آپ کا آبائی وطن ہے) ۱۸۹۰ء میں تولد ہوئے اور آپ کی ابتدائی تعلیم زیر نگرانی اپنے والد ماجد کے وہیں کے ہائی اسکول میں ہوئی۔ زاں بعد علی گڈہ کالج سے ۱۹۱۲ء میں بی اے اور ۱۹۱۵ء میں ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل فرمائی۔ اور الہ آباد ہائیکورٹ سے آپ نے سند وکالت حاصل فرما کر اس پیشہ کا کام نہایت کامیابی کے ساتھ چلانا

شروع کیا۔ اسی دوران میں آپ اپنے وطن کے میونسپل بورڈ کے رکن ہوئے اور بحیثیت
نائب میر مجلس و میر مجلس اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے کر مورد تحسین و
آفرین ہوئے (امراض پلیگ و انفلوئنزا کے اندفاع میں سعی بلیغ کی نیز ہندو مسلم یونیورسٹی
کے لئے رقم کے جمع کرنے میں بیحد مدد دیکر ان ہر دو فرقوں میں ربط و اتحاد قایم
کر دیا۔ چنانچہ آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ایام محرم میں رام لیلا اور علم کے
جلوسوں کے مواقع پر ہندو مسلم میں کوئی تصادم واقع نہیں ہوا۔ اور ہر دو فرقہ کے
مراسم مذہبی بخیر و خوبی ادا ہو گئے۔ آپ کے ان حُسن خدمات کا اعتراف حکام متعلقہ
نے کیا اور جنگ عظیم کے زمانہ کے اہم خدمات جو آپ نے انجام دئے تھے اُن کو
لفٹننٹ گورنر اور چیف جسٹس ہائیکورٹ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور حکام
نے اہم ترین مواقع پر آپ کے مفید مشوروں سے افادہ حاصل کیا۔ آپ کو اوائل
عمر ہی سے علمی و عملی، ملکی مسائل سے متعلق تحریری و تقریری دلچسپی رہی۔ چنانچہ
آپ کے اکثر اردو مضامین اخبارات میں شائع ہوتے رہے ہیں اور بزمانہ جنگ
سرکاری افسروں کے اشتراک سے آپ نے ایک اخبار کا بھی اجرا فرمایا۔ آپ کو
مضمون نگاری کے ساتھ ساتھ شاعری کا بھی ذوق سلیم رہا۔ آپ اٹاوہ کے ہر جلسہ
اور ہر کانفرنس میں شرکت فرماتے اور مضامین لکھتے اور پُرزور تقاریر کرتے رہے
صوبہ جات متحدہ کی اسلامی کانفرنس کا پہلا اجلاس جب زیر صدارت آنریبل سر
عبدالرؤف سنہ ۱۹۱۷ء میں بمقام اٹاوہ منعقد ہوا تو آپ نے بحیثیت معتمد استقبالی
کمیٹی باحسن الوجوہ فرائض مفوضہ انجام دے کر اس کو کامیاب بنایا۔ مسلم لیگ اور
کانفرنس کے ممبر اور خلافت کمیٹی کے سرگرم کارکن رہے۔ بعض واقعات کے تحت
جب آپ حیدرآباد تشریف لائے تو یہیں سکونت اختیار فرمائی۔ پبلک زندگیوں
کو اپنے پیشہ کی مصروفیت و انہماک کی وجہ ترک کر کے مجلس وضع آئین و قوانین کے

رکن، زاں بعد معتمد انجمن وکلا رہو گئے۔ ۲۳ فروردی ۱۳۲۹ف کو بحیثیت وکیل کار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ امرداد ۱۳۳۱ف کو ناظم عدالت ضلع نلگنڈہ، زاں بعد ناظم پرگنہ ضلع بلدہ و مددگار معتمد سرکار عالی صیغہ عدالت وکوتوالی و امور عامہ مقرر ہوئے۔ ۱۳۴۰ف میں مولوی محمد احمد اللہ صاحب ایچ سی ایس سے آپ نے نظامت اول فوجداری بلدہ کا جائزہ حاصل فرمایا جس کو آپ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ کے بالا دست حکام ہمیشہ آپ کے مدلل فیصلوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور تمام اہل نظر آپ کی تعریف میں رطب اللساں رہتے ہیں۔ آپ نہایت سادہ مزاج اور نمود و نمائش سے دور رہنے والے حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۵)

غلام محمود صاحب قریشی (مولوی ------)

آپ حیدرآباد دکن کے حکام اعلیٰ میں ایک نمایاں اور ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ ۲ امرداد ۱۳۰۴ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، قابل اور لائق اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کر کے مدارس سرکار عالی میں داخل ہو کر تعلیم کی تکمیل فرمائی۔ اردو فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ امتحان حیدرآباد سیول سرویس میں کامیاب ہیں۔ ۲۵ آبان ۱۳۲۶ف تک بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہ کر مال کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۲۶ آبان ۱۳۲۶ف سے ۲ امرداد ۱۳۲۹ف تک زائد سوم تعلقدار کی حیثیت سے معتمدی مالگزاری میں کارگزار رہے اور اس دوران میں رائچور اور آصف آباد میں سوم تعلقداری کے خدمات بھی انجام دیتے رہے۔ ۱۲ تیر

۱۳۲۸ف کو کیمپ افسر قحط انگرام ۲۰؍ امرداد ۱۳۲۹ف کو کمشنری قحط پر متعین او ر یکم خورداد ۱۳۳۰ف کو اسسٹنٹ و فاڈر افسر قحط بلدہ مقرر ہوئے۔ آپ نے یکم آذر ۱۳۳۲ف تک اس خدمت کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور مختلف اضلاع و ڈویژن پر مامور و کارگزار رہے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۳۴ف کو مددگار تعلقدار کی خدمت پر مامور اور معتمدی مالگزاری پر متعین رہے۔ ۵ تیر ۱۳۳۴ف سے یکم آذر ۱۳۳۷ف تک مددگار صدر ناظم مال انگانہ کی خدمت پر مامور معتمدی مالگزاری پر متعین رہے۔ ۲۷ امرداد ۱۳۳۷ف کو نائب معتمد مال کی خدمت جلیلہ پر فائز ہوئے۔ کئی سال تک آپ نے نائب معتمدی مالگزاری کی خدمت کو منصفانہ طور پر نہایت قابلیت اور مستعدی سے انجام دے کر بالآخر یکم دے ۱۳۴۵ف کو ناظم آبکاری ممالک محروسہ سرکار عالی ہو مسٹر پیس۔ یم۔ بھوچہ صاحب سابق ناظم آبکاری سے آپ نے نظامت آبکاری کا جائزہ حاصل فرمایا۔ آپ اس وقت مستقل ناظم آب کاری ہیں اپنے مفوضہ خدمات نہایت عمدگی اور مستعدی و جانفشانی سے انجام دے رہے ہیں ۱۳۵۰ھ میں حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ مدینہ منورہ سے مشرف ہوکر دنیا کے ساتھ آپ نے دین کو سنوار لیا ہے۔ سررشتہ کی روز افزوں ترقی آپ کے عمدہ انتظامات اور تدبر کی رہین منت ہے آپ ایک بے لوث، مستعد اور خوش خلق حاکم ہیں۔ آپ کی اعلیٰ کارگزاریوں سے حکومت سرکار عالی اور آپ کی ماتحت نوازیوں سے آپ کے ماتحتین خوش ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ حویلی اہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۶)

غلام محی الدین خان صاحب (مولوی) .... آپ ۱۳۰۳ف میں بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خانگی طور پر حاصل کرکے بعد سرکار کی

مدرسہ میں شریک ہو کر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی، زاں بعد امتحان حیدرآباد سیول سروس میں شریک ہو کر کامیابی حاصل کر کے من ابتدائے ۶ اسفندار ۱۳۲۹ف لغایت ۲۳ اسفندار ۱۳۳۰ف بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ جات عظمت مدار میں کارگزار رہ کر قانون کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ بزمانہ قحط اسپشل ریلیف افسر قحط مقرر ہو کر حق شناسی و دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دئے۔ ۲۴ اسفندار ۱۳۳۰ف کو نائب صوبہ تعلقدار درجہ دوم بلدہ مقرر ہوئے زاں بعد منصب پر گی، مددگار معتمد مجلس عالیہ عدالت، معتمد مجلس عالیہ عدالت، ناظم عدالت ضلع گلبرگہ کے خدمات بھی آپ نے انجام دیں۔ ۳ فروردی ۱۳۴۰ف کو منصرم مددگار ناظم عطیات مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اول تعلقداری ضلع بیڑ کی خدمت جلیلہ پر فائض و کارگزار ہیں۔ آپ نے اکثر اضلاع سرکار عالی میں کام کیا اور بہت ہر دلعزیز رہے۔ آپ خوش خلق، نیک سیرت، ہر دلعزیز اور ان صفات کے حامل ہیں جو ایک اعلیٰ حاکم میں ہونی چاہیئے۔

(۲۰۷)

غلام یزدانی صاحب جناب مولوی .....) آپ مولوی غلام جیلانی صاحب نقشبندی کے فرزند ہیں۔ آپ ۱۹۱۲ف میں بمقام دارالسلطنت دہلی (جو آپ کا وطن ہے) پیدا ہوے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد آپ دہلی کے گورنمنٹ اسکول اور پھر اسٹیفنز کالج میں داخل ہوے اور آخرالذکر کالج سے پنجاب یونیورسٹی کی ایم۔ اے کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔ علوم مشرقیہ کی تعلیم آپ نے شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب اور مولوی محمد اسحٰق صاحب جیسے متبحر علماء سے حاصل کی اور اس شعبہ میں اعلیٰ قابلیت و ذہانت دکھا کر متعدد تمغہ جات و انعامات حاصل کئے۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے سرکار انگریزی کی ملازمت شروع کی اور پنجاب حکومت کے ماتحت تحصیلدار مقرر کئے گئے گو آپ نے

اس سلسلہ میں اپنے فرائض نہایت ہی قابلیت اور اصابت رائے سے انجام دئے۔ تاہم آپ کا میلان طبعی علمی کاموں کی طرف تھا۔ اس لئے اس محکمہ کو ترک کر کے محکمہ تعلیمات میں قدم رکھا اور ۱۹۰۹ء میں عربی و فارسی کی پروفیسری کی جائیداد پر مقرر ہو کر ڈھاکہ (مشرقی بنگال) چلے گئے۔ جہاں چھ سال تک نمایاں علمی خدمات انجام دیتے رہے۔ ۱۳۲۳ف میں آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت ناظم سررشتۂ آثار قدیمہ داخل ہوئے اور اس وقت سے برابر اسی سررشتہ میں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے دور میں سرکار آصفیہ کے محکمۂ آثار قدیمہ نے اس قدر غیر معمولی ترقی کی کہ آج یہ سررشتہ بلاشبہ مالک ہند کے بہترین معیار پر پورا اترتا ہے اور ہندوستان میں سرکار انگریزی کا محکمۂ آثار قدیمہ بھی حسن انتظام او رآثار کی نگرانی اور درستی میں اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اجنٹہ اور الورہ کے غار، ورنگل وغیرہ کے مندر، خلد آباد، دولت آباد، بیدر، گولکنڈہ اور گلبرگہ شریف وغیرہ کی اسلامی یادگاریں اور پانگل وغیرہ کے قدیم آثار اس حسن انتظام کی زندہ مثالیں ہیں۔ آپ ماہر کتبات اسلامیہ سرکار عظمت مدار بھی ہیں اور ۹ر جون ۱۹۳۶ء کو سابق ملک معظم ایڈورڈ ہشتم کی سالگرہ کے موقع پر حسن خدمات کے صلہ میں آپ کو امپیریل گورنمنٹ کی جانب سے او۔ بی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔

آپ کا پتہ :۔ باغ تاریخ خیریت آباد۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۸)

غوث الدین خاں بہادر (نواب محمد........) آپ نواب محمد فیض الدین خاں امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند دوم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا سر خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ئی مرحوم کے پوتے اور نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے ہیں اپنے بھائی نواب

محمد کریم الدین خاں شمشیر بہادر بہادر جنگ بہادر کی طرح تعلیم و تربیت حاصل فرمائی اردو فارسی کے ادیب، وضع قدیم کے پابند نواب ہیں۔ آپ میں کوئی بناوٹ یا ظاہری نمائش نہیں۔ آپ نہایت سکون اور اطمینان کی زندگی بسر فرماتے ہیں۔ آپ نے کبھی حدود حیدرآباد کے باہر قدم نہیں رکھا اور کہا جاتا ہے کہ سوا شاذ ضروری موقع کے کبھی آپ اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلے۔ آپ احکام شرع شریف کے بھی پابند ہیں۔ نہایت ملنسار اور منصف مزاج نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :- بیرون قلعہ روڈ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۰۹)

غوث خاں صاحب (نواب محمد........) آپ نواب محمد حسین خاں مرحوم کے فرزند اور نواب اعظم جنگ مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ کی جدہ محترمہ قاضی مولوی میر داور علی صاحب مرحوم شریعت پناہ بلدہ کی صاحبزادی تھیں، جن کا نام رحیم النساء بیگم عرف حاجی بیگم تھا۔ آپ کی تعلیم و تربیت حیدرآباد کے علاوہ فرنگی محل لکھنؤ اور مسلم کالج علی گڈھ میں اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں، غرور و تمکنت آپ میں نام کو نہیں۔ آپ کی شادی نواب معین یار جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند حق تعالیٰ نے نیک طینت سرفراز فرمایا ہے جن کا نام محمد عماد الدین خاں ہے۔

آپ کا پتہ :- باغ معین، لالہ گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۰)

غوث یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام غلام غوث خاں ہے

اور آپ کا تعلق شرفاء حیدرآباد کے قدیم خاندان سے ہے۔ جن کے بزرگ حضرت
آصف جاہ اول کے ہمراہ حیدرآباد آئے، فوجی خدمات سے ممتاز رہے۔ آپ کے
والد محمد جلال خاں صاحب ناغرؔ اپنے خاندان میں پہلے شخص تھے جنھوں نے تلوار کی
بجائے قلم کو ہاتھ میں لیا اور علوم و فنون کی تحصیل کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور
جلد اپنے رفقا کی صف اول میں شامل ہوگئے۔ آپ ۱۲۹۷ف میں اپنے مکان واقع
بازار حیدر گنج بلدہ حیدرآباد میں پیدا ہوئے، ابتدائی مکتبی تعلیم پرانے طرز پر حاصل
کر کے مدرسۂ مفید الانام زاں بعد سٹی ہائی اسکول میں انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ اور
پھر وکالت جوڈیشل اور امتحان عہدہ داران مال میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہو کر اپنے
والد ماجد کے ساتھ پریکٹس کرنے لگے۔ سنہ ۱۳۱۸ف میں کیبنٹ کونسل کے دفتر میں منظوری
مہاراجہ سرمدارالمہام بہادر وقت سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور
سات سال تک نہایت ہی قابلیت و تدبر کے ساتھ اس صیغہ میں مختلف مدارج
پر بہ ترقی کام کرنے کے بعد آپ کا تبادلہ سررشتۂ مال میں ہوگیا اور سنہ ۱۳۲۵ف میں
آپ ضلع نانڈیڑ پر سوم تعلقدار (مددگار مال) مقرر کیے گئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے
قرضۂ جنگ یورپ، طاعون کی انسدادی تدابیر، گرانی غلہ کی روک تھام اور سکھوں
اور مسلمانوں میں مصالحت کی نہایت ہی معرکہ آرا خدمات انجام دیں۔ اور حکام بالا
دست سے خراج تحسین حاصل کیا۔ سنہ ۱۳۲۷ف میں آپ کا چنور ڈویژن ضلع عادل آباد
اور اس کے ایک سال بعد بھینسہ پر تبادلہ ہوا۔ آپ کو فوجداری میں مجسٹریٹ درجۂ اول
کے اختیارات حاصل رہے۔ ڈویژن بھینسہ سے قحط میں ریلیف افسری کے عہدہ پر آپ
کو ترقی ملی۔ جہاں آپ کی کارگزاری امتیاز کے ساتھ تسلیم کی گئی۔ کارہائے قحط کے
اختتام پر آپ ڈویژن ہنگولی پر متعین ہوئے اور تین ماہ ہی بعد محکمۂ کورٹ آف
وارڈز کی مددگاری پر گورنمنٹ نے بلحاظ صلاحیت انتخاب فرمایا۔ جہاں آپ ترقی

کرتے ہوئے ۱۳۳۱ف میں اس سررشتہ کے ناظم ہوگئے۔ جس پر ۱۳۳۴ف تک
آپ نے نہایت ہی قابلیت و مستعدی سے کام کیا۔ گورنمنٹ نے بارہا اعتراف کیا
اور بارگاہ خسروی سے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے صلہ کا وعدہ ہوا۔ چنانچہ
سال مذکور میں آپ پھر سررشتۂ مال میں ترقی کے ساتھ واپس کئے گئے اور ضلع
ناندیڑ کی اول تعلقداری کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے اور اس کے بعد آپ کا ضلع
رائچور کی اول تعلقداری پر بہمن ۱۳۴۵ف میں تبادلہ ہوا۔ اور اس کے بعد بہمن
۱۳۴۷ف میں آپ کو خدمت جلیلہ صوبہ داری گلبرگہ پر ترقی ملی۔ جہاں اب تک
کامیابی کے ساتھ کارفرما ہیں۔ بحیثیت اول تعلقدار آپ کے فرائض گورنمنٹ کو
پسندیدہ رہے۔ بالخصوص رفاہی اور سماجی کاموں میں آپ کی قابلیت ممتاز رہی
۔ بحیثیت صوبہ دار روضتین گلبرگہ شریف کی ہمہ جہتی ترقیات تو زبان زد خاص و
عام ہیں۔ غرض سلف میڈ ہستیوں میں آپ ایک بہتر مثال ہو سکتے ہیں۔ آپ بتقریب
سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۵ھ میں خطاب نواب غوث یار جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز
ہوئے۔ آپ نے متعدد مواقع پر اپنے شائستہ خدمات کی داد منجانب سرکار عالی
حاصل کی۔ حضور پرنور نے بھی بنفس نفیس زبانی و تحریری اظہار قدردانی فرماکر آپ کی
حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

آپ کی شادی آپ کے چچا کی لڑکی سے ہوی۔ جن کے بطن سے آپ کو
پانچ لڑکیاں اور ایک لڑکا خداوند کریم نے عطا فرمایا ہے۔ لڑکے کا نام شوکت علی
خاں ہے۔ نظام کالج میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک لڑکی بیاہی گئی ہے، داماد محمد عبدالقیوم
خاں صاحب بی اے۔ بی ایس سی (لندن) صدر مہتمم تعمیرات ضلع کریم نگر ہیں۔

آپ کی بیوی کو تربیت طالبات و ترقی نسواں میں جو گہری دلچسپی ہے اس کو
سررشتہ تعلیمات اور "ومینس الیوسیشن" اور پبلک نے مان لیا ہے۔ چنانچہ

رائچور پر آپ کا قایم کردہ تربیت گاہ کامیابی سے چل رہا ہے۔ اَب گلبرگہ پر بھی دوسری تربیت گاہ اور انجمن خواتین کا آغاز ہو چکا ہے۔ محلہ روغنتین میں ایک امدادی مدرسۂ نسواں کا قیام آپ ہی کی دلچسپیوں کا نتیجہ ہے۔

اگر آپ کے نام کا سرحرف (ف) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو
آپ اس کے دوسرے حصہ میں جو زیر ترتیب ہے اپنی لائف
بلا معاوضہ درج کرواسکتے ہیں، بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل
حکیم، ڈاکٹر، یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب فرمائیے

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری

اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن!

(۲۱۱)

فتح سلطان صاحب جاگیردار (کپتان میر.........) آپ میر وزیر سلطان صاحب مرحوم جاگیردار کے خلف اکبر ہیں۔ سنہ ۱۲۷۴ف میں پیدا ہوئے اور جس روز آپ تولد ہوئے، اسی روز آپ کے نام منصب امتیازی یکصد روپیہ نواب رشید الدین خاں شمس الامرا امیر پائیگاہ نے جاری فرمایا۔ سنہ ۱۲۸۹ف میں آپنے مدرسہ عالیہ سرکار عالی میں باجازت نواب سر سالار جنگ مختار الملک مدار المہام سرکار عالی شریک ہو کر تعلیم حاصل فرمائی جو اس وقت امرا کی تعلیم کا خاص ادارہ تھا۔ سنہ ۱۲۹۳ف میں نواب سر وقار الامرا مرحوم نے خدمت اول تعلقداری و کمانڈنگ افسری فوج علاقہ پائیگاہ سے سرفراز فرمایا۔ سنہ ۱۳۱۰ف میں نواب عزیز جنگ مرحوم معتمد پائیگاہ کی علٰحدگی کے بعد نواب سر وقار الامرا مرحوم نے آپ کو خدمت معتمدی و صدر تعلقداری و صدر نشینی مجلس عدالت پائیگاہ عطا فرمائی۔ سنہ ۱۳۲۲ف میں اعلیٰ حضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی نے پائیگاہوں کو اپنی نگرانی میں لے کر ان کا انتظام ذریعہ کنٹرول جنرل سر ارین ایجرٹن فرمایا تو آپ کو میر مجلس کمیٹی پائیگاہ علاقہ نواب سر وقار الامرا مرحوم سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ سنہ ۱۳۲۴ف میں وظیفۂ حسن خدمات

پر سبکدوش ہوئے۔ اس وقت آپ کی عمر (۷۶) سال کی ہے۔ آپ کے فرزند میر احمد سلطان صاحب ہیں جن کو آپ نے بخوبی تعلیم دلوائی ہے۔ جاگیر وغیرہ کے انتظام اور دیگر کاروبار میں آپ کی مدد فرماتے ہیں۔ اور ہر ایک کام خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔
آپ کا پتہ۔ فتح منزل، کوچۂ فتح سلطان، اسٹیشن روڈ نام پلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۲)

فخر نواز جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام علی محمد خاں ہے آپ نواب محمد وزارت علی خان علی یاور جنگ مرحوم کے خلف اکبر اور خاندان نورالامرائی کے معزز او تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۷ اردی بہشت ۱۳۱۳ف کو پیدا ہوئے۔ آپ نے بی۔ اے علی گڈھ سے کامیاب کر کے جامعہ عثمانیہ میں شرکت کی اور یہاں سے ایم۔ اے۔ ایل، ایل بی کی ڈگریاں حاصل کیں اور ۷ اسفندار ۱۳۲۷ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مددگار ناظم صنعت و حرفت منسلک ہوئے۔ اور آپ اپنے والد ماجد کے بعد تمام جاگیرات و اعزاز و مناصب و جائداد آبائی سے مفتخر ہوئے۔ بتقریب سالگرہ مبارک خطاب نواب فخر نواز جنگ بہادر سے سرفرازی پائے۔ آپ کو اپنی جاگیر میں عدالتی و کوتوالی اختیارات حاصل ہیں۔ انجمن طیلسانین عثمانیہ کا قیام اور اس کے بعد تین سال تک متواتر پریسیڈنٹ رہکر اس کی تربیت کی اور پیر پر کھڑا کر دیا۔ آپ کی علمی اور ملک کی فلاح و بہبود کے خدمات کے مد نظر آپ کا انتخاب بحیثیت رفیق جامعہ عثمانیہ اور رکن مجلس بلدیہ عمل میں آیا۔ آپ اعلیٰ تعلیم یافتہ، نیک نفس، خوش اخلاق نواب ہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ اپنی خاندانی روایات کے محافظ ملک و مالک کی خدمت

کو اپنا دین و آئین سمجھتے ہیں۔ اِن خصوصیات سے مزین شاید ہی اور دو چار لڑکے امراء کے دکھائی دیں۔ طبقہ امراء کے ماسوا آپ حیدرآباد کی اعلیٰ سوسائٹی میں عزّت رکھتے ہیں نہایت متدیّن اور وفاکیش سلطنت وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :- بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۴)

فخر یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام فخرالدین احمد خاں ہے آپ مولوی غلام احمد خاں صاحب سابق وزیر مال کشمیر کے صاحبزادے ہیں۔ آپ ۱۲۹۲ف میں اپنے وطن دھوگر ضلع جالندھر (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سیالکوٹ میں ابتدائی اور ثانوی تعلیم کے مدارج طے کر کے علی گڈھ کالج میں داخل ہوئے اور وہاں سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ زراعت کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے ذاتی وسائل سے کئی سال تک اس مشغلہ کو جاری رکھا اس کے بعد حکومت ہند کے سیاسیات میں ملازمت اختیار کی اور ایجنٹ دربار کابل کے ساتھ کام کرتے رہے۔ پھر آپ نے ریاست پٹیالہ میں بندوبست کا کام سیکھا اور وہیں مجسٹریٹی کے عہدے پر متعین ہوگئے۔ کچھ دنوں بعد آپ پھر سرکار انگریزی کی ملازمت پر مایل ہوئے اور فیناننس میں آپ کا تقرر ہوا۔ لیکن آپ کی صحت نے مساعدت نہ کی۔ اور آپ نے ملازمت ترک کر کے پھر اپنا پرانا مشغلہ زراعت اختیار کرلیا۔ اس مشغلہ میں آپ کو تھوڑی سی مدت گزری تھی کہ سرکار عالی کو آپ کے خدمات کی ضرورت ہوئی اور ۱۳۲۲ف میں آپ بطور مددگار صدر محاسب شاخ تنقیح تعمیرات عامہ مقرر ہو کر حیدرآباد آئے۔ یہاں کی فضاء آپ کو اس قدر راس آئی کہ آپ نے

اپنے فرائض میں انہماک کے جلد جلد ترقی کے مدارج طے کرنے شروع کر دیئے۔ چنانچہ دو۲ ہی سال کے اندر آپ نائب صدر محاسب ہو گئے اور ۱۳۲۵ف میں منصرم صدر محاسب کے منصب جلیلہ پر ترقی پائی۔ منصرمی کی خدمات چند ماہ انجام دینے کے بعد آپ مستقل صدر محاسب ہو گئے۔ اس کے تین سال بعد ۱۳۲۸ف میں آپ نے ترقی کا ایک اور بڑا زینہ طے کیا اور معتمدی سررشتۂ فینانس کے منصب اعلیٰ پر فائز ہو گئے اور ۱۵۔ رمضان المبارک ۱۳۵۵ھ کو آپ منصرم صدر المہام عدالت و امور مذہبی ہوئے۔ زاں بعد ۲۹۔ ذی الحجہ الحرام ۱۳۵۵ھ کو منصرم صدر المہام فینانس مقرر ہوئے جس پر اس وقت آپ کارگزار ہیں۔ صدر محاسبی و نیز معتمدی کے زمانہ میں آپ نے صیغۂ فینانس میں نہایت ہی قابل قدر اور مفید اصلاحیں کیں اور سرکار عالی کے توفیر محاصل میں آپ کی کوششیں بہت کچھ دخیل رہیں۔ پرامیسری نوٹ اور کرنسی نوٹ کی اجرا کا سہرا بھی آپ ہی کے سر ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے متعدد اہم کمیشنوں میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں اور سرکار عالی سے اعزاز و سرخروئی حاصل کی۔ اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے باوجود آپ کو ملک کے تعلیمی اور اخلاقی مسائل میں خاص دلچسپی ہے۔ اور جامعہ عثمانیہ کے رفیق کی حیثیت سے آپ کے مفید مشورے اور وسیع انتظامی تجربہ سے جامعۂ مذکور کو بہت کچھ نفع پہنچتا ہے۔ تعلیمات میں آپ کو مذہبی، اسلامی تعلیم سے خاص ہمدردی ہے اور اپنے متعلقین میں بھی آپ اس کی تحصیل پر زور دیتے رہتے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۴)

فرید نواز جنگ (نواب ......) آپ کا نام محمد فرید الدین خان ہے

آپ نواب مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر کے فرزند سوم ہیں۔ آپ ۱۳۱۲ھ ف میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوی۔ شاہانہ الطاف کا باعث ہے کہ ارکان خاندان پائیگاہ کے لئے خاص دارالاقامہ موسومہ پائیگاہ بورڈنگ قایم ہوا جس کا انتظام ممتاز یوروپین کے ہاتھ میں رہا۔ ایسے اعلیٰ معیار مخصوص بورڈنگ میں شریک کئے گئے اور نظام کالج میں اردو، فارسی، انگریزی تعلیم حاصل فرمائی۔ حضرت غفران مکانؒ کی دوسری صاحبزادی علیاجنابہ غوث النساء بیگم صاحبہ کے ساتھ ۱۳۳۴ ہجری میں بسرپرستی حضرت بندگان عالی آپ کی شادی تہنیت آبادی حسن انجام کو پہنچی جن کے بطن سے آپ کی تین صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کا زیادہ تر شغلہ مطالعہ کتب ہے۔ قانونی امتحان میں کامیاب ہیں۔ فوجداری بلدہ کے آپ اعزازی ناظم رہے ہے آپ نے بزبان فارسی شارٹ ہسٹری آف حیدرآباد دکن انگریزی سے ترجمہ فرمایا ہے۔ جو آپ کی فارسی دانی کا ثبوت ہے۔ اردو میں بھی آپ کی ایک تصنیف "اسباب ترقی" لائق قدر ہے۔ و نیز ایک اور جدید تصنیف حیرت انگیز کائنات" زیر طبع ہے جو مشہور سائنسدان داخل نجوم کے انگریزی تصانیف سے معلومات حاصل کر کے لکھی گئی ہے۔ ۱۳۳۵ھ میں خطاب سے سرفراز ہوئے۔ آپ نے یورپ کا بھی سفر کیا ہے۔ ۱۳۵۳ھ میں آپ کی جدہ محترمہ حضرتہ محل وقار الامرا کی سرپرستی و ہمرکابی میں حج بیت اللہ سے مشرف ہوئے۔ طبعاً خوددار اور غیور ہیں۔ طبعی جوہر اعلیٰ ذمہ داری کے لائق پائے جاتے ہیں۔ سوسائٹی اور سرکاری حلقوں میں آپ کی خاص عزت ہے۔

آپ کا پتہ :- بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

فصاحت جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام حافظ جلیل حسن ہے۔ آپ حافظ عبدالکریم صاحب کے فرزند ہیں۔ آپ اپنے وطن مانک پور میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ میں نشو و نما اور تعلیم پاکر قدیم فارسی زبان میں زبردست استعداد بہم پہنچائی۔ بیس سال کے سن میں منشی امیراحمد صاحب مرحوم امیر مینائی کے شاگرد ہوئے اور تادم واپسین شفیق استاد کی خدمت ہی میں رہے۔ عروض و قوافی کے ساتھ ساتھ جملہ معلومات و نکات شاعری امیر مرحوم ہی کے خوان ادب سے حاصل کئے۔ رامپور میں امیراللغات کا دفتر قایم ہوا تو اس کا دائرہ ادارت آپ کے سپرد کیا گیا۔ مشق سخن اور امیراللغات کی ترتیب و تہذیب کے زمانہ میں امیر مرحوم نے آپ کی اصلاح و تہذیب میں جس قدر محنت فرمائی اس کا بہتر نتیجہ اپنی زندگی ہی میں ملاحظہ فرمالیا۔ امیر مینائی حیدرآباد تشریف لائے تو آپ کو بھی اپنے ہمراہ لائے اور اس وقت سے آپ یہاں اقامت پذیر ہیں۔ اُن کی وفات کے بعد آپ کو اور نواب اختر یار جنگ بہادر کو مہاراجہ سرمیین السلطنتہ بہادر کی مہمان نوازی اور سرپرستی کی عزت حاصل ہوئی تو مہاراجہ کے نظم و نثر کے دو رسالے محبوب الکلام اور دبدبۂ آصفی کی ترتیب کا اہتمام آپ کے ہاتھ میں آگیا۔ اسُی زمانہ سے آپ نے تذکیر و تانیث پر اسی نام سے ایک مبسوط کتاب لکھکر موجودہ زمانہ کی ایک بڑی ضرورت کو پورا فرما دیا۔ نواب اختر یار جنگ بہادر کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ آپ نے حیدرآباد کی ایک تاریخ بھی اسی زمانہ میں ارقام فرمائی تھی۔ شاعری اور رسالہ نگاری کی اس حالت پر آپ اُس وقت تک قایم رہے کہ حضرت غفران مکان کی بارگاہ عالی سے آپ کا تعلق ہوگیا۔ یہ واقعہ ۱۰ شوال المکرم ۱۳۲۷ھ مطابق سنہ ۱۹۱۰ع کا ہے۔ آپ کا پہلا دیوان تاج سخن اسُی زمانہ کی یادگار ہے۔ اس کے

علاوہ آپ کے تصانیف سے متعدد دواوین ہیں۔ فن شاعری میں تمامی مملکت دکن میں کوئی آپ کا ہم پایہ نہیں۔ اس فن میں حضرت اقدس و اعلیٰ کے استاد ہونے کا بھی شرف آپ کو حاصل ہے۔ آپ کے کلام کا دُور دُور تک چرچا ہے نامور ادبا و شعرائے ہند میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ سلاست بیان اور فصاحت لسان میں آپ اپنی نظیر ہیں۔ آپ عطیات شاہانہ سے سرفراز ہیں اور بتقریب سالگرہ مبارک خطاب نواب فصاحت جنگ بہادر سے بھی امراء خسروانہ مفتخر و ممتاز ہیں۔ آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۶)

فضل اللہ صاحب

(مولوی سید ....) آپ حیدرآباد کے ایک معزز و ممتاز خاندان کے فرد ہیں۔ آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے۔ تعلیم سے فراغت پاکر آپ نے حیدرآباد کے سیول سرویس کا امتحان پاس کیا۔ اور ایک سال تک سرکار انگریزی کے علاقہ میں بحیثیت پروبیشنر کام سیکھنے کے بعد ۱۳۲۸ف میں بحیثیت زائد سوم تعلقدار سررشتہ مالگزاری بلدہ میں مقرر ہوئے۔ اسی حیثیت سے چند ماہ تک بلدہ اور ضلع بیڑ میں کام کرنے کے بعد آپ کو کیمپ افسری قحط کا عہدہ مل گیا۔ اور تعلقہ گیورائی میں آپ نے اپنی قابلیت اور کارگزاری کا نمایاں اظہار کیا۔ چنانچہ ۱۳۳۱ف تک آپ کو زیادہ تر قحط ہی کے سلسلہ میں کام کرنا پڑا۔ آخر الذکر سال میں آپ سررشتۂ انجمن اتحادی میں منتقل کئے گئے اور مددگار رجسٹرار کے طور پر اورنگ آباد میں آپ کا تقرر ہوا اور اس حیثیت سے آپ ایک مدت تک نہایت ہی قابلیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے حتی کہ ۱۳۳۷ف میں آپ کو ترقی کا ایک اور زینہ عطا ہوا

ر ایک ماہ کے لئے منصرمانہ طور پر آپ کو نظامت سررشتہ انجمن اتحادی کی خدمات
ایاں کامیابی کے ساتھ انجام دینے کا موقع ملا۔ یہاں سے چند ماہ کے لئے آپ
دگار ناظم کے منصب پر واپس گئے۔ لیکن بہت جلد پھر آپ کو نظامت کی خدمات
پیرد ہو گئیں۔ نواب رئیس جنگ بہادر کی جگہ آپ نے کئی ماہ تک معتمدی صنعت
حرفت کی خدمت بھی منصرمانہ انجام دی۔ آپ اس وقت ناظم انجمن اتحاد باہمی
معتمد تنظیم دیہی ہیں اور آپ کے ذمہ حسب ذیل سررشتہ جات ہیں۔ (۱) سررشتہ
صنعت و حرفت (۲) سررشتہ زراعت (۳) سررشتہ امداد باہمی (۴) سررشتہ
علاج حیوانات (۵) بائلرز و کارخانجات (۶) مارکٹ و بازادات
اعلیٰ تعلیم یافتہ، ذی اثر، متدین اور معتمد حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ
حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۷)

فضل علی صاحب (مولوی محمد)

آپ مولوی محمود علی صاحب مرحوم
جاگیردار و منصبدار کے خلف الصدق مولوی محمد فضل علی صاحب مرحوم میر عدل کے پوتے
خاندان قادریار خانی کے ایک معزز، ممتاز اور تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۱۰ صفر
سنہ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتداً اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی قابل اور لائق
اساتذہ سے اردو، فارسی اور عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی، ازاں بعد مدرسہ
دارالعلوم میں شریک ہو کر تحصیل علم کی امتحان جو ذیشل اور عہدہ داران مال میں کامیابی
حاصل فرمائی۔ ذاتی قابلیت اور خاندانی اعزاز کی وجہ نظامت نظم جمعیت سرکار عالی
کی مددگاری پر فائز اور اپنے مفوضہ خدمات بے لوثی، مستعدی اور جفاکشی سے
انجام دے کر مورد تحسین و آفرین حکومت ہو رہے ہیں۔ آپ کی حسن کارگزاری

اور اخلاق سے عہدہ دار اور ماتحتین بے حد خوش ہیں۔ نہایت خوش خلق اور فرض شناس و دیانتدار حاکم ہیں۔ آپ کی شادی آپ کے ہی عزیزوں میں مولوی قمر الدین علی صاحب مرحوم ناظم سررشتہ امور مذہبی پائیگاہ نواب سر خورشید جاہ مرحوم کی صاحبزادی سے نہایت دھوم دھام کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ ابو الخیر محمد علی صدیقی اور ایک صاحبزادی فاطمہ سعیدہ النساء بیگم کمسن ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ بازار گھانسی حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۱۸)

فضل محمد خاں صاحب لودی خان

......) آپ ضلع ہوشیار پور (پنجاب) کے ایک نامور خاندان افاغنہ لودی کے فرد ہیں۔ آپ ۱۸۸۲ء م ۱۲۹۲ ف میں بمقام ہوشیار پور پیدا ہوئے اور وہیں سرکار انگریزی کے مدارس میں ابتدائی تعلیم حاصل کر کے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے جہاں آپ کی قابلیت اور ذہانت کا بہت جلد شہرہ ہونے لگا۔ اور ہر یونیورسٹی کے امتحان میں آپ سارے صوبہ پنجاب میں امتیاز خصوصیت حاصل کرتے رہے۔ حتیٰ کہ جب ۱۹۰۲ء میں آپ بی۔ اے کے امتحان میں سارے یونیورسٹی میں اول آئے تو حسب معمول آپ کو ولایت جا کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے سرکاری وظیفہ ملا۔ چنانچہ آپنے انگلستان جا کر کیمبرج یونیورسٹی میں نمایاں کامیابی کے ساتھ بی۔ اے پاس کیا اور فن ریاضی میں اول رینگلر کا امتیاز حاصل کیا جو اُس وقت تک دنیا میں کسی مسلمان کو حاصل نہیں ہوا تھا۔ اِس اعلیٰ کامیابی کے بعد واپسی پر آپ کو حکومت پنجاب ہی کے محکمہ تعلیم میں منصب ملازمت حاصل ہو گئی اور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۱۲ء تک آپ اپنے صوبہ

ہی میں اعلیٰ خدمات انجام دیتے رہے۔ یہاں تک کہ سرکار عالی نے آپ کی اعلیٰ قابلیت سے مطلع ہو کر آپ کی خدمات یہاں کے محکمۂ تعلیم کے لئے مستعار لیں اور مقررہ میعاد مستعار پوری کرنے کے بعد آپ پنجاب واپس گئے جہاں ۱۹۲۸ء تک آپ ذمہ دار تعلیمی عہدوں پر قابلیت کے ساتھ کام کرتے رہے۔ آخر الذکر سال میں نواب مسعود جنگ مرحوم کے وظیفہ یاب ہونے پر سرکار عالی کو آپ کی خدمات کی پھر ضرورت ہوئی اور اس مرتبہ آپ ناظم تعلیمات کے اعلیٰ منصب پر فائز کئے گئے مملکت حیدرآباد کی تعلیمی ترقی بہت بڑی حد تک آپ کی اعلیٰ انتظامی قابلیت اور انتھک اصلاحی کوششوں کی رہین منت ہے۔ نواب مسعود جنگ کا دور نظامت جن انقلاب انگیز اصلاحات کا حامل تھا ان کو نباہنے کے لئے آپ جیسے قابل اور کار۔۔ن حاکم کی ضرورت تھی اور اس میں شک نہیں کہ آپ نے اپنے دور میں نہ صرف گزشتہ اصلاحات کو نباہا بلکہ تعلیمی ترقی کی رفتار کو بہت کچھ تیز کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج اس مملکت کی تعلیمی حالت اکثر برطانوی ہند کے صوبوں سے بہتر ہے۔ ۱۳۴۶ف میں آپ اپنی اس خدمت کا جائزہ مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری کو دے کر کمشنر و معتمد سررشتہ تعلیم صنعت و حرفت و تحصیل معاشیات پر فائز ہو کر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔
آپ کا پتہ:- کنگ کوٹھی روڈ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۱۹)

فطرت جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام نواب میر سلطان علی خاں ہے۔ آپ نواب میر موسیٰ خان ارسلان جنگ اول کے سب سے چھوٹے فرزند اور نواب اشرف الدولہ ثانی کے پوترے ہیں۔ آپ ۱۲۹۱ھ میں پیدا ہوئے

اور حسب ضرورت فارسی، عربی اور اردو کی تحصیل فرمائی۔ ۱۳۱۱ھ میں بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکان ؒ خطاب خانی و بہادری " فطرت جنگ " منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ آپ انتہا درجہ کے حلیم الطبع کفایت شعار، خلیق، ملنسار، قدیمی عادات و اطوار اور صوم وصلواۃ کے پابند نواب ہیں۔ نظام اون مونیڈ والنیٹر کور کے قدیم ممبر اور معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے رکن ہیں۔

آپ کا پتہ :- منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۰)

فیاض الدین خاں صاحب

(نواب محمد . . . . . .) آپ نواب محمد اسد الدین خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب محمد حفیظ الدین خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں معقول استعداد رکھتے ہیں فطرتاً طبیعت میں علمی ذوق اور اپنے ملک کی خدمات کے انجام دینے کا بیحد شوق ہے۔ آپ کی انتظامی قابلیت لائق ستایش ہے۔ مجلس وضع آئین و قوانین کے رکن اور معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے معتمد تھے۔ اور اب نظام والنٹیر کور اور مفید الانام ہائی اسکول اور جاگیردار کواپریٹیو بنک اور نوبلس کلب کے شریک معتمد اور مجلس انتظامی بلدیہ کے رکن ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ہمدرد اور ملنسار نواب ہیں۔ اہل ملک اور اہل علم کی عزت کرتے ہیں۔ باعزت اور باوقار جاگیرداروں میں آپ کا شمار ہے۔ چہرہ سے شان امیرانہ ہویدا ہے۔ نواب لطف الدولہ مرحوم امیر پائیگاہ کے داماد ہوتے ہیں۔ طبقہ جاگیرداران کی جانب سے مجلس بلدیہ میں آپ نمائندگی کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ۔ دیوڑھی حافظ یار جنگ مرحوم شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۱)

فیاض علی خان بہادر (نواب محمد......) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے فرزند چہارم اور نواب محمد دلاور علی خاں دلاور الدولہ مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۲۵۔ شوال المکرم ۱۳۲۹ھ کو پیدا ہوئے آپ کی نہایت کمسنی میں آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنے ذاتی شوق سے فارسی، اردو، عربی کی تحصیل کی، زاں بعد منشی فاضل اور امتحان قانون کا خیال ہوا۔ مگر سلسلہ علالت ایک مدت طویل تک جاری رہنے سے آپ کو اپنے خیال کو ملتوی کر دینا پڑا۔ آپ اپنے آبائی جاگیرات سے حصہ پاتے ہیں۔ آپ کی شادی دختر نواب مرزا حسین خاں مرحوم فرزند اصغر نواب معتمد الدولہ مرحوم برادر خرد نواب لطیف نواز جنگ بہادر مددگار معتمد صنعت و حرفت سرکار عالی سے بتاریخ ۴۔ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۲ھ ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند محمد فرخ نژاد خاں حق تعالیٰ نے عطا فرمایا۔ آپ ایک خوش خلق، ملنسار نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ بازار نور الامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۲۲)

فیض جنگ بہادر (لفٹنٹ کرنل نواب......) آپ کا اصلی نام میر عبد الصمد ہے آپ سادات ہاشمی سے ہیں آپ کے جد امجد غدر کے بعد ریاست فرخ نگر سے حیدرآباد دکن آئے۔ اور نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کی پیش گاہ سے خطاب خانی و بہادری سے سرفرازی پائے اور ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند نے خلعت عطا فرماکر آپ کو مفتخر فرمایا آپ کے پائیگاہ، نواب شمس الامرا مرحوم سے چودہ ہزار سالانہ کی جاگیر مقرر ہوئی۔ نواب شمس الامراء ثالث اور وقار الامراء مرحوم نے سولہ ہزار کا اضافہ فرماکر

تیس ہزار کر دیا۔ جملہ پائیگاہ کے صدر بخشی و صدر تعلقدار مقرر ہوئے آپ (صاحب تذکرہ)
مولوی عبدالوارث خاں صاحب مرحوم کے خلف ارشد اور مولوی فیض محمد خاں صاحب
مرحوم کے پوترے اور حکیم محمد اشرف صاحب مرحوم کے نواسے ہیں، نواب محمد
حیدر خاں افلاطون جنگ لقمان الدولہ اشرف الحکماء آپ کے ماموں لاولد تھے
اس لئے آپ کو اپنی آغوش میں لیا۔ آپ کی ابتدائی تعلیم سینٹ جارجز گرامر اسکول
میں ہوئی۔ آپ پندرہ سال کے تھے کہ بعطائے اسکالرشپ منجانب سرکار عالی
انگلستان روانہ ہوئے اور زمانۂ تعلیم آپ کا انگلستان میں نہایت خوش گوار گزرا۔ اکثر امتحانات
آپ نے فرسٹ اور سکنڈ کلاس آنرس میں کامیاب فرمائے آپ نے اڈنبرا سے
ایم۔ بی۔ سی ایچ کی گراں قدر ڈگری اور تمغہ حاصل فرمایا۔ سنہ ۱۳۱۴ف میں آپ بتقریب
جشن سالگرہ پیشگاہ حضرت غفران مکان ؒ سے خطاب خانی و بہادری "فیض جنگ"
و منصب دو ہزاری و یک ہزار سوار و علم سے سرفرازی پائے۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں آپ
مراجعت فرمائے بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ہوئے اور بحکم خداوندی افضل گنج
ہاسپتال پر متعین و کارگزار رہے۔ اسی دور میں دربار میں باریابی کی عزت حاصل
ہوئی اور مصاحبوں میں شامل ہوئے۔ سنہ ۱۹۰۸ء میں آپ کا تقرر افواج باقاعدہ
سرکار عالی (فرسٹ لانسرز امپیریل ٹروپس) میں بحیثیت میڈیکل افسر ہوا سنہ ۱۳۳۲ف
میں پرنسپل میڈیکل افسری پر ترقی پائے۔ آپ کو سرکار عالی کی جانب سے لفٹننٹ
کرنل کا رینک عطا ہوا۔ سنہ ۱۳۴۱ف میں حج بیت اللہ اور زیارات مقامات مقدسہ
مدینہ منورہ سے مشرف اور سنہ ۱۳۴۵ف میں آپ وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش
ہوئے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے ڈاکٹر اور طبی، علمی اور عملی معلومات کا وسیع تجربہ
رکھنے والے نواب ہیں۔

آپ کے خدمات پائیگاہ نواب سلطان الملک بہادر میں حاصل کئے گئے

ہیں اسوقت آپ پائیگاہ مذکور کے میڈیکل افسر ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ کاچیگوڑہ، اسٹیشن روڈ حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام کا سرحرف (ق) ہو اور لسٹ میں آپکا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصۂ دوم میں جو زیر ترتیب ہے۔ بلا معاوضہ اپنی لائف درج کرو سکتے ہیں!
بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب ہوں یا لکھ بھیجئے قمر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

۲۲۳ قدرت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ کمانڈر نواب ......)

۲۲۴ قطب الدین خاں صاحب (نواب محمد ....)

۲۲۴ قطب علی خاں صاحب (نواب محمد ....)

(۲۲۳)

قدرت نواز جنگ بہادر (صاحبزادہ کمانڈر نواب ......) آپ کا نام
میر قدرت علی خان ہے۔ آپ کی ولادت ۱۳۱۳ھ میں ہوی۔ آپ نواب جہانگیر جنگ
مرحوم و مغفور کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کا جدی سلسلہ حضرت احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ
علیہ سے ملتا ہے آپ کے والد نواب جہانگیر جنگ مرحوم نواب روشن الدولہ مغفور
کے حقیقی نواسے تھے جو حضرت مغفرت مکان کے برادر تھے۔ آپ آبائی جاگیرات
علاقہ دیوانی و صرف خاص مبارک اور مناصب علاقہ صرف خاص مبارک کے علاوہ
افواج نظم جمعیت سرکار عالی (جن کی تعداد بارہ ہزار ہے) کے معزز عہدہ کمانڈر سے
بھی سرفراز ہیں۔ آپ کی تعلیم کی تکمیل بحکم حضور پرنور اعلیحضرت ہز اگزالٹیڈ ہائینس نواب
سر میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ مدرسہ عالیہ میں ہوی۔ اردو، فارسی
عربی اور انگریزی میں کافی مہارت رکھتے ہیں۔ ریختی میں شعر خوب کہتے ہیں، خوش
خلق امیر اور عادل و باذل عہدہ دار ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ نواب خواجہ عبداللہ
خاں بہادر غازی دہلی تشریف لائے۔ دربار شہنشاہی سے صوبہ داری ارکاٹ اور
صوبہ داری بیجاپور سے سرفراز ہوئے۔ دربار شہنشاہی دہلی سے حضرت آصفجاہ

بہادر صوبہ داری دکن سے جب سرفراز فرمائے گئے تو نواب خواجہ عبداللہ خاں بہادر غازی نے فوراً اطاعت قبول فرمائی۔ اور اس امر کی خواہش کی کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مرحمت ہو، حضرت آصف جاہ بہادر نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی قریب میں ہجرت کا ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ ہم ساتھ ساتھ ہجرت کریں گے۔ اور اپنے ہمراہ رکاب حیدرآباد دکن آپکو لانے کی عزت بخشی۔ حضرت آصف جاہ بہادر اول آپ پر بہت اعتماد اور عزت فرماتے تھے اکثر مواقع پر جب سفر جانے کی ضرورت ہوتی تو آپ کو اپنا نائب مقرر فرماتے تھے۔ ۱۱۳۸ھ تا ۱۱۳۹ھ میں پہلی مرتبہ نائب مقرر فرمایا۔ غرض خانوادہ آصفی اور آپ کے خاندان سے قدیم تعلقات تاریخی ہیں جسکی وجہ سے اکثر شاہی خاندان کی صاحبزادیاں آپ کے خاندان میں بیاہی گئیں۔ حضرت غفران مکان نے اسی بناء پر آپ کی حقیقی ہمشیرہ صاحبہ کا عقد حضرت اقدس و اعلیٰ سے فرمایا۔ جن کے بطن سے دو شہزادے ہز ہائنس پرنس آف برار حضرت والاشان نواب اعظم جاہ بہادر ولیعہد دکن و پرنس والاشان نواب معظم جاہ بہادر اور ایک شہزادی صاحبہ ہیں۔ آپکو پانچ فرزند نواب میر خورشید علی خاں، نواب میر قادر علی خاں۔ نواب میر جہانگیر علی خاں۔ نواب میر کرامت علی خاں۔ نواب میر واحد علی خاں اور چھ صاحبزادیاں ہیں صاحبزادوں کی تعلیم مدرسہ عالیہ میں ہو رہی ہے۔

آپ کا پتہ:۔ بسیر ورنگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴)

قطب الدین خاں صاحب

(نواب محمد ....) آپ کا تعلق خاندان نارنولی سے ہے۔ آپ نواب محمد فرید الدین خاں شہباز جنگ مرحوم کے فرزند ہیں ۱۳۰۲ھ میں پیدا ہوئے۔ گھر ہی پر عربی، فارسی کی تحصیل فرمائی۔ ۱۳۱۸ف میں آپ کے والد کا سایہ

آپ کے سر سے اُٹھ گیا اور آپ اپنے والد کی جملہ جائداد و مناصب و جاگیرات و اعزاز سے مفتخر ہوئے۔ آپ کے خاندانی اعزاز و خدمات اور آپ کی ذاتی لیاقت و قابلیت کی وجہ آپ اولاً مددگار صدر محاسب صرف خاص مبارک ہوئے۔ زاں بعد آپکے خدمات دیوانی میں منتقل ہوئے۔ ۱۴۔ دی ۱۳۲۷ف کو آپ دوم تعلقدار درجہ سوم ورنگل مقرر ہوئے۔ مختلف اضلاع ممالک محروسہ سرکار عالی میں آپنے خدمات انجام دیں۔ ۱۱۔ خور داد ۱۳۳۰ف کو آپ نے مددگار تعلقدار کی حیثیت سے اودگیر میں خدمت انجام دی۔ آپ ایک سلیم الطبع منکسر المزاج خلیق اور ملنسار نواب ہیں۔ آبائی اعزازات کے مدنظر آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ آپ کی شادی نواب فصیح جنگ مرحوم سابق معتمد مالگزاری کی بڑی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن سے آپ کو تین لڑکیاں اور تین لڑکے (۱) نواب محمد فریدالدین خاں (۲) نواب محمد برہان الدین خاں اور (۳) نواب محمد قاسم الدین خاں ہیں۔ یہ تینوں صاحبزادے الولد سر لابیہ کے مصداق اپنے والد کی طرح خلیق ہیں اور والد کے ہی زیر نگرانی مدرسہ عالیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

آپ کا پتہ :- معظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۴/۱)

قطب علیخاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب محمد واحد علی خاں مرحوم کے فرزند اور نواب محمد سلطان خاں مرحوم کے پوتے ہیں آپ بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے والد ماجد کے زیر نگرانی لائق اور فائق اساتذہ سے گھر پر حاصل فرمائی زاں بعد تکمیل درس کے لئے سرکاری درسگاہ میں شریک ہوئے اردو، فارسی عربی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں فنون سپہ گری و

شہسواری میں ید طولیٰ رکھتے ہیں فٹ بال، ہاکی، کرکٹ اور دیگر کھیلوں میں آپ اپنے وقت کے بہترین کھلاڑی تھے مجلس وضع آئین و قوانین، مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ اور نظام و النیٹر کور کے پرجوش رکن ہیں۔ قومی اور ملکی فلاح و بہبود کی تحریکات میں دلچسپی اور ان کو کامیاب بنانے میں حصہ لیتے ہیں۔ حیدرآباد کے طبقہ جاگیرداران کے علاوہ دیگر طبقات میں بھی آپ کو کافی رسوخ اور ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ نیز جاگیرداران حیدرآباد دکن میں آپ کی ایک نمایاں حیثیت ہے، انتظامی اور مالی امور میں کافی مہارت رکھتے ہیں، جاگیرات آبائی سے مفتخر و ممتاز اور ان کے انتظام میں سرگرم کار ہیں، آپ کے حسن انتظام اور رعایا پروری کیوجہ جاگیر کی رعایا آپکے زیر سایہ نہایت خوش اور امن و آسایش کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہی ہے۔
آپ ملک کے بہی خواہ، مالک کے جاں نثار امیر اور نہایت خوش خلق، ملنسار، فیض رساں، پابند وضع امیرانہ و صوم و صلوٰۃ نواب ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ خیریت آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپکے نام سرحرف (ک) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ
اس کے دوسرے حصہ میں جو زیر ترتیب ہے اپنی لائف بلامعاوضہ درج کروا سکتے
ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات
کے لئے مخاطب فرمایئے دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گہاٹ
حیدرآباد دکن

(۲۲۴/۱)

کانگا صاحب

(موبد ....) آپ کا نام سہراب جی پستن جی ہے۔ آپ پستن جی رستم جی کانگا کے فرزند دوم ہیں۔ آپ کی والدہ بہمن بائی تھیں۔ آپ دستور جاماسپ جی عدل جی (جو پارسیان دکن کے ایک سربرآوردہ عالم اور فاضل متبحر تھے) کے نواسے ہیں۔ آپ ۹ مارچ ۱۸۵۳ء کو اپنی والدہ بہمن بائی صاحبہ کے گھر دستور ہال واقع پونہ میں پیدا ہوئے آپ نے الفنسٹن کالج میں تعلیم حاصل فرمائی ۱۴ بہمن ۱۸۶۳ء کو آپ کی شادی بائی جی صاحبہ (جو داراب جی شاپور جی وچھا تاجر فرنیچر بمبئی کی صاحبزادی ہوتی ہیں) سے ہوی۔ اس موقع پر جماعت دستوران باہر کوٹ بمبئی کی جانب سے ایک شال کے ساتھ سپاس نامہ آپ کے والد کو گزرانا گیا۔ ابتداءً آپ ۳ مارچ ۱۸۷۸ء کو بحیثیت مترجم سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو صدر مترجم کے عہدہ پر ترقی پائے ۱۸۸۸ء کو جب پریس رپورٹر کا محکمہ پہلے پہل قایم ہوا تو آپ اس محکمہ کے افسر اور ۱۹۰۷ء میں مددگار معتمد فینانس مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۹ء سے دو سال تک (تا انتقال حضرت غفران مکان ؒ) آپ کنگ کوٹھی مبارک پر متعین رہے۔ جہاں آپ ملازمان

حضرت اقدس و اعلیٰ (جو اس وقت ولیعہد تھے) کے عالی ملاحظہ میں ہفتہ میں ایک بار فینانس ڈپارٹمنٹ کے امثلہ پیش فرما کر ان کی کارروائیوں سے باخبر کرنے کی عزت حاصل کرتے تھے۔ یہ امثلہ زیادہ تر جاگیرات و مناصب و انعام و وظائف و خیرات و مبرات سے متعلق تھے۔ برابر پینتیس سال تک اپنے خدمات مستعدی جفاکشی، قابلیت و بے لوثی سے انجام دے کر ۲۴۔ فبروری سنہ ۱۹۱۴ء کو آپ نے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی اور اس تقریب میں سر رینالڈ گلانسی معین المہام آن وقت نے محکمہ فینانس کے عمال کو دعوت دی۔ اس وداعی جلسہ میں ایک فارسی نظم آپ کی شان میں فینانس کے ایک عہدہ دار نے پڑھ کر سنائی اور ایک سونے کی گھڑی بھی آپ کو تحفتاً دی گئی۔ سر رینالڈ گلانسی نے اس موقع پر آپ کے بارے میں جو پرزور الفاظ میں اظہار خیال فرمایا ہے وہ حسب ذیل ہے:-

> پینتیس سال تک مسٹر سہراب جی نے سرکار عالی کے خدمات بہت سے اعلیٰ عہدہ دار مثل نواب محسن الملک مرحوم، نواب عماد جنگ اول مرحوم اور سر کیسن واکر کی ماتحتی میں انجام دیا جنہوں نے مسٹر سہراب جی کی خدمات کے بارے میں اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔" میں چاہتا ہوں کہ اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کروں۔ مسٹر سہراب جی نہایت منصف مزاج اور نصفت شعار واقع ہوئے ہیں۔ اور میں ہمیشہ یہ محسوس کرتا رہا کہ میں ان پر بغیر کسی خوف کے اعتماد کر سکتا ہوں۔ میں نے ایک حرف بھی سہراب جی صاحب کی شکایت اور لیاقت کے بارے میں کسی سے نہیں سنا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بڑے نیک اطوار اور ہر دلعزیز ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ کئی خوشگوار سال بحصول وظیفہ حسن خدمت گزاریں۔

وظیفۂ حسن خدمت پر علحدہ ہونے کے بعد آپ پانچ سال تک سیول اینڈ ملٹری نظم و نسق حیدرآباد دکن کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیتے رہے۔ اِس عرصہ مدت میں ہر دو کتب مذکور کی ترتیب و تدوین ہو چکی۔ ان فرائض کا اختتام ۴ر ڈسمبر ۱۹۱۵ء کو ہوا اس موقع پر صدر محاسب صاحب (جنکی ماتحتی میں آپ کام کر رہے تھے) نے ۶ر ڈسمبر ۱۹۱۵ء کو ایک گارڈن پارٹی آپکے اعزاز میں ترتیب دی اور گھر پر جلسہ گزیٹڈ عہدہ داران صدر محاسبی کو مدعو کیا اور اس میں ایک پر زور تقریر آپکے کام کی انجام دہی پر کی ۱۸۸۴ء میں آپ نے تخت نشینی کے موقع پر ایک قصیدہ بزبان انگریزی لکھکر جلی کے کاغذ پر نقش و نگار کے ساتھ طبع کرایا اور اس کو ایک چاندی کے صندوقچہ میں رکھکر حضرت غفران مکان کی بارگاہ میں بطور نذر پیش کرنے کی عزت حاصل کی حضرت غفران مکان رحمتہ نے براحم خسروانہ اس کو قبول فرماکر آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ ۱۹۱۲ء میں آپ نے "تلاطم ایران" (جو اردو زبان میں شکسپیر کے مکبث کا ترجمہ تھا) شائع فرماکر اپنی والدہ مرحومہ کے نام پر نذر فرمایا۔ ۱۹۱۰ء میں "شاہی نقش قدم" مصنفہ مہاراجہ سرکشن پرشاد بہادر پیشکار و یمین السلطنتہ و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی کا اردو سے انگریزی میں ترجمہ فرمایا۔ ۱۹۱۹ء میں آپ نے ایک اور کتاب مصنفہ مہاراجہ موصوف کا ترجمہ کر کے ٹو ویکس ٹور (دو ہفتوں کی سیر) کے نام سے اور ۱۹۳۲ء میں آپ سٹریکل ورژن آف دی گاتھاس بزبان انگریزی اپنے والد مرحوم کی یاد میں شائع فرمائی۔

جس طرح آپ دولت علم و مال سے مالامال ہیں اسی طرح دولت اولاد سے بھی خداوند عالم نے آپ کو سرفراز فرمایا ہے۔ آپ کو ایک لڑکی اور سات لڑکے ہیں جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔ سب کے سب اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے علاوہ ان میں سے اکثر سرکار عالی کے بڑے بڑے عہدوں پر مامور و کارگزار ہیں۔

اور بقیہ برما اور بمبئی میں اپنی اعلیٰ قابلیت اور لیاقت سے بنی نوع انسان کی خدمت گزاری میں مشغول ہیں۔

(۱) مسٹر کیخسرو صاحب ایل، ایم اینڈ ایس (۲) مسٹر ہرمزجی صاحب بی۔اے ایل، ایل، بی (۳) مسٹر جہانگیر صاحب بی۔اے۔ ال۔ ال، بی (۴) ڈاکٹر مس خورشید بائی صاحبہ ایل، آر، سی، پی اینڈ ایس (اڈنبرا) ایل، ایف، پی، ایس (گلاسگو) (۵) مسٹر جمشید صاحب ایل، ایم، اینڈ ایس، آئی، ایم، ایس، اے، آئی، آر، اور (۶) مسٹر جہان بخش صاحب (۷) مسٹر اردشیر صاحب بی۔ ٹی اور (۸) ڈاکٹر برزور ایم۔ ڈی۔ ایم۔ بی، سی ایچ۔ بی (ابرڈین) ڈی۔ پی ایچ (انگلینڈ) ڈی۔ پی۔ ایچ (بلفاسٹ)

آپ (صاحب تذکرہ) انگریزی، فارسی میں لائق، اردو، گجراتی کے ماہر ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے نرس۔ ذی فہم اور ہر دلعزیز اور معزز پارسی خاندان کے رکن ہیں۔ آپ کی نیک نفسی، دیانت مروت اور رحمدلی مشہور رہے۔ انتظامی ملکی اور مالی کاموں میں ریاست کے گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔

آپ کا پتہ: "خورشید ولا" کوچہ امپیریل پوسٹ آفس حیدرآباد دکن۔

(۲۲۴/۲)

کانگا صاحبہ (ڈاکٹر مس ......)

آپ کا نام خورشید بائی سہراب جی ہے۔ آپ موبد سہراب جی پستن جی صاحب کانگا کی دختر ہیں۔ ۱۵۔ دی ۱۲۹۱ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئیں اور یہیں کی درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم و تربیت حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان کامیاب کرنے کے بعد حیدرآباد دکن کے میڈیکل اسکول میں داخل ہوئیں۔ ۱۳۰۵ھ میں جراحی اور طبی امتحان میں بدرجۂ اعلیٰ کامیابی

حاصل فرمائی تو آپکے والد ماجد نے آپ کو اڈنبرا روانہ فرمایا وہاں سے ۱۹۰۶ء میں آپ نے چند اسناد قابلیت حاصل فرمائے۔ ازاں بعد ڈبلن کے ہاسپٹل میں جراحی کا عملی تجربہ اور طبی معلومات حاصل کرتی رہیں اور ایل۔ آر۔ سی۔ پی اینڈ ایس (اڈنبرگ) اور ایل۔ ایف۔ پی۔ ایس (گلاسگو) کے شاندار ڈگریوں کی حامل ہو کر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئیں اور ۲۹۔ تیر ۱۳۱۸ف کو لیڈی اسسٹنٹ سرجن دواخانہ دودھ باؤلی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئیں۔ یکم مہر ۱۳۲۰ف کو خدمت لیڈی سیول سرجن درجۂ خاص پر ترقی پا کر دواخانہ دودھ باؤلی ہی پر اپنے فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیتی رہیں۔ اور ۵ اردی بہشت ۱۳۲۷ف کو لیڈی سیول سرجن وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل مقرر ہوئیں اس کے بعد حضرت غفران مکان نے محلات کا آپ کو لیڈی ڈاکٹر مقرر فرمایا۔ اس خدمت کو آپ اپنے فرائض منصبی کے علاوہ ۱۹۱۱ء تک انجام دیتی رہیں۔ ۲۶ سال تک وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل میں متعین و کارگزار رہیں ۹ اڈسمبر ۱۹۲۶ء کو ڈاکٹر مس الیونس کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر آپ اُن کی جگہ مہتمم وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل مقرر ہوئیں۔ ڈاکٹر مس ایونس نے جب کبھی رخصت وغیرہ حاصل کی تو آپ اُن کے کام کی نگران کار رہیں۔ ۱۹۱۸ء میں ہرہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے وکٹوریہ زنانہ ہاسپٹل کا معائنہ فرمایا اور آپ کے حسن انتظام و خوش سلیقگی اور ہاسپٹل کی صفائی، بیماروں کی بہترین تیمارداری کو دیکھکر بیحد خوش ہوئیں اور آپ کو ایک سونے کے کانٹے (بروچ) سے بذریعہ حکومت سرکار عالی مفتخر و ممتاز فرمایا علاوہ اپنے مفوضہ خدمات کے آپ وقتاً فوقتاً دیگر طبی خدمات بھی انجام دیتی رہیں۔
غرض کہ اکثر و بیشتر آپ کے ایسے کارنامے ہیں کہ جن پر منجانب سرکار عالی اظہار خوشنودی فرمایا گیا ہے۔ ان کارناموں کے منجملہ پلیگ کا کام قابل ذکر ہے۔ جس پر

آپ کو منجانب سرکار عالی جلسۂ عام میں ایک طلائی گھڑی ۱۳۵۱ھ ۱۹۱ء میں عطا ہوئی
آپ بیماروں کا علاج نہایت غور و خوض کے ساتھ کرتی ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں
شافیٔ مطلق نے شفا بخشی ہے آپ کو اکثر سخت سے سخت مہلک سے مہلک امراض
کے علاج میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ شہر کے قریب قریب تمام امراء
زادیوں اور بیگمات کی آپ معالج ہیں۔ اپنے طبقہ میں بڑی ناموری پیدا کی ہے
نہایت خوش اخلاق اور ذی مروت لیڈی ڈاکٹر ہیں۔
آپ کا پتہ :- خورشید ولا کوچہ اسپیریل پوسٹ آفس حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۵)

کاظم علی خاں صاحب (نواب محمد ....) آپ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ
بہادر کے فرزند اکبر اور نواب شمشیر جنگ مرحوم کے نواسہ ہیں آپ نے اپنے والد ماجد
کے زیر نگرانی قابل اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کی تعلیم اولاً گھر پر
حاصل فرمائی۔ زاں بعد مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی
کالج سے بی اے کی سند حاصل فرمائی اور ۵ شہریور ۱۳۳۵ف کو سلک ملازمت
سرکار عالی میں بحیثیت دوم تعلقدار داخل ہوئے اس وقت آپ مددگار معتمد سرکار عالی
(صیغہ مالگزاری) ہیں۔ آپ خوش اخلاق، خوش لہجہ، خوش مزاج اور خوش رفتار
نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب شجاع الملک مرحوم خلف اکبر نواب خانخانان مرحوم
کی دختر سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب مہدی علی خاں ہے
آپ ایک بہترین شاعر بھی ہیں۔ کاظم تخلص فرماتے ہیں۔ حیدرآباد دکن کے نامی
گرامی شعراء میں آپ کا .... ہے۔
آپ کا پتہ :- شوکت منش، بیرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۶)

کاظم یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام سید کاظم حسین ہے۔ ۱۵ فروردی ۱۲۹۶ف کو آپ صوبہ مدراس میں پیدا ہوئے۔ مدراس کے معزز و ممتاز خاندان سے آپ کا تعلق ہے۔ ۳ شہریور ۱۳۱۷ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور یکم آبان ۱۳۲۰ف کو منصرم اور یکم اسفندار ۱۳۳۱ف کو مستقل رجسٹرار دفتر چیف سکریٹری حضور پرنور مقرر ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے ۲۱۔ دی ۱۳۳۰ف کو معتمدی پیشی خداوندی کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ ۱۵ تیر ۱۳۱۷ف کو آپ توشک خانۂ عامرہ کے انچارج بھی مقرر ہوئے ۱۲۔ آبان ۱۳۳۹ف کو نواب سر امین جنگ بہادر جب راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں شرکت کی غرض سے لندن گئے تو آپ ان کی جگہ کارگزار رہے۔ نواب سر امین جنگ بہادر کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر یکم فروردی ۱۳۴۲ف کو آپ چیف سکریٹری حضور پرنور کی خدمت پر فائز ہو کر اپنے فرائض مفوضہ کو نہایت خوش اسلوبی و مستعدی و جفاکشی و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں انتظامی تجربہ اور قابلیت کے علاوہ اپنے مالک کی مزاج دانی اور خدمت گزاری کی صلاحیت آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ کے جوہر فرض شناسی کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔

آپ کا پتہ :- جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۷)

گرافٹن اسکوئر (مسٹر آر، یم .... آئی، سی، یس) آپ حیدرآباد دکن کے جلیل القدر حکام سے ہیں آپ کی ولادت انگلستان میں ہوئی اور وہیں کی درسگاہوں میں آپ نے تعلیم کے اعلیٰ مدارج طے کئے۔ آپ امتحان انڈین سول سروس میں

بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہیں ملازمت سرکار عالی میں داخل ہونے سے قبل آپ نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں گراں قدر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ ۲۲ر فروری ۱۳۳۴؁ف کو بحیثیت معتمد سرکار عالی صیغۂ مالگزاری سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے آنریبل ٹی۔ جے ٹاسکر او بی ای اسکوئر جب ولایت تشریف لے گئے تھے تو اُن کی جگہ آپ نے صدر المہامی مال و کوتوالی کا کام بھی منصفانہ طور پر انجام دیا۔ آپ نہایت لائق ہوشیار اور تجربہ کار افسر ہیں۔ انتظامی اور مالی امور میں کافی تجربہ رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۸)

کرن پرشاد صاحب

(راجہ ....) آپ راجہ کندن لعل بہادر کے اکلوتے فرزند ہیں۔ ۱۳۰۵؁ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ میں حاصل فرمائی ازاں بعد نظام کالج میں شریک ہو کر تعلیم کی تکمیل کی۔ اردو، فارسی ہر دو زبان میں درجہ امتیازی حاصل فرمایا۔ اسپورٹس میں گہری دلچسپی لیتے رہے ہمدرد قوم و ملک اور ہر دلعزیز راجہ ہیں۔ آپ کو فنون لطیفہ سے بھی دلچسپی ہے چنانچہ شارع نما آپ کی مشہور اختراع ہے۔ اس وقت آپ نائب میر مجلس معزز مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ ہیں آپ کے فرزند جیتندر پرشاد ہیں جو نہایت سنجیدہ سعادتمند اور مستقل مزاج ہیں۔ جامعۂ عثمانیہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ان کا سال ولادت ۱۳۲۶؁ف ہے۔ راجہ کرن پرشاد صاحب اپنے اس سعادتمند، تعلیم کے شوقین فرزند پر جس قدر بھی ناز کریں کم ہے۔

آپ کا پتہ :۔ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۲۹)

کشنٹپا نایک صاحب

(راجہ ....) آپ راجہ ونکٹپا نایک آخری تاجدار سمستان شوراپور کے برادر عم زاد کے فرزند اور راجہ پڈنایک (جو آخری تاجدار سمستان کے ولی اور چچا تھے) کے پوتے ہیں۔ امتداد زمانہ کی وجہ سے اس وقت آپ کی حیثیت ایک جاگیردار کی سی ہے۔ ہمیشہ بلدہ ہی میں رہتے ہیں بسا اوقات شوراپور میں بھی رہتے ہیں۔ شوراپور اس وقت ضلع گلبرگہ کا ایک تعلقہ اور تحصیلدار کا مستقر ہے۔ دربار میں آپ کا قیام ہوتا ہے۔ دربار ایک عالیشان محل ہے۔ جس سے زمانہ سابق کے راجاؤں کی عظمت آشکار ہے۔ جب آپ سمستان شوراپور میں رہتے ہیں تو دربار پر بوٹا (پرچم) چڑھا دیا جاتا ہے۔ جس سے عوام کو معلوم ہوتا ہے کہ آپ شوراپور میں ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، تعلیم یافتہ اور منکسر المزاج راجہ ہیں۔ آپ کے دو فرزند ہیں ایک راجہ پڈنایک ہیں اور دوسرے راجہ ونکٹپا نایک۔ اول الذکر علی گڈھ کالج سے اعلیٰ تعلیم حاصل فرما کر وطن واپس ہوئے اور ثانی الذکر انگلستان سے بعد حصول اسناد اعلیٰ واپس ہوئے۔ راجہ صاحب نے اُن کی تعلیم پر دل کھولکر روپیہ صرف فرمایا۔ ۱۳۴۱ف میں آپ کو بارگاہ خسروی میں باریابی کا شرف اور نذر پیش کرنے کی عزت حاصل ہوئی۔

آپ کا پتہ:۔ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۰)

کشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ

(راجہ راجایاں مہاراجہ سر ....)

آپ امرائے حیدرآباد کے اُس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو انصرام امور سلطنت

تاجداران آصف جاہی کا ایک مدت سے دست راست رہا ہے اور جس کی ممتاز
خدمات ملک و مالک کے لئے تاریخ حیدرآباد کے اوراق زرین میں شمار ہوتی ہیں
یہ خاندان دراصل مملکت آصفیہ کی تاریخ میں نہیں بلکہ شاہان مغلیہ کی تاریخ میں بھی
نمایاں جگہ حاصل کرچکا ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب راجہ ٹوڈرمل تک پہنچتا ہے جو
دربار اکبری کے نورتن میں شامل تھے اور جن کا نظام بندوبست آج بھی ہندوستان
میں قابل تقلید سمجھا جا رہا ہے۔ اسی طرح مہاراجہ چندولعل جن کے آپ جانشین
ہیں۔ حیدرآباد کے ممتاز ترین وزراء میں شمار کئے جاتے ہیں بلکہ ان کی شہرت
کا یہ عالم تھا کہ ایک مدت تک برطانوی ہند میں حیدرآباد دکن کو سندھ سے ممتاز کرنے
کے لئے عام لوگ چندولعل کا حیدرآباد کہتے رہے۔ آپ راجہ راجمان ہری کشن
آنجہانی کے اکلوتے فرزند اور نرائن پرشاد نریندر بہادر کی اکلوتی صاحبزادی
کے لخت جگر ہیں اور ۱۲۷۹ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ تعلیم و تربیت آپنے
اپنے نانا کے آغوش عاطفت میں پائی اور ان کے انتقال پر حسب فرمان خسروی
اُن کے جانشین بھی آپ ہی قرار پائے۔ مدرسۂ عالیہ میں داخل ہونے سے قبل ہی
آپ نے خانگی طور پر فارسی، عربی، انگریزی، گورمکھی، سنسکرت، مرہٹی، تلنگی
وغیرہ میں مہارت حاصل کرلی تھی اور اکثر زبانوں میں بے تکلف گفتگو کرتے تھے
۱۳۱۱ھ میں جب آپ تعلیم سے فارغ ہوئے تو حضرت غفران مکان کی بارگاہ سے آپ کو
موروثی خدمت پیشکاری اور خطابات راجہ راجایان مہاراجہ بہادر سے سرفرازی
بخشی گئی اور چند ہی ماہ بعد آپ وزارت فوج کے منصب جلیلہ پر فائز کئے گئے
۱۳۱۵ھ میں آپ مجلس امراء کے رکن بنائے گئے اور ۱۳۱۹ھ میں مدارالمہامی کے
منصب پر مستقل تقرر ہوا۔ جس پر ۱۳۲۰ھ میں مستقل کردئے گئے اور دس سال
کی نمایاں اور قابل قدر خدمات کے بعد ۱۳۳۰ف میں استعفیٰ دے کر سبکدوش ہوئے

لیکن چند ہی سال بعد مملکت آصفیہ کو پھر آپ کی خدمات کی ضرورت ہوی اور ۱۳۴۲ف
میں آپ کو صدر اعظم کا منصب تفویض ہوا جس پر آپ ۱۳۵۵ف تک مامور و کارگزار
رہے۔ بالآخر سنہ مذکور میں آپ نے بوجہ پیرانہ سالی استعفیٰ پیش کر کے سبکدوشی
حاصل فرمائی۔ آپ کی ذاتی خصوصیات اور اخلاقی خوبیاں حیطۂ شمار سے باہر ہیں۔
تاہم حسن خلق، علم و فن کی قدردانی، مروّت، سخاوت، رواداری وغیرہ میں آپ کا
دربار امرائے سلف کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔ اور درحقیقت حیدرآباد میں آپ ہی
کی ذات سے امرا کی یہ قدیم روایات قایم ہیں۔ آپ خود ایک خوش گو شاعر اور
دقیق النظر مصنّف ہیں اس لئے اہل علم کی آپ کے دربار میں خاص قدر افزائی ہوتی
ہے۔ یوں تو آپ ہر صنف سخن میں فکر فرماتے ہیں لیکن آپ کے نعتیہ اشعار کو خاص
شہرت و قبولیت حاصل ہے۔ آپ کا کلام تصوف کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہوتا ہے
آپ کی مذہبی رواداری کا یہ عالم ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کے بعد
تمام مذہبی امتیازات فراموش ہو جاتے ہیں۔ آپ کے محلات میں ہندو مسلم دونوں
شامل ہیں اور آپ کے صاحبزادگان اپنی ماؤں کے مذہب پر ہیں اور اسی مناسبت سے
ان کے نام رکھے گئے ہیں۔ مراسم تربیت و پرورش و نیز عقد و نکاح وغیرہ بھی اسی
طرح انجام پاتے ہیں، گویا آپ کی ذات ہندو مسلم اتحاد کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ کے
اخلاق و عادات انداز گفتگو مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ آپ کا خاندانی
اعزاز سرکار انگریزی میں بھی مسلم ہے۔ جس سے آپ کو جی۔ سی۔ آئی۔ ای کا خطاب
عطا ہوا۔ جو والیان ریاست کے لئے مخصوص ہے۔ بحیثیت صدر اعظم آپ حکام انگریزی
کی طرف سے ہز اکسلنسی سے مخاطب کئے جاتے تھے جو وزرائے دول آزاد کے لئے
استعمال ہوتا ہے۔
آپ کا پتہ:۔ شادمنزل شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۱)

کشن داس صاحب (راجہ ... ...) آپ راجہ بھوانی داس کے فرزند چہارم ہیں۔ ہر دلعزیز اور صلح کل پالیسی رکھنے والے راجہ ہیں۔ ملک کی فلاح و بہبود اور اصلاحِ قوم کا کام آپ کا خاص نصب العین ہے۔ شاخ دوم کے جملہ جاگیرات کے انتظام کا تفصیلی کام آپ کی راست نگرانی میں ہے۔ آپ بہت سے اعزازی خدمات کی ذمہ داریوں کے حامل ہیں اور قومی انجمن ہائے امداد باہمی کا قابل ستایش کام آپ کی عمدہ سرپرستی کا مظہر ہے۔ مجلس و بنک جاگیرداران سرکار آصفیہ کے ایک سربرآوردہ ممبر، خازن اور محاسب بھی ہیں مجلس بلدیہ میں اعزازی میر محلہ کثرت آرا سے منتخب ہوئے۔ لیکن اپنی دیگر کثیر مصروفیتوں کے باعث دوسرے ہی سال اس عہدہ سے دست کش ہو گئے۔ اب بلدیہ بنک کی معتمدی کا قرعہ آپ کے نام نکلا ہے۔ بہر حال رفاہی کام خصوصاً انجمن ہائے امداد باہمی کے کاروبار میں خاص شغف رکھتے ہیں۔

آپ کا پتہ :- کالی کمان، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۲)

کمال علی خاں صاحب (نواب محمد ......) آپ نواب محمد شجاعت علی خاں مرحوم کے فرزند دوم اور نواب محمد دلاور علی خاں، دلاور الدولہ مرحوم کے پوتر ہے ہیں۔ انگریزی فارسی میں کامل۔ سیاق سباق سے ماہر، نہایت لایق، ہوشیار تعلیم یافتہ، مہذب نواب ہیں۔ چہرہ سے دانائی اور فراست پائی جاتی ہے۔ کمال درجہ وجیہ، جامہ زیب، خوش تقریر، شگفتہ مزاج اور خندہ رو ہیں۔ آپ کی شادی کپتان مولوی اصغر مرزا صاحب وظیفہ یاب حسن خدمت کی صاحبزادی سے ہوی۔

جن کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ نواب محمد علی اصغر خاں اور ایک صاحبزادی نوابہ صدر کمال النساء بیگم ہے۔
آپ کا پتہ:۔ نوالی چوکی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۳)

کمال یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا اصلی نام میر کمال الدین حسین خاں ہے۔ آپ نواب میر اسد علی خاں (خانخاناں) مرحوم و مغفور کے پوتے، نواب میر محمد علی خاں ذوالفقار جنگ مرحوم و مغفور کے نواسے اور نواب میر سرفراز حسین خاں ثانی مرحوم و مغفور کے بھتیجے اور داماد ہوتے ہیں۔ آپ بتاریخ ۱۶ صفر ۱۳۱۲ھ ہجری تولد ہوئے۔ بعمر پنجسالگی آپ کی تعلیم کا آغاز ہوا۔ آپ کے والد مرحوم نے آپ کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ فرمائی۔ اولاً بطور خانگی اپنے گھر پر اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ علوم مشرقی و مغربی میں لیاقت تامہ رکھتے ہیں آپ کی تحریر و تقریر اردو، فارسی اور انگریزی شستہ اور دلچسپ ہوتی ہے۔ بوجہ ذہانت آپ کا تعلیمی زمانہ بہت اچھا گزرا۔ شکار، نیزہ بازی، شہسواری اور دیگر مردانہ کھیلوں میں آپ کو خاص دلچسپی ہونے کے علاوہ مہارت تامہ حاصل ہے۔ اور شعر بھی کہتے ہیں۔ آپ کا کمال تخلص ہے۔

آپ اپنے والد مرحوم کے عین حیات ہی میں ان کی پیرانہ سالی کی وجہ سے جائداد و املاک و کاروبار کے کاروبار خود دیکھتے تھے اور ان کے بعد بھی حسب سابق جاگیرات کی نگرانی فرماتے رہے۔ بالآخر حسب فرمان مبارک اعلیحضرت مدظلہم العالی مترشدہ ۵۔ محرم الحرام ۱۳۵۴ھ آپ کی وراثت منظور ہوئی۔ آپ کی جاگیرات ضلع بیدر، محبوب نگر، میدک، ورنگل، کریم نگر، تعلقہ اودگیر، پرگی، گلبرگہ، مدہرہ، سلطان آباد، بھونگیر

سدی پیٹھ میں واقع ہیں۔ آپ کے جاگیرات کی آمدنی (محاصل ۱۲ صدر المہام ۱۱ر ۲ر ۶ر) پانچ لاکھ پندرہ ہزار تین سو پچیس دو آنہ چھ پائی سالانہ ہے۔ اور آبادی (۸۰۶۵۹) ہے جس میں (۵) عدالتیں (۵) جیل (۲۱) مدارس (۷) شفاخانے ہیں۔ آپ کی جاگیرات کی آمدنی ۱۳۴۱ ف میں صرف چار لاکھ پچاس ہزار چھ سو پچیس روپیہ دو آنہ چھ پائی تھی مگر اب تیس ہزار زیادہ ہو گئی ہے۔ آپ ان جاگیرداروں میں ہیں جنھیں فوجی، عدالتی اور کوتوالی وغیرہ کے اختیارات حاصل ہیں۔ اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ ہر سال عید نہم کے موقع پر آپ کی ڈیوڑھی پر رونق افروز ہو کر آپکی عزت افزائی فرماتے ہیں آپ اپنے مالک کے سچے جاں نثار اور وفادار ہیں، ملک و مالک کی بہی خواہی کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے الطاف شاہانہ آپ کے شامل حال ہیں چنانچہ بہ تقریب افتتاح سوہن برج۔ آپ کو ہمرکاب باسعادت رہنے کا شرف حاصل رہا۔ اثناء راہ میں آپ کا سیلون حضرت اقدس و اعلیٰ نے اپنے اسپیشل میں لگوا کر آپ کی عزت افزائی فرمائی اور بوقت مراجعت ۲۰ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ کو اپنی جاگیر موضع مرزاپلی میں آپ نے ملازمان بندگان عالی مد ظلہم العالی کو چا، نوشی کی زحمت دی جسے ازراہ مراحم خسروانہ شرف قبولیت بخشا گیا اور حسب فرمان خسروی سفر کلکتہ ۱۳۵۵ھ میں آپ ہمرکاب باسعادت رہے۔ جہاں ہز اکسلنسی وائسرائے بہادر، گورنر بنگال، مہاراجہ ٹیگور کی دعوتوں میں (جو حضرت اقدس و اعلیٰ کے اعزاز میں ترتیب پائی تھیں) آپ بھی شریک رہے اور واپسی پر ہندوستان کے بڑے بڑے اور مشہور و معروف مقامات کی سیر و سیاحت فرمائی۔

ابتداء ہی سے اعلیحضرت سلطان العلوم خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے الطاف آپکے شامل حال تھے۔ چنانچہ ۱۳۳۵ھ کو شریک معتمد مجلس عالیہ عدالت اور یکم آبان ۱۳۳۶ ف کو مددگار معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی اور ۱۹۔ آبان ۱۳۳۸ ف کو منصرم ناظم رجسٹریشن

واشامپ ہوئے۔ زاں بعد ۱۳۳۹ف میں اپنی اصلی خدمت مددگاری معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ پر واپس ہوکر اپنے کارہائے مفوضہ کو باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ اور یکم رجب المرجب ۱۳۵۱ھ کو بتقریب جشن سالگرہ اعلیٰحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی آپنے خطاب مستطاب "کمال یار جنگ" سے سرفرازی پائی۔ اپنے والد مرحوم کے انتقال کے بعد آپ نے خدمت جلیلۂ مذکورہ سے علیٰحدگی اختیار فرمائی اور فی الوقت اپنے آبائی جاگیرات کے انتظام میں مشغول اور رکن مجلس جاگیرداران ہیں۔

آپ پابند وضع امیرانہ اور عالی حوصلہ نواب ہیں۔ غرباپروری، نجبا نوازی، عدل گستری، رحمدلی اور تیز فہمی، مستقل مزاجی اور مدبری میں الولد سر لابیہ کے مصداق اپنے والد بزرگوار نواب خان خاناں مرحوم و مغفور کے قدم بقدم ہیں۔

آپ کا پتہ، روبروئے زنانی پھاٹک حویلی قدیم حیدرآباد دکن ہے۔

۲۳۴

کندن لعل بہادر (راجہ ......) آپ راجہ راجایان مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر یمین السلطنت و پیشکار سابق مدارالمہام و صدراعظم باب حکومت سرکار عالی کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ راجہ بہاری پرشاد بہادر کے خانہ داماد ہیں ۱۲۸۲ھ میں پیدا ہوئے۔ مدرسۂ عالیہ میں شریک ہوکر تحصیل علم کی، علم دوست، غرباپرور، خلیق و ملنسار راجہ ہیں۔ سواری، سیاحت اور باغبانی کا آپ کو ذوق سلیم ہے ۱۳۴۲ف میں راجہ بہادر کے خطاب مستطاب سے سرفرازی پائے۔ آپ کے لایق و فایق فرزند راجہ کرن پرشاد صاحب ہیں۔

آپ کا پتہ:- بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۵)

کوپما صاحبہ (سرینت رانی ....) آپ راجہ کشن دیو راؤ آنجہانی کی زوجہ ہیں اپنے شوہر کے انتقال کے بعد ۱۲۹۷ف میں سمستان اناگنڈی آپکے نام بقبول پیشکش دس ہزار روپیہ حضرت غفران مکان نے بحال فرمایا اور آپ کو اپنے بھائی کی تبنیت کی اجازت عطا فرمائی۔ تاریخ بحالی سمستان سے اس وقت تک آپ ہی سمستان کا انتظام فرما رہی ہیں۔ آپ نے اپنی عزیز رعایا، کی سہولت کے نظر سمستان میں تالابیں اور سڑکیں تعمیر فرمائی ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، تعلیم یافتہ منتظم رانی ہیں۔ سمستان کے انتظامات میں خاص دلچسپی لیتی ہیں۔

آپ کا پتہ :- سمستان اناگنڈی ضلع رائچور ہے۔

(۲۳۶)

کیقباد جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا اصلی نام کیقباد پستن جی منشی ہے۔ آپ حیدر آباد دکن کے ایک معزز و ممتاز پارسی خاندان کے رکن ہیں ۱۱۔ شہریور ۱۲۹۰ف کو بمقام بمبئی پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسۂ اعزہ سے ہوا۔ زاں بعد نظام کالج میں داخل ہوکر امتحان بی اے میں شریک ہوئے ۱۹۰۲ء میں مدراس یونیورسٹی سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ مدراس کے جملہ طلباء جنکی زبان اختیاری اردو تھی، ان میں صرف آپ ہی درجہ اول میں کامیاب ہوئے۔ تین سال تک قانون کا بھی مطالعہ فرماکر بمبئی یونیورسٹی کے ایل۔ ایل۔ بی کے پہلے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ اردو، فارسی وغیرہ میں اچھی قابلیت اور انگریزی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ یکم خورداد ۱۳۱۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوکر اپنی اعلیٰ قابلیت و حسن تدبیر و مستعدی و ہوشیاری کی بدولت درجہ بدرجہ ترقی کرکے

۱۳۲۹ف سے ۱۳۳۶ف تک مددگار صدر ناظم کوتوالی اضلاع سرکار عالی تشخ پائیگاہ رہے یکم اسفندار ۱۳۳۶ف کو مہتمم کوتوالی ضلع پربھنی ہوئے اور اعلیٰ قابلیت وعمدہ کارگزاری سے اپنے حکام بالا دست میں قدر ومنزلت کی نگاہوں سے دیکھے جانے لگے۔ چنانچہ مسٹر ہنکن آنجہانی ونواب محمد نواز جنگ مرحوم، مسٹر سر فرانک مسٹر کرافرڈ، اور مسٹر آر مسٹرانگ سابق صدر نظماء کوتوالی اضلاع سرکار عالی آپ کی بہت قدر کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ آپ بہمن ۱۳۳۷ف کو سررشتہ سیاسیات میں منتقل ہو کر چار سال تک مستقل مددگار معتمد کی حیثیت سے اپنے فرائض کو باحسن الوجوہ انجام دے کر ۱۳۴۰ف میں نائب معتمد سیاسیات ہوئے۔ ۱۳۵۲ھ میں بتقریب ولادت شہزادہ والاشان کرنل نواب میر برکت علی خاں مکرم جاہ بہادر پیش گاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے آپ خطاب مستطاب " نواب کیقباد جنگ بہادر" سے متفخر و ممتاز ہوئے اور ۱۳۴۵ف میں بوجہ تکمیل پچپن سال وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ خوش خلق، ملنسار، اور حیدر آباد دکن کی اعلیٰ سوسائٹی میں کافی رسوخ رکھنے والے، بہی خواہ سلطنت اور اس کے وفادار و جاں نثار نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ سیف آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۳۰)

کیلاش ناتھ صاحب واگرے (ڈاکٹر کیپٹن ....) آپ راجہ بشیشور ناتھ بہادر رکن عدالت العالیہ کے بھائی اور لکھنؤ کے ایک معزز خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ اس خاندان نے ملازمت سرکار عالی میں ایک مدت سے نام پیدا کیا ہے۔ آپنے انگلستان سے اعلیٰ طبی ڈگریاں حاصل کر کے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر سررشتہ فوج میں اپنی اعلیٰ قابلیت وکاردانی کی بدولت کیپٹن کے

درجہ تک ترقی کی ہے۔ بوجہ اعلیٰ تشخیص و علاج گورنمنٹ عالیہ کی توجہ خاص آپ پر رہا کرتی ہے۔ شہزادۂ والاشان و اکثر عائدین خانوادہ شاہی کے علاج معالجہ کی خدمات خاص طور پر آپ ہی کے تفویض ہیں۔ شہزادۂ والاشان حضرت ولیعہد دکن پرنس آف برار بالقابہم کی دربارداری کا شرف آپ کو حاصل ہے۔ آپ اپنے مربی و مہربان آقا کی خدمت میں اپنے خلوص و وفاشعاری کا ثبوت دیتے رہتے ہیں۔

آپ کا پتہ :- کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۳۸)

گجرابائی صاحبہ (رانی ....) آپ راجہ راؤ رنبھا جیونت ثالث آنجہانی کی بڑی صاحبزادی ہیں۔ ۱۳۳۲ف میں آپ کے والد راجہ راؤ رنبھا جیونت ثالث راہی آں جہاں ہوئے اور اسٹیٹ زیر نگرانی سرکار صیغہ کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا۔ آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے بزمانہ کورٹ آف وارڈز لیڈی گورنرس مقرر تھیں۔ آپ کو اردو و مرہٹی میں اچھی قابلیت حاصل ہے۔ آپ کی شادی ۱۹۲۰ء میں سردار سیواجی راؤ صاحب سے ہوئی (جن کا تعلق کولہاپور کے ایک معزز و ممتاز خاندان سے ہے اور جنکی تعلیم راجکمار کالج راج کوٹ میں ہوئی) آپ کا اسٹیٹ بربناء فرمان واجب الاذعان مترشحہ غرہ جمادی الاول ۱۳۵۲ھ آپ کے نام بحال ہوا جاگیر کے انتظامی امور میں آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ رعایا جاگیر آپ کے زیر سایہ بڑی خوش ہے۔ آپ ایک منتظم، تعلیم یافتہ، خوش خلق، اور پردہ نشین رانی ہیں۔

آپ کا پتہ :- دیوڑھی راجہ راؤ رنبھا۔ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

گرُوداس صاحب (راجہ ......) آپ راجہ دیو داس آن جہانی کے اکلوتے فرزند، راجہ بھوانی داس آن جہانی سابق ناظم مخارج ورکن مجلس انتظام پائیگاہ نواب سر آسمان جاہ مرحوم ومغفور اور رائے تیج رائے آن جہانی سابق ناظم مخارج ورکن کے نواسے ہیں۔ آپ کے خاندان کا تعلق برہمو کایستھ فرقہ سے ہے۔ آپ اس خاندان اعلیٰ کے معزز رکن ہیں کہ جس نے ملک و مالک کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ ۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو پیدا ہوئے اور ابھی (۹) ماہ ہی کے تھے کہ کہ آپ کے والد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنے محترم نانا رائے تیج رائے آن جہانی سابق میر مجلس مجلس انتظام پائیگاہ مذکور کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی۔ مدرسۂ عالیہ سے آپ نے ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب فرمایا۔ زاں بعد جامعہ عثمانیہ کے گریجویٹ ہوکر بی۔اے۔ال۔ال بی کی اعلیٰ ڈگری حاصل فرمائی۔ آپ کے محترم نانا کا مصمم ارادہ تھا کہ وہ آپ کو اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ کریں۔ مگر افسوس اجل موعود نے انھیں اپنے اس سعادت مند نواسہ کو تکمیل تعلیم کے لئے انگلستان بھیجنے کا موقع نہ دیا۔ آپ کی شادی رائے ہری لعل صاحب جاگیر دار وسررشتہ دار نظم جمعیت کی لڑکی سے ہوئی آپ نظم جمعیت پائیگاہ نواب سر آسمانجاہ مرحوم ومغفور کے سررشتہ دار، انجمن طیلسانین عثمانیہ کے نائب صدر مجلس جاگیر داران کے نائب معتمد اور بلدیہ بنک کے رکن انتظامی ہیں۔ آپ خوش اخلاق، ملنسار، ہمدرد، علم دوست، حلیم بُردبار، سنجیدہ طبیعت، صائب الرائے۔ باہمت اور بے تعصب راجہ ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ کمان شیر گل حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۲۹)

گوپال ریڈی صاحب (مسٹر ۔۔۔۔۔۔۔) آپ حیدرآباد کے مایۂ ناز افراد سے ہیں۔ اردو، انگریزی، تلنگی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ حیدرآباد کے بیارسٹروں میں ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں، مدت دراز سے بیرسٹری کر رہے ہیں قانون پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے، معاملہ فہمی میں آپ بے مثل و نظیر ہیں، بحث کرنے میں خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ دیوانی فوجداری اور مالی مقدمات کی ترتیب میں کمال حاصل ہے۔ آپ کی باریک بین نگاہیں ہر ایک مقدمہ کو (خواہ وہ کتنا ہی پیچیدہ ہو) جلد بھانپ لیتی ہیں۔ آپ اپنے مقدمہ کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی نہ کوئی پہلو مطلب نکال ہی لیتے ہیں۔ کئی اہم سے اہم مقدمات میں آپ کو خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ آپ صاحب اخلاق ذی مروت نکتہ سنج اور معاملہ فہم بیرسٹر ہیں۔

آپ کا پتہ، حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

ل

(۲۴۰)

لائق علی خاں صاحب (نواب محمد .....) آپ نواب محمد ریاست علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب محمد محبوب علی خان جہاندار نواز جنگ مرحوم کے حقیقی بھتیجے ہیں۔ آپ اس خاندان کے رکن ہیں کہ جن کے معزز اراکین نے اپنے ملک اور مالک کی بہی خواہی اور وفا شعاری کے لئے اپنی جان عزیز کو خطرہ کی خطرناک مہموں میں ڈالکر وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دئیے کہ جنکی کارگزاریوں سے تاریخ گلزار آصفیہ اور دکن کی دوسری مشہور و معروف تاریخیں بھری پڑی ہیں۔ آپ ۳۰ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۵ھ کو پیدا ہوئے۔ ۱۱ سال کے سن میں آپ کا سلسلۂ تعلیم آغاز ہوا۔ آپ کے تعلیم کی ابتداء مدرسۂ عالیہ سے ہوئی۔ بوجہ ذکاوت و ذہانت آپ کی تعلیم کا زمانہ خوش گوار گذرا۔ سنہ ۱۳۳۲ھ میں آپ کی شادی نوابہ محبوب النساء بیگم صاحبہ بنت مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر پیشکار و سابق صدر اعظم باب حکومت سرکار عالی سے ہوئی۔ آپ کو پانچ فرزند ہیں جن میں سے چار مدرسۂ جاگیرداران میں تعلیم پا رہے ہیں آپ ہز اگزالٹیڈ ہائینس دی نظام اون مونٹیڈ و النیئر کور کے قدیم رکن، نہایت خوش خلق

بامروت، ملنسار، ہمدرد، علم دوست، سیر چشم، فیاض اور بلند ہمت نواب ہیں۔
آپ میں جاگیرات کی انتظامی قابلیت بدرجۂ اتم موجود ہے۔
آپ کا پتہ۔ چوک اسپان، شاہ علی بنڈہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۱)

لائق علیخاں صاحب (آپ نواب میر محمد علی خاں سعید جنگ، سعید الدولہ مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر محمد سعید خان سعید الدولہ سعید الملک مرحوم کے پوتے ہیں۔ ابتدائی تعلیم قابل اساتذہ سے اولاً گھر ہی پر حاصل فرمائی، ازاں بعد جاگیردار کالج میں شریک ہوئے جہاں اس وقت بھی زیر تعلیم ہیں، نہایت خوش خلق، خوش باش، نوجوان نواب ہیں۔ علمی ذوق و شوق رکھتے ہیں۔
آپ کا پتہ، میر چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۲)

لطیف نواز جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا نام مرزا عبداللطیف خاں ہے۔ آپ نواب میرزا علی محمد خان معتمد جنگ معتمد الدولہ مرحوم ثانی کے فرزند اور میرزا عبداللطیف خاں مرحوم اول کے پوتے ہیں۔ آپ بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر ہی میں پائے۔ ازاں بعد مدرسہ عالیہ و نظام کالج میں شریک ہوئے اور انٹرمیڈیٹ بمبئی یونیورسٹی سے کامیاب کئے السنۂ شرقیہ کے امتحان منشی میں آپ بدرجۂ اعزازی (آنرز) اور امتحان عہدہ داران مال اور جوڈیشل ڈپارٹمنٹ میں بدرجۂ اعلیٰ کامیاب ہوئے۔ آپ نے فارسی اور عربی کی ابتدائی تعلیم مولنا میر حمید علی صاحب قبلہ مرحوم سے پائی اور اس کے بعد صدر العلماء مولنا مولوی

سید غلام حسین صاحب مرحوم اور مولنا مولوی سید علی حیدر المخاطب بہ حیدر یار جنگ طبا طبائی مرحوم سے فیض درس حاصل کیا۔ آپ اس وقت مددگار معتمد سرکار عالی صیغہ تجارت وصنعت وحرفت کے عہدہ پر مامور ہیں۔ آپ کو حضرت اقدس واعلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ کی ولیعہدی کے زمانہ میں مصاحبت کا فخر حاصل رہا آپکے والد ایک عرصہ تک حضرت غفران مکانؒ کے اے، ڈی، سی تھے، آپکے دادا مع اپنے والد نواب میرزا علی محمد خاں معتمد جنگ معتمد الدولہ مرحوم اول کے ساتھ نواب سرسالارجنگ مختار الملک مرحوم ومغفور کے عہد وزارت میں نواب صاحب ممدوح کی خواہش پر بمبئی سے بلدہ حیدرآباد تشریف لائے، بمبئی میں نواب معتمد الدولہ مرحوم اول منجانب دولت عالیہ عثمانیہ ترکی کونسل جنرل اور سرکار عظمت مدار کی جانب سے جسٹس آف دی پیس تھے۔ نواب سالار جنگ مرحوم ومغفور کے مد نظر بلدۂ حیدرآباد کی تنظیم تھی اس لئے نواب صاحب ممدوح نے بغرض مشورہ آپ کو بمبئی سے طلب فرمایا تھا۔ مدارس، عدالت اور مختلف محکمہ جات کے قیام میں نواب معتمد الدولہ نے سرسالار جنگ مرحوم مغفور کو بڑی امداد دی اور محکمۂ اجرائی عمال کے آپ اعلی عہدہ دار مقرر ہوئے اور جاگیر و منصب، نوبت ونقارہ وعماری اور خطابات سے سرفراز فرمائے گئے۔ حضرت غفران مکانؒ نے اپنی چہل سالہ جوبلی کے موقع پر ملک پیٹھ میں جب کہ طلبا کی جانب سے ایڈریس پیش ہوا تھا تو جواب میں سرسالار جنگ کے نام کے ساتھ علی محمد خاں کا بھی نام لیتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ "یہ ان دونوں کی کوشش کا نتیجہ ہے کہ آج میں اتنے طلبا اپنے گرد دیکھ رہا ہوں"۔ نواب معتمد الدولہ اول سنہ ۱۸۵۲ء میں لندن بھیجے گئے تھے اور ایسٹ انڈیا کمپنی نے آپ کے اعزاز میں ڈنر ترتیب دیا تھا۔ آپ کو گورنمنٹ کی جانب سے کرسٹ عطا ہوا جس کے استعمال کی آپ کے خاندان کو از روئے سند عطیہ اجازت ہے، مارکوئز آف ولزلی کے عہد میں آپ نے گورنمنٹ اور سلطان برغش (مسقط) کے

مابین جو نزاعات تھے اس کا تصفیہ باحسن الوجوہ کروادیا۔ سلطان برغش نے آپ کو ایک چھڑی گنگاجمنی تحفتاً عطا کی تھی جو اس وقت تک موجود ہے، نواب معتمد الدولہ ادا کے چچازاد بھائی نواب میرزا عبداللطیف خاں مرحوم مصنف تحفۃ العالم منجانب سرکار نظام کلکتہ میں سفیر تھے، نواب لطیف نواز جنگ بہادر مثل اپنے آباو اجداد کے جاگیر و مناصب سے سرفراز فرمائے گئے ہیں اور آپ کا خاندان ہمیشہ مورد الطاف و نوازشات شاہانہ رہا ہے۔ آپ ایرانی النسل شوستری ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ سید نعمت اللہ جزائری واشوستری الموسوی تھے۔ آپ کی پہلی شادی پرنس مرزا کام بخش مرحوم و مغفور فرزند مرشدی واجد علی شاہ مرحوم و مغفور کی منجھلی صاحبزادی سے بمقام کلکتہ ہوی۔ اور ان کے انتقال کے بعد دوسری شادی پرنس اصغر مرزا مرحوم کی بھانجی اور امام علی خاں مرحوم کی بڑی صاحبزادی سے ہوی۔

آپ کا پتہ :- فرحت منزل حیدرآباد دکن ہے۔

۲۴۳

لکشما صاحبہ۔ (رانی بھاگیہ ------) آپ راجہ مہاجونت بہادر والیٔ سمستان دوم کنڈہ کی بیٹی ہیں۔ آپ کے شوہر راجہ سری رام بھوپال آنجہانی سمستان امرچنتہ کے بعد سمستان زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز لے لیا گیا تھا مگر بعد دریافت تعامی بزریعہ فرمان مبارک مورخہ ۲۔ شعبان المعظم ۱۳۵۱ھ براحم خسروانہ سمستان دواماً آپ کے نام بحال ہوا۔ آپ اس وقت سمستان امرچنتہ کی والیہ ہیں۔ تلنگی نوشت وخواند سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کی عمر ۴۳ سال کی ہے۔ آپ کو قومی، ملکی، علمی کاموں سے خاص دلچسپی ہے۔ اب تک کئی ایک سنسکرت اور تلنگی کے مفید کتابوں کی آپ سرپرستی فرماچکی ہیں۔ گو لکنڈہ پتریکا نے تقریباً چارسو آندھرا شعراء کا کلام جمع کرکے ایک کتاب

کی شکل میں رانی صاحبہ موصوفہ کی بیش بہا امداد و سرپرستی سے شائع کیا جو آج نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھی جارہی ہے، اس کے علاوہ ملک سرکار عالی و بیرون ملک کے علمائے سنسکرت وغیرہ کو حسب لیاقت و مراتب مدد دیتی ہیں۔ آپ کو نرینہ اولاد ہوئی تھی مگر افسوس کہ باقی نہ رہی۔ بقائے خاندان کے لئے اپنے ہمشیر زادہ کو آپ نے متبنیٰ لیا آپ نہایت تدبر و فراست سے اپنے سمستان کے انتظامات کو انجام دیتی ہیں۔ اپنے سمستان کی رعایا کی فلاح و بہبودی اور ان کے لئے آرام و آسائش بہم پہنچانا اپنا فریضہ سمجھتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے عہد میں تعلیمات طبابت، تعمیرات، آب پاشی، تجارت، صنعت و حرفت، زراعت اور آرائش آبادی وغیرہ جیسے رفاہ عام امور میں نمایاں اصلاحات عمل میں لائیں اور نظم و نسق کے دیگر شعبہ جات کا انتظام درست فرماکر سمستان کو معراج ترقی پر پہنچا دیا۔ آپ کے عہد میں سمستان میں یتیم خانہ بھی قایم ہوا جس میں بلا لحاظ مذہب یتیم بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا انتظام ہے یہ آپ کی خاص جدت ہے جس سے ہمیشہ آپ کا نام باقی رہے گا۔ آپ ایک پردہ نشین اولوالعزم، فراخ حوصلہ، دریا دل، صائب الرائے اور منتظم رانی ہیں۔ حیدرآباد دکن کا پتہ "اسٹیشن روڈ، نام پلی" ہے۔

(۲۴۴)

لنگا ریڈی صاحب (راجہ چیلم رام.......) آپ جگا ریڈی صاحب مقدم مالی موضع پیٹلم تعلقہ پلا ریڈی ضلع نظام آباد کے فرزند اور رانی چیلم جانکا بائی آنجہانی سابق والیہ سمستان سرناپلی کے متبنیٰ فرزند ہیں۔ آپ کی تبنیت حسب فرمان خسروی منظور ہوئی ہے اور مراسم تقریب بمقام سرناپلی ادا کئے گئے۔ آپ رانی چیلم جانکا بائی کے زیر نگرانی جاگیر دار بورڈنگ میں زیر تعلیم رہے۔ ۱۸ شہریور ۱۳۲۹ف کو آپ کے سر سے

رانی چیلم جاننکا بائی کا سایہ اٹھ گیا اور آپ اس کے دوسرے روز رانی موصوفہ کے جانشین ہوئے، آپ کو اچھی تعلیم حاصل کرنے کا موقع نہ ملا، تاہم آپ تلنگی، مرہٹی، اردو فارسی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ کی شادی رانی جانما صاحبہ دختر سابق والی سمستان ونپرتی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے (۱) سری رام بھوپال (۲) راگھورام بھوپال (۳) رامیشور بھوپال۔ یہ تینوں لڑکے اپنے والد کے زیر نگرانی اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور آپ کی لڑکی گرامر اسکول میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہی ہے۔ آپ علما پرور، ماتحت نواز، خوش خلق، منکسر المزاج راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ۔ جام باغ ... حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۵)

لیاقت اللہ خاں صاحب (مولوی محمد ......)

آپ مولوی غلام محمد خاں صاحب مرحوم سررشتہ دار آبکاری کے فرزند ہیں۔ ۵ اردی بہشت ۱۳۰۳ف کو بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۰ء تک گورنمنٹ ہائی اسکول چادرگھاٹ میں تعلیم حاصل فرمائی۔ ۱۹۱۰ء سے ۱۹۱۳ء تک آپ نے ... او کالج علیگڈھ میں تعلیم پائی اس کے بعد نظام کالج میں شریک ہوکر بی ... کا امتحان پاس فرمایا۔ مہاراجہ سر یمین السلطنت بہادر کا انعام جو بی۔ اے میں حاصل فرمایا۔ من ابتدائے ۲۵ آذر ۱۳۲۶ف لغایۃ ۲۷ آذر ۱۳۲۷ف بحیثیت سول سروس پروبیشنر سررشتہ مال علاقہ سرکار عظمت مدار (ضلع دھارواڑ) میں کارگزار رہے۔ کامیابی پر واکر کا طلائی تمغہ اور زبان کنڑی کو بدرجہ اعلیٰ کامیاب فرما کر دو سو چالیس روپیہ کا انعام حاصل فرمایا۔ ۱۳۲۷ف سے ۱۳۲۹ف تک دوم تعلقداری مہتمم کروڑ گیری، کیمپ افسر قحط راجورہ، اسپشل ریلیف افسر قحط کھمم کی خدمات انجام دیئے۔

۱۸- بہمن ۱۳۳۰ف سے ۱۱- دی ۱۳۳۱ف تک سرکار عظمت مدار میں بمقام الہ آباد آپ نے
سررشتہ حساب کی تعلیم حاصل فرمائی، بعد کامیابی امتحان سررشتۂ فینانس
منجانب سرکار عالی آپ کو پانچ سو روپیہ انعام عطا فرمایا گیا۔ یکم امرداد ۱۳۳۲ف تک
آپ مددگاری صدر محاسبی کے خدمات انجام دیے۔ من ابتداء ۱۳۳۴ف لغایۃ
۱۳۳۵ف آپ مددگار معتمد فینانس رہے۔ ۱۳۳۶ف میں مددگار شاخ تنقیح
تعمیرات مقرر ہوئے۔ آپ کے خدمات قدر دانی کی نظر سے دیکھے گئے اور ذریعہ فرمان
مبارک اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے آپ کی تنخواہ ایک ہزار دو سو کر دی گئی۔
۱۹۳۴ء میں آپ شہزادگان والاشان ہز ہائینس نواب اعظم جاہ بہادر پرنس
آف برار اور کرنل نواب معظم جاہ بہادر کے کنٹرولر اور افسر انچارج توشک خانۂ عامرہ
مقرر ہوئے۔ ۱۳۳۲ف سے ۱۳۳۶ف تک آپ حیدرآباد سیول سروس ایسوسی
ایشن کے معتمد رہے۔ حیدرآباد سیول کو آپریٹو کے معتمد گزیٹیو بلدیہ بینک لمیٹڈ۔ کو آپریٹو
انشورنس سوسائٹی لمیٹڈ کے صدر نشین اور صدر انجمن اسلامیہ حیدرآباد کے وائس
پریسیڈنٹ (نائب صدر نشین) حیدرآباد بوٹ کلب کے خازن اور آئین میں ۱۳۴۵ف
میں ضابطہ فینانس کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیا۔ ۲۷ دی ۱۳۴۶ف کو آپ
معتمد فینانس کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ صیغہ جات ریلوے و معدنیات بھی یکم
آبان ۱۳۴۶ف کو آپ کے تفویض ہوئے، سررشتۂ فینانس کی خوش قسمتی ہے کہ
اس کو جو حاکم ملا وہ بلحاظ قابلیت و انتظام اپنی آپ نظیر ملا۔ بے لوث خدمات اور
گراں قدر کارگزاریاں اور حسن انتظام و تدبر اور اعلیٰ قابلیت اس امر کی بین دلیل
ہیں کہ آپ اپنی قلیل مدت ملازمت ہی میں اس منصب جلیلہ پر فائز ہو گئے۔ اور
آپ کی ہر ایک کارگزاری کو گورنمنٹ عالیہ نے قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ مالک و ملوک
ہر دو کی نظروں میں آپ کی وقعت اور سوسائٹی میں آپ کی عزت کی جاتی ہے

آپ نہایت ملنسار، ہردلعزیز، خجستہ خصلت، نیک طینت، مردم شناس، ہوشیار مستعد کارگزار، وسیع الاخلاق، ہمدرد اور علم دوست حاکم ہیں ملک و مالک کی خدمت کا سچا د اور حکام سرکار عالی میں اپنی نمایاں خدمات اور حسن کارگزاری کی بناء پر ایک ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ اپنی انصاف پسندی سے اپنے ماتحتین کے سوا ہر طبقہ میں ہردلعزیز ہیں، آپ ایک روشن خیال اور فرض شناس حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ:- بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۶)

لیاقت حسین خاں صاحب (نواب سید ......)

آپ نواب سید اسد علی خاں مرحوم کے خلف اکبر اور نواب سید تصدق حسین خان حسین نواز جنگ مرحوم کے پوتے اور نواب سید علی مردان خان (رضوی) کے نبسہ ہیں۔ آپ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۱۶ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نے پیدائش ہی سے اپنی نانی صاحبہ محترمہ کے زیر پرورش و زیر نگرانی رہکر لایق و فایق اساتذہ سے اردو، فارسی، انگریزی و عربی کی اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی ہے۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت آپ کا تعلیمی زمانہ اچھا گزرا، آپ سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی استعداد رکھتے ہیں آپ کی انتظامی قابلیت اچھی ہے۔ آپ کا حلقۂ اثر وسیع ہے اور مثل اپنے پدر بزرگوار کے آپ خلیق اور تعلیم یافتہ ہیں۔ آپکا پتہ:- "حیدر شاہ منزل" لنگم پلی خرد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۷)

لیاقت علیخاں صاحب (نواب میر ......)

آپ الحاج نواب میر حیدر علیخاں صاحب کے فرزند دوم نواب میر عباس علیخاں مرحوم کے پوترے ہیں آپ ۱۵ اگست ۱۸۹۹ء کو بمقام حیدرآباد

دکن پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم مدرسۂ اعزہ اور عالیہ میں حاصل فرماکر سلسلۂ درس کو نظام کالج میں شریک ہوکر جاری رکھا اور میٹرک تک تعلیم پانیکے بعد بمبئی تشریف لیجاکر گورنمنٹ الفنسٹن کالج بمبئی سے میٹرک اور بی۔ اے آنرز کا امتحان کامیاب کرکے اعلیٰ تعلیم کے لئے گورنمنٹ سرکار عالی سے اسکالرشپ حاصل کرکے عازم انگلستان ہوئے اور کنگس کالج لنڈن سے ایل ایل۔ بی آنرز کی ڈگری حاصل کی اور مڈل ٹمپل سے بیارسٹری کی سند حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ایک سال تک ناگپور ہائیکورٹ میں پریکٹس کی اور ۳ر فروری ۱۹۳۶ف کو بحیثیت منصف عادل آباد سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اور اسی حیثیت سے آپ نے اندول، جنگاؤں، ابراہیم پور، اورنگاوتی پر اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی، بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے کر نظامت دوم عدالت ضلع پر ترقی پائے۔ اس وقت آپ ناظم دوم عدالت ضلع ننگور ہیں، حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز ہیں نہایت خوش اخلاق، خوش مزاج، خوش باش اور متدین حاکم ہیں۔ آپکا پتہ :- حیدر منزل سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

۲۴۸

لیڈی نواب ولی الدولہ مرحوم (محترمہ......) آپکا نام امیرالنساء بیگم ہے آپ نواب ولی الدولہ مغفور کی چاہتی اور بیاہتی بیگم، مولوی سید محمد یوسف الدین سابق صوبیدار گلبرگہ شریف (انکا ازدواجی تعلق حیدرآباد کے ایک مشہور و معروف اور ممتاز خاندان نواب رادت جنگ سالار الدولہ سالارالملک سے ہوا) کی ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ صاحبزادی اور فخر اناث حیدرآباد دکن ہیں، آپ کو آپکے والد ماجد نے اردو، فارسی اور انگریزی کی اچھی تعلیم دلوائی، ہندوستان کی اکثر زبانیں جانتی ہیں، نہ صرف ادب میں لیاقت رکھتی ہیں بلکہ ضروریات زمانہ سے بخوبی واقف اور بڑے سے بڑے، اہم سے اہم امور سلطنت میں رائے دینے کی اچھی قابلیت رکھتی ہیں اپنی

ذاتی قابلیت کی وجہ سے آپ طبقۂ نسواں میں ہر دلعزیزی کے علاوہ بڑی شخصیت رکھتی ہیں۔ چنانچہ اپنے علم اور تجربہ کے لحاظ سے ہمیشہ نواب صاحب مرحوم کی خانگی مشکلات اور سلطنت کے مہمات میں شریک اور رزیڈنسی کے تعلقات کو بہترین طریقہ پر قایم رکھنے میں آپ ان کی معین و مددگار رہیں، علمی ادبی معاشرتی جلسوں، سوشیل تنظیم اور طبقۂ اناث کی تعلیم و تربیت میں آپ ہمیشہ بحیثیت مشیر اعلیٰ و صدر نشین نمایاں حصہ لیتی اور اپنے طبقہ کی فلاح و بہبودی میں ہمہ تن کوشاں رہتی ہیں جس کے صلہ میں آپ کو ۱۲۔ مئی ۱۹۲۳ء میں برٹش تمغہ بھی عطا ہوا ہے۔ علمی و معاشرتی و تمدنی حیثیت سے اپنے ملک کو دیگر ممالک متمدنہ کے مقابل لانے کی سعی میں سرگرم رہتی ہیں۔ کون ہے جو آپ کے نام نامی سے واقف نہیں۔ حیدرآباد دکن کی سوشیل لائف میں آپ کی وقعت محتاج بیان نہیں آپ کے گراں قدر کارناموں کو دیکھکر ہم کہہ سکتے ہیں کہ آپ گورنمنٹ کے اعلیٰ خدمات انجام دینے کی اچھی صلاحیت رکھتی ہیں مگر پردہ کی خودساختہ پابندی کی وجہ سے مجبوری ہے۔ آپ کی خداداد ذہانت و ذکاوت، لیاقت و قابلیت کا چرچا دور دور تک ہے۔ آپ کی پرمغز تقاریر اور صدارتی خطبات کے پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ حیدرآباد کے علاوہ ہندوستان کے چند مشہور و ممتاز خواتین میں آپ کا شمار ہے افسوس ہے کہ ساجی پابندیوں کی وجہ سے آپ میدان عمل میں آزادانہ نہ آسکیں۔ غرض آپ کی ذات والا صفات طبقۂ اناث کے لئے مغتنمات سے ہے۔ حیدرآباد کا یہ طبقہ جس قدر آپ کی ذات پر فخر و مباہات کرے کم ہے۔ نواب ولی الدولہ مرحوم کو آپ کے بطن سے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) صاحبزادی نوابہ بشارت النساء بیگم صاحبہ (۲) صاحبزادی نوابہ وجیہ النساء بیگم صاحبہ اور (۳) صاحبزادے (۱) نواب محمد حبیب الدین خاں بہادر (۲) نواب محمد نذیر الدین خاں بہادر (۳) نواب محمد بشیر الدین خاں بہادر ہیں، جو

اعلحضرت بندگان عالی متعالی مدظلہم العالی کی خاص سرپرستی میں ایک خاص اہتمام کے ساتھ تعلیم و تربیت پا رہے ہیں۔ ہر سہ صاحبزادگان کو حضرت اقدس و اعلیٰ نے خطاب مستطاب "صاحبزادہ" سے اور بتقریب سالگرہ ہمایونی ۱۳۵۵ھ صاحبزادہ نواب محمد حبیب الدین خاں بہادر کو خطاب "حبیب جنگ" صاحبزادہ نواب محمد بشیرالدین خان بہادر کو خطاب "بشیر یار جنگ" اور صاحبزادہ نواب نذیرالدین خاں بہادر کو "خطاب "نذیر یار جنگ" سے مفتخر و ممتاز فرمایا۔

حضرت اقدس و اعلیٰ کے شاہانہ نوازشات، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور صاحبزادوں کی خداداد ذہانت کے نظر کرتے ہیں تو یہ امید ہے کہ آگے چلکر یہ ہر سہ صاحبزادے ملک و مالک کے گراں قدر خدمات مثل اپنے اب وجد کے انجام دینگے۔

آپ کا پتہ :- ولایت منزل، بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۴۹)

لینل صاحبہ (مس۔ جی۔ یم........) آپ انگلستان کی ایک مشہور ماہر تعلیم خاتون ہیں۔ جو ۲۳ر فروردی ۱۳۰۹ف کو اپنے وطن ہی میں پیدا ہوئیں اور تعلیم کے اعلیٰ ترین مدارج طے کئے۔ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں آپ ۶۔ آبان ۱۳۳۳ف میں بحیثیت مددگار پرنسپل محبوبیہ گرلز اسکول داخل ہوئیں اور اپنی قابلیت و کارگزاری سے ترقی کرتے کرتے ۲۲ر امرداد ۱۳۳۵ف کو پرنسپل مدرسۂ مذکور کے منصب پر ترقی پائیں اور ۳ر آذر ۱۳۴۰ف تک منصرمانہ پرنسپلی کی خدمات انجام دیتی رہیں۔ اور ۱۳۴۰ف میں پرنسپلی کی مستقل جائداد خالی ہوی تو اس اہم منصب کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا۔ چنانچہ اس وقت سے آپ نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ اپنے فرائض کو انجام دے رہی ہیں اور آپ کے حسن انتظام کی بدولت

اس درسگاہ کو روز افزوں ترقی حاصل ہو رہی ہے۔ اس درسگاہ میں حیدرآباد کے طبقہ امراء کی لڑکیاں تعلیم پاتی ہیں اور صدر المہامان باب حکومت اور مہاراجہ سر مین السلطنت بہادر کی لڑکیاں یہیں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے علاوہ بڑے بڑے امراء اور جاگیرداروں کی صاحبزادیاں یہیں حصول علم کے لئے آتی ہیں۔ اس بناء پر اس درسگاہ کو حیدرآباد کی علمی درسگاہوں میں نمایاں اہمیت حاصل ہے اور آپ اپنی ذہانت و حسن انتظام سے اس کی قیادت کی اہلیت کا کافی ثبوت دے چکی ہیں، نہایت خوش خلق اور مستقل مزاج خاتون ہیں۔

آپ کا پتہ :- سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

م

مبارز الدین خاں صاحب (مولوی محمد)...... آپ اُن سیّدین حکام سے ہیں جن کی حسن کارگزاری اور دیانتداری مسلّم ہے آپ سررشتہ مال کے ایک وسیع التجربہ، منتظم اور کارداں حاکم ہیں ۲۰ آذر سنہ ۱۳۰۰ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے اور یہیں کی درسگاہوں میں تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اردو، فارسی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ کاروبار سررشتہ مال کے مالہٗ و ماعلیہ سے بخوبی واقف ہیں۔ ۱۱ شہریور ۱۳۱۹ف کو بحیثیت اعزازی مددگار تعلقدار آبکاری ضلع میدک سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۳۱ امرداد ۱۳۲۲ف کو سوم تعلقدار درجہ دوم ضلع بیڑ و مددگار مال کی خدمت پر فائز ہوئے۔ مختلف اضلاع و تعلقات میں آپ نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۸ف کو اسپشل ریفارم کمیٹی کے معتمد کا کام کو نمایاں طور پر انجام دیا۔ ۳۰ اردی بہشت ۱۳۲۸ف سے ۱۹ امرداد ۱۳۲۹ف تک سوم تعلقدار درجہ اول مع زاں بعد ہنگولی کے خدمات انجام دیتے رہے۔ ۲۰ اسفندار ۱۳۳۰ف کو نظامت کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ اعتصام الملک پر بادائی کنٹرینویشن منتقلی عمل میں آئی۔

بضمن تصفیہ قرضہ راجہ نرسنگ گیر ساہوکی اسٹیٹ نواب اعتصام الملک مرحوم حضرت اقدس و اعلیٰ نے آپ کی حسن کارگزاری و دیانتداری و لیاقت کے متعلق ذریعہ فرمان مبارک مترشحہ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۴۱ھ اظہار خوشنودی فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۳۱ف سے یکم آذر ۱۳۳۲ف تک مددگار تعلقدار کی خدمت پر

فائز رہے۔ اس کے بعد پھر نظامت کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ رکن الملک پر منتقلی عمل میں آئی
۱۱ امرداد ۱۳۳۷ف کو مددگار تعلقداری واسی اور ۵ اسفندار ۱۳۳۹ف کو مددگار تعلقدار
لاتور کی خدمت انجام دیئے۔ ۲ فروردی ۱۳۳۹ف سے ۲ امرداد ۱۳۴۱ف تک اول
تعلقداری عثمان آباد کی خدمت انجام دیتے رہے۔ - - - - - - - - - - -
- - - - - - - ۱۳۴۴ف میں فرمان خسروی سے آپ کا تقرر معتمدی اسٹیٹ نواب
غازی جنگ بہادر پر عمل میں آیا ہے۔ اسوقت آپ منجانب سرکار معتمد اسٹیٹ نواب غازی
جنگ بہادر ہیں۔ قرضہ کی وجہ سے اسٹیٹ کی مالی حالت جو نہایت نازک ہوگئی تھی۔ آپنے
اپنی معتمدی کے قلیل عرصہ میں اس کے انتظامی اور مالی حالت کی بہت کچھ اصلاح کی اور
اب بھی اسٹیٹ کو بار قرضہ سے سبکدوش کرنے میں کوشاں ہیں۔ لائق، منتظم، تجربہ کار
اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۰)

محبوب علیصاحب مولوی سید .... آپ مولوی چراغ علی مرحوم کے
چشم و چراغ ہیں۔ مولوی چراغ علیصاحب مرحوم المخاطب بہ نواب اعظم یار جنگ بہادر معتمد فینانس
ومال حکومت سرکار عالی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں اسلئے کہ مرحوم نہ صرف ہماری ریاست
ابد مدت کے ایک معزز باوقار اور ذمہ دار عہدہ دار تھے۔ بلکہ دنیائے علم و ادب کی ایک
ایسی ناموری ہستی تھے کہ آپ کا نام ہمیشہ اردو ادب اور زبان کے تذکرہ میں شامل رہے گا۔
آپ نواب عماد الملک مرحوم، سرسید احمد خاں مرحوم جیسے محسنین ادب کے ہم عصر تھے۔
آپ (مولوی سید محبوب علی صاحب) ۱۲۹۶ف میں پیدا ہوئے۔ نظام کالج
میں تعلیم حاصل کی۔ ۱۳۱۷ف میں سرکاری ملازمت اختیار کی اور حکومت سرکار عالی کے مختلف
محکموں۔ مثلاً تعمیرات تعلیمات۔ مال۔ پولس اور ٹپہ وغیرہ میں کارگزار رہے۔

یوں تو آپ پچھلے بارہ پندرہ سال سے سائنٹفک تجربوں میں مصروف تھے۔ مگر سرشتہ ٹیلیفون کے تعلق کے دوران میں حیدرآباد میں سب سے پہلے آپ ہی نے پبلک کو لاسلکی سے متعارف کرایا۔ سنہ ۱۹۲۲ء سے آپ اسی تجربات میں لگے ہوئے تھے اور بلدہ اور اضلاع کے قیام کے دوران میں آلہ جات موصولی (ریسیونگ سیٹس) تیار کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ہندوستان میں عام طور پر یقین کیا جارہا تھا کہ ہندوستان کی گرم آب و ہوا کی وجہ سے لاسلکی کی ترویج اور فروغ غیر ممکن ہے۔ آپ نے ہی ملکی نوجوانوں کو ساتھ لیکر ایک آلہ ترسیلی (ٹرانسمیٹر) تیار کیا اور حکومت ہند سے اجازت حاصل کرکے اپنی ایک ذاتی آزمائشی نشرگاہ قایم کی۔ اس خانگی نشرگاہ سے آپ پبلک افادہ کے لئے نہایت دلچسپ اور مفید پروگرام نشر کیا کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں شہزادگان والا تبار کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز ہونے کی مسرت میں جو خصوصی پروگرام نشر کیا گیا اسکو سماعت فرماکر حضرت اقدس و اعلیٰ ظل سبحانی نے سندرجہ ذیل خیالات عالیہ کو زیب قرطاس فرماکر صاحب موصوف کی عزت افزائی فرمائی۔

"آج میں محبوب ملی فرزند چراغ علی کا ایجاد کردہ وائرلس حیدرآباد میں سنکر"
"بہت محظوظ ہوا اور توقع ہے کہ اسمیں مرور زمانہ سے ترقی ہوتی جائے گی"
"اور پبلک اس کی قدر کرے گی کہ یہ سب سائنس کے کرشمے عجیب و غریب"
"واقع ہوئے ہیں" فقط ۰ ار اگسٹ سنہ ۱۹۳۴ء

(آصف سابع)

آزمائشی نشریات کے دوران میں آپ بحیثیت ڈائرکٹر اونر آف وائرلس کے جملہ امور کی نگرانی خود کیا کرتے تھے۔ اور جن حیدرآبادی نوجوانوں کو فنی غیر فنی اور دفتر کا کاروبار کی تربیت دی انہوں نے محکمہ لاسلکی کے قیام کے بعد خود کو اور زیادہ کارآمد اور محنتی کارکن ثابت کیا جس میں قابل ذکر مولوی سلطان احمد صاحب مولوی صادق محمود صاحب

اور مولوی مظفر علی صاحب ہیں جن کی قابل قدر خدمات نے حیدرآباد میں لاسلکی کی ترویج کو ممکن بنایا۔

ابتداء میں حیدرآباد میں ریڈیو کے معاملات میں پبلک کو مشورہ دینے کے قابل کوئی ادارہ نہ تھا۔ عوام کو ریڈیو کا شوق دلانے درستگی کی سہولتیں بہم پہنچانے اور اس صنعت کے کاملات میں تعارف کرانے کے لئے ضروری تھا کہ ٹکنیکل مشورہ دینے کے لئے ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ عام طور پر کاروباری لوگ اس میدان میں قدم رکھنے ہچکچا رہے تھے۔ آپ نے اپنی ذاتی کوشش سے ایک ایسا ادارہ قائم کیا جو حیدرآباد میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے پہلا تھا جس کا فوری نتیجہ یہ ہوا کہ پبلک کی ریڈیو سے دلچسپیوں میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہونے لگی۔

مولوی محبوب علی صاحب کی آزمائشی نشر گاہ یکم فروری ۱۳۴۴ف کو حکومت سرکار عالی نے خریدلی اور محکمہ لاسلکی سرکار عالی کا قیام عمل میں آیا۔ ۸۔ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ کے فرمان مبارک میں محکمہ کے نظم ونسق کی بابت ارشاد ہمایونی ہوا کہ۔

"جو انتظام محبوب علی نے قائم رکھا ہے اسکو برقرار رکھکر اس کے اخراجات منجانب گورنمنٹ برداشت کئے جائیں"

بنابرآں مولوی محبوب علیصاحب اس جدید محکمہ کے پہلے ناظم مقرر ہوے۔ تاریخ آصفیہ میں یہ شاید پہلا موقع کہ حکومت نے ایک خانگی ادارہ کو اس کی افادیت اور کارکردگی کے پیش نظر سرکاری محکمہ میں منتقل کرلیا۔ اس لحاظ سے مولوی محبوب علی صاحب جو ملک اور مالک کی خدمت گزاری اور وفاشعاری میں اپنی آبائی روایات کے پابند ہیں ضرور قابل مبارک باد ہیں آپ کے سر حیدرآباد کو لاسلکی سے متعارف کرانے کا سہرا رہیگا۔ اور حیدرآباد کی تاریخ لاسلکی کے اولین باب میں آپ کا نام سنہرے حروف سے لکھا جائیگا حکومت سرکار عالی نے آپ کو یورپ انگلستان مصر اور امریکہ وغیرہ روانہ کیا تھا تاکہ

آپ ان ممالک کی نشرگاہوں اور نشریات کا معائنہ فرمائیں ۔ اس سفر کے دوران میں آپ نے مارکونی کمپنی سے حیدرآباد کی جدید نشرگاہ اور اورنگ آباد کی نشرگاہ کے لئے دو آلہ جات ترسیلی تیار کروائے ۔ حیدرآباد کا جدید اسٹیشن تیار ہو چکا ہے اور بہت جلد افتتاح کی امید ہے ۔ اورنگ آباد میں نشرگاہ کی عمارت تیار ہو چکی ہے اور آلہ ترسیلی کی تنصیب عمل میں آرہی ہے ۔

مولوی محبوب علی صاحب کی زیر قیادت محکمہ لاسلکی کی جو کارگزاری رہی ہے اس پر تبصرہ کی یہاں گنجائش نہیں البتہ مختصراً اتنا لکھا جا سکتا ہے کہ باوجود نہایت قلیل موازنہ اور کم عملہ کے پروگرام نہایت دلچسپ رہتے ہیں ۔ نشری پروگرام کے تفریحی اور تعلیمی اجزا بلحاظ دلچسپی اور افادیت ہمیشہ قابل تعریف اور تحسین رہے ۔ مولوی محبوب علی صاحب اور ان کے نوجوان حیدرآبادی رفقائے کار سے ملک کو بہت سی توقعات وابستہ ہیں ۔ اور توقع ہے کہ خدمت خلق کے اعلیٰ مظاہرے سابق کی طرح ہوتے رہیں گے ۔ آپ کا پتہ کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۵۱)

محبوب علیخاں صاحب (مولوی محمد ....) آپ ۲ بہمن ۱۳۰۶ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے ۔ لائق و فائق اساتذہ سے عربی فارسی اور اردو کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری مدارس میں شریک ہو کر اعلیٰ تعلیمی مدارج طے فرمائے ۔ ازاں بعد حیدرآباد سیول سروس میں شریک ہو کر کامیابی حاصل فرمائی ۔ ۳۰ اسفندار ۱۳۳۰ف سے ۱۲ اردی بہشت ۱۳۳۱ف تک بحیثیت سیول سروس پروبیشنر علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہے ۔ ۱۳ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو زاید مددگار اول تعلقدار معتمد اور معتمدی مال پر متعین ہوئے ۔ ۲۱ فروردی ۱۳۳۳ف کو منصف اودگیر مقرر ہوئے ۔ ۱۹ شہریور ۱۳۳۳ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے ۔ ۴ اردی بہشت ۱۳۳۹ف کو مددگار معتمد

مالگزاری شارع توکلکٹر مقرر ہوئے۔ ۲۰ر فروری ۱۳۴۲ف سے آپ کی انتظامی قابلیت اور بے لوث کارگزاریوں کو دیکھکر سرکار عالی نے آپ کو ناظم کورٹ آف وارڈز اسٹیٹ راجہ راجیان راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی مقرر فرمایا۔ جس کا انتظام آپ سے قبل ایک کمیٹی (جو دو ارکان اور ایک میر مجلس پر مشتمل تھی) کے تفویض تھا۔ جب زمام انتظام اسٹیٹ آپ کے ہاتھ میں آگئی تو آپ نے اس کے مردہ جسم میں جان ڈالدی۔ راجہ راجیان کی عالیشان دیوڑی جو کس مپرسی کی وجہ قریب بہ انہدام تھی اس کو آپ نے نہایت ہی کم صرفہ سے جرمن ڈزائن کی شکل میں متبدل کردیا جب ہی تو آج یہ عمارت خود کو حیدرآباد کے بڑے بڑے عمارات کے مقابل میں پیش کرنے کے قابل ہوگئی ہے۔ وہ مقدمات جو برسوں سے زیر تصفیہ تھے۔ ان کے فیصلے آپ نے نہایت مدلل طور پر بہت جلد جلد فرمادیا۔ آپ کا حسن انتظام ایسا رہا کہ کوئی کار روائی ملتویات میں نہیں رہی۔ آپ کے ماتحتین اور اہل معاملہ آپ سے بیحد خوش تھے غرض آپ ہی کی کوششوں اور عمدہ کارگزاریوں کی بدولت آج اسٹیٹ راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی بڑے بڑے اسٹیٹس کے مقابلہ میں خود کو پیش کرنے کے لائق ہوگیا۔ اس وقت آپ اول تعلقدار ضلع ورنگل کی خدمت پر فائز ہیں۔ اور اپنی خدمات خوش اسلوبی اور بے لوثی سے انجام دے رہے ہیں۔ نہایت متدین، مستعد، پابند اوقات، راعی و رعایا کے بہی خواہ، خوش خلق، ملنسار۔ اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔ مملکت دکن آپ جیسے حاکموں پر جسقدر ناز کرے کم ہے

(۲۵۲)

محبوب کرن صاحب

(راجہ ....) آپ راجۂ راجیان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت آنجہانی کے فرزند سوم، راجہ دھرم کرن بہادر آصفجاہی یم بی ای اول تعلقدار ضلع محمد آباد بیدر کے چھوٹے بھائی اور راجہ راجیان راجہ شیوراج دھرم ونت آنجہانی کے برادر زادہ ہیں۔ اردو۔ فارسی اور انگریزی کی تعلیم دھرم ونت ہائی اسکول و راس کے

بعد دیگر درگاہوں میں حاصل کی۔ سیاق و سباق سے ماہر، انتہا درجہ کے خلیق، ذی مروت علم دوست، بے تعصب، بہی خواہ ملک و مالک راجہ اور کمیٹی راجگان راجہ شیوراج آنجہانی کے میر مجلس ہیں۔ آپ کا پتہ دیوڑھی راجہ شیوراج آنجہانی چوک میدان خاں حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۳)

محمد احمد صاحب (مولوی.........) آپ مملکت حیدرآباد دکن کے ناظم ٹپہ خانہ جات (پوسٹ ماسٹر جنرل) اور ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کے ایک نامور اور معزز خاندان کے فرد ہیں اور اس سررشتہ کے کاموں کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کا اصلی وطن ضلع میرٹھ ہے۔ آپ کے اجداد سلطنت مغلیہ کی نمایاں خدمت انجام دے چکے ہیں۔ آپ ہی کے خاندان کے ایک رکن نواب مشتاق حسین خان وقارالملک بھی تھے جن کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ اس خاندان کے سرگروہ نواب عظیم اللہ خاں صاحب کو آج بھی انگریزی حکومت سے نوابی کا خطاب حاصل ہے۔ آپ ۱۲۹۱ف میں اپنے وطن میرٹھ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کر کے مدرسۃ العلوم علیگڈھ میں اعلیٰ مدارج طے کئے۔ ۱۳۱۰ف میں آپ سررشتہ ٹپہ سرکار عالی میں بحیثیت مہتمم داخل ہوئے اور اپنی قابلیت و حسن انتظام سے ترقی کرتے کرتے نو سال کے اندر ہی نائب ناظم کے عہدہ پر پہنچ گئے۔ اور ۱۳۲۰ف میں مسٹر رستم جی چینائی ناظم ٹپہ کے وظیفہ یاب ہونے پر آپ کو نظامت کا منصب جلیلہ حاصل ہوگیا آپ نے اپنی گزشتہ ۳۰ سالہ ملازمت کے دوران میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ ان کی تفصیل طویل ہے لیکن اسقدر اظہار ضروری ہے کہ اہم اور نازک مواقع پر محکمہ کے مستعد اور معتمد حاکم کی جب کبھی تلاش ہوئی تو نظر انتخاب آپ ہی پر پڑی۔ سررشتہ ٹپہ میں جو اصلاحات آپ نے کی ہیں انھیں روشن ترین جدید نمونہ کے ٹکٹوں کا رواج ہے۔ جو حسن و خوبی میں انگریزی ٹکٹوں سے بدرجہا بہتر ہیں۔

آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۴)

محمد احسن صاحب (مولوی سید........) آپ ہمارے کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آج ممالک محروسہ سرکار عالی میں آپ کو کافی شہرت حاصل ہے۔ حیدرآباد کے نامور اور ممتاز وکلاء میں آپ کا شمار ہے۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں لائق و فائق ہیں بی اے کے علاوہ امتحان ایل، ایل، بی ممالک محروسہ سرکار عالی عثمانیہ یونیورسٹی میں سب سے اول (آنرز) کامیاب ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۳۳۵ ف سے معزز پیشہ وکالت کو نہایت کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ اکثر اہم اور سنگین مقدمات میں نہایت شاندار کامیابی حاصل فرماکر اپنے معزز طبقہ میں ممتاز ہوگئے ہیں۔ اگرچہ آپ کو پریکٹس شروع کئے کچھ ہی عرصہ ہوتا ہے اس قلیل عرصہ میں آپ نے بہت کچھ تجربہ حاصل اور شہرت پیدا کرلی ہے۔ آپ کی تحریر و تقریر دلچسپ ہوتی ہے۔ قانونی قابلیت آپ میں بدرجہ اتم ہے۔ بحث مدلل اور جرح مکمل ہوتی ہے۔ آپ سوالات میں صدہا موشگافیاں پیدا کرتے ہیں۔ آپ کی کارگزاری بنچ و بار میں بنظر استحسان دیکھی جاتی ہے۔ دیوانی بلدہ کے تمام قابل وکلاء میں آپ کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ ملک و مالک سے آپ کو حقیقی محبت ہے۔ دنیائے صحافت میں بھی آپ کا نام ہے۔ ملک کی خدمتگزاری آپ اپنا فریضہ سمجھتے ہیں۔ آپ انجمن وکلاء اور مجلس بلدیہ اور مجلس وضع قوانین سرکار عالی کے منتخب وکلاء درجہ اول ممالک محروسہ سرکار عالی سربرآوردہ اور سرگرم رکن ہیں۔ نیز نائب صدر انجمن طلیسانین جامعہ عثمانیہ بھی ہیں۔ آپ کا پتہ روبروئے باغ مرلیدھر قریب منظم جاہی مارکٹ حیدرآباد دکن ہے

(۲۵۵)

محمد اعظم صاحب (مولوی سید.........) آپ ڈاکٹر سید احمد مرحوم کے فرزند
اکبر ہیں ۱۳۰۲ف میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد مرحوم کے زیر نگرانی اولاً بلدہ ہی میں تعلیم پائی
ازاں بعد علیگڈھ کالج جاکر اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی اپنے زمانہ کے آپ ایک بہترین اسپورٹس
مین تھے علی گڈھ الیون کے آپ کپتان رہ چکے۔ اس کے بعد آپ ولایت تشریف لیگئے
اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی کالج سے ایم۔ اے اور ریسرچ بی ایس۔ سی کی ڈگری حاصل
فرمائی۔ آپ فیلو آف کیمیکل سوسائٹی لندن بھی ہیں۔ انگلستان میں اپنی عمر کا ایک بہت
بڑا حصہ صرف کرکے آپ بلدہ واپس ہوئے اور بحیثیت مہتمم تعلیمات ۲۲ اردی بہشت
۱۳۲۵ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ضلع بیدر شریف پر آپ متعین
ہوئے۔ جہاں اپنے مفوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دینے پر ۸ اسفندار ۱۳۲۸ف
کو پرسنل اسسٹنٹ ناظم تعلیمات مقرر اور ایک درجہ کی ترقی سے ۱۲ آبان ۱۳۲۸ف
کو اول مددگار ناظم تعلیمات ہوئے۔ ۲۷ آذر ۱۳۲۹ف کو آپ نے مولوی خان فضل محمد
صاحب سے صدر مدرسی سٹی ہائی اسکول کا جائزہ حاصل فرمایا۔ یکم آذر ۱۳۳۴ف کو آپ
مستقل پرنسپل سٹی کالج ہوئے اور پندرہ سال سے برابر اس خدمت کو باحسن الوجوہ
انجام دے رہے ہیں۔ امروزہ سٹی کالج آپ کی انتظامی قابلیت وکارروائی اور خوش
سلیقگی کا شاہد ہے۔ آپ نے جب اس مدرسہ کی صدارت کا جائزہ حاصل فرمایا تھا
تو اس وقت یہ مدرسہ آج کل کی طرح شاہراہ ترقی پر گامزن تھا اور نہ آجکل جیسی اسکی
عمارت شاندار تھی۔ اور نہ اس زمانہ میں آپ کا اسٹاف آجکل کی طرح وسیع اور نہ طلبا
کی تعداد روز افزوں ترقی پر تھی۔ نیز تعلیمی اور تفریحی نتایج جیسے کہ شاندار اسوقت ہیں
اس وقت نہ تھے۔ یہ سب آپ کی انتہائی کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ بلدہ حیدرآباد

کا یہ کالج جو انٹرمیڈیٹ کالج ہے۔ ہندوستان کے بڑے کالجوں میں خود کو پیش کر سکتا ہے۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے مقرر بھی ہیں۔ آپ کا فاضلانہ تقریر جس نے سنی وہ آپ کے لائق، فاضل و قابل ادیب اور مقرر ہونے کا مقر ہو گیا۔ آپ انگریزی اور عربی ادب کے اسکالر بھی ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۵۶)

محمد الیاس برنی صاحب (مولوی ....) آپ سررشتہ تالیف و ترجمہ کے ناظم ہیں۔ آپ کا وطن ضلع بلند شہر ہے آپ بتاریخ ۱۲ فروردی ۱۳۰۱ ف بلند شہر میں پیدا ہوئے۔ یم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ۲۰ دی ۱۳۲۶ ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۱۲ مہر ۱۳۲۹ ف کو دو سال کے لئے امتحاناً آپ کا تقرر پروفیسری معاشیات جامعہ عثمانیہ پر ہوا۔ ۲ آبان ۱۳۳۱ ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا اور برابر کئی سال تک آپ اس خدمت کو انجام دیتے رہے مولوی محمد عنایت اللہ صاحب ناظم دارالترجمہ و تالیف کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر ۲۶ اسفندار ۱۳۴۴ ف کو مولوی صاحب موصوف سے آپ نے نظامت دارالترجمہ و تالیف کا جائزہ حاصل فرمایا۔ آپ اس وقت اسی خدمت پر مامور اور مستعدی و جفاکشی سے اپنے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ محکمہ یکم آبان ۱۳۲۶ ف کو قائم ہوا۔ جسکے پہلے ناظم مولوی عبدالحق صاحب تھے۔ اب تک اس محکمہ کے چار ناظم ہو چکے ہیں آپ پانچویں ناظم ہیں۔ آپ کے عہد میں ترجمہ و تالیف کا کام نہایت سرعت سے چل رہا ہے۔ آپ نہایت منتظم، لائق و فائق، کارداں اور وسیع تجربہ رکھنے والے ناظم ہیں۔ آپ کے زیر نگرانی کئی لائق اور ماہرین علوم و فنون بحیثیت مترجم کارگزار ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ صدہا علمی اور فنی کتابوں کا آپ کے دور نظامت میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

آپ کا پتہ سیف آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۵۷)

محمد بیگ صاحب (مولوی مرزا........) آپ یکم اردی بہشت ۱۲۹۴ف کو تولد ہوئے۔ بعد الفراغ تعلیم امتحان عہدہ داران مال میں شریک ہو کر کامیابی حاصل فرمائی، از اسفندار ۱۳۱۶ف کو بحیثیت تحصیلدار درجہ سوم سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور اسی حیثیت سے مختلف تعلقات سرکار عالی پر ۲۵ خورداد ۱۳۲۳ف تک کارگزار رہے ۲۶ خورداد ۱۳۲۳ف کو تحصیلدار درجہ دوم ہوئے اور اس کے بعد میں سوم تعلقدار درجہ دوم و مددگار مال ضلع میدک و انسپکٹر گرین ڈپو، انتظام قحط اورنگ آباد، اسپشل عہدہ دار معاوضہ اراضیات گنڈی پیٹھ عثمان ساگر سمتانات و نیرتی وغیرہ بھی رہے۔ اور علاقہ کورٹ آف وارڈز سرکار عالی میں دو سال کے لئے منتقل ہوئے۔ الحاصل یہ کہ اسی طرح درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے یکم آذر ۱۳۴۱ف کو معتمد اول تعلقدار ضلع نظام آباد ہوئے اور اب خدمت تعلقداری ضلع باغات اور نظامت عدالت آرائش بلدہ پر فائز ہیں۔ مالی اور انتظامی امور میں آپ کو کافی عبور ہے۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ نہایت منصف مزاج صاحب اخلاق اور ہردلعزیز حاکم اور بہی خواہ ملک و مالک ہیں۔ آپ کا پتہ: کاچی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۵۸)

محمد تقی صاحب (مولوی سید........) آپ مولوی سید جمال علی صاحب مرحوم منصبدار کے خلف الصدق ہیں۔ آپ ۵ اردی ۱۲۹۴ف کو پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ یکم فروردی ۱۳۱۹ف کو سلک ملازمت

سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۲۳ دی ۱۳۲۱ف کو مددگار تعلقدار آبکاری کی خدمت پر آپ کو ترقی ملی۔ اس کے بعد ۲۵ اردی بہشت ۱۳۲۳ف کو مفرم تعلقدار آبکاری بلدہ اور ۲۹ آذر ۱۳۲۴ف کو خدمت تعلقدار آبکاری ضلع میدک (مستقر بلدہ) پر ترقی پائی۔ من بعد ۲۰ اسفندار ۱۳۳۰ف کو تعلقدار آبکاری ضلع ورنگل اور یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو نائب ناظم آبکاری بلدہ۔ زاں بعد ۳۰ بہمن ۱۳۳۶ف کو نواب لطیف یار جنگ مرحوم کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے کی وجہ ان کی جگہ ناظم آبکاری ہوکر ایک عرصہ دراز تک فرائض نظامت کو متفرمانہ طور پر باحسن الوجوہ انجام دیئے اور یکم دی ۱۳۳۹ف کو نظامت کا جائزہ مسٹر لیس، ایم، بعروچہ کو دیکر پھر اپنی اصلی خدمت نیابت پر مامور اور مولوی غلام محمود صاحب قریشی ناظم آبکاری بلدہ حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے تو آپ نے نظامت کے خدمات کو متفرمانہ انجام دیا۔ اسوقت آپ نائب ناظم آبکاری کی خدمت پر مامور اور کارگزار ہیں۔ اپنے فرائض نہایت ہوشیاری و دیانتداری سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ ایک فرض شناس، بے لوث، کارگزار اور ہر دلعزیز حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ "نشیمن" سیف آباد حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۵۹)

محمد حسین صاحب جعفری (مولوی سید.........) آپ نواب سید یاور علیخاں صاحب جاگیردار و منصبدار کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ حکیم میر جعفر علیخاں مرحوم مہاراجہ چندولال کے عہد وزارت میں ان کی طلب پر حیدر آباد آئے تھے اور یہیں منصب و جاگیر سے سرفراز ہوکر وطن اختیار کرلیا۔

آپ ۱۰ امرداد ۱۲۹۷ف میں اپنے وطن بلدہ حیدر آباد میں پیدا ہوئے اور اپنے دادا نواب باقر نواز جنگ مرحوم کے سایہ عاطفت میں تعلیم و تربیت حاصل کی

ابتدائی درسی کتب عربی وفارسی ختم کرکے آپ نے مدرسہ عالیہ سے میٹریکولیشن پاس کیا اور پھر انگلستان جاکر آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ جہاں سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ انگلستان سے واپس آکر آپ سرکار عالی کے سررشتہ تعلیمات میں ۱۱ خورداد ۱۳۲۲ف کو پرنسپل مدرسہ گارنا ظم کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے ڈیڑھ سال بعد آپ صدر مدرس مدرسہ فوقانیہ ورنگل ہوئے اور اس حیثیت سے ورنگل اور اورنگ آباد میں سات سال تک اپنی اعلیٰ قابلیت سے نوجوان پود کو نفع پہنچاتے رہے۔ اس کے بعد مہتمم تعلیمات ضلع عثمان آباد اور پھر صدر مہتمم تعلیمات صوبہ میدک ہوئے اور ان دونوں حیثیتوں سے ساڑھے چار سال صرف کئے اسی اثنا میں خان فضل محمد خان صاحب کے پنجاب واپس جانے پر آپ کو نائب ناظم تعلیمات کے منصب پر ترقی ملی اور نواب مسعود جنگ مرحوم کے بعد جب مولوی خان فضل محمد خان صاحب ناظم تعلیمات ہوئے تو آپ بدستور اپنے منصب نائب ناظم کے عہدہ پر کام کرتے رہے۔ اور ۱۳۴۶ف میں خان صاحب موصوف سے جائزہ حاصل کرکے اس وقت تک بحیثیت ناظم تعلیمات اپنے مفوضہ کام کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں آپ باوجود اپنے عہدہ کی مصروفیتوں کے اپنا کافی وقت کتب بینی پر صرف کرتے ہیں اور خاص کر کتب عربی اکثر آپ کے زیر مطالعہ رہتے ہیں اور اس مطالعہ کا نتیجہ اکثر فاضلانہ مضامین خطبات اور کتب کی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ کچھ دنوں تک آپ "رسالہ المعلم" کے اڈیٹر بھی رہے ہیں جو طبقہ معلمین میں بہت مقبول ہوا۔ آپکے دور نظامت میں تعلیم کی رفتار ترقی بہت تیز ہوگئی ہے اور آج محکمہ تعلیم سرکار عالی، سرکار عظمت مدار کے سررشتہ تعلیمات کے مقابل میں خود کو پیش کرنے کے قابل ہوگیا ہے۔ آپ نہایت خاموشی اور تدبر و فراست کے ساتھ اپنے مفوضہ خدمات کو انجام دیتے ہیں۔ اہل علم کے قدر شناس اور صاحبان فضل و کمال کے آپ بڑے معاون ہیں۔

آپ کے فاضلانہ خطبات سے مسائل تعلیمی پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ آپ حیدرآباد کے قدیم اولوالعزم اور ذی اثر خاندان کے رکن اور متقی پرہیزگار، نہایت سنجیدہ مزاج اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کی جسقدر تعریف کیجائے کم ہے۔ آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۰)

محمد حسین صاحب (مولوی قاضی.........) آپ کا وطن امرتسر (پنجاب) ہے جہاں آپ کی ولادت بتاریخ ۲۶ آبان ۱۳۰۱ف کو ہوئی۔ بوجہ ذہانت و ذکاوت تعلیمی زمانہ نہایت خوشگوار گزرا آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے کا امتحان کامیاب فرمایا اور اعلیٰ تعلیم کے لئے انگلستان روانہ ہوئے اور وہاں کی یونیورسٹی (کیمبرج) سے بی۔اے، ایل ایل بی کی ڈگری اور بیارسٹری کی سند حاصل فرما کر مراجعت فرمائے ہند ہوئے۔ ۸ آبان ۱۳۲۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے ۲۱ شہریور ۱۳۲۸ف کو آپ کا تقرر پروفیسر ریاضی جامعہ عثمانیہ پر دو سال کے لئے امتحاناً عمل میں آیا۔ آپ اپنی اعلیٰ کارگزاریوں سے ۲۴ آذر ۱۳۳۱ف کو پروفیسر جامعہ عثمانیہ معتمد ہوئے۔ اور اس خدمت کو آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ، ۱۸ فروردی ۱۳۳۹ف تک انجام دیتے رہے۔ ۱۸ فروردی ۱۳۳۹ف کو آپ وائس پرنسپل ہوئے۔ ۱۳ تیر ۱۳۳۶ف کو منصرم پرنسپل جامعہ عثمانیہ کی خدمت پر مامور اور ایک عرصہ تک اس خدمت کو نہایت مستعدی کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ اسوقت آپ پرنسپل جامعہ عثمانیہ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں۔ آپ کے دور میں کلیہ جامعہ میں جو تازہ روح پیدا ہوگئی ہے۔ اس سے اس زمانہ کے باخبر حضرات بخوبی آگاہ ہیں۔ جامعہ کے انتظامی سرگرمیوں میں آپ مشغول ہیں۔ اور اپنے وسیع معلومات سے

ہزاروں طلبائے جامعہ اور معلمین (پروفیسر صاحبان) کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ آپ کی ذات مزید کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ نہایت خوش خلق، شفیق، ملنسار، ہمدرد اور ہردلعزیز پرنسپل ہیں۔ آپ کا پتہ عثمانیہ یونیورسٹی کالج حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۰)

محمد حسین محمد محمد الحسینی صاحب۔ (حضرت سید شاہ......) آپ حضرت سید شاہ حسین محمد محمد الحسینی سابق سجادہ نشین کے فرزند۔ حضرت سید شاہ حسین المعروف بہ شاہ ولی اللہ صاحب کے پوترے اور مولوی سید فیض الرحمن صاحب مرحوم سابق صدر ناظم کے نواسے ہیں آپ باتباع فرمان خسروی سلسلہ عالیہ چشتیہ کے طریق مروجہ پر سجادہ نشین روضہ بزرگ (گلبرگہ شریف) بنائے گئے آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب شاہانہ توجہات ہمیشہ مبذول رہی ہیں۔ چنانچہ تعلیم و تربیت کا انتظام ایک خاص کمیٹی کے تفویض فرمایا گیا ہے۔ جن کے اراکین مولوی علی الدین احمد صاحب ناظم امور مذہبی، نواب غوث یار جنگ بہادر صوبہ دار گلبرگہ شریف اور آپ کے نانا نواب احسن یار جنگ بہادر چیف انجنیر و معتمد صیغہ آبپاشی ہیں آپ کی تعلیم کا انتظام بلدہ میں کیا گیا ہے۔ جب کبھی آپ کا عارضی قیام گلبرگہ شریف پر ہو تو نگرانی کا تعلق صوبہ دار صاحب سے ہے اور لائق اساتذہ تعلیم کے لئے مقرر ہیں۔ انتظام تعلیم کے ساتھ اس جانب بھی کافی توجہ ہے کہ آپ کی طبیعت میں اخلاق حمیدہ و خصائل پسندیدہ نشو و نما پاکر ملکہ راسخہ بنجائیں۔ اور خلق ظاہری و باطنی میں آپ اپنے برگزیدہ اجداد کا نمونہ ہوں۔ آپ کی حفاظت وصحت کا عمدہ انتظام اور آرام و آسایش کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا گیا ہے۔ بہرحال آپ کی تعلیم و تربیت کا انتظام ملازمان حضرت اقدس و اعلیٰ کی شاہانہ سرپرستی میں

ایسے عمدہ طریقہ پر کیا گیا ہے جس سے یقین ہے کہ علم و دانش اور مکارم اخلاق میں آپ اپنے بزرگ و محترم اسلاف کے سچے جانشین ثابت ہوں گے۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۱)

محمد علی صاحب داعی الاسلام (آقا سید.........) آپ ایران کے ایک جلیل القدر خاندان علم و فضل کے رکن اور سادات اولوالعزم سے ہیں یکم بہمن ۱۲۸۷ شمسی کو اپنے وطن (ایران) ہی میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں کے مکاتب میں قدیم طرز پر آپ نے اکتساب علم فرمایا۔ مجتہدین عظام اور علمائے کرام ایران سے آپ کو شرف تلمذ حاصل رہا۔ غرض السنہ مشرقیہ میں آپ نے اچھی دستگاہ حاصل فرمائی، فارسی اور عربی کے عالم متبحر اور فاضل جلیل القدر ہیں، فقہ، حدیث، صرف و نحو، اصول، تفسیر، معانی، ہندسہ، ہئیت، فلسفہ اور منطق میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ابتداً آپ نے اسلام کے گرانقدر تبلیغی خدمات انجام دیئے۔ اور انھیں خدمات کے باعث آپ داعی الاسلام کے لقب سے ملقب ہوئے۔ شعر و سخن کا بھی آپ کو ذوق سلیم ہے۔ داعی تخلص فرماتے ہیں۔ ہندوستان کی اکثر زبانوں پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ انگریزی، اردو، عربی، سنسکرت، گجراتی، پہلوی، اوستا، بھاشا اور دیگر زبانوں میں آپ مثل اہل زبان کے گفتگو فرماتے ہیں۔ ۱۳۱۶ ف میں آپ وارد حیدرآباد دکن ہوئے اور اعلیٰ قابلیت کی وجہ بہت جلد ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ۴ مہر ۱۳۱۸ ف کو آپ کا تقرر لکچراری نظام کالج پر ہوا اس کے بعد آپ پروفیسری کی خدمت پر فائز ہوئے۔ ۱۸ آذر ۱۳۳۰ ف کو بحصول رخصت دو سال بیافت سالم بغرض ترتیب لغت ایران تشریف لے گئے

یکم مہر ۱۳۳۱ ف کو تالیف لغت فارسی موسوم بہ فرہنگ نظام (جو ایک اہم علمی لغت ہے۔) پر مامور ہوے ۔ ۸ / اردی بہشت ۱۳۴۶ ف کو آپ نے اس خدمت کا جائزہ حاصل فرمایا ۔ آپ نے اس لغت کو کئی حصوں میں مرتب کیا ہے ۔ اس کے کئی ایک حصے طبع بھی ہوچکے ہیں بقیہ زیر طبع ہیں گورنمنٹ عالیہ حیدرآباد دکن نے آپ کی اس علمی کارگزاری پر اظہار خوشنودی فرمایا اور بارگاہ شہنشاہ ایران میں اس کو پیش کرنے پر تمغہ طلائی درجہ اول اور فرمان قدردانی شاہنشاہی سے آپ سرفرازی پائے ۔ آپ کے خطابات عالمانہ اور فاضلانہ ہوا کرتے ہیں جس کے سننے سے آپ کے ایک اعلیٰ درجہ کے عالم او معتبر ہونے کا پتہ چلتا ہے ۔ اکثر ریڈیو کے ذریعہ علم کے دوستوں تک اپنے عالمانہ خیالات کو پہنچایا کرتے ہیں ۔ نہایت خلیق، ملنسار، ہمدرد اور خوش وضع آقا ہیں ۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے ۔

(۲۶۲)

محمد علیبیگ صاحب (مولوی مرزا ....) آپ کا تعلق حیدرآباد کے ایک مشہور و معروف اور قدیم خاندان سے ہے آپ نواب نصیر الملک جاگیردار نصراللہ آباد اور میر فتح علیخان جاگیردار کندن پلی کے قائم مقام ہیں و آپ ۱۸۸۷ء میں پیدا ہوے ۔ مدراس یونیورسٹی سے بی ۔ اے کا امتحان بدرجہ اعلیٰ کامیاب فرمایا ۱۹۱۰ء میں اسٹیٹ اسکالرشپ حاصل فرما کر انگلستان تشریف لے گئے اور وہاں اکسفورڈ یونیورسٹی میں جنگلات کی تعلیم حاصل فرمائی اور عملی تجربہ کیلئے جرمنی، فرانس، سوئیزرلینڈ اور صوبہ جات متوسط کا دورہ فرمایا ۱۹۱۴ء میں مددگار ناظم جنگلات کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوے

اور ۱۹۲۳ء میں نائب نظامت جنگلات پر ترقی پائی۔ اپنی اعلیٰ قابلیت سے سررشتہ جنگلات میں باقاعدہ کام رائج فرمایا۔ چراگاہوں کے لئے خاص رقبے مختص فرمائے نیچریال اور چنارم میں دو آرہ کشی کے ملز قائم فرمائے صدہا میل سڑکیں تعمیر کروائیں باولیاں کھدوائیں۔ سرائیں اور ڈاک بنگلے بنوائے۔ مخصوص علاقوں کے جنگلی قبائل خصوصاً امرآباد کے چینچوؤں کو ایک جگہ بسنے اور کاشت کرنیکی تعلیم دی۔ جنگلات کے اصول کار کو جو آپ کی دوربینی و فراست انتظامی لیاقت پر مبنی تھی ممالک محروسہ سرکار عالی میں رائج فرمایا۔ نواب حامد یار جنگ مرحوم کے اچانک انتقال پر آپ کا تقرر حسب فرمان خسروی نظامت جنگلات کے عہدۂ جلیلہ پر ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ کو عمل میں آیا۔ آپ کی دوسری شادی مولوی میر ابوالعلی صاحب مرحوم سابق ناظم عدالت کی دختر سے ہوئی محل اول کے بطن سے آپ کو ایک صاحبزادہ اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ صاحبزادہ کا نام مرزا عباس علیبیگ ہے جو بغرض حصول تعلیم اعلیٰ انگلستان گئے ہوئے ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، بے لوث بے مستعد اور صاف باطن اور خیرخواہ ملک و مالک عالم ہیں آپ کا پتہ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۳)

محمد علیبیگ خاں صاحب (نواب مرزا ......) آپ نواب مرزا بہادر علیبیگ مرحوم کے فرزند اور مرزا امتور علیبیگ مرحوم کے پوترے ہیں۔ ۱۵ آبان ۱۲۹۱ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دینی اور دنیوی ہر دو اپنے قابل اساتذہ سے گھر ہی پر حاصل فرمائی، اردو، فارسی عربی میں لیاقت تامہ رکھتے ہیں۔ سیاق و سباق میں ماہر ہیں۔ مذہبی معلومات حاصل کرنے

میں آپ نے بڑی جدوجہد کی۔ گھر کی تعلیم کے بعد آپ نے سرکاری مدرسہ میں شریک ہو کر اکتساب علم فرمایا۔ سن بعد امتحان مال وجوڈیشل میں شریک ہوے اور ان امتحانات میں بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی۔ بعد فراغ امتحانات وتحصیل علم ۱۰ آبان ۱۳۱۷ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور حسب فرمان خسروی ۱۲ اسفندار ۱۳۲۱ف کو سوم تعلقدار درجہ دوم ورنگل کی گزیٹڈ خدمت پر مامور ہوے۔ یکم خورداد ۱۳۲۱ف کو مانوی اور یکم مہر ۱۳۲۱ف کو رائچور اور ۱۴ اردی بہشت ۱۳۲۶ف کو کریم نگر پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ ۱۰ امرداد ۱۳۲۹ف کو آپ مددگار معتمد مالگزاری شاخ تدوین ہوئے۔ یکم خورداد ۱۳۳۱ف کو محبوب آباد کی منصفی پر منتقل ہوئے۔ اور ۱۰ اردی ۱۳۳۳ف کو ناظم چہارم دیوانی بلدہ اور ۱۷ اردی ۱۳۳۴ف کو ناظم سوم فوجداری بلدہ ہوئے آپ کی قابلیت اور استعداد وتجربہ وکارروائی کے مدنظر سرکار نے آپ کی عدالت فرمائی اور آپکی خدمت اسٹیٹ عالیجناب نواب سالار جنگ بہادر کے لئے حاصل کی گئی۔ جہاں آپ ایک عرصہ دراز تک بحیثیت ناظم ومعتمد اسٹیٹ کام انجام دیتے رہے۔ آپ کی بے لوثی اور نصفت شعاری ودیانتداری ودیرینہ تجربہ وکارگزاری کی وجہ اسٹیٹ کی آمدنی میں توفیر ہوئی اور اکثر اصلاحیں عمل میں آئیں۔ اسوقت آپ کے جانشین ان ہی اصلاحات کو نباہتے ہوئے آپکے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ الحاصل یہ کہ بعد انجام دہی کارہائے نمایاں آپ ۱۳۴۵ف میں اسٹیٹ کی نظامت ومعتمدی کا جائزہ مولوی میر عسکر علی صاحب سابق معتمد نواب کمال یار جنگ بہادر کو دیکر نظامت عدالت ضلع گلبرگہ شریف پر کارگزار اور عرصہ تک منصرم زائد ناظم صدر عدالت گلبرگہ شریف کی اہم خدمات انجام دیکر وظیفہ حسن خدمت پر علحدہ ہوے آپ کی بے لوث خدمات وکارروائی اور تجربہ کاری کی بدولت حضرت اقدس واعلیٰ نے آپ کا تقرر رکنیت پائیگاہ پر

فرمایا آپ رکن مجلس انتظام پائیگاہ نواب لطف الدولہ مرحوم ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار، ہمدرد، رحمدل، پابند صوم وصلوٰۃ و وضع قدیم، متقی، پرہیزگار، مردم شناس ملک و مالک کے بہی خواہ اور سچے جانثار نواب ہیں۔ اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی آپ کے دولت خانہ پر مجالس عزا، و دیگر تقاریب میں جلوہ فرما ہوکر آپکی عزت افزائی فرماتے ہیں۔ آپ کے دو صاحبزادے (۱) مرزا بہرام علی بیگ اور (۲) مرزا منور علی بیگ ہیں۔ بڑے صاحبزادے سینٹ جارجس گرامر اسکول کے سینئر کیمبرج کی تعلیم حاصل کرنیکے بعد گھر پر زیر تعلیم ہیں جو خوش اخلاق، بامروت۔ لائق فائق، ہونہار، بزرگ طبع، ذہین اور صاحب فہم و فراست الولد سر لابیہ کے مصداق اور چھوٹے صاحبزادے ابھی کم عمر اور زیر تعلیم ہے۔ آپ کا پتہ سانچہ توپ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۶۴)

محمد علی خاں صاحب (نواب مرزا........) آپ نواب

مرزا حسین خان مرحوم کے فرزند نواب مرزا علی محمد خان معتمد جنگ معتمد الدولہ ثانی کے پوتے نواب مرزا عبداللطیف خان لطیف نواز جنگ بہادر کے بھتیجے اور نواب محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کے نواسے ہیں آپ سنہ ۱۳۳۹ھ میں بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ کی صغرسنی ہی میں آپ کے والد بزرگوار کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا آپ نے اپنے نانا نواب شوکت جنگ بہادر کے زیر نگرانی اولاً بطور خانگی گھر پر تعلیم حاصل فرمائی ازاں بعد مدرسہ جاگیرداران یعنی نوبل کالج میں شریک ہوکر تعلیم حاصل کی مگر کچھ دنوں سے مدرسہ عالیہ میں شریک ہوکر تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔ اردو فارسی میں لائق، روزہ نماز کے پابند خوش خلق نواب ہیں۔ بزرگوں کی اطاعت، سادات نوازی، غربا پروری آپ کا شیوہ ہے

اپنے جد امجد نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر اور اپنے ماموں کے ہمراہ اکثر مقامات کی سیر کی دوران سیاحت میں آپ نے کافی تجربہ حاصل فرمایا۔ بوجہ کمسنی آپ کے موروثی جاگیرات زیر نگرانی سرکار (صیغہ کورٹ آف وارڈز) ہیں۔ عنقریب آپ اپنے آبائی مناصب و جاگیرات سے سرفراز ہونیوالے ہیں۔

آپ کی شادی نواب مہدی جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی سے ۱۳۴۷ف میں ہوئی۔ آپ کا پتہ شوکت منزل بیرون یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۵)

محمد ہادی صاحب (مولوی سید.........) آپ مولوی سید محمد صاحب مرحوم کے تیسرے فرزند اور لفٹنٹ کرنل سید علی رضا صاحب کمانڈنگ افر افواج پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر کے چھوٹے بھائی ہیں۔ ۱۵ امرداد ۱۳۰۸ف میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ کی مدرسہ عالیہ میں ہوئی۔ بعدہٗ نظام کالج میں شریک ہو کر ایف۔ اے۔ کا امتحان کامیاب فرمایا۔ آپ سرکاری طور پر ولایت گئے اور وہاں کیمبرج یونیورسٹی کالج سے بی۔ اے و بی ٹی کی ڈگری اور وہاں سے امریکہ جاکر ورزش جسمانی کی سند حاصل فرمائی۔ واپسی پر ۵ ۲ بہمن ۱۳۲۵ف کو بحیثیت ناظم بائز اسکوٹس سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ یکم تیر ۱۳۳۱ف کو اسپشل ڈیوٹی حضرت لسالت جاہ بہادر پر مقرر ہوئے۔ ۱۰ ماہ ۱۷ یوم کیلئے اسٹیٹ نواب ثریا جنگ مرحوم نے آپ کے خدمات حاصل کئے۔ آپ نے باغراض سرکاری متعدد مرتبہ یورپ کا سفر فرمایا۔ اور اس دوران میں آپ نے متعدد مدارس کا معائنہ کر کے اپنی معلومات میں اضافہ فرمایا۔ اسکاوٹنگ کی سند بھی حاصل فرمائی (کرکٹ، فٹ بال، ٹینس۔ ہاکی اور دیگر اس قسم کے کھیلوں

میں نہ صرف حیدرآباد میں آپ کا نام مشہور ہے۔ بلکہ ہندوستان و دیگر ممالک میں بھی آپ کی کافی شہرت ہے۔ آپ نے صدہا کیس اور میڈلس حاصل فرمائے کیمبرج یونیورسٹی ٹینس کے آپ بلیو ہیں آپ واحد ہندوستانی ہیں جو کیمبرج یونیورسٹی ٹیم کے کپتان بنے۔ جب کہ وہ ٹیم بلجیم جارہی تھی۔ آپ اسوقت کمشنر بائز اسکاوٹس و صدر مہتمم ورزش جسمانی ہیں۔ حیدرآباد میں اسکاوٹنگ اور ورزش جسمانی آپ کے حسن انتظام کی وجہ روز افزوں ترقی پر ہے۔ چنانچہ ہماری سرکار گورنمنٹ کو بھی اعتراف ہے آپ کی شادی مولوی سید مرتضیٰ حسین صاحب مرحوم دوم تعلقدار وظیفہ یاب کی لڑکی سے ۱۳۳۶ف میں ہوئی۔ آپ کا پتہ مسکن سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۶)

محمد مہدی صاحب (آقا مرزا.........) آپ ایرانی النسل ہیں۔ آپ کے آبار اجداد محلات، ایران کے باشندے ہیں۔ آپ ۱۹ ازبہشت ۱۳۰۲ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں اچھی تعلیم حاصل فرمائی۔ سیاق و سیاق سے ماہر اور امور مال پر آپ کو اچھا عبور حاصل ہے۔ آپ ۱۱ آذر ۱۳۲۴ف کو بحیثیت تحصیلدار درجہ سوم چنچولی سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ اسفندار ۱۳۲۵ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۶ف سے ۵ آذر ۱۳۳۰ف تک بادائی کنٹرو بیشن علاقہ کورٹ آف وارڈز میں منتقل ہو کر کارگزار رہے۔ ۶ آذر ۱۳۳۰ف سے ۱۶ آبان ۱۳۳۱ف تک مددگاری تعلقدار ڈویژن لاتور اور ۱۷ آبان ۱۳۳۱ف سے ۴ آبان ۱۳۴۱ف تک اول تعلقداری ضلع عثمان آباد کی خدمت منصرمانہ انجام

دیتے رہے ہے۔ ۵ رآبان سنہ ۱۳۴۱ف کو منصرم مددگاری تعلقداری وپٹری بحکم پر آپ کا تبادلہ عمل میں آیا۔ زمانہ منتقلی کورٹ آف وارڈز بادائی کنٹرولیشن شمار کر تے یکم آذر سنہ ۱۳۴۲ف سے (سنائر) چھ سو روپیہ آپ کی یافت سرکار سے قرار دیگئی۔ ۶ر آذر سنہ ۱۳۴۴ف کو دوم تعلقداری حضور آباد پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسوقت آپ مددگار صوبہ دار ورنگل ہیں۔ نہایت تجربہ کار وسیع الخیال کثیر الاشفاق مستعد اور خبانکش حاکم ہیں آپ کا پتہ بازار نور الامراء حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۷)

محمود علی صاحب (آقا شیخ.........) آپ آقا شیخ محمد صاحب شیرازی اول تعلقدار مرحوم جیسی مشہور و معروف ولائق و فرزانہ ہستی کے لائق و فائق فرزند ہیں۔ آپ ۵ر دی سنہ ۱۳۱۴ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ آپ کے والد ماجد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ اپنے ذاتی شوق سے تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے اولاً مدرسہ عالیہ میں شریک ہو کر ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکیٹ کا امتحان کامیاب فرمایا اور اس کے بعد تکمیل درس کے لئے عثمانیہ یونیورسٹی میں شریک ہوئے اس یونیورسٹی سے آپ نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ آپ کا تعلیمی زمانہ نہایت خوشگوار گزرا آپ کے ہمدرس طلبا اور آپ کے اساتذہ آپ سے بہت خوش تھے۔ آپ کو ذوق تعلیم کے ساتھ ساتھ مردانہ کھیلوں کا بھی شوق تھا فٹ بال، ہاکی، وغیرہ میں اپنے وقت کے سب سے بہتر کھلاڑی مانے جاتے تھے۔ آپ کے پاس متعدد شیلڈیں وغیرہ بھی ہیں جو آپ کے بہترین اسپورٹسمین

ہونے کی دلیل ہے۔ بعد انفراغ تعلیم آپ نے امتحان عہدہ داران مال میں بھی کامیابی حاصل فرمائی اور ۱۳۳۸ف میں بحیثیت پروبیشنر تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اولاً محکمہ بندوبست میں متعین ہوئے زاں بعد تحصیلداری محبوب نگر، یلاریڈی۔ نظام آباد اور جالنہ کے خدمات انجام دیتے رہے۔ سال گزشتہ تمام عراق و ایران کی سیاحت فرمائی اور دوران سیاحت میں آپ نے علمی اور عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ نہایت خوش خلق، اعلیٰ تعلیم یافتہ روشن خیال اور ہارروآقاہیں الولدسرلابیہ کے مصداق بنی نوع انسان کے ساتھ خاص ہمدردی رکھتے ہیں۔

(۲۶۸)

محی الدین احمد صاحب (الحاج مولوی ....) آپ شمس العلماء

نواب عزیز جنگ مرحوم کے فرزند دوم ہیں۔ ۳ بہمن ۱۲۹۱ف کو پیدا ہوئے آپ کی ابتدائی تعلیم خانگی طور پر ہوئی۔ زاں بعد آپ نے مدرسہ اعزہ میں اور نظام کالج میں تحصیل علم فرمایا اور بعد انفراغ امتحان مال و کروڑگیری بحیثیت امین کروڑگیری ۱۳۱۶ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ ورنگل نظام آباد، ناندیڑ اور سکندرآباد میں اہم خدمات کی انجام دہی کے اکثر مواقع آپ کو ملے اور آپ درجہ بدرجہ ترقی پاتے ہوئے ۱۳۲۵ف میں مددگار ناظم کروڑگیری ہوئے۔ ۱۳۳۱ف میں سوم تعلقدار ضلع پربھنی کی حیثیت سے سررشتہ مال میں منتقل ہوئے اور اسی سال مددگاری صوبہ اورنگ آباد پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ من بعد ۱۳۳۱ف سے ۱۳۳۵ف تک مددگار معتمد ترقیات عامہ کا کام انجام دیتے رہے اور ۱۳۳۵ف میں نائب ناظم کروڑگیری مقرر

ہوئے۔ ۱۳۲۴ف میں مختلف بلادِ عالم۔ مثلاً۔ عربستان۔ یونان۔ ایطالیہ
فرانس، انگلستان۔ آئرلینڈ، امریکہ، بلجیم، جرمنی، مصر اور ترکی کی سیاحت
فرمائی، اس طویل دوران سیاحت میں ممالک مذکور کے حالات اور انتظامات
کروڑگیری کا مشاہدہ و تجربہ حاصل کر کے بڑی حد تک اپنے معلومات کو وسیع
فرمایا اور ۱۳۴۴ف میں خدمت جلیلہ نظامت کروڑگیری پر فائز ہوئے
اور اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی و دیانتداری سے انجام دے رہے
ہیں۔ اور سررشتہ کی ترقی میں نمایاں حصے لے رہے ہیں۔ آپ نہایت
خوش خلق، ملنسار، منتظم اور فرض شناس حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ عزیز باغ
بازار نورالامرا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۶۹)

محی الدین احمد رضوی (مولوی سید) .... آپ بتاریخ
۵ فروردی ۱۳۰۰ف بمقام بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے
ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد سرکاری مدارس میں شریک ہو کر انگریزی
کی تعلیم اور اس کے بعد حیدرآباد سول سروس کے امتحان میں شریک ہو کر
کامیابی حاصل فرمائی، بحیثیت سول سرویس پروبیشنر ۲۹ اسفندار ۱۳۳۰ف
سے ۱۶ دی ۱۳۳۱ف تک آپ نے علاقہ سرکار عظمت مدار میں کارگزار رہ کر
مالگزاری کا عملی تجربہ حاصل فرمایا، ۱۶ دی ۱۳۳۱ف کو زاید مددگار تعلقدار ہوئے لیکن معتمدی مالگزاری پر متعین ہے
۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء سے یکم فروری ۱۹۲۳ء تک کلکتہ میں آپ نے اعداد و شمار
کی تعلیم حاصل فرمائی۔ ۲۸ امرداد ۱۹۳۹ء کو بعض راونڈ ٹیبل کانفرنس منعقدہ لندن
آپ سکریٹری مقرر ہوئے۔ ۱۶ تیر ۱۳۴۱ف کو آپ اول تعلقداری ضلع کریم نگر کی

خدمت پر فائز ہوئے - اسوقت آپ ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار ہیں -
آپ کی اعلیٰ قابلیت نصفت شعار پالیسی اور خوش انتظامی کی وجہ ضلع کی رعایا آپ سے
بہت خوش اور گورنمنٹ آپ کی قدر دان ہے - سوسائٹی میں آپ کی بڑی عزت
ہے - غرض آپ ایک اعلیٰ تعلیمیافتہ خوش خلق، ملنسار، اور بے لوث حاکم ہیں
اور وطن حیدرآباد دکن آپ جیسی ہستیوں پر جسقدر بھی ناز کرے کم ہے -

(۲۷۰)

محی الدین خاں بہادر (نواب محمد.........) آپ نواب
محمد ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم کے فرزند نواب محمد فضل الدین
خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سروقار الامرا مرحوم و مغفور کے
پوتے اور نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر
کے بھتیجے ہیں - آپ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے
آپ کی ابتدائی تعلیم والدین کے زیر نگرانی گھر پر نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی - کچھ عرصہ
کے لئے مدرستہ العلوم علی گڈھ بغرض تحصیل علم تشریف لے گئے وہاں سے
واپسی پر مدرسہ عالیہ اور اس کے بعد جامعہ عثمانیہ میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے شریک
ہوئے - تعلیم کو ترک کرتے ہی بحیثیت لفٹنٹ سلک ملازمت سرکار عالی
میں داخل ہوئے - آپ کی شادی راجہ راجایاں راجہ مہاراجہ سرکشن پرشاد
بہادر یمین السلطنۃ پیشکار سابق صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی کی
صاحبزادی سے ہوئی جنکے بطن سے آپ کو تین فرزند اور دو لڑکیاں ہیں (۱) نواب
محمد سراج الدین خاں (۲) نواب محمد افتخار الدین خاں اور (۳) نواب
محمد ولی الدین خاں اور (۱) یوسف النساء بیگم صاحبہ اور (۲) محمود النساء بیگم صاحبہ ہیں -

آپ تھرڈ بٹالین (تیسری پلٹن) میں لفٹننٹ ہیں اور اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت جانفشانی اور تندہی سے انجام دیتے ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۱)

محی الدین یار جنگ (الحاج نواب........) آپ کا اصلی نام محی الدین علی خان ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت عمر فاروقؓ سے ملتا ہے۔ آپ بمقام حیدرآباد بتاریخ ۰ ماہ آذر ۱۲۷۶ف تولد ہوئے۔ آپ نے اردو، فارسی عربی، و انگریزی کی تعلیم ابتداً حیدرآباد و بعدازاں علیگڈھ میں حاصل فرمائی اور بعد الفراغ تعلیم مشرقی بغرض تکمیل تعلیم اعلیٰ انگلستان روانہ ہوئے اور صاحبزادہ آفتاب احمد خان (جو آپ کے دوست تھے) کے ہمدرس اور رفیق رہکر کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری) اور اس کے ساتھ ہی ساتھ قانونی تعلیم پاکر بیرسٹری کی سند بھی حاصل فرمالی۔ اور بعد الفراغ تعلیم مراجعت فرمائے وطن حیدرآباد دکن ہوکر بحیثیت اتاچی صدر محاسبی سرکار عالی سلک لازمت میں آذر ۱۳۱۲ف میں منسلک ہوگئے اس کے چھ ماہ بعد ہی خدمت دوم تعلقداری ضلع بیدر پر فائز ہوئے اور اسی حیثیت سے تعلقات نارائن پیٹھ کھمبنگیر پر بھی کارگزار رہ کر اول تعلقداری ضلع محبوب نگر کی خدمت پر اردی بہشت ۱۳۱۵ف میں ترقی پائے اور مختلف اضلاع سرکار عالی میں نہایت محنت و جانفشانی سے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے اور وہ وہ اصلاحیں کیں کہ اب تک ان اضلاع کے باشندوں کے دلمیں آپ کی یاد تازہ اور آپ کے دور اول تعلقداری کو اب تک انہوں نے فراموش نہیں کیا ہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو راعی و رعایا ہردو نے بنظر وقعت وقدردانی دیکھا ہے۔ اس دوران میں آپ نے منصرانہ طور پر خدمت صوبہ داری ورنگ آباد

وسیدک پر فائز ہو کر اپنی اعلیٰ قابلیت کے جوہر دکھانے کا بھی موقع ملا۔ اور آپ خود
کو اس عہدہ جلیلہ کا اہل ثابت کر کے بالآخر صوبہ داری ورنگل پر ۱۳۳۰ف میں متعلق
ہو گئے۔ جس کے ساتھ ہی ساتھ نظامت قحط کی خدمت بھی آپ کے تفویض ہوئی
ان خدمات کو آپ نے جس عمدگی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا وہ لائق تحسین ہے
اور مولوی عزیز الدین صاحب ناظم کے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہونے پر
آپ نظامت کروڑ گیری ملک سرکار عالی پر فائز اور بصلہ کارگزاریہائے رابقہ
بشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ سے خطاب مستطاب "نواب محی الدین
یار جنگ بہادر" سے مفتخر و مباہی ہوئے اور بعد اختتام میعاد ملازمت بحصول
وظیفہ حسن خدمت بار ملازمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ لیکن آپکے دیرینہ
تجربوں اور بہترین کارگزاریوں کے پیش نظر براحم خسروانہ آپ کو دیگر علاقہ
جات کو مستفید کرنے کا موقع عطا فرمایا گیا۔ چنانچہ آپ یکم رجب المرجب ۱۳۳۳ھ
سے سمت ورنگل میں بحیثیت صدر ناظم مال ملک و مالک کی بجا آوری خدمت میں
ہمہ تن مصروف و سرگرم کار رہے اور اب خدمت سے بھی سبکدوش ہیں ۱۳۵۰ھ
میں آپ زیارات حرمین الشریفین و مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے۔ آپ نہایت
خوش خلق، مدبر، صائب الرائے، وسیع التجربہ، باوقار، ملنسار، بہی خواہ ملک
جان نثار مالک، علم دوست اور معزز و ممتاز خاندان کے ہر دلعزیز رکن ہیں
آپ کا پتہ قطبی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۷۲)

مرزا یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام مرزا
سمیع اللہ بیگ ہے۔ آپ مرزا منصب بیگ صاحب کے فرزند ہیں ۱۲۸۵ھ میں بمقا

امیٹھی ضلع لکھنؤ پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گھر پر پائی اور ۱۸۹۰ء میں انٹرنس پاس کیا اس کے بعد کرسچین کالج لکھنؤ سے ایف، اے اور کننگ کالج سے بی، اے اور اسی سال ایل ایل بی کا امتحان کامیاب فرمایا ۱۹۱۵ء میں ایڈوکیٹ مقرر ہوئے اور اس کے ایک سال بعد مجلس قانون ساز کے نامزد شدہ ممبر ہو گئے ۱۹۱۸ء م ۱۳۲۷ف میں آپ نے حیدرآباد آکر میر مجلسی عدالت العالیہ کا جائزہ حاصل فرمایا اور ۱۳۴۱ف میں آپ کو بیشگاہ اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہم العالی سے خطاب مستطاب مرزا یار جنگ عطا ہوا۔ آپ میر مجلس عدالت العالیہ حیدرآباد پر مامور ہونے سے پہلے پیشۂ وکالت اور ملکی و قومی تحریکات کی سربراہی میں کافی شہرت و مقبولیت حاصل کر چکے تھے اور جس وقت آپ مسٹر عبداللہ یوسف علی کے اصرار و تحریک پر حیدرآباد آئے اسوقت صوبہ اودھ کی عدالت جوڈیشل میں آپ کی پریکٹس پورے عروج پر تھی اور چونکہ آپ اس پیشہ میں آرپل مروز پر حسن سے بیشتر تھے۔ اس لئے قرینہ یہی تھا کہ اگر آپ حیدرآباد نہ آگئے ہوتے تو بجائے ان کے اودھ چیف کورٹ کے چیف جج مقرر ہوتے۔ آپنے ایک اسلامی سلطنت کی خدمت قبول کرکے دراصل بہت ہوشیاری سے کام لیا اس کے ساتھ ہی ساتھ حیدرآباد کے ارباب حل و عقد اور حضور پرنور کی قدرشناس نگاہوں کی بھی داد دینی چاہیئے کہ انہوں نے اس قابلیت و تدبیر کی شخصیت کا انتخاب کرکے حیدرآباد کے نظام عدالت کی شہرت میں اضافہ فرمادیا اور اس انتخاب کی موزونیت کا ثبوت وہ زبردست اصلاحات اور ترقیاں ہیں جو آپ کے دور میر مجلسی میں انجام پائیں۔ ان سب میں درخشاں ترین کارنامہ عدالتی اور انتظامی اختیارات کی علحدگی ہے جس سے حیدرآباد کے حکام عدالت انتظامی حکام کی ماتحتی سے الگ ہو کر خالص اور بے لوث انصاف کرنے میں آزاد ہو گئے۔ اس اصلاح نے

دراصل حیدرآباد کی حکومت کو برطانوی ہند کی حکومت سے برتر بنا دیا ہے۔ جہاں باوجود اصرار و تقاضہ کے اس اصلاح کی طرف اب تک عملی قدم نہیں بڑھایا گیا۔ لیکن حیدرآباد کے روشن خیال اور ہمدرد خلق شہریار نے بلا کسی عام ایجی ٹیشن کے پبلک کی خواہشات پوری کردیں۔

آپ کے دور کی یادگاریں اور بھی ہیں جنھیں عدالت عالیہ کا جدید عمارت میں منتقل ہونا اور اس کے رتبہ میں منشور خسروی کے بموجب اضافہ ہونا خاص کر قابل ذکر ہے۔ جدید عمارت عثمانیہ عدالت العالیہ کی رسم افتتاح کے موقع پر بارگاہ خسروی میں بتاریخ ۲۵ رجب المرجب ۱۳۳۸ھ م ۱۱ خورداد ۱۳۲۹ف آپ نے جو اڈریس اپنے اور اراکین مجلس کی جانب سے گزارنے کی عزت حاصل کی تھی اسکو درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین عدالت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کریں۔ انصاف رسانوں کا موقر مجمع حضرت خداوند نعمت کو مخاطب کرکے اس طرح عرض کرتا ہے کہ:۔

"ہم خدام عدالت و میر مجلس و اراکین عدالت العالیہ کے لئے
اسوقت سے بڑھکر کوئی اور وقت خوشی اور اکتساب سعادت
و برکت کا نہیں ہو سکتا کہ حضور پر نور نے بہ نفس نفیس مع شہزادگان
بلند اقبال اطال اللہ اعمارہم تشریف شریف لاکر کمال عزت افزائی
فرمائی اس کیلئے جسقدر ہم فخر و اظہار شکرگزاری کریں کم ہے
یہ امر محتاج بیان نہیں کہ دنیا میں اشاعت تعلیم و تہذیب اور تجارت
اور تمول ملک کے امن و امان سے وابستہ ہے اور امن و امان
کا انحصار عدل و انصاف پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خداوند نعمت
کی توجہات عالی حسن انتظام عدالت کی جانب بطور خاص مبذول رہی ہے"

"اور اسی کا نتیجہ ہے کہ۔"

ہر چند جنسِ عدل گران بود در جہان
ارزان بیار سید بہ بازار آصفی

"جس عدالت کی عمارت کی رسم افتتاح کے لئے آج ہم وابستگاں"
"دامن دولت نے آقا ولی نعمت کو زحمت دی ہے اس کی ابتدا و"
"نشو ونما کے مختصر حالات اولاً عرض کئے جاتے ہیں۔"
"تقریباً ایک صدی پہلے ۱۲۳۱ف کے قبل بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد"
"میں نزاعات دیوانی کا تصفیہ صوبہ صاحب بلدہ کے تفویض تھا اور"
"اضلاع میں عدالتیٔ اختیارات عملداروں سے متعلق تھے لیکن ۱۲۳۱ف"
"سے نظم ونسق عدالت میں اصلاحات شروع ہوئیں اسی سال سے"
"پہلے نواب منیر الملک مرحوم مدار المہام وقت نے ایک نئی عدالت"
"قائم کی جو بالآخر "دیوانی بزرگ" کے نام سے موسوم ہوئی اس کے"
"بعد یہ سلسلہ اصلاحات کا اسی رفتار سے جاری رہا۔ جس رفتار"
"کے ساتھ زمانہ میں تبدیلیاں واقع ہوتی رہیں تاآنکہ ۱۲۴۷ف"
"میں مقدمات فوجداری کے لئے بھی ایک علحدہ عدالت بہ نام نہاد"
""عدالت فوجداری بزرگ" قائم ہوئی ۱۲۶۲ف میں نواب سر"
"سالار جنگ مرحوم کے عہد وزارت میں "عدالت بادشاہی" قائم"
"ہوئی جنکو باستثنائے قصاص و سزائے حبس دوام جملہ اختیارات"
"فوجداری و دیوانی عطا کئے گئے۔ ۱۲۷۵ف میں ضلع بندی"
"ہوکر ہر ضلع کی عدالتیں علحدہ علحدہ ہوگئیں۔ ۱۲۷۹ف میں عدالتی"
"فرائض محکمہ مال سے علحدہ کر دیئے گئے۔ ۱۲۸۲ف میں ایک"

"عدالت مرافعہ" قائم کیگئی جسمیں میر مجلس اور چند اراکین تھے۔ اور جسمیں"
"عدالت ہائے اضلاع اور بلدہ کے فیصلہ جات کا مرافعہ سماعت ہوتے"!
"لگا۔ چند دور برس کے بعد سنہ ۱۲۸۴ف میں یہی عدالت مرافعہ "مجلس"
"عالیہ عدالت" کے نام سے موسوم ہوئی اور بالآخر سنہ ۱۲۹۲ف میں باختیار؟"
"جدید موجودہ شکل "عدالت العالیہ ممالک محروسہ سرکار عالی" کی اختیار"
"کرلی۔ بعد قدیم عدالتیں مثل دیوانی [illegible] فوجداری [illegible] بزرگ"
"وغیرہ اس کے قبل تھیں، تخفیف ہو کر اعلیٰ اختیارات اسی"
"مجلس میں ضم کر دیئے گئے اس وقت ایک میر مجلس اور آٹھ اراکین"
"اسمیں کام کرتے تھے اور اب ایک میر مجلس اور پانچ اراکین علاوہ"
"مفتی شریعت کے کام کرتے ہیں۔ ان واقعات سے ظاہر ہے کہ"
"موجودہ عدالت العالیہ کی عمر اب چونتیس برس کی ہے۔ آخر"
"سنہ ۱۳۱۷ف میں طغیانی رود موسیٰ نے اس عدالت العالیہ کی قدیم"
"عمارت کو تباہ کر دیا اور اس کے بعد کوئی موزوں اور مناسب"
"عمارت اس کے لئے باقی نہ رہی۔ لہذا بعہد معدلت مہد حضرت"
"ظل سبحانی اور انکی توجہات خسروانہ کی بدولت موجودہ عظیم الشان"
"عمارت بصرفہ تقریباً بیس لاکھ روپیہ عدالت العالیہ کے واسطے تعمیر"
"کیگئی ہے۔ اب حضرت بندگانعالی کی پشت پناہی میں اس رفیع الشان"
"عمارت کو ایسا استحکام حاصل ہے کہ اگر خدانخواستہ رود موسیٰ نے"
"طغیانی کی اور اسکی لہروں نے زمانہ آئندہ میں کبھی سر اٹھا کر پھر عدالت"
"عالیہ کی طرف قدم بڑھایا تو اس کو زینوں ہی سے الٹے قدم نگوں"
"بے مراد واپس جانا ہوگا۔ اور بلحاظ اپنی خوبصورتی و منظر کے یہ عمارت"

"ہندوستان کے اعلیٰ سے اعلیٰ ہائیکورٹ سے گوی سبقت لے جانے،
"کو تیار ہے۔"؎۵

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردۂ تقدیر پدید

"اب ہم خدام عدالت درگاہِ باری تعالیٰ میں دست بدعا ہیں کہ ہمکو"
"احکام مذہبی اور فرامین شاہی و قوانین سرکار عالی کی تعمیل کرنے"
"میں ایسی قوت و توفیق عطا فرمائے کہ ہم زیر سایہ عاطفت حضرت بندگانعالی"
"اپنے فرائض دادرسی و انصاف رسانی کو بلا کسی خوف کے انجام دیکر اس خوبصورت عمارت کو انصاف"
"کی روشنی کا مرکز بنائیں تاکہ اسکی شعاعیں بلا امتیاز شخصی ہر شہر و قریہ اور محلہ میں پہنچکر ظلم و زیادتی"
"کی ظلمت کو دور کریں اور سوا کروڑ سے زیادہ بنی نوع انسان"
"رعایائے بندگانعالی امن و امان سے صنعت و حرفت اور زراعت"
"و تجارت کے مشاغل میں مصروف ہو کر ہمیشہ روز افزوں ترقی"
"کے مدارج طے کرتے رہیں۔ اور اپنے بادشاہ عدالت"
"پناہ کی درازی عمر و اقبال و دولت کے لئے تا ابد دعا گو رہیں"
"جن کے دست قدرت میں باری تعالیٰ نے ان کی پرورش و"
"پرداخت اور تعلیم و نگرانی تفویض فرمائی ہے اور جن کی"
"روشن دماغی و دور اندیشی اور نصفت پسندی کا یہ عمارت"
"مجسم ثبوت ہے۔"
"بالآخر ہم خدام عدالت آقائے ولی نعمت سے بکمال ادب"
"مستدعی ہیں کہ اپنے دست مبارک سے کلید عنایت فرما کر"
"اعلیٰ مرکز انصاف یعنی عدالت العالیہ کے دروازوں کو مرکس"

"وناکس پر کھول دیں"۔

جواب شاہانہ

"مجلس عالیہ عدالت کی جدید عمارت کے افتتاح کے موقع پر حکام"
"متعلقہ نے جو اڈریس پیش کیا ہے۔ اس کے سننے سے مجھے مسرت"
"حاصل ہوئی۔ محکمہ عدالت کی تدریجی ترقی کے صد سالہ دوران کی"
"کیفیت جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کسطرح"
"یہ محکمہ ابتدائی ضعیف حالت سے ترقی کرتے ہوئے اس درجہ کو"
"پہنچا۔ اسوقت اس کی حکومت بصیغۂ دیوانی و فوجداری کل ممالک"
"محروسہ پر ہے۔ وسیع اور اہم اختیارات اس کے ہاتھ میں ہیں"
"ان وجوہ سے نظم مملکت میں اس کا مرتبہ بلند اور واجب التعظیم ہے"
"انسان اور انسان کے درمیان عدل کرنا اس محکمہ کا اہم اور محترم"
"فریضہ ہے اور اس فریضہ کو نیک نیتی اور عمدگی سے ادا کرنا حکام"
"متعلقہ کے لئے باعث فخر ہے۔ کیونکہ عدل ہی وہ بنیاد ہے"
"جس پر بنی نوع انسان کی اجتماعی اور انفرادی فلاح و بہبود کی عمارت"
"قائم ہے، پس حکام متعلقہ خیال کر سکتے ہیں کہ ان کی عدالت کی"
"کامیابی میں مجھے کسقدر دلچسپی ہے۔"
"یہ عظیم الشان عمارت جسمیں آج سے اس کی سکونت شروع"
"ہوتی ہے۔ اس کی تنظیم اور ترقی کی ظاہری علامت ہے۔ معمولی"
"حیثیت کے مکانوں سے نکلکر عدالت ایک ایسی عمارت میں مقیم ہونے"
"کو ہے۔ جس کو "ایوان عدل" کہنا چاہئے اور گو صرف کثیر سے یہ"
"عمارت تیار ہوئی ہے۔ لیکن اس کے حسن و شان سے میرے"

"دارالسلطنت کی زینت ہے اور جس کے استحکام اور جس کے حصول"
"وتکمیل میں فن انجنیری کی اعلیٰ قابلیت کام میں لائی گئی۔"
"مجھے یقین ہے کہ جس طرح عدالت کی سکونت کے لئے یہ عالیشان"
"عمارت مہیا کی گئی ہے اسی طرح عدالت بھی اپنے اہم فرائض کی"
"ادائی میں عدل و نصفت اور تدوین کی بنیاد پر اپنے عمدہ کام سے"
"ایک مستحکم اور خوشنما عمارت قائم کرے گی۔"
"میری دلی آرزو یہ ہے کہ میرے ملک میں انصاف رسانی کا ایسا"
"طریقہ قائم رہے جس پر امیر و غریب کو یکساں اعتبار و اطمینان ہو"
"انشاء اللہ تعالیٰ اس غرض کی تکمیل کے لئے حکام متعلقہ کی کوششوں"
"میں ہمیشہ میری طرف سے تائید ہوتی رہے گی۔ اب افتتاح کے"
"قبل میں چاہتا ہوں کہ ان عہدہ داروں کی نسبت اپنی خوشنودی"
"کا اظہار کروں جنسے تعمیر کی نگرانی متعلق تھی۔ انہوں نے اپنے مفوضہ"
"کام کو توجہ اور سرگرمی سے انجام دیا۔ جس سے ایک ایسی عمارت"
"تکمیل کو پہنچی جو تاریخ دکن میں یادگار روزگار رہے۔"
غرض آپ کے گرانقدر خدمات جو عدل و انصاف پر مبنی تھے ہمیشہ بارگاہ ظل سبحانی سے اظہار خوشنودی ہوتا رہا۔

آپ اپنی سرکاری مصروفیتوں کے علاوہ ملک کی ہمہ تی تحریکات میں بھی حصہ لیتے رہتے ہیں اور خاصکر تعلیمی مسائل پر آپ کے بصیرت افروز خطبات قابل قدر ہیں سیاسیات اور تاریخ پر آپ کی بعض تصانیف شائع ہوکر ملک میں کافی شہرت حاصل کرچکی ہیں۔ خصوصاً عہد اورنگ زیب میں ہندوستان کی حالت اور ہندوستان کے مستقبل آئین پر جو کتابیں آپ نے تصنیف کی تھیں وہ اہل الرائے طبقہ میں قدر کی نگاہوں سے

دیکھی گئیں ۔ ۱۹۳۲ء میں سرکار عالی نے بعنایت خاص آپ کی مدت ملازمت میں دو سال کی توسیع منظور فرمائی جو آپ کی حسن کارگزاری کی بہترین سند ہے۔ یکم خورداد ۱۳۴۶ف کو عہدۂ جلیلہ صدر الصدور عدالت و امور مذہبی پر ترقی ملی۔ اس وقت آپ منصب جلیلہ صدر الصدور عدالت و امور مذہبی پر کارگزار ہیں۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے

(۲۷۳)

مسعود علی صاحب محوی (مولوی محمد......) آپ مولوی احمد علی صاحب سررشتہ دار کمشنری و میر منشی رزیڈنسی کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپ بمقام دہلی ۱۲۷۶ھ میں تولد ہوئے۔ آپ کا آبائی وطن فتح پور ضلع بارہ بنکی ہے آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ بعد ازاں بغرض حصول تعلیم اعلیٰ علی گڈھ جاکر بی اے کا ڈپلوما حاصل فرمایا اور وہیں اسکول کے اسٹاف میں ملازمت اختیار کرلی اور حسب الطلب نواب فتح نواز جنگ بہادر ۱۸۹۵ء میں وارد حیدرآباد ہوئے۔ یہاں ہوم آفس میں مترجمی کی خدمت آپ کے تفویض ہوئی جس سے درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے منتظمی و مددگاری کے عہدہ تک پہنچے۔ اس کے بعد معتمد مجلس عالیہ عدالت ہوئے بعد ازاں نظامت دار القضا بلدہ و صدر نظامت عدالت اسمات کے اہم خدمات پر آپ کو یکے بعد دیگرے ترقی ملی۔ خدمت مؤخر الذکر سے آپ نے ۳۸ سالہ مدت ملازمت ختم کرکے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی۔ لیکن آپ کے دل میں جذبۂ ادائی خدمت اور قوائے جسمانی میں قوت باقی تھی اس لئے حسب خواہش آپ کے مترجمی قانون دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ پر مامور کر دیا گیا۔ آپ کو شروع ہی سے ذوق ادب اور تالیف و ترجمہ کے کام سے دلچسپی ہے۔ آپ کی متعدد تالیفات ادب و تاریخ و قانون میں شائع ہو کر مقبول خاص و عام ہو چکی ہیں اور

دارالترجمہ کے ذریعہ آپ اپنے اس مرغوب شغل میں اضافہ فرما اور جلا دے رہے ہیں۔ اور اردو لٹریچر میں اپنی دلچسپ تالیفات سے وسعت و ترقی کے باعث ہو رہے ہیں۔ آپ کو شعر و سخن کا بھی ذوق سلیم ہے۔ آپ کا کلام شستہ اور دلچسپ ہوا کرتا ہے آپ کا تخلص محوی ہے۔ ہر قسم کے کلام پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کا پتہ اعظم جاہی روڈ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(٢٧٤)

مصاحب جنگ بہادر (نواب ......)

آپ کا اصلی نام میر مصاحب علی ہے۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز و ممتاز رکن ہیں ۹ آذر ١٢٨٨ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے۔ السنہ شرقیہ میں اعلیٰ قابلیت و استعداد بہم پہنچائی اور بعد انفراغ تعلیم امتحان وکالت میں بدرجہ اوّل کامیاب ہو کر وکالت کی سند حاصل فرمائی اور پریکٹس شروع کر دی۔ اکثر اہم اور سنگین مقدمات میں نہایت آسانی کے ساتھ کامیابی حاصل فرماتے اور نہایت متانت اور سنجیدگی سے بحث و جرح کرتے اور ہر طرح اپنے موکل کو کامیاب کرنے میں کوشاں رہتے ہیں اور ایسے فریق کے مقدمات ہاتھ پر لیتے جو حق پر ہو۔ الحاصل یہ کہ آپ بائیس سال تک اپنے اس معزز پیشہ کو نہایت ناموری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ جس کی وجہ آپ کا شمار ملک کے سر برآوردہ وکلاء کی صف میں ہونے لگا۔ اپنی قابلیت اور لیاقت کی وجہ گورنمنٹ عالیہ کی سلک ملازمت میں ۲۲ آذر ١٣٢٢ف کو آپ بحیثیت اسپیشل مجسٹریٹ اضلاع منسلک ہوگئے۔ اور اپنے مفوضہ خدمات کو باحسن الوجوہ انجام دیکر مدارج ترقی طے کرتے کرتے بالآخر ١٣٢٩ف میں مفرم اور ١٣٣١ف میں مستقل ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے

زاں بعد ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ کے عہدہ پر ۱۳۳۵ف میں آپ کو ترقی ملی
مگر دیوانی ملبدہ ہی میں تعیناتی رہی۔ آپ اپنے فرائض منصبی کو نہایت مستعدی و
ہوشیاری، جانفشانی و بے لوثی سے انجام دے کر ۳ امر تیر ۱۳۴۲ف میں
زینت عثمانیہ عدالت العالیہ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوگئے اور چھ سال تک
اپنے مفوضہ خدمات باحسن الوجوہ انجام دیکر ۱۳۴۸ف میں وظیفہ حسن خدمت
پر سبکدوش ہوئے۔ اب حسب فرمان خسروی علاوہ صرف خاص مبارک
کے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کو بصلۂ حسن کارگزاری بتقریب
سالگرہ مبارک پیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ سے بتاریخ ۶ رجب المرجب ۱۳۵۲ھ
خطاب مستطاب "مصاحب جنگ بہادر" سے افتخار بخشا گیا۔ آپ کا
پتہ "مصاحب منزل" مصطفیٰ بازار۔ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۵)

مصطفیٰ یار خاں صاحب (نواب ....) آپ نواب
محبوب یار خان رسول یار جنگ بہادر کے فرزند سوم نواب رسول یار خاں
حکیم الحکما محی الدولہ ماوس مرحوم کے پوتے ہیں۔ ۱۹ آذر ۱۳۱۸ف کو
بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے
زیر نگرانی گھر پر قابل اساتذہ سے، زاں بعد مدرسہ سرکاری میں شریک ہو کر
انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی سیاق سباق سے
ماہر اور سررشتہ کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ ۲۹ فروردی ۱۳۳۸ف
کو بحیثیت مددگار مہتمم کروڑگیری سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر محصول تعلقہ
ننگنور پر متعین ہوئے۔ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۴۰ف کو محصول خانہ بیڑ پر آگئے

میناتی عمل میں آئی اسوقت آپ مہتمم کروڑگیری ضلع گلبرگہ شریف ہیں۔ نہایت محنتی، مستعد بے لوث اور کارگزار حاکم ہیں، اپنے فرائض منصبی کو خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ حیدرآباد دکن میں آپ کا پتہ کوچہ نسیم مچھلی کمان ہے۔

(۲۷۶)

منظفر نواز جنگ بہادر (نواب........) آپ کا نام محمد منظفر الدین خان ہے۔ آپ نواب محمد مختار الدین خان، ناموجنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر کے فرزند دوم نواب محمد فضل الدین خان سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سروقار الامراء مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اردو، فارسی، اور عربی کی تعلیم اولاً گھر ہی پر حاصل فرمائی اور بعد میں انگریزی کی تحصیل کے لئے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے ۱۳۳۴ ہجری میں حضرت آصف النساء بیگم صاحبہ مدظلہا (حضرت غفران مکان رح کی بڑی صاحبزادی) سے آپ کی شادی ہوئی ۱۳۳۵ف میں حضور پرنور خلد اللہ ملکہٗ وسلطنتہ نے آپ کو منظفر نواز جنگ کے خطاب مستطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ منکسر المزاج۔ سادگی پسند۔ نیک طینت اور شریف طبیعت نواب ہیں آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۶/۱)

منظہر حسین صاحب (مولوی........) آپ ڈاکٹر نواب سلطان یار جنگ بہادر کے فرزند ہیں۔ آپ بتاریخ ۲۶ خورداد ۱۳۰۳ف بمقام حیدرآباد تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی گھر پر حاصل فرمائی۔ ازاں بعد نظام کالج اور

محمڈن کالج علی گڈھ میں شریک ہوکر تحصیل علم فرمایا۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے اپنے والد ماجد کے ہمراہ یورپ تشریف لے گئے۔ دوران سیاحت میں آپ عراق عرب، شام، مصر، ودیگر ممالک اسلامیہ کا وسیع دورہ کرکے معلومات حاصل کئے اور فن زراعت کی تحصیل اڈنبرا یونیورسٹی میں کرکے وہاں سے یم، اے، بی، ایس سی کی ڈگریاں حاصل فرماکر مراجعت فرمائے حیدرآباد ہوئے۔ دوران تعلیم میں امتحانات ولیاقت ناجات بھی حاصل فرمائے۔ ۱۵ امرداد ۱۳۲۴ف کو بحیثیت سوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ اس کے بعد باتباع فرمان خداوندی زیر نگرانی حکام انگریزی مختلف اقطاع ہند میں زرعی وانتظامی حالات کے معائنہ کی غرض سے دورہ فرماکر ۱۱ بہمن ۱۳۲۲ف کو سررشتہ زراعت کی خدمت نظامت پر فائز ہوئے۔ اس سررشتہ میں اکثر وبیشتر مفید اصلاحیں روبعمل لاکر اس کو بام اوج پر پہنچادیا۔ آپ کے دور نظامت میں اس سررشتہ نے نمایاں ترقی کی۔ آپ نے مزارعین کو جدید طریقوں سے کاشت کرنے اور ملکی پیداوار میں اضافہ کرنے کے ذرائع سے آشنا کیا اور زر تقاوی سے مزارعین کی امداد کا طریقہ بھی آپ ہی نے رایج فرمایا۔ اور ملک کی زرعی پیمایش بھی آپ ہی کے دور نظامت میں کیگئی۔ آپ کے عہد نظامت میں رسالہ مزارعین کی اشاعت میں بھی توسیع ہوئی ہے۔ بالآخر تقریباً (۱۱) سال تک نظامت زراعت کی اہم خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیکر ۱۳۳۹ف میں سررشتہ امداد وشمار کی نظامت پر منتقل ہوئے اور اس وقت اسی خدمت پر فائز وکارگزار ہیں۔ آپ نہایت خوش خلق ملنسار ہوشیار، تجربہ کار، کارگزار ملک کے بہی خواہ مالک سے جان نثار بے لوث متدین۔ فرض شناس ہمدرد بنی نوع انسان اور اعلیٰ تعلیم یافتہ حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ لال ٹیکری حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۷۷)

مظہر علیخان صاحب

(نواب میر ....) آپ نواب میر لیاقت علیخان معین جنگ مرحوم کے فرزند دوم نواب میر موسیٰ خان ارسلان جنگ اول مرحوم کے پوتے اور شمس الدولہ مرحوم کے نواسے ہیں۔ آپ ۱۰ر آذر ۱۳۱۳ف کو بمقام بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم خانگی طور پر ازاں بعد سرکاری مدرسہ میں شریک ہو کر انگریزی کی تعلیم حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی، سیاق و سیاق سے ماہر ہیں۔ ۴ر بہمن ۱۳۳۱ف کو بحیثیت مہتمم خزانہ بدفتر صدر خزانہ ضلع میدک و صدر محاسبی سرکار عالی کار آموز ہوئے۔ ۶ر اسفندار ۱۳۳۳ف کو مہتمم خزانہ ضلع نلگنڈہ۔ ازاں بعد عثمان آباد پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ ۲۰ر اردی بہشت ۱۳۴۱ف کو مہتمم خزانہ ضلع محبوب نگر مقرر ہوئے۔ ۱۵ر مہر ۱۳۳۴ف کو آپ نے مہتممی خزانہ ضلع بیدر کا جائزہ حاصل فرما کر آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور تن دہی سے انجام دے رہے ہیں ملک اور مالک کے بہی خواہ اخلاق و مروت میں یکتا نواب ہیں۔

(۲۷۸)

معین الدولہ بہادر

(نواب ....) آپ کا اصلی نام محمد معین الدین خان ہے۔ آپ نواب محمد ظہیر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ عمدۃ الملک اعظم الامراء امیر کبیر سر آسمانجاہ مرحوم کے اکلوتے فرزند اور نواب محمد سلطان الدین خان سبقت جنگ محتشم الدولہ بشیر الملک کے پوتے ہیں، ۷ر ذیقعدۃ الحرام ۱۳۰۸ھ روز دوشنبہ بوقت شب بمقام سرور نگر پیدا ہوئے آپ کی رسم تسمیہ خوانی نہایت دھوم سے

ادا ہوئی۔ بعد ازاں آپ کی تعلیم و تربیت کا آغاز ہوا۔ ۱۳۱۶ف میں آپ کے والد ماجد کا سایہ آپ کے سر سے اٹھ گیا تو حضرت غفران مکانؒ نے خاص طور پر آپ کی تعلیم کا اہتمام فرمایا۔ آپ کی تعلیم و تربیت اور جائیداد و املاک کی نگرانی علیا حضرت پادشاہزادی پرورشن النسا بیگم صاحبہ مرحومہ نے فرمائی۔ جب ۱۳۲۳ھ میں شاہزادی صاحبہ نے بمقام لالاگوڑہ انتقال فرمایا تو حضرت غفران مکانؒ نے پائیگاہ سر آسمان جاہ بہادر مرحوم کی نگرانی آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی سال رسم چہل سالہ کی تقریب کی خوشی میں حضرت غفران مکانؒ نے آپ سے بابا شرف الدینؒ کی پہاڑی کے باغ کی نذر قبول فرمائی۔ ۱۳۲۵ھ میں حضرت غفران مکانؒ نے آپکو ایک تلوار اور ایک موٹر مرحمت فرمائی۔ مسٹر راس مسعود المخاطب بہ نواب مسعود جنگ مرحوم کی تحریک پر آپ نے علی گڈھ یونیورسٹی کے نام پاولین کے لئے دس ہزار کا گرانقدر عطیہ منظور فرمایا۔ یہ پاویلین علی گڈھ میں "نواب معین الدولہ پاویلین" کے نام سے قائم ہے۔ ۱۳۳۰ھ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے تلوار کی جوڑیاں اور کئی اشیاء نادرہ سرفراز ہوئیں اور اسی سال بمصالح انتظامی آپ کے پائیگاہ کی نگرانی بوساطت صدر المہام پائیگاہ حضور پرنور نے بنفس نفیس قبول فرمائی۔ اور آپکے ہاں قدم رنجہ فرمائی کے موقع پر ۱۳۳۱ھ میں آپ سے آسمان گڑھ (موجودہ عثمان گڑھ) کی نذر قبول فرماکر آپ کو معزز و ممتاز فرمایا۔ اسی سال آپ بغرض شکار عازم کشمیر ہوئے۔ ۱۳۳۳ھ سے آپ نے بتعمیل فرمان خسروی محکمہ مال کا تجربہ حاصل کرنا شروع کیا اور بلدہ کے سوا اورنگ آباد اور نظام آباد میں اس شغل کو جاری رکھا۔ ۱۳۳۷ھ میں بتقریب دربار سالگرہ ہمایونی آپ کو "اعانت جنگ"، اور ۱۳۴۱ھ میں معین الدولہ کے خطابات عطا ہوئے۔ آپ ایک بلند ہمت، صاحب لیاقت، اچھے شہسوار، قادر انداز اور شکار کے شوقین امیر ہیں:

آپ کو حضور پر نور سے ۵ صفر المظفر ۱۳۴۲ھ کو صیغہ مصنوعات و تجارت
کی کرسی صدارت اور رکنیت باب حکومت کی عزت حاصل ہوئی۔ جہاں سے غرہ
رجب المرجب ۱۳۴۳ھ کو آپ کا تبادلہ صدر المہامی افواج آصفیہ کے منصب جلیلہ پر
ہوا۔ مسائل ملکی میں آپ ہمیشہ غریبوں کے دلسوز معاون اور کمزوروں
کے عالی حوصلہ مددگار ہیں۔ ۱۳۴۵ھ میں آپ نے خدمت سے علحدگی اختیار فرمائی
اور حسب فرمان حضور پر نور آپ کی پائیگاہ کو آپ کی نگرانی میں دیدیا گیا۔ اور
آپ امیر پائیگاہ سر آسمانجاہی مقرر ہوئے۔ آپ ایک اچھے ٹینس پلیر اور پولو کے
بہترین کھلاڑی ہیں۔ معین الدولہ کرکٹ ٹورنمنٹ زبان زد خاص و عام ہے۔ جو ہر
سال نہایت شاندار پیمانہ پر سکندر آباد میں منعقد ہوا کرتا ہے۔ اور متعدد ٹیمیں ہندوستان
کے ہر حصہ سے اس ٹورنمنٹ میں شرکت کی غرض سے حیدر آباد آتی ہیں ان کے
قیام و طعام کا انتظام آپ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ آپ اردو کے
بہترین شاعر بھی ہیں۔ معین آپ کا تخلص ہے۔ مقامی اخبارات اور ہندوستان
کے جرائد میں آپ کا کلام وقتاً فوقتاً شایع ہوا کرتا ہے۔ آپ اُن بلند پایہ
شعراء سے ہیں جن پر اردو زبان کی شاعری بجا طور پر ناز کر سکتی ہے۔ آپ نے
میدان شاعری میں جو جولانیاں دکھائیں اور اپنے دماغی جواہر پاروں سے اردو
ادب پر احسان فرمایا ہے وہ مدت العمر بھولا نہیں جا سکتا آپ کی ہستم بالشان
ہستی علم و عمل صداقت اور نیکی کا ایک دریا ہے۔ جس سے چھوٹی بڑی نہریں
نکلکر علمی و ادبی دنیا کو سرسبز و شاداب کر رہی ہیں۔ آپ کا کلام آورد سے
پاک اور آمد سے مالامال ہے تمام اصناف سخن پر آپ کو کامل قدرت ہے۔ اسلوب
بیان اور سلاست زبان و عروض کے لحاظ سے آپ کے اشعار خاص معیار اور
درجہ رکھتے ہیں۔ زبان کی سلاست اور بیان کی لطافت آپ کے کلام معجز نظام سے

مترشح ہے۔ یہ سب آپ کی طبیعت کی نزاکت اور تبحر علم کا نتیجہ ہے۔ غزل گوئی مشکل اور اسمیں واقعہ نگاری و تسلسل بیان کو قائم رکھنا مشکل تر ہے مگر آپ کے نزدیک نہایت آسان ہے اس سے آپ کی کہنہ مشقی اور قادر الکلامی کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔ آپکے کلام میں شستگی، برجستگی، بے تکلفی اور لطافت پائی جاتی ہے۔ آپ کا ہر مصرع سلک گوہر آبدار اور ہر شعر حقیقت کا آئینہ دار ہوا کرتا ہے۔ آپ کا دیوان نہایت اعلیٰ پیمانے پر زیر طبع ہے۔ امرائے حیدرآباد فرخندہ بنیاد میں آپکی نمایاں حیثیت ہے حضور پرنور بندگانعالی متعالی ظلہم العالی سے آپ کو خاص عقیدت ہے۔ وفا شعاری جاں نثاری اور ملک و مالک کی بہی خواہی آپ کا خاندانی مسلک ہے۔ آپ اوضاع امیرانہ کے پابند، عالی حوصلہ، زندہ دل، شجیع، علم دوست، شرفا نواز، غربا پرور، جلیل القدر امیر ابن امیر تھیا۔ آپ کو چودہ صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں ہیں صاحب زادوں کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) نواب محمد ظہیر الدین خاں بہادر۔ (۲) نواب محمد لطف الدین خاں بہادر (۳) نواب محمد افتخار الدین خاں بہادر، (۴) نواب محمد ظہر الدین خان بہادر (۵) نواب محمد نفسر الدین خاں بہادر (۶) نواب محمد بشیر الدین خاں بہادر، (۷) نواب محمد اقبال الدین خاں بہادر (۸) نواب محمد احمد الدین خاں بہادر (۹) نواب محمد وزیر الدین خاں بہادر (۱۰) نواب محمد بہاو الدین خاں بہادر (۱۱) نواب محمد بدر الدین خاں بہادر (۱۲) نواب محمد جلال الدین خاں بہادر (۱۳) نواب محمد غازی الدین خاں بہادر (۱۴) نواب محمد وارث الدین خاں بہادر:۔

آپ کے صاحبزادۂ اکبر نواب محمد ظہیر الدین خاں بہادر ہیں جو خلق و مروت، جود و سخاوت اور فہم و فراست میں الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں آپ کا تذکرہ ردیف (ظ) میں کیا گیا ہے۔ آپ (نواب معین الدولہ بہادر) کا پتہ سرور نگر حیدرآباد دکن ہے۔

معین الدین صاحب انصاری (مولوی خواجہ......) آپ حیدرآباد کے ایک اعلیٰ خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ ۱۰ر آبان ۱۳۰۹ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اردو فارسی اور انگریزی کی تعلیم مدرسہ عالیہ اور نظام کالج میں حاصل فرمائی۔ حیدرآباد سیول سرویس کلاس میں شریک ہوئے اور یہاں قابلیت اور معاملہ فہمی کے خوب جوہر دکھلائے۔ سول سرویس کلاس کے تمام مدرسین طلباء اور اساتذہ ہمیشہ آپ سے خوش رہتے تھے۔ امتحان میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد سن ابتدا ئے ۱۹ر بہمن ۱۳۳۰ف تا نتیجہ ۱۵ر دی ۱۳۳۱ف علاقہ سرکار عظمت مدار میں بحیثیت سول سرویس پروبیشنر کارگزار رہ کر عملی تجربہ حاصل فرمایا نیز امتحان انڈین اکونٹس میں کامیابی حاصل فرمائی۔ ۱۶ر دی ۱۳۳۱ف کو زاید مددگار صدر محاسب سرکار عالی (شاخ تنقیح تعمیرات) مقرر ہوئے۔ ۱۰ر تیر ۱۳۳۱ف کو مددگاری صدر محاسبی سرکار عالی پر ترقی پائے۔ ۱۷ر شہریور ۱۳۳۱ف کو مددگار معتمد فینانس سرکار عالی مقرر ہوئے اور کئی سال تک مددگار معتمد کی حیثیت سے فینانس کی خدمات کو نہایت خوش اسلوبی بے لوثی اور مستعدی سے انجام دیتے رہے۔ جب رائٹ آنریبل نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم کرسی صدارت عظمیٰ پر متمکن ہوئے تو ان کی جوہر شناس نظر اپنی پیشی کی اہم خدمات معتمدی کے لئے آپ پر پڑی اور آپ منتخب فرمالئے گئے ۹ر اردی بہشت ۱۳۴۶ف کو آپ نے اس عہدۂ جلیلہ کا جائزہ حاصل فرمایا اور تا ایندم معتمدی باب حکومت پر فائز اور اپنے خدمات نہایت قابلیت مستعدی، جفاکشی اور دیانت سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ حیدرآباد کے قابل معتمدین میں سے ہیں۔ نہایت لائق، مستعد،

کا کارگزار اور بے لوث حاکم ہیں۔ حیدرآباد دکن کی جہتی زندگی میں آپ کو نمایاں جگہ اور اعلیٰ سوسائٹی میں ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ وسیع الاخلاق اور کثیر الاشفاق حاکم ہیں۔ آپ نے اپنی قلیل مدت ملازمت میں جو ترقی فرمائی ہے وہ آپ کی اعلیٰ قابلیت کی بین دلیل ہے۔ آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۰)

معین الدین علیخاں صاحب (نواب میر........) آپ

نواب بہاؤ الدین علی خاں عظام جنگ عظام الدولہ مرحوم کے اکلوتے فرزند ہیں ۱۳۱۹ف میں آپ کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں ہوئی از اں بعد ٹیوٹوریل ہائی اسکول میں شریک ہوکر تکمیل فرمائی اپنی والدہ حضرتہ قطب النسا بیگم مرحومہ کے زیر نگرانی گھر پر عربی، فارسی اور اردو کی تعلیم کی نیز نگرانی خطاطی اور کتب بینی کا ذوق رکھتے ہیں۔ شاعری کا بھی شوق ہے "معین" تخلص فرماتے ہیں۔ زندہ دلی، سادہ مزاجی آپ کی قابل تعریف ہے چہرہ سے امیرانہ شان و شوکت ہویدا ہے۔ خوش رو، خوش خلق، خوش وضع اور خوش اعتقاد نواب ہیں ۱۳۳۷ف سے ۱۳۵۷ھ تک اپنی والدہ مرحومہ کی نگرانی میں اور ان کے مشورے سے جاگیرات کے کاروبار انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ میں کاروبار جاگیرات کی انجام دہی کا مادہ بدرجہ اتم قدرت نے ودیعت فرمایا ہے۔ آپ کی پہلی شادی نواب صمصام الدولہ مرحوم کی پوتری سے نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) میر فاروق علیخاں (۲) میر غیاث الدین علیخاں تین دختر (۱) سراج النسا بیگم (۲) غفور النسا بیگم (۳) واحد النسا بیگم، زوجہ ثانی صبیہ مولوی مسیح الدین صاحب ایڈوکیٹ کے بطن سے

ایک فرزند میر فضل الدین علیخان خداوند عالم نے سرفراز فرمایا۔ آپ پابند صوم وصلوٰۃ و مذہب وملت نواب اور حضرت قطب النسا بیگم مرحومہ کے تنہا وارث و جانشین ہیں۔ آپ کا پتہ شاہ گنج حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۸۱)

معین الدین علیخان صاحب

(نواب غلام محمد........) آپ نواب غلام محمد عباس علیخان مرحوم کے فرزند چہارم اور نواب امیر علیخان مرحوم کے پوتے اور حیدر آباد کے معزز اور ممتاز خاندان کے رکن ہیں۔ اردو، فارسی سیاق وسباق سے ماہر ہیں۔ جاگیرات موروثی پر قابض و متصرف ہیں آپ کی شادی نواب محمد ابراہیم علیخان مرحوم کی صاحبزادی نواب شہزادی بیگم صاحبہ سے ہوئی۔ جن کے بطن سے آپ کو دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔ لڑکوں کے نام نواب غلام محمد امیر علی خاں اور نواب غلام محمد صادق علی خاں ہیں جو اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم و تربیت پا رہے ہیں نہایت خوش خلق، ملنسار، سلیقہ شعار، پابند وضع امیرانہ نواب ہیں۔ آپ کا پتہ۔ "امیر منزل" کوٹلہ عالیجاہ حیدر آباد دکن ہے۔

(۲۸۲)

معین خاں صاحب

(نواب محمد........) آپ نواب محمد مہدی احسن خاں بے نظیر جنگ مرحوم کے فرزند نواب محمد کاظم علیخان شوکت جنگ حسام الدولہ مرحوم کے پوتے، نواب محمد ابوالحسن خان شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر (حال) کے بھتیجے اور نواب صارم جنگ عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم

کے نواسے ہیں۔ آپ نے اردو، فارسی اور انگریزی کی تحصیل اپنے والد مرحوم کے زیرنگرانی کی۔ آپ ابھی کمسن تھے کہ آپ کے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا۔ آپ نے اپنی قابل و لائق والدہ کے زیرنگرانی تکمیل درس کی آپ اردو، فارسی، اور انگریزی میں سیاق و سباق ہیں۔ شکار، پولو، اور دیگر مردانہ کھیلوں میں مہارت رکھتے ہیں۔ آپ کی شادی نواب تراب یار جنگ بہادر کی بڑی صاحبزادی نواب میر سرفراز حسین خان صفدر جنگ منیر الدولہ فخر الملک مرحوم کی نواسی سے ہوئی۔ آپ کو ایک صاحبزادہ نواب محمد مہدی حسین خاں ہے۔ آپ انتہا درجہ کے خلیق، ذی مروت اور سلیم الطبع نواب ہیں۔ آپ کا پتہ فتح میدان حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۳)

مقصود علیخاں صاحب (حکیم میر)

آپ ایک نامور خاندان حکماء مراد آباد سے ہیں۔ آپ کا شمار حیدرآباد دکن کے مشہور و معروف حکماء میں ہے۔ آپ اپنے آبائی وطن ہی میں ۱۴ اردی بہشت ۱۲۹۶ف کو تولد ہوئے۔ اور بعد تحصیل و تکمیل فن آبائی یونانی میڈیکل کالج دہلی سے اعلی درجہ کی سند حاصل فرما کر ۱۳۲۱ف میں سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو کر تین سال کے عہدہ دوم مددگار افسر الاطباء ہوئے اور ۱۳۳۰ف میں مہتمم شفاخانہ یونانی سرکار عالی کی خدمت پر ترقی پا کر اسی حیثیت سے مختلف شفاخانہ جات بلدہ میں نمایاں خدمات انجام دیئے ۱۳۳۷ف میں خدمت ناظر الاطباء یونانی تو کلفہ بد اضلاع سرکار عالی پر فائز ہوئے اور اپنے فرائض مفوضہ باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے اسوقت ناظم طبابت یونانی کے عہدہ جلیلہ پر ممتاز ہیں۔ فرائض سرکاری کی انجام دہی

کے علاوہ مشکل اور اہم ترین امراض کی تشخیص و علاج معالجہ میں بھی آپ کا بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے۔ امراء روساء و صاحبزادگان و شاہزادگان بھی بروقت ضرورت آپ کے طبی خدمات حاصل فرمایا کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو حیدرآباد کے ہر طبقہ میں کافی رسوخ اور ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ آپ کی تشخیص و تجویز قابل تعریف اور آپ کا حسن انتظام لائق تحسین۔ کہنہ سے کہنہ اور لاعلاج سے لاعلاج امراض آپ کی ایک ادنی سی توجہ سے دور ہو جاتے ہیں آپ کے دور نظامت میں غرباء کا علاج نہایت دلدہی سے کیا جا رہا ہے۔ اور ان کے علاج معالجہ میں ہر ممکنہ تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ آپ کے ان گرانبہا خدمات کے مد نظر ہمیں قوی امید ہے کہ عنقریب آپ کے پیشرو افسرالاطباء کے آپ بھی کسی ایک خطاب سے سرفراز فرمائے جائیں گے۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، رحمدل اور غریبوں کے ہمدرد و خیرخواہ ملک و مالک، تجربہ کار صائب الرائے اور منتظم ناظم ہیں۔ پیشی حضرت اقدس و اعلیٰ کی حضوری کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے انہماک کار کے باوجود سلک خدمات کا جذبہ بھی آپ میں بدرجہ اتم موجود ہے۔ چنانچہ آپ صدر انجمن اسلامیہ کے نائب صدر اور مدرسہ نظامیہ کے نائب میر مجلس بھی ہیں۔ آپ کا پتہ حمایت نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۴)

ملک یار جنگ بہادر (نواب ....)

آپ کا اصلی نام سید نجم الدین خان اکبر ہے۔ آپ نواب میر اکبر علیخان اکبر جنگ اکبرالدولہ اکبرالملک سی ایس آئی، مرحوم سابق کوتوال کے فرزند چہارم ہیں۔ ۲۹ اسفندار ۱۲۹۶ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی لائق و فائق

اساتذہ سے اردو، فارسی، عربی، انگریزی کی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ ۲۵ شہریور ۱۳۱۸ف کو بحیثیت دوم تعلقدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے مددگار تعلقدار درجہ اول رائچور کی خدمت پر فائز ہوئے ۱۳۳۱ف میں سمستان گدوال میں آپ کے خدمات مستعار لئے گئے سمستان کے اکثر وبیشتر اصلاحات آپ ہی کی رہین منت ہیں۔ چھ سال تک سمستان گدوال کی تعلقداری کی خدمات انجام دینے کے بعد یکم خورداد ۱۳۳۷ف کو آپ اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے اور اس کے بعد درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہوئے ۱۶ اردی ۱۳۳۶ف کو ضلع ورنگل کی اول تعلقداری پر فائز ہوئے۔ اضلاع کریمنگر ونلگنڈہ میں اسی حیثیت سے کارگزار رہے۔ اس وقت آپ ضلع پربھنی کے اول تعلقدار ہیں۔ آپ ایک اچھے تعلیم یافتہ، خاندانی، بے لوث اور کارگزار حاکم ہیں۔ شرافت خاندانی، اور وجاہت و قابلیت ذاتی کے مدنظر آپ ملک کے ہر طبقہ میں مشہور اور ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کی انتظامی قابلیت لائق صد ستائش ہے سوسائٹی میں عزت اور سماج میں آپ کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ آپ کی کارگزاریوں کو نہ صرف گورنمنٹ بلکہ پبلک بھی قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے۔ آپ کا ہر فیصلہ مدلل اور انصاف پر مبنی ہوتا ہے۔ آپ کی تحریر و تقریر نہایت شستہ اور پاکیزہ ہوتی ہے جس سے آپ کے ایک انتہا درجہ کے لائق ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

۱۳۱۶ف میں پیشگاہ حضرت غفران مکان سے آپ کو خطاب خانی و بہادری، "ملک یار جنگ" و منصب دو ہزاری و یکہزار سوار و علم سرفراز ہوا۔ آپ نہایت خوش اخلاق، ملنسار، وسیع النظر، منصف مزاج اور علم دوست حاکم ہیں۔

منظور جنگ بہادر (نواب) .... آپ کا نام مرزا
منظور احمد خاں ہے اور آپ مرزا و دو و احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں
آپ کی ولادت بمقام حیدر آباد فرخندہ بنیاد سنہ ۱۲۹۴ف میں ہوئی اور آپ نے
یہیں کے مختلف مدارس میں تعلیم حاصل فرمائی۔ اور بعد انفراغ تحصیل علم مفید ملکی
اور قومی کاموں میں منہمک ہو گئے۔ جب آپ کا رجحان ملازمت کی جانب ہوا تو
دفتر معتمدی فینانس سرکار عالی میں آپ کو ایک جگہ مل گئی لیکن یہ کام آپ کی فطری
ذہانت اور رجحان ذاتی کے مناسب حال نہ تھا۔ اس لئے آپ اس سے سبکدوشی
حاصل کر کے دفتر صدر المہامی پائیگاہ میں منتقل ہو گئے اور ترقی کرتے کرتے اسکریٹری
کے عہدہ تک پہنچے بلکہ کچھ دنوں پائیگاہ سر وقار الامراء میں میر مجلسی کے فرائض بھی
نہایت خوش اسلوبی کیساتھ انجام دیئے اور سنہ ۱۳۲۹ف میں آپ کے نام سر برائن ایجرٹن
کی تحریک پر نواب سر وقار الامراء کی پائیگاہ سے دو سو روپیہ ماہانہ تاحیات
وظیفہ مقرر ہوگیا۔ اسی سال آپ ضلع میدک میں اسپیشل تعلقدار مقرر ہوئے
اور وہاں اس خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیئے کہ جلد آپ کے
استقلال کا فرمان نافذ ہوگیا۔ آپنے مختلف اضلاع سرکار عالی میں مثلاً میدک
و گلبرگہ و عادل آباد و ناندیڑ و پربھنی بحیثیت اول تعلقدار کارگزار رہ کر اپنے
فرائض منصبی کو باحسن الوجوہ انجام دیئے۔ اس وقت آپ وظیفہ حسن خدمت
پارہے ہیں۔ آپ نہایت ملنسار، شگفتہ مزاج، ہردلعزیز، خوش خلق، دیانتدار
وفاشعار، ملک کے بہی خواہ اور مالک کے سچے جاں نثار نواب ہیں۔ نصفت
شعاری و مردم شناسی میں آپ اپنی نظیر ہیں۔ آپ خطاب سلطانی سے اب منظور جنگ بہادر

سے مفتخر و ممتاز ہیں اور آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت حاصل ہے۔ اعلیٰ سوسائٹی میں قدر و منزلت رکھتے ہیں۔ نواب میرزا حسین خاں صف شکن جنگ مرحوم کے داماد ہیں آپ کا پتہ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۶)

من موہن لعل صاحب

(راۓ ....) آپ راۓ ترک لعل صاحب کے اکلوتے فرزند ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے دادا ہی کے قائم کردہ "مدرسہ مفیدالانام" میں ہوئی۔ اسکے بعد آپ زمانہ دراز تک مدرسہ عالیہ میں تحصیل علم کرتے رہے۔ بمبئی سے اکونٹنسی (محاسبی) کا امتحان کامیاب فرماکر صدر محاسبی سرکار عالی میں ملازم ہوئے اسوقت مددگاری مہتممی خزانہ عامرہ سرکار عالی کی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں مجلس بلدیہ کی رکنیت پر آپ کا انتخاب بجانب جاگیرداراں ۱۳۴۴ف میں اور ۱۳۴۶ف میں نیابت میر مجلسی بلدیہ پر ہوا۔ یہ انتخاب آپ کی ہردلعزیزی اور کارگزاریوں کی بین دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ بنک جاگیرداروں کے معتمد اور بلدیہ بنک کے ڈائرکٹر بھی ہیں نہایت خوش خلق اور خوشخو اور غربا کے ہمدرد راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ اعتبار چوک حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۷)

منیرالدین خاں بہادر

(نواب محمد ....) آپ نواب فیض الدین خان امام جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک مرحوم کے فرزند نجم نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الدولہ سر خورشید جاہ۔ کے

سی، آئی، ئی، مرحوم کے پوترے اور نواب محمد حفیظ الدین خان ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے بھتیجے ہیں۔ اردو، فارسی، اور انگریزی سیاق وسباق سے ماہر اور فنون سپہ گری سے واقف ہیں شکار کا شوق رکھتے ہیں۔ آپکا پتہ دودہ باولی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۸۸)

موسیٰ خاں صاحب (نواب میر.........)

آپ نواب میر لیاقت علیخاں معین جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب میر موسیٰ خان ارسلان جنگ اول مرحوم کے پوترے اور شمس الدولہ (جو نواب مجملی تہور ناظم الدولہ کے بھائی تھے) کے نواسے ہیں۔ آپ ۴ خورداد ۱۳۰۴ف کو بمقام حیدرآباد فرخندہ بنیاد پیدا ہوئے۔ اردو فارسی، اور انگریزی میں اچھی لیاقت رکھتے ہیں ۵ آبان ۱۳۳۱ف کو بحیثیت مہتمم افیون بلدہ، سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۳ف کو مہتمم آبکاری نلگنڈہ زاں بعد ۴ مہر ۱۳۳۵ف کو مہتمم آبکاری بیدر مقرر ہوئے۔ ۸ تیر ۱۳۳۶ف کو مہتممی آبکاری بلدہ حیدرآباد حلقہ نارائن گوڑہ کی خدمت پر فائز ہوئے اور اپنے مفوضہ خدمات کو بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں آپ ایک خاندانی اور اچھے تعلیم یافتہ وسیع الاخلاق کثیر الاشفاق نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب نبدہ علیخاں صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کو تعمیر کا شوق سلیم ہے۔ حیدرگوڑہ میں آپ کا عالیشان بنگلہ آپ کے اعلیٰ تعمیری ذوق کا پتہ دیتا ہے۔ آپ کا پتہ۔ حیدرگوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۸۹)

مہادیو پرشاد صاحب

(رائے ....) آپ رائے پرشوتم پرشاد صاحب جاگیردار کے برادر خورد اور رائے لنگر پرشاد آنجہانی کے فرزند سوم ہیں۔ اعلیٰ قابلیت آپ کی لائق ستائش و باعث فخر ہے۔ آپ میں تحصیل علوم و فنون کا شوق قدرت نے ودیعت کیا ہے آپ نے اپنے مکان میں اپنے بزرگوں کے جمع کردہ قلمی نادر و نایاب کتب کے ذخیرے کو جمع کر کے حالیہ کتب کے اضافہ کے ساتھ ایک کتب خانہ قائم فرمایا ہے جسمیں بے شمار قدیم و جدید کتب موجود ہیں۔ آپ کو شادی کے موقع پر اپنے بھائی رائے پرشوتم پرشاد صاحب جاگیردار کی طرح منجانب سرکار عالی سرپیچ مرصع عطا ہوا۔ آپ کو چار فرزند ہیں (۱) رائے دھرم راج (۲) رائے پریم راج (۳) رائے ایشور راج (۴) رائے نیکھو راج رائے دھرم راج فرزند اکبر مدراس یونیورسٹی کے گریجویٹ ہیں۔ راجہ صاحب نہایت خوش خلق واقع ہوئے ہیں اور جو خوبیاں ایک راجہ میں ہونی چاہئیں وہ سب آپ میں موجود ہیں۔ آپ کا پتہ چوک میدان خاں چارمینار حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۰)

مہدی جنگ بہادر

(نواب ....) آپ کا اصلی نام میر مہدی علی خاں ہے۔ آپ نواب میر عبدالعلی خاں شمشیر جنگ اول کے پوتے نواب میر علی محمد خاں شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے بھتیجے نواب میر فتح علی خاں مرحوم والی ریاست بیگن پلی کے نواسے اور نواب میر اسد علی خاں نظام یار جنگ نظام الدولہ حسام الملک

(خانخاناں مرحوم) کے داماد اکبر ہیں۔ آپ ۲۴ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۸ھ مطابق ۵ مہر دی سنہ ۱۳۰۰ف م ۱۱ نومبر ۱۸۹۰ء یوم سہ شنبہ بمقام بگین پلی پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنے والد بزرگوار نواب میر عبد العلی خاں (شاہ یار جنگ مرحوم) کے زیر نگرانی اردو فارسی، عربی اور انگریزی کی تحصیل نظام کالج مدراس، بمبئی۔ علیگڈھ میں کی۔ اور بعد تکمیل مراجعت فرمائے بلدہ ہوئے۔ مردانہ کھیلوں میں آپ کو اچھا دخل ہے آرٹ میں آپ کو کمال حاصل ہے۔ علاوہ ازیں صنعت کا آپ کو بیحد شوق ہے۔ آپ نے اپنے والد کے حیات میں ان کے زیر نگرانی قریب (۲۰) سال تک جاگیرات کے تمام کاروبار نظم و نسق باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ جب ۱۳۲۷ھ میں آپ کے والد نے انتقال فرمایا تو ان کے بعد ہی آپ تمام اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات و جائیداد موروثی سے مفتخر ہوئے اور آج ۱۱ سال سے جاگیرات کے نظم و نسق کو باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ اس قلیل عرصہ میں آپ کے حسن انتظام سے جاگیرات میں قابل قدر اور نمایاں ترقی و توسع میں آئی۔ اپنی رعایا کی بہبودی اور ان کی آسایش و آرام و خوشحالی میں اضافہ کرنے کے لئے آپ اکثر جدید طریقوں اور ذرایع کی فکر میں رہتے ہیں۔ آپ ہی کے روشن زمانہ میں تانڈور میں برقی روشنی کا انتظام عمل میں آیا ہے جس سے بستی شبہائے تیرہ و تار میں مثل روز روشن منور رہتی ہے۔ تانڈور میں تشریف فرمائی کے وقت آپ خود ان قدیم مکانات میں جو بالکل خلاف اصول صحت ہیں سکونت فرما رہتے ہیں۔ اور رعایا کی صحت و تندرستی کو مقدم جانکر بصرفہ کثیر ایک دواخانہ تعمیر فرمایا ہے اور اسی نمونہ کے بڑے پیمانہ پر ایک مدرسہ بھی تعمیر ہوا ہے۔ دواخانہ میں مریضوں کی تعداد ہزاروں کی ہے۔ جسمیں رعایا جاگیر کے علاوہ رعایا خالصہ وغیرہ بھی شامل ہے۔ تجار مزارعین کی امداد و سہولت کے لئے بنک امداد باہمی سرکار عالی کی شاخ قصبہ میں کھولی گئی اور

خود کی صدارت میں انجمن زراعت تانڈور آپ نے قائم فرمائی ہے۔ نواب شاہ یار جنگ
بہادر مرحوم کی منظوری وراثت پر رعایا نے بعقیدت و خلوص کثیر مصارف برداشت
کرکے غیر معمولی تزک و احتشام سے آپ کا استقبال کیا اور نذریں گزرانیں
جس رقم کو معتدبہ اضافہ کے ساتھ آپ نے اپنے والد ماجد کی یادگار میں عمارت
مدرسہ بنا کرنے اور اسمیں اس رقم کو صرف کرنے کا حکم فرمایا اس مدرسہ میں روز بروز
طلباء کی تعداد ترقی پر ہے۔ ہر سال لڑکوں کی کامیابی کے ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔
بڑے لڑکوں کو اسکوٹنگ کی باقاعدہ تعلیم دیجاتی ہے۔ فیس و دیگر مصارف خزانہ
جاگیر سے ادا ہوتے ہیں اس مدرسہ کے علاوہ ایک زنانی مدرسہ بھی ہے۔ ان
مدارس کے سوا جاگیر کے دیگر دیہات میں بھی مدارس قائم ہیں۔ مختصر یہ کہ جاگیر
داروں میں آپ پہلے ہیں جو ہر سال متعدد بار جاگیرات کا دورہ فرماتے ہیں اور
رعایا کی ضروریات کو محسوس کرکے ان کی شکایات تا امکان رفع فرماتے ہیں اور
ہر ممکنہ سہولت بہم پہونچاتے ہیں۔ آپ کے جاگیرات تعلقہ تانڈور، اور اوسٹا جہانی
اور اڈور میں جن کا محاصل سالانہ تخمیناً ([illegible]) چار لاکھ اور مردم شماری
تقریب چالیس ہزار ہے اور خاص قصبہ تانڈور میں جو ان کا صدر مقام ہے۔ دس ہزار
سے زاید نفوس آباد ہیں۔ بلدہ حیدرآباد اور گلبرگہ کے درمیان یہ سب سے
بڑا تجارتی اسٹیشن ہے۔ جہاں عدالت نظامت ضلع، منصفی درجہ دوم، دفتر تعلقداری
پولیس اسٹیشن ہوس، جیلخانہ، شفاخانہ اور مدارس موجود ہیں۔ قصبہ کی صفائی
کا خاص اہتمام ہے۔ عہدہ داران مقامی، تاجران و سربرآوردہ اور خوش باش
حضرات کے لئے ایک کلب قائم کیا گیا ہے۔ ظل سبحانی کی سالگرہ مبارک جو ہر سال
اعلیٰ پیمانہ پر نہایت خوش اعتقادی کے ساتھ کیجاتی ہے۔ اس کے سلسلہ میں ہر سال
تانڈور کی صنعت و حرفت مویشی و زراعت کی نمائش بامداد محکمہ زراعت سرکار عالی

بخیال فائدہ رسانی رعایا و مزارعین کیجاتی ہے۔ اسوقت تانڈور میں۔ روئی
چاول اور مونگ پھلی صاف کرنے کی کئی گرنیاں اور ایک تیل براری کا کارخانہ
ہے تیل کے گھانے اور آٹے کی چکیاں ان کے سوا ہیں۔ اس قلیل مدت میں
تانڈور کی رفتار ترقی پر ایسی رہی ہے کہ کچھ ہی سال میں عجب نہیں کہ یہ ایک چھوٹا سا
شہر ہو جائے۔ سنہ ۱۳۴۳ف سے آپ نے ان جاگیرات کے انتظام کے لئے ایک
کمیٹی کا انعقاد فرمایا ہے۔ جو چار اراکین اور ایک میر مجلس پر مشتمل ہے۔ جسکی
میر مجلسی آپ ہی انجام دیتے ہیں۔ یوم عید الفطر ۱۳۵۱ھ کے موقع پر سواری
جہاں پناہی بندگانعالی مع خانوادۂ شاہی آپ کی دیوڑھی واقع بیرون یاقوت پورہ
پر جلوہ افروز ہو کر عزت افزائی فرمائی۔ بتقریب سالگرہ ہمایونی (۴۹) سال
پر احم خسروانہ حضرت ظل سبحانی نے آپ کو خطاب "مہدی جنگ" سے سرفراز فرمایا
پیشگاہ فرمانروایان مملکت دکن سے اس عالیشان خاندان کے اجداد اعلیٰ کو جو جاگیرات
اور مناصب عطا کئے گئے ہیں وہ اس صلہ میں کہ انھوں نے اپنے ملک کی بہبودی
و ترقی اور مالک کی خوشنودی کے لئے اپنی عزیز جانوں کو بڑے بڑے خطرناک
مہموں میں ڈالکر وہ وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے کہ ان کے زریں کارناموں
سے مشہور و معروف تواریخ بھرے پڑے ہیں۔ اکثر فاضل مورخین نے آپکے
اجداد کی خیر خواہی اور کارگزاری کی بڑی تعریف کی ہے۔ اس مختصر تذکرہ میں
ان کارناموں کا بیان باعث طوالت ہوگا۔ جانثاری، نمک خیر خواہی، وفاداری
آپ کا خاندانی شیوہ ہے۔ جو وراثتاً آپ کو بھی ملا ہے۔ آپ بھی بمصداق
الولد سر لابیہ جان نثار ملک و مالک ہیں۔ آپ کتب بینی، آرٹ، مردانہ
کھیلوں، عمدہ نسل کے بہترین گھوڑوں اور صنعتی کاموں میں شغف رکھتے ہیں
صنعت و حرفت کا شوق ان سب سے زیادہ ہے۔ تانڈور میں جو متعدد کارخانجات

قائم ہیں وہ آپ ہی کے شوق کے باعث ہیں۔ آپ کا علمی شوق بھی نہایت قابل قدر اور لائق تذکرہ ہے۔ ملک اور بیرون ملک کے متعدد رسایل اور اخبارات کے آپ خریدار ومعاون و سرپرست ہیں۔ اہل علم کو اپنی جاگیر سے یومیہ عطا فرماتے ہیں۔ یہ اعلیٰ صفت آپ کی آبائی ہے جو آپ کو وراثتاً حاصل ہوی ہے۔ آپ اپنے آباو اجداد کے زمانے کے عطیات یومیہ جات وغیرہ علیٰ حالہ بحال اور اپنے عہد زریں میں بھی متعدد اہل علم و کمال کو عطائے امداد باجرائی یومیہ جات متفرق اور پرورش فرما رہے ہیں۔

آپ کی شادی ۲۷ رجب المرجب ۱۳۳۲ھ کو بحین حیات نواب شاہ یار جنگ مرحوم نواب نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخاناں مرحوم کی بڑی صاحبزادی جنابہ سکندر جہاں بیگم صاحبہ جو نواب کمال یار جنگ بہادر کی حقیقی ہمشیرہ ہیں اسے ہوئی۔ ان کے بطن سے دو صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے (۱) نواب سید محمود عبد العلی خاں صاحب (۲) نواب سید مسعود عبد العلی خاں صاحب (۳) نواب سید مقصود عبد العلی خاں صاحب ہیں۔ صاحبزادہ اول و دوم علیگڑھ کالج میں اور صاحبزادہ سوم جاگیردار کالج میں تعلیم پا رہے ہیں۔ چھوٹی صاحبزادی کی شادی نواب میر فتح علیخاں بہادر (بیگن پلی) سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ بمقام شاہ یار گڑھ ہوئی اور بڑی صاحبزادی کی شادی نواب میرزا محمد علیخاں صاحب نبیرہ نواب معتمد الدولہ مرحوم سے ہوئی۔ آپ پابند وضع امیرانہ کثیر الاشفاق اور وسیع الاخلاق امیر ابن امیر ہیں۔ آپ کا پتہ:- شاہ یار گڑھ، مولا علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۱)

مہدی حسین صاحب (ڈاکٹر میر ....) آپ نواب میر جعفر علیخاں مرحوم کے

چشم و چراغ اور یادگار ہیں۔ آپ کا رشتہ حیدر آباد کے اکثر امراء سے ہے آپ ۹ ربیع الاول ۱۲۸۳ھ کو پیدا ہوئے۔ اولاً خانگی طور پر لائق اساتذہ سے ازاں بعد دار العلوم میں شریک ہو کر اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل کی۔ عربی، فارسی، اردو، اور ریاضی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں آپ کی تحریر و تقریر نہایت شستہ اور دلچسپ ہوا کرتی ہے۔ حیدر آباد میڈیکل انسٹیٹیوٹ سرکار عالی میں تحصیل فرما کر ڈاکٹری کی بھی سند حاصل فرمائی ہے۔ فوج سرکار عالی میں برسوں اسسٹنٹ سرجن کی خدمت پر مامور رہکر بالآخر بوجہ پیرانہ سالی وظیفہ پر علیحدہ ہوئے اور اس وقت خانگی طور پر مطب کرتے ہیں۔ آپ کا مطب حسینی محلہ میں واقع ہے۔ تشخیص اور تجویز میں آپ کو خاص ملکہ ہے۔ آپ کے ہاتھ میں قدرت نے شفا بخشی ہے۔ آپ کی ایجاد سے آب حیات ہے جس سے اہل ملک استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔ آپ شاعر بھی ہیں۔ علم والم اور ریختی میں شوہر تخلص فرماتے ہیں۔ حیدر آباد کے نامور اساتذہ کے صف اول میں شمار ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے کلام پر قدرت رکھتے ہیں۔ اردو، فارسی کی شاعری آپ پر فخر کرتی ہے گلبن تاریخ کے آپ مصنف ہیں، آپ نہایت خوش خلق، اور شگفتہ مزاج، متقی و پرہیز گار ہیں۔ زیارات مقامات مقدسہ عتبات عالیات سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ: حسینی محلہ حیدر آباد دکن ہے

(۲۹۲)

مہدی حسین نصاحب

(نواب میر.........) آپ میر ضیاء الدین حسین خاں مرحوم کے خلف اکبر نواب میر حسین علیخاں اعتصام جنگ مرحوم کے پوتے اور خاندان اعتصام جنگی کے ایک معزز اور ہر دلعزیز رکن ہیں۔ آپ نے

اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی۔ اردو، فارسی، اور عربی، کی اچھی تعلیم حاصل فرمائی
سیاق و سباق سے ماہر ہیں اور اپنے والد ماجد کے بعد جملہ اعزازو مناصب آبائی
و جاگیرات موروثی سے متخرز و مباہی ہوئے۔ قانون میں بھی آپ کو اچھا دخل ہے
چنانچہ ایک عرصہ تک آپنے فوجداری بلدہ میں بحیثیت آنریری مجسٹریٹ عدالتی خدمات
کو انجام دیا ہے۔ انتظامی امور میں آپ کی اچھی قابلیت ہے۔ آپ اپنی جاگیر کے
انتظام میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ آپ کو تعمیراتکدہ کا بھی ذوق و شوق ہے۔ خیریت آباد
کوہ مولا علی اور بیدرشریف میں آپنے خوشنما باغات اور مکانات تعمیر کروائے ہیں۔ آپ
کی شادی آپ کی چچازاد بہن جنابہ لاڈلی بیگم صاحبہ صبیہ نواب میر غلام حسین خانصاحب
بہادر فرزند ششم نواب میر حسن علی خان اعتصام جنگ مرحوم سے ہوئی۔ جن کے
بطن سے آپ کو دو فرزند (۱) نواب میر احمد حسین خان صاحب (۲) نواب
میر حسین علیخاں صاحب اور دو لڑکیاں (۱) جنابہ اشرف النساء بیگم صاحبہ
اور (۲) جنابہ مبارک بیگم صاحبہ ہیں۔ جنابہ اشرف النساء بیگم صاحبہ کی شادی
نواب سید علیخاں بہادر فرزند سوم نواب سید غلام عسکری خان صارم جنگ
عزیز الدولہ اعتصام الملک مرحوم سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی
اس تقریب میں حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہم العالی نے مع شاہزادیاں
فرخندہ خصال و شاہزادہ والاشان ہزہائینس نواب میر حمایت علی خان اعظم جاہ
بہادر ولیعہد دکن و پرنس آف برار بالقابہم و ہزہائینس شہزادی دردانہ بیگم صاحبہ
دام اقبالہا رونق افروز ہوکر آپ کی عزت افزائی فرمائی آپ نہایت خوش خلق
ملنسار، صاف باطن، خجستہ خصلت، پابند وضع امیرانہ و صوم و صلوٰۃ نواب
ہیں آپ کا پتہ :- خیریت آباد گیٹ حیدرآباد دکن ہے۔

مہدی نواز جنگ بہادر (نواب.........) آپ کا نام نامی سید
محمد مہدی ہے۔ آپ حیدرآباد دکن کے ایک بلند پایہ و عالی مرتبہ خاندان کے معزز
رکن ہیں آپ کے جد امجد خان بہادر سید محمد خاں موسوی والا تھے۔ جنہوں نے
آصف جاہ نظام الملک کے عہد میں سلطنت کے اکثر گرانقدر خدمات انجام دیں
منصبدار ہونیکے علاوہ ایک جرار سپاہی، اہل قلم اور زبردست شاعر تھے۔ جن کے
کارنامے اب تک برٹش عجائب خانہ، انڈیا آفس اور انگلستان و پیارس کی لائبریریوں
میں موجود ہیں۔ آپ کے والد ماجد مولوی سید عباس صاحب مرحوم آصفجاہ خامس
حضرت مغفرت مکان کے زمانہ کے منصبداروں میں سے اور راجہ راجایان مہاراجہ
سرکشن پرشاد بہادر یمین السلطنۃ سابق صدر اعظم بہادر باب حکومت سرکار عالی
کے معتمد علیہ تھے۔

آپ ۱۱ اردی بہشت ۱۳۰۳ف کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد
کی نگرانی میں قابل اساتذہ سے اعلیٰ پیمانہ پر حاصل فرماکر نظام کالج میں شریک ہوئے
یہاں نمایاں طور پر کامیابی حاصل فرمانیکے بعد برٹش انڈیا جاکر نظم و نسق کی ٹریننگ
حاصل کرنے کے لئے آپ منتخب فرمائے گئے ۱۳۲۴ف میں آپ تعلیم مال اور جوڈیشل ٹریننگ
کی تحصیل کے لئے بلاری ڈسٹرکٹ بھیجے گئے اور بعد واپسی بحیثیت سوم تعلقدار سلک
ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اولاً عثمان آباد و بیدر ازاں بعد گلبرگہ شریف
اور اورنگ آباد پر متعین ہوئے۔ ۱۰ بہمن ۱۳۲۸ف کو اسپیشل رلیف افسر قحط مقرر
ہوئے۔ ۲۴ شہریور ۱۳۲۹ف کو مددگار رجسٹرار امداد باہمی من ابتداء اور خورداد
۱۳۳۲ف تا نہایت ۵ امرداد ۱۳۳۳ف ولایت میں زیر تعلیم سررشتہ امداد باہمی رہے

۱۵ ار فروردی ۱۳۳۶ ف کو معتمد پیشی مہاراجہ بہادر سابق صدر اعظم مقرر ہوئے۔
اور اس خدمت پر اس وقت تک کارگزار رہے جب تک مہاراجہ بہادر صدارت
عظمیٰ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ زمانہ قحط سالی میں آپ نے قابلیت سے جو
کارنمایاں انجام دیئے اس کا ہر شخص معترف اور گورنمنٹ معترف ہے۔ آپ نے دس
سال دس روز تک پیشی صدارت عظمیٰ کی خدمت ایسی انجام دی کہ اس سے پیشتر
ایسی خدمت کسی نے انجام نہیں دی۔ آپ کی لیاقت و قابلیت مسلّم۔ حسن انتظام
کا مادہ آپ میں قدرت نے ودیعت کیا ہے۔
آپ کی شادی نواب سر عقیل جنگ بہادر کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے
بطن سے آپ کو (۴) صاحبزادے (۱) مسٹر سید محمد عباس (۲) مسٹر سید محمد ہاشم
(۳) مسٹر سید محمد سجاد اور (۴) مسٹر سید محمد لطیف یہ چاروں صاحبزادے دارالسلام
علیگڈھ میں زیر تعلیم ہیں۔
مہاراجہ سر یمین السلطنتہ بہادر کے خدمت صدارت عظمیٰ سے مستعفی ہونے
کے بعد آپ نے معتمدی صدارت عظمیٰ کا جائزہ مولوی خواجہ معین الدین صاحب انصاری
کو دے کر (۶) ماہ کی رخصت حاصل کر کے بلاد اسلامیہ کا سفر اختیار فرمایا۔
اس سیاحت سے واپسی پر بتاریخ یکم رجب المرجب ۱۳۵۶ھ آپ کو بتقریب سالگرہ ہمایونی
"مہدی نواز جنگ" کا خطاب مستطاب بیشگاہ جہاں پناہی سے عطا ہوا
اور یکم آذر ۱۳۴۷ ف کو آپ نے نظامت بلدیہ کا جائزہ نواب زین یار جنگ بہادر
سے حاصل فرمایا۔ نظامت بلدیہ آپ جیسے عالی فہم، مدبر، سیاس ناظم کے میسر
آنے سے اپنی قسمت پر جسقدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اہالیان بلدہ کو آپ کے ناظم
بلدہ ہونے سے بڑی مسرت حاصل ہوئی۔ سررشتہ بلدیہ کی نظامت کے لئے آپ جیسے
کاردان، مستعد، جفاکش، باہوش حاکم کی ضرورت تھی۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی

مردم شناس نظر کی جسقدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ جنہوں نے بلدیہ جیسے اہم سررشتہ کے لئے ایسے صاحب کمال کا انتخاب فرمایا ہے۔ جو درحقیقت رعایا کا حقیقی طرف دار اور مالک کا سچا بہی خواہ ہے۔ آپ نہایت خوش خلق فرض شناس، محنتی، اعلیٰ تعلیم یافتہ، حق گو، سلیقہ شعار، اور ہمدرد حاکم ہیں۔ بنی نوع انسان کے ساتھ آپ کو خاص ہمدردی رہتی ہے۔ حیدرآباد کے علاوہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ کے نام سے واقف ہے۔ آپ نے اپنی دور نظامت میں حیدرآباد کی تنگ و تار گلیوں کو برقی قمقموں سے جگمگا دیا آپ کی حسن کارگزاریوں کی وجہ پانچ سال کی توسیع عمل میں آئی آپ کا پتہ:۔ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۴)

مہدی یار جنگ بہادر (نواب ......) آپ کا نام سید مہدی حسین"

اور آپ کا وطن بلگرام ہے۔ آپ نواب عماد الملک مرحوم کے فرزند اصغر ہیں۔ آپ ۱۱ر شہریور ۱۲۹۰؁ف کو تولد ہوئے۔ اس ملک کی رواجی تعلیم اور اپنے والد ماجد کے زیر سایہ تربیت حاصل کرنیکے بعد آپ عازم انگلستان ہوئے۔ جہاں اکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری اعزاز کے ساتھ حاصل فرمائی۔ بعد انفراغ تعلیم وطن واپس ہوئے تو ابتدائی ایام میں علیگڈھ کے طلباء و اساتذہ نیز دیگر محبان تعلیم کو اپنی تعلیمی و ادبی معلومات سے آگاہ فرما کر محظوظ و ممنون فرمایا۔ آپ کا ابتدائی تقرر صوبہ متحدہ میں بتاریخ ۱۳ر خورداد ۱۳۱۶؁ف صدر مہتمی تعلیمات پر ہوا۔ آپ وہ پہلے ہندوستانی ہیں جن کا انتخاب انڈین ایجوکیشنل سروس کے لئے عمل میں آیا تھا، آپ کو برٹش گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کئے ابھی سال پانچ

سال بھی گزرنے نہ پائے تھے کہ حضور پرنور کو ایک رکن سلطنت کے فرزند کی یاد آئی اور حیدرآباد طلب فرما کر بلحاظ قابلیت مددگار پولیٹیکل سکریٹری کی خدمت پر آپ کا تقرر فرما دیا۔ نائب معتمدی فینانس اور معتمدی تعمیرات عامہ کے مناصب پر آپ ۱۰ ر شہریور ۱۳۲۵ف کو فائز ہوئے۔ نواب مسعود جنگ بہادر کارخاص پر جب انگلستان تشریف لے گئے تو تقریباً ۱۰ ماہ تک ان کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ انہی ایام میں صدارت کلیہ جامعہ عثمانیہ کی نہ صرف نگرانی فرمائی بلکہ چند روز منصرمانہ کارگزار بھی رہے۔ معتمدی سیاسیات پر آپ نے نائب معتمدی فینانس سے ۱۲ ر اسفندار ۱۳۲۹ف کو ترقی پائی اور بجز دو ماہ (۲۰) یوم کی مختصر مدت کے جبکہ آپ معتمد عدالت و کوتوالی و امور عامہ کے عہدہ جلیلہ پر منتقل فرمائے گئے تھے معتمدی سیاسیات پر کارفرما رہے۔ اور اس تمام مدت کو آپ نے سررشتہ سیاسیات کی ترقی و اصلاح میں صرف کیا۔ ۱۳۳۹ف میں آپ کی اعلیٰ خدمات اور خاندانی اعزاز کے لحاظ سے آپ کو صدرالمہامی سیاسیات کے منصب اعلیٰ پر فائز کیا گیا متعدد سرکاری کمیشنوں کے منجملہ کمیشن اضافہ ماہوارات میں آپکی شرکت سے جو فائدہ افراد متعلقہ کو پہونچا ہے اور آپ کے مفید مشورہ کا جو اثر ہوا ہے۔ اس کا اقرار خود ماہرین فینانس کو ہے۔ تقریباً اسی زمانہ میں آپ کو بارگاہ خسروی سے مہدی یار جنگ، خطاب مستطاب سرفراز ہوا۔

حضور شہزادہ ویلز کے دورہ کے موقع پر حضور پرنور نے مراسم پذیرائی بجالانے کے لئے جو کمیٹی مقرر فرمائی تھی اسکی معتمدی کے فرائض آپ ہی کے سپرد فرمائے تھے۔ آپ نے اپنے اس مفوضہ کام کو اس خوبی سے انجام دیا کہ ایک جانب بارگاہ خسروی سے اظہار خوشنودی فرمایا گیا تو دوسری طرف آپ کے شائستہ خدمات کا اعتراف خود شہزادہ ویلز نے ایک تمغہ عطا کرکے فرمایا۔ محکمہ سیاسیات کی

ہمہ گیر مصروفیتوں کے باوجود آپ ملک کی جہتی اور قومی تحریکات میں حصہ لینے سے قاصر نہیں رہتے اور خاصکر قومی تعلیم کا مسئلہ آپکی توجہات کا بہت کچھ شراکت دار ہے۔ آپکے فاضلانہ خطبات اور یادداشتیں اعلیٰ قابلیت کا نمونہ ہوتی ہیں جس کی روشن مثال حیدرآباد ایجوکیشنل کانفرنس کا خطبہ صدارت ہے جو ملک کے ماہرین تعلیم میں نہایت ہی قدر کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ آپ نہایت خوش خلق، ملنسار اور حلیم الطبع واقع ہوئے ہیں۔ اور اپنے فرائض کو خاموشی کے ساتھ انجام دینا پسند کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے اخلاق کی جو خوبی خاصکر نمایاں رہتی ہے وہ یہ کہ آپ نہایت ہی مخلص اور صاف گو واقع ہوئے ہیں۔ دنیا داری کے اخلاق سے لوگوں کو ایسی امیدیں نہیں دلاتے جن میں بعد کو انھیں مایوسی کا منہ دیکھنا پڑے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک صفت اعلیٰ آپ میں یہ ہے کہ جو امداد اور حسن سلوک کسی کے ساتھ آپ کر سکتے ہیں اس سے کبھی دریغ نہیں فرماتے۔ انہی صفات کی وجہ آپ ملک کے ہر طبقہ میں عزت و وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اسوقت آپ صدرالمہام تعلیمات وغیرہ ہیں۔ بوجہ رخصت نواب فخر یار جنگ بہادر صدرالمہامی فینانس کا کام بھی آپ کے اجلاس پر پیش ہو رہا ہے آپ اخلاق و مروت میں ضرب المثل لیاقت و دانائی میں یکتا مانے جاتے ہیں۔ پولیٹیکل افیرس میں بڑا تجربہ رکھتے ہیں۔ مدبر اور بڑے سیاسی حاکم ہیں۔ آپکا پتہ :- جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے

۲۹۵ مہر علی فاضل صاحب

(مروی ....) آپ صوبہ بمبئی کے ایک نامور اور باا‌ثر خاندان کے اعلیٰ تعلیم یافتہ رکن ہیں۔ آپ ۲۸ ہر اسفندار ۱۲۸۰ف کو بمقام

بمبئی پیدا ہوئے ۔ بمبئی کے درسگاہوں میں ابتدائی تعلیم حاصل فرمائی ۔ ازاں بعد تحصیل علم انجنیری کی طرف متوجہ ہوئے اور پونہ کالج سے ۔ ی، سی ، ای کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل فرمائی ۔ ۱۵ فروردی ۱۳۱۷ف کو بحیثیت اسسٹنٹ انجنیر درجہ اول بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے ۔ ۱۶ اسفندار ۱۳۲۳ف کو ۔ سپرنٹنڈنگ انجنیر بلدہ یکم آذر ۱۳۲۶ف کو ایگزیکٹیو انجنیر درجہ دوم نامد ہوا اور اسی حیثیت سے آپ بلدہ میں بھی کارگزار رہے ۔ ۴ اردی بہشت ۱۳۳۱ف کو ۔ آرکیٹیکٹ بلدہ کی خدمت پر فائز ہوئے ۔ ۸ تیر ۱۳۳۵ف کو آپ ناظم آبپاشی حلقہ شرقی ورنگل کی خدمت پر مامور ہوئے ۔ ۴ بہمن ۱۳۳۷ف کو ناظم آرائش بلدہ مقرر ہوئے ۔ جب ڈاکٹر حامد علی صاحب سابق کمشنر صفائی بلدہ وظیفۂ حسن خدمت پر علحدہ ہوئے تو آپ اپنے مفوضہ خدمات کے علاوہ کمشنر صفائی کے خدمات بھی انجام دیتے رہے ۔ یکم آذر ۱۳۴۵ف کو نظامت بلدیہ کی خدمت کا جائزہ آپ نے نواب زین یار جنگ بہادر کو دیا اور ہمہ تن آپ نظامت آرائش بلدہ کی خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہوگئے ۔ حسن تدبیر اور فرائض منصبی میں انہماک کی بدولت آپ کے بلدی خدمات کا مختلف عنوانات سے منجانب سرکار عالی اکثر اعتراف کیا گیا ۔ آپ نہایت ہی ہمدرد خلیق اور ملنسار حاکم ہیں ۔ شہر حیدرآباد کی روز افزوں آرائش و زیبائش بہت بڑی حد تک آپ کے حسن انتظام کی رہین منت ہے ۔ اعلیٰ اخلاقی صفات اور شریفانہ برتاؤ کے سبب حیدرآباد کے ہر طبقہ میں بے حد ہر دلعزیز ہیں ۔ آپ ایک مستعد، جفاکش ، دیانتدار ، ہوشیار ، ماہر فن بہی خواہ ملک ، خیر خواہ مالک ناظم ہیں ۔ خیرات و حسنات کے کام بدل کرتے ، صوم و صلوٰۃ اور امور شرعیہ کے پابند ہیں ۔ آپ کا پتہ ہے ۔ لکڑی کا پل سیف آباد حیدرآباد دکن ہے ۔

۲۹۵/۱

محبوب بیگم صاحبہ

(محترمہ ....) آپ محمد محبوب شریف صاحب سفیدار مرحوم کی دختر ہیں۔ آپ کی شادی ۱۳۲۱ھ میں نواب ولی الدین خاں ولایت جنگ ولی الدولہ مرحوم سے ہوئی۔ نواب صاحب مرحوم کو آپ کے بطن سے ایک صاحبزادی اور دو صاحبزادے (۱) نواب محمد محی الدین خاں بہادر (۲) نواب محمد رشید الدین خاں بہادر ہیں۔ صاحبزادۂ اول الذکر کے حالات تذکرہ ہذا کے ردیف (م) میں اور ثانی الذکر کے حالات ردیف (ر) میں درج ہیں۔ صاحبزادی صاحبہ کا نام شاہجہاں بیگم ہے۔ جو نواب ولی الدولہ مرحوم کی عین حیات ہی میں نواب محمد قیصر الدین خاں بہادر فرزند اکبر نواب محمد کریم الدین خاں شبیر بہادر بہادر جنگ بہادر سے بیاہی گئیں۔ بتاریخ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ آپ کے شوہر نواب ولی الدولہ مرحوم کا انتقال ارض بطحیٰ پر ہوگیا۔ اس وقت سے آپ پائیگاہ نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر سے اپنا حصہ پاتی ہیں۔ آپ طرز قدیم، صوم صلوٰۃ کی پابند، خوش خلق، ذی فہم، علمدوست اور پردہ نشین خاتون ہیں۔ آپ کا پتہ "وقار منزل" بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

۲۹۵/۲

محمد حسین صاحب عابدی

(مولوی میر ....) آپ میر عباس علی صاحب مرحوم کے فرزند، میر محمد حسین صاحب مرحوم کے پوترے اور میر سید علی صاحب ابن میر زین العابدین صاحب شیرازی (جن کے مورث وزارت ایران سے سرفراز تھے) کے پرپوتے اور حکیم مولوی سید علی صاحب اڈوکیٹ و رکن بلدیہ کے بڑے بھائی ہیں۔

آپ کے حقیقی جد میر محمد حسین صاحب نے شیراز سے حیدرآباد آکر یہیں قیام فرمایا اور یہیں نواب حسن منورخان منصور جنگ بہادر کی ہمشیرہ سے شادی کی اور ان کے بطن سے ان کو ایک فرزند میرزین العابدین تولد ہوئے۔ ان کے انتقال کے بعد میرزا علی اکبر ماژندرانی المعروف بہ مغل منشی صاحب کی پوتری سے شادی کی اور بعہد وزارت راجہ چندولعل آنجہانی و نواب تراب علیخاں سرسالار جنگ، شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم منصب و خدمت صدر تعلقداری سرکار عالی سے سرفراز تھے ان کے دو فرزند (۱) میر حیدر علیصاحب اور (۲) میر عباس علیصاحب اول الذکر لاولد فوت ہوئے اور ثانی الذکر کے خلف اکبر ہمارے صاحب تذکرہ ہیں جو ۱۲۹۵ھ میں پیدا ہوئے اور یہیں کی درسگاہوں میں اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم پائی اور بعد انفراغ تعلیم تحصیل علوم متذکرہ آپ کا رجحان وکالت کی جانب ہوا۔ چنانچہ ۱۳۱۱ف میں وکالت درجہ سوم زبان بعد جوازتش میں بدرجہ اعلی کامیابی حاصل فرمائی۔ اور ۱۳۱۱ف سے آج تک اپنے معزز پیشہ وکالت کو نہایت کامیابی و دیانتداری کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ آپ ہائیکورٹ کے ممتاز وکلا میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ کو منصبداری کا بھی اعزاز حاصل ہے۔ نیز ۱۳۲۹ھ میں زیارات مقدسہ عتبات عالیات کربلائے معلیٰ و مشہد مقدس وغیرہ اور ۱۳۵۳ھ میں زیارات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حج بیت اللہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ آپ کا پتہ: منڈی میر عالم حیدرآباد دکن ہے۔

۲۹۵/۳ محمد جعفر صاحب

(مولوی سید ....) آپ ڈاکٹر سید احمد صاحب مرحوم کے فرزند اور آقا مرزا زین العابدین صاحب شیرازی مرحوم سابق صوبہ دار گلبرگہ شریف کے

نواسے ہیں۔ ۱۵ آبان ۱۳۱۴ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم کا آغاز آپ کے والدین کے زیر نگرانی مدرسہ عالیہ سے ہوا اور اسی مدرسہ سے آپ نے مدراس میٹریکلیشن کا امتحان کامیاب فرماکر تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں شریک ہوکر بی ۔اے تک تعلیم حاصل فرمائی۔ آرٹ میں آپ کو اچھی دستگاہ حاصل ہے۔ طالب العلمی کے زمانہ میں آپ کی کھینچی ہوئی تصاویر (جو نمائشوں میں رکھی گئی تھیں) پر فرسٹ پرائز ملے۔ آپ آرٹ کے علاوہ دیگر فنون مثلاً نجاری وغیرہ میں بھی دخل رکھتے ہیں جب آپ کا رجحان طبیعت ملازمت سرکار عالی کی جانب ہوا تو ابتداءً آپ مدرس فارسی کی حیثیت سے مدرسہ عالیہ میں امرازادگان حیدرآباد کو فارسی کی تعلیم دیتے رہے۔ زاں بعد یکم امرداد ۱۳۴۲ف سے سٹی کالج میں بحیثیت مددگار پرنسپل اور لائبریرین کام کرنے لگے۔ لائبریرین کی تعلیم کے لئے اس دوران میں آپ کو مدراس جانا پڑا۔ جہاں آپ نے مدراس یونیورسٹی سے لائبریرین کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل فرمائی۔ اس کے چند سال بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے بحصول قرضہ سرکاری ۱۳۴۴ف میں انگلستان روانہ ہوئے اور لندن کی جامعہ سے فائن آرٹ کا ڈپلوما حاصل فرمایا۔ بوجہ اعلیٰ ذہانت و ذکاوت خداداد آپ نے تین سال کے کورس کو دو سال ہی میں ختم کرکے مضمون مجسمہ سازی میں یونیورسٹی پرائز حاصل فرمایا۔ دوران قیام انگلستان میں آپ نے متعدد فنون کا عملی تجربہ اور ان کے اصول تعلیم سے بھی واقفیت حاصل فرمائی۔ نیز صحافی۔ گلی ظروف سازی، لیتھوگرافی میٹل اور سونے چاندی کے کام میں اچھی مہارت حاصل فرماکر مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ ۱۶ آذر دی بہشت ۱۳۴۶ف کو حکومت سرکار عالی نے آپ کی لیاقت و قابلیت کے مدنظر انسپکٹر آف اسکولس (آرٹ اینڈ مینول ٹریننگ) کی جائداد قائم

فرماکر اس پر آپ کا تقرر فرمایا آپ نے اس سلسلہ میں جدید نصاب مرتب فرمایا۔ جو اپنی نوعیت میں ہندوستان کا پہلا نصاب ہے۔ تاریخ جائزہ سے آپ نے قریب قریب تمام اضلاع کا دورہ فرماکر وہاں کے مدارس میں اپنے خطبات توضیحی و تفہیمی سے اساتذہ کو مستفید فرمایا۔ آپ کی لیاقت و قابلیت اور استعداد ذاتی کو دیکھکر ہمیں یقین ہے کہ آپ بہت جلد سررشتہ تعلیمات کے کسی اعلیٰ عہدہ پر متفخر و ممتاز فرمائے جائیں گے۔ آپ کا پتہ جام باغ دار الشفا حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۵/۴)

محمد جعفر خاں صاحب

(ڈاکٹر نواب سید ....) آپ نواب میر شجاعت حسین خاں المخاطب بہ شاہ نواز خاں فتح یار جنگ سہام الدولہ شجاع الملک مرحوم کے فرزند دوم اور نواب میر اسد علی خاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں مرحوم کے نبیرہ ہیں۔ ۸ ربیع الاول ۱۳۱۴ھ کو بمقام کربلائے معلی پیدا ہوئے۔ ۷ برس کی عمر تک آپ اپنی پردادی (والدہ ماجدہ نواب خانخاناں بہادر مرحوم و مغفور) کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی ان کے انتقال کے بعد آپ کے دادا نے تعلیم و تربیت اپنی نگرانی میں لینے کی غرض سے کربلائے معلی سے بلا لیا آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ اعزہ سے ہوا۔ بعد ازاں تکمیل درس کے لیے نظام کالج اور جامعہ عثمانیہ میں شریک ہو کر تعلیم حاصل کی آپ کے تعلیمی ذوق و شوق اور محنت کو دیکھکر آپ کے جد امجد نے تعلیم اعلیٰ کی غرض سے آپ کو یورپ روانہ کیا جہاں آپ نے اپنی زندگی کے دس سال برلن پایہ تخت جرمنی میں حصول علم میں گزارے اور زرعی یونیورسٹی برلن سے زرعی کی ڈگری حاصل فرماکر سنہ ۱۹۳۲ء میں وطن واپس ہوئے۔ جس پر آپ کے جد امجد کو بڑی خوشی ہوئی۔ آپ اپنے

شفیق جد کے بھی سایہ عاطفت سے بتاریخ ۲ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ محروم ہوگئے۔
آپ کو آپ کے عم محترم نواب کمال یار جنگ بہادر کی اسٹیٹ سے حصہ ملتا ہے
آپ بعہدہ زرعی افیسر سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور اپنے فرائض
منصبی کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ اردو
فارسی، انگریزی اور جرمنی زبان میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ نہایت لائق، ہوشیار
اور صاحب اخلاق و ذی مروت نواب ہیں۔ آپ کی شادی نواب محمد ابوالحسن
خاں شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوئی۔ جن کے بطن
سے آپ کو ۱۳۵۲ھ میں ایک فرزند تولد ہوا جس کا نام دادا کے نام پر میر اسد علی
خان رکھا گیا۔ آپ کے دوسرے صاحبزادے کا نام والد کے نام پر میر لیاقت
حسین خان رکھا گیا آپ (صاحب تذکرہ) کو سوسائٹی میں وقعت اور سماج میں
عزت حاصل ہے۔ آپ کا پتہ :- حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۵)

مانک پرشاد صاحب ترویدی (رائے ....) آپ نند لعل

ترویدی کے فرزند ہیں۔ بمقام بھاترہ ضلع بیدر ۱۳۰۶ف میں پیدا ہوئے آپ کی تعلیم
و تربیت بمقام بلدہ آپ کے نانا رائے رتن لعل صاحب محاسب پائیگاہ کے زیر
نگرانی ہوئی امتحان صدر محاسبی میں کامیاب اور امتحان جوڈیشل میں بدرجہ اعلیٰ فارغ
ہیں۔ بحیثیت وکیل درجہ اول کچھ دنوں پریکٹس بھی کی ہے ابتداءً علاقہ پائیگاہ
میں ایک اہلکاری کی جگہ ملی تھی۔ لیکن آپ کے نانا کے ہدایت کے مطابق راجہ
سر اوربھا جیونت بہادر کے علاقہ کی ملازمت قبول کرلی۔ بہت جلد ترقی کرکے
منتظم پیشی کے حیثیت سے بحسن و خوبی فرائض انجام دینے لگے من بعد اسی زمانہ میں

جب کہ بوجہ خرابی انتظامات مال تحصیلداری ہوم پر کسی موزوں شخص کا تقرر کر کے
اطلاع دینے پیشگاہ سرکار سے راجہ صاحب کو حکم ہوا تو آپ کو خدمت تحصیلداری
پر ترقی کے ساتھ بھیجا گیا وہاں جانے کے بعد آپ نے جلد انتظامات کو اچھے پیمانے
پر لا لیا اور نہایت جانفشانی سے بارہ سال تک اس خدمت کو انجام دیتے
رہے ۔ درمیان میں کئی دفعہ علاوہ مالی کام کے بحیثیت منصف منصرمانہ طور پر عدالتی
کام کرنے کا بھی موقع ملا ۔ بوجہ انتقال راجہ صاحب جب اسٹیٹ ہوم زیر نگرانی
سرکار آیا تو دورہ کرنے کے بعد اعلیٰ عہدہ داران خالصہ نے آپ کے کام کو
بنظر پسندیدگی ملاحظہ فرمایا اور ترقی کے ساتھ بحیثیت ناظم عدالت کلیانی پر تبدل
کی گیا ۔ وہاں سے عدالت سیتاپور پر تبادلہ کر کے بحیثیت ڈویژنل افسر کورٹ
عدالتی فرائض کے علاوہ مالی کام بھی تفویض کیا گیا ۔ اس کے بعد جب نواب
سید محمد جلال الدین حسین خاں صاحب (والی اسٹیٹ کلیانی) کے لئے کسی تجربہ کار
و قابل مشیر کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ تو منجملہ متعدد عہدہ داران علاقہ خالصہ
و کورٹ آف وارڈز آپ کا انتخاب ہوا ۔ آپ کو احسن طور پر انجام دیتے رہنے
میں بعد اسٹیٹ امر چندہ کے استدعا پر تبرعاً اور کنٹرولی پوزیشن و اضافہ آپ کے
خدمات سمستان کو دئیے گئے ۔ کچھ دنوں صرف بحیثیت ناظم عدالت کام انجام
دیتے رہے بعد میں جب تحریک والی سمستان و تصفیہ کورٹ و منظوری سرکار
کار عدالتی کے سوا بحیثیت تعلقدار مالی فرائض بھی آپ سے متعلق کئے گئے
جہاں اسوقت تک آپ مشیر کا فرائض انجام دے رہے ہیں آپ ایک
طرف تو اسٹیٹ کی آمدنی میں جائز طور پر توفیر وغیرہ کے ذریعہ فینانشل حالت
کو درست کرنے کی سعی فرماتے ہیں تو دوسری طرف نظم و نسق کو درست کر کے
رعایا کی دادرسی رفاہ عامہ کے کاموں کو انجام دیتے ہوئے رعایا کی بہبودی

میں منہمک رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے دور میں اسٹیٹ بھوم کی آمدنی سابق سے
بڑھ گئی۔ چیتاپور کے جدید معدن سنگ سیلو کے مسئلہ میں آپ کی خاص دلچسپی سے
ہزارہا روپیوں کا اضافہ ہوا۔ نہر و تالاب کی درستی، افتادہ آراضیات کے
کثیر رقبہ کی لاونی جنگلات وغیرہ میں ترقی کرکے سمستان امرچنتہ کے مالیہ میں
معتد بہ افزائش کی صورت پیدا کی۔ اسیطرح جاگیرات میں غریب رعایا و پرظلم
کے متعلق جو عام شکایات رہتے ہیں ان پر توجہ کرکے ہر مقام پر اُن کا قلع قمع
کیا بھوم و امرچنتہ میں متفرق دیہات کے مدارس اور ان کے اسٹاف میں کافی
اضافہ کرکے اور کلیانی و چیتاپور کے مدارس میں جماعتوں کی توسیع وغیرہ کی کوشش
سے ذکور و اناث کے لئے خصوصاً غریب و نادار طبقہ کو زیور علم سے آراستہ کرنے
کے لئے اور صنعت و حرفت و زراعت کا کام سکھانے کا انتظام کیا۔ سڑکوں
ریلوں و مسافرخانہ جات و ضروری عمارات مدارس وغیرہ کی تعمیر کرائی۔ بھوم
کے ویران کھنڈرات جو چپل سینڈ سے گھرے ہوئے تھے ان کو آبادی میں
منتقل کرایا۔ آتما کور مستقر سمستان امرچنتہ کو جو ایک معمولی قریہ کی حیثیت میں
تھا اس کی آبادی میں کافی توسیع کرکے اور جابجا سڑکیں وغیرہ نکال کر شہری
نمونہ پر لالیا۔ آب نوشی کے دیرینہ تکالیف کو رفع کرنے کے لئے علاقہ بھوم
و امرچنتہ میں متعدد باولیاں تیار کرائیں۔ اسٹیشن واڑی علاقہ چیتاپور کے لئے
بھی خاص کوشش کی گئی تھی لیکن تبادلہ کی وجہ سے تکمیل کی نوبت نہیں آئی بھوم
و امرچنتہ کے ہفتہ واری بازاروں کی توسیع و ترقی سے اور کارخانہ جات کے
قیام میں سہولت پیدا کرکے تجارت میں لاکھوں روپیوں کا اضافہ کرایا علاقہ
امرچنتہ کی جاتراؤں و چیتاپور وغیرہ کے اعراس کے مواقع پر سررشتہ
صنعت و حرفت، زراعت، علاج حیوانات علاقہ سرکار عالی کی امداد سے اور دوسرے

انتظامات سلیقہ کے ساتھ کر کے زائرین، تجار و گاہک کیلئے سہولتیں پیدا کیں۔ علاقہ بھوم میں جہاں ہیضہ کثرت سے پھوٹ پڑتا ہے اور چیتاپور میں جہاں طاعون سے صدہا جانیں نذر اجل ہو رہی تھیں فراہمی ادویہ و بانس بٹیوں وغیرہ کی مدد سے ہر قسم کے ضروری انتظامات کر کے رعایا کی ممکنہ امداد کی گئی، ان کاموں کی یاد ہر دو علاقہ جات میں تازہ ہے اور بہت دنوں تک رہیگی، بد ہنگامی کے زمانہ میں علاقہ امرچنتہ کی رعایا کیلئے ہزارہا روپیوں کا کام اسٹیٹ اور رعایا کیطرف سے دلاکر اور دوسری ممکنہ مدد دیکر آنکی حالت سنبھالی گئی جسکی وجہ سے اس مقام پر مثل اطراف و اکناف بجینی کا نام و نشان نہ تھا ہر مذہب و ملت کے یتیم بچوں اور بیکس و بے وسیلہ معذورین کیلئے یتیم خانہ اور بیت المعذورین بھی امرچنتہ میں دو سال سے قایم ہیں اور پست اقوام کیلئے آب نوشی، روشنی، جدید راستہ جات نکالکر حفظان صحت کے اصول پر جدید مکانات کے لئے جگہ اور قرضہ جات وغیرہ دے کر نئی آبادی قائم کرائی، اُن کی تعلیم کیلئے بھی خاص مدرسہ کھولنے کے سوا ہنر سکھا کر حصول روزی کے قابل بنایا جا رہا ہے۔ غرضکہ اور بہت سارے امور اسی قسم کے ہیں جو انواع و اقسام کے دشواریوں کے باوجود آپکی دلچسپی کا خاص مشغلہ ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ امور مندرجہ کی تکمیل تاآنکہ ارباب مقتدر و والیان اسٹیٹ کی منظوری کا شرف حاصل نہ ہو ہرگز انجام نہیں پا سکتے جسکے لئے والیان اسٹیٹ ہائے مذکور و اعلیٰ حکام متعلقہ لائق مبارکباد ہیں لیکن آپ اپنی فطری ذہانت و معاملہ فہمی، تدبر و دیانت کی وجہ سے مختلف شعبوں کے مشکل کاموں کو نہایت سہولت سے انجام دینے کا چونکہ سلیقہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ منظوری وغیرہ کے مراتب جلد طے ہو کر اچھے خیالات کو عملی صورت میں لایا جاسکا۔ آپ کے فیصلہ جات بھی مدلل اور اکثر عدالتہائے اپل سے بحال رہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جہاں ایکطرف والیان اسٹیٹ و اعلیٰ حکام آپ کے کام سے خوش و مطمئن رہے وہاں اسٹیٹ کی رعایا میں بھی آپ بہت ہردلعزیز ہیں۔ فرایض ملازمت عام رفاہی کاموں سے آپ کو خاص دلچسپی ہے چنانچہ مریضان دق کی سہولت و آسایش کے لئے اور ایسی ہی مختلف امور میں آپنے بہت کوشش کی ہے۔ صاحب موصوف کا مستقر آمنا کور علاقہ سمستان امرچنتہ ہے جو ضلع محبوبنگر میں واقع ہے۔ حیدرآباد دکن کا پتہ :- ہرتی باؤلی ہے۔

اگر آپ کے نام کا سر حرف (ن) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ اپنی لائف درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار۔ حاکم، وکیل، حکیم، ڈاکٹر یا شاعر ہوں تفصیلات کے لیے مخاطب فرمائیے دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ حیدرآباد دکن

(۲۹۶)

نارائن پرشاد بہادر، راجہ ... آپ حیدرآباد دکن کے ایک معزز، ممتاز، قدیم اور اولوالعزم خاندان کے ایک تعلیم یافتہ رکن ہیں جو خاندان کہ مملکت دکن میں ہر دلعزیز رہا ہے۔ آپ کی تعلیم و ترتیب نہایت اعلیٰ پیمانہ پر نظام کالج میں ہوئی۔ آپ اردو فارسی اور انگریزی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ آپ کی تحریر و تقریر نہایت شستہ ہوا کرتی ہے آپ کا ابتدائی تقرر نظامت نظم جمعیت کی مددگاری پر ہوا۔ زاں بعد آپ کو مددگاری نظامت امور مذہبی پر اٹھا لیا گیا۔ ۳۰ فروری ۱۳۴۷ف کو آپنے جائزہ حاصل فرمایا اور اپنی حسن کارگذاری سے خود کو اس خدمت کا اہل ثابت کر دکھایا۔ ۱۳۴۸ف میں آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسوقت آپ مستقل مددگار ناظم امور مذہبی سرکار عالی ہیں اپنی مفوضہ خدمت کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیتے ہیں۔ تعصب آپ میں نام کو نہیں۔ ہر انسان کو انسان ہونیکی حیثیت سے دیکھتے نہ کہ باعتبار مذہب۔ آپ کی بے تعصبی لایق صد ستایش و قابل تقلید ہے۔ خاندانی روایات کے حامل اور وسیع التجربہ حاکم ہیں۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی ذات شاہانہ سے آپ کو قلبی عقیدت ہے۔ ملک اور مالک کی خیر خواہی کو اپنا شعار سمجھتے ہیں۔ بہ پیشگاہ حضرت اقدس و اعلیٰ

سے "راجہ بہادر" کے خطاب مستطاب سے سرفراز ہیں۔ ڈیوڑھی دربار کی عزت اور سماج میں آپ کی وقعت ہے آپ کا حلقہ اثر نہایت وسیع اور اخلاق میں بے مثل و نظیر راجہ ہیں۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۷)

ناصر الدین احمد صاحب (مولوی .....) آپ نواب رفعت یار جنگ ثانی مرحوم کے فرزند دوم ہیں۔ سنہ ۱۹۱۱ء میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد ہی کی زیر نگرانی لایق و فایق اساتذہ سے السنہ مشرقیہ کی تعلیم حاصل فرمائی بوجہ ذہانت و ذکاوت آپ بہت جلد دینی و دنیوی تعلیم سے بہرہ مند ہو گئے۔ انگریزی تعلیم کے لئے سٹی کالج میں شریک ہوئے اور یہاں یف۔ اے تک تعلیم حاصل کی۔ آپ ہر امتحان کو امتیاز کے ساتھ کامیاب کر کے وظائف امتیازی سے مستفید ہوتے رہے انٹرمیڈیٹ کی کامیابی کے بعد آپنے جامعہ عثمانیہ میں شریک ہو کر بی۔ اے کی ڈگری حاصل فرمائی۔ عربی، اردو، فارسی اور دینیات کے علاوہ ادب انگریزی پر آپ کو کافی عبور حاصل ہے۔ جنرل معلومات آپ کے نہایت وسیع ہیں انگریز پروفیسر صاحب ہمیشہ آپ کی انگریزی قابلیت کو دیکھکر اظہار خوشنودی فرماتے رہے آپ کلیہ عثمانیہ کے بزم تاریخ کے صدر تھے۔ علمی ذوق و شوق کے ساتھ ساتھ آپ کو تفریحی ذوق بھی رہا ہے۔ اکثر کھیلوں میں آپ کو اچھی مشق حاصل ہے عثمانیہ کالج ٹینس کلب کے سکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔ سیول سرویس ٹورنمنٹ کی ابتدا آپ ہی کی کوشش اور توجہ سے ہوئی مختلف انجمن اور کلب کے امور انتظامی سے آپ کو گہرا تعلق رہا اسکے علاوہ آپ کو اسپورٹس اور فنون سپہ گری کی بھی تعلیم دی گئی۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں حیدرآباد سیول سروسیز کے امتحان مقابلہ میں کامیاب ہو کر ایک سال کی ٹریننگ

حاصل فرمائی چند نمبرات کی کمی کی وجہہ جونیر سرویس کے مستحق قرار پائے ۔۳ خورداد ۱۳۲۵ف کو بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے تعلقہ مریال گوڑہ میں آپ کا ہمدردانہ طریق حکومت اور عاجلانہ انصاف یادگار رہیگا آرایش و توسیع آبادی لوکلفنڈ اور تنظیم دیہی سے آپ کی دلچسپی کے عملی نمونے موجود ہیں مختصر زمانہ ملازمت میں متعدد دفعہ آپ نے اپنے حسن کارگزاری اور محنت و دیانت سے جو بڑے عہدہ داروں کی خوشنودی حاصل فرمائی عمارات دفاتر متعدین کی بڑی اسکیم میں صیغہ معاوضہ پر ایک قابل عہدہ دار مال کی ضرورت محسوس ہوی تو نظر انتخاب آپ پر پڑی چنانچہ آپ بحیثیت مددگار تعلقدار باغات کارگزار ہیں اور الوسترابیہ کی مصداق تمام خوبیوں کے حامل ہیں ۔ آپکا پتہ رفعت منزل سوماجی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۲۹۸)

ناصر نواز الدولہ بہادر نواب ...... اُمرائے حیدرآباد دکن میں آپ کو خاص امتیاز حاصل ہے ۔ ملک و مالک کی بہی خواہی آپ کا طرۂ امتیاز ہے آپ کا اصلی نام محمد معین الدین خاں ہے ۔ آپ نواب محمد شرف الدین خاں مرحوم کے خلف الصدق اور یار خان جمعدار مرحوم کے پوتے ہیں آپ کے دادا حکومت سرکار عالی میں عہدۂ جمعداری سے سرفراز تھے ۔ آپ کا بلدہ حیدرآباد کے معززین میں شمار تھا ۔ انکی صاحبزادی (ہماری صاحب تذکرہ کی پھوپی) نواب سالم علی خاں خاں بہادر جنگ لایق الدولہ غالب الملک مرحوم سے منسوب تھیں ۔ نواب غالب الملک مرحوم کو اولاد نہ ہونے کی وجہہ سے اپنے برادر نسبتی کے فرزند یعنے ہمارے صاحب تذکرہ نواب محمد معین الدین خان ناصر نواز جنگ ناصر نواز الدولہ بہادر کو آغوشی میں لیکر اپنا پسر خواندہ کیا ۔ غرض آپ نے اپنے پھوپا کے زیر سایہ اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم و تربیت حاصل

فرمائی جو آپ جیسے امرار کے شایان شان ہو۔ جب نواب غالب الملک مرحوم کو
بارگاہ حضرت غفراں مکاںؒ میں باریابی کا شرف حاصل ہوا تو آپ کو بھی پیشگاہ
حضرت غفران مکاںؒ میں پیش فرمایا۔ چنانچہ منظور نظر خاقانی ہو کر مدام حضوری بارگاہ
فلک اشتباہ کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔ بعد ازآں براحم خسروانہ حضرت غفرانمکاںؒ
نے آپ کو اڈی کانگی کی خدمت سے سرفرازی بخشی۔ بتاریخ ۹ تیر سنہ ۱۳۱۴ ف جب
نواب غالب الملک مرحوم نے انتقال کیا تو بموجب منشور شاہی انکی جائداد منقولہ وغیر
منقولہ پر محکمۂ کوتوالی اور معاش عطیہ شاہی پر تعلقدار صاحبان اضلاع اور کارخانہ
جمعیت پر نظم جمعیت سرکار عالی کی نگرانی قایم ہوئی۔ اور بعد چھ ماہ کے بارگاہ خسروی
سے فرمان مبارک شرف صدور لایا کہ

"مرحوم غالب الملک کا قرضہ ادا کر دیا جائے مرحوم نے جو جو ملک املاک"
"جن جن کو دیدی ہیں ان کو دیدی جائے۔ دعویداروں کو حکم دیا جائے"
"وہ آپس میں صلح کریں اگر صلح نامہ داخل ہو تو بموجب صلح نامہ متروکہ"
"تقسیم کر دیا جائے اگر مدت معینہ کے اندر صلح نامہ داخل نہو تو عدالت"
"میں رجوع ہو کر اپنے اپنے حق کی ڈگری حاصل کرنیکی ہدایت کیجائے ورنہ"
"بعد مرور مدت معینہ ملک املاک داخل سرکار کر لیجائے۔ سر دست"
"جائیداد زیر نگرانی سرکار رہے۔ جاگیر موضع کوہیڑہ نواب ناصر نواز الدولہ"
"کے نام اور جاگیر موضع اناج پور نواب افضل نواز جنگ کے نام اور"
"جاگیر رستم پیٹھ ناصر الدین کے نام تاحیات بحال کیجائے اور جاگیر موضع کوڑنگل"
"شریک خالصہ کر لی جائے جمعیت و لوازمہ اعزازی وغیرہ نواب ناصر نواز الدولہ بہادر"
"اور نواب افضل نواز جنگ کی آوردگی میں مشترکہ طور پر دیدیا جائے"
"اور تنخواہ مرحوم سے پانسو روپیہ نواب ناصر نواز الدولہ کے نام اور پانسو"

"روپیہ نواب افضل نواز جنگ کے نام اجرا کئے جائیں۔ امتیازی"
"مسلحداریاں داخل سرکار کر لیجائیں"۔
آپ اس کے قبل سے جمعیت عروب و جوش رکاب سعادت کی آوردگی سے
سرفراز تھے جمعیت آوردہ غالب الملک مرحوم سے سرفرازی کے بعد اس آوردہ
کا نام آوردہ مشترکہ نواب ناصر نواز الدولہ بہادر و نواب افضل نواز جنگ بہادر قرار
پایا۔ اور اسی نام سے کاغذات سرکاری میں عمل ہوتا رہا۔ آپ اور نواب افضل نواز جنگ
مرحوم جمعیت مشترکہ کا کام بالاتفاق کرتے رہے و نیز سواری لنگر مبارک میں دونوں
ایک ہی عماری میں بیٹھکر جمعیت و لوازمہ اعزازی کے ساتھ جلوس میں شریک ہوتے
تھے۔ ۲۱ مردے ۱۳۲۷ف کو نواب افضل نواز جنگ مرحوم کا انتقال ہو گیا۔ اس وقت
سے آپ آوردہ کا کام تنہا انجام دے رہے ہیں اور بحیثیت شریک و سہیم منظورہ حضرت
اقدس و اعلیٰ جملہ لوازمات عطیہ شاہی و ماہوارات سے برضامندی بیوہ نواب
افضل نواز جنگ مرحوم (بشرط پرورشی) تنہا مستفید ہو رہے ہیں۔
۱۳۱۶ف میں بتقریب جشن سالگرہ حضرت غفران مکانؒ خانی و بہادری و خطابات
مستطاب ناصر نواز جنگ ناصر نواز الدولہ او منصب سہ ہزاری دو ہزار سوار علم و
نقارہ سے سرفرازی پائے۔ آپ کی لیاقت علمی قابلیت ذاتی اور جودت طبع کی وجہ
حضرت غفران مکانؒ نے بنوازش شاہانہ آپ کو ۱۳۲۱ف میں مہتمی کارخانہ جات
مثلاً فیل خانہ شتر خانہ نقارخانہ وغیرہ کے عہدہ سے سرفرازی بخشی۔ سیر و شکار سفر و حضر
میں ہمرکاب حضرت غفران مکانؒ رہنے کا آپ کو شرف حاصل تھا۔ ۱۳۳۰ھ میں
بموقع سفر دہلی بغرض شرکت دربار قیصری آپ حضرت غفران مکانؒ کے ہمرکاب تھے
حضور پرنور خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کے بھی اے۔ ڈی۔ سی اور سفر و حضر میں ہمرکاب رہنے کا
آپ کو فخر حاصل ہے آپ بھی مثل دیگر امراء کے لایق و فایق جامہ زیبا و جیہہ بخیر سیر چشم

فیاض اور رحمدل نواب ہیں۔ شجاعت و مردانگی آپ کے چہرے سے عیاں اور فراست و دانائی بشرہ سے نمایاں ہے جو جو خوبیاں ایک امیر میں ہونی چاہئیں وہ سب کے سب بدرجہ اتم آپ میں موجود ہیں۔ آپ حیدرآباد کے اُن اولوالعزم امرأ سے ہیں جن کی ذات پر حیدرآباد کا بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔

آپ کی شادی نواب سکندر نواز جنگ مرحوم کی نواسی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو پانچ صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ آپ کے پانچوں صاحبزادے اپنے اعلیٰ التعلیم یافتہ والدین کے زیر سایہ ولایت میں اعلیٰ تعلیم پا رہے ہیں اور الولد سرلابیہ کے مصداق بزرگوں کا ادب اور اپنے خردوں سے بعزت پیش آتے ہیں۔ اُمید قوی ہے کہ صاحبزادے اپنے شفیق والدین کے زیر سایہ اعلیٰ التعلیم حاصل کرکے اپنے اب وجد کی طرح ملک اور مالک کے لئے اہم خدمات انجام دیں گے۔ آپ اپنے ہونہار صاحبزادوں پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۲۹۹)

ناظر الحسن صاحب ہوشؔ بلگرامی (مولوی سید......) آپ بلگرام کے ایک معزز اور ممتاز خاندان کے معزز اور ممتاز رکن ہیں۔ آپ کی ولادت ۲ امرداد ۱۳۰۹ف کو ہوئی مختلف مقامات کے مشہور و معروف مدارس میں آپ نے تعلیم حاصل فرمائی۔ آپ کی تعلیم کا انحصار زیادہ تر ذوق مطالعہ اور شوق کتب بینی پر تھا۔ گو آپ کسی جامعہ کی ڈگری نہیں رکھتے لیکن آپ کی اعلیٰ قابلیت ایسی ہے کہ کسی جامعہ کی ڈگری اس کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ آپ کی اردو زبان کے متعلق ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے کیونکہ آپ کی مادری زبان ہے البتہ عربی اور فارسی کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان ہر دو زبانوں میں آپ کی بہت اچھی قابلیت ہے آپ کی تحریر و تقریر مثل اہل

زبان کے ہوا کرتی ہے اگر یہ کہا جائے کہ آپ السنہ مشرقیہ پر کامل عبور رکھتے ہیں تو بیجا نہ ہوگا۔ کیونکہ آپ کا تعلق بلگرام سے ہے جو صاحبان علم وفضل کی کان ہے اور تمامی ہندوستان میں بلحاظ علم ودانش ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور جس سرزمین پر بڑے بڑے عالم و فاضل گذرے اور اسوقت موجود بھی ہیں۔ آپ کا ابتدائی دور دنیائے صحافت میں گذرا حیدرآباد دکن میں رسالہ ذخیرہ آپ کے زیرادارت عرصہ دراز تک نہایت کامیابی کے ساتھ جاری تھا اس کے ذریعہ آپ نے حیدرآباد دکن کی تعلیم یافتہ اور اعلی سوسائٹی میں بہت جلد رسوخ پیدا کرلیا آپ کے مقالے ادبی نقطہ نظر سے گراں قدر اور آپ کے اشعار آبدار ہوا کرتے ہیں۔ اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت سے خود کو بام اوج پر پہنچایا اور تقرب ملازمان بارگاہ سلطان العلوم شہریار دکن برار خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ کا شرف حاصل فرمایا توجہ شاہانہ کا آپ پر مبذول ہونا ہی تھا کہ آپ بحیثیت گزیٹڈ عہدہ دار ۲۵ ۔ آذر ۱۳۳۶ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور انسپکٹر سیونگ بنک بلدہ کا عہدہ آپ کے تفویض ہوا۔ ۱۶ ۔ اردی بہشت ۱۳۳۵ف کو مہتمم ٹپہ اورنگ آباد ہوئے مگر نظامت ٹپہ ہی پر متعین رہے۔ ۲۰ ۔ مردے ۱۳۴۳ف کو مددگار معتمدی فوج سرکار عالی کی خدمت پر ترقی پائے۔ اور اسوقت بھی آپ اسی خدمت پر مامور و کارگزار ہیں۔ آپ کی کامل توجہ اپنے فرائض منصبی کی جانب مائل ہے۔ آپ بنی نوع انسان کے خاص ہمدرد، دلسوز، ممد و معاون، شگفتہ مزاج، عالی حوصلہ، بلند ہمت، ذی شرافت اور فرض شناس حاکم ہیں۔ باوجود تقرب سلطانی اور باقتدار و ذی اثر حاکم ہونیکے غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ ایک عالم ہونیکے لحاظ سے علمی سرپرستیوں کی توقع آپ سے جس قدر بھی کیجائے کم ہے آپ وقت کی بہت قدر کرتے ہیں۔ کوئی لمحہ بیکار ضائع ہونے نہیں دیتے۔ وعدہ کے سچے اور بات کے پکے اور قلم کے دھنی ہیں۔ اپنے ہالک کی مزاج

دانی کا جو جوہر آپ میں ہے وہ سب سے زیادہ لائق ستایش ہے آپ ایک پابند صوم وصلوٰۃ متشرع اور بے لوث حاکم ہیں۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۰)

ناظر یار جنگ بہادر (ڈاکٹر نواب ......) آپ مولوی نظام الدین حسن صاحب

سابق رکن عدالت العالیہ سرکار عالی و ڈپٹی کمشنر صوبہ برار کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپ کے دادا مولوی محمد حسن صاحب بھی سرکار عالی کی عدالت العالیہ کے رکن رہ کر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے تھے۔ مولوی نظام الدین حسن صاحب اُن وحید عصر حضرات میں تھے جن کے معاملات کی صفائی اصول کی پابندی اور احساس فرائض کی نظیر اب موجودہ زمانے میں بہت کم نظر آتی ہے ایسے بااُصول باپ کے سایۂ عاطفت میں اعلیٰ تعلیم کے رفیع ترین منازل طے کرنے کے بعد آپ کی دیانت داری اور فرض شناسی کے احساسات کی بدرجۂ غایت تکمیل ہوگئی ۔۔۔ ۱۲ امرداد ی بہشت ۱۲۹۱ف کو آپ اپنے آبائی وطن نیوتنی ضلع اناؤ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی مکتبی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد علی گڈھ تشریف لے گئے جہاں اپنی طالب العلمی کے کئی خوش گوار سال آپ نے گذارے اور ۱۹۰۴ء میں بی۔ اے کی ڈگری وہاں سے حاصل کر کے انگلستان تشریف لے گئے۔ اور کیمرج لندن اور ڈبلن میں رہکر ایم۔ اے ایل ایل۔ ڈی کی ممتاز ڈگریاں حاصل کیں۔ انگلستان سے واپس آکر لکھنؤ میں پراکٹس شروع کی اور تھوڑی ہی مدت میں کافی نام و نمود پیدا کر لیا۔ ۲۲ ہر دی ۱۳۲۸ف کو آپ بہ تعمیل فرمان خسروی ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ اسی حیثیت سے آپنے صوبہ میدک اور صوبہ گلبرگہ میں خدمات انجام دیں۔ اور نمایاں حسن کارگزاری کے صلہ میں نواب

ناظر یار جنگ بہادر کا خطاب بارگاہ خسروی سے حاصل کیا۔ ۱۲ اسفندار ۱۳۳۵ف کو آپ منصرم رکن عدالت عالیہ کے منصب جلیلہ پر فائز کیے گئے۔ ۶ آذر ۱۳۴۱ف کو آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسوقت سے آپ رکنیت عدالت العالیہ کے اہم خدمات نہایت قابلیت سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ حسن اخلاق اور ہمدردی کا مجسمہ ہیں۔ قومی خدمت کا شوق آپ کو ہمیشہ سے رہا ہے۔ جس سے آپ حیدرآباد کی جہتی زندگی کو بہت کچھ نفع پہنچا رہے ہیں۔ آپ ایک زبردست مقرر ہیں اکثر عام جلسوں میں اپنے فصیح و بلیغ خطبات سے لوگوں کو مستفیض فرماتے رہے ہیں۔ آپ صیغہ عدالت کے بڑے ماہر اور تجربہ کار حاکم ہیں۔ اہل مقدمات ہوں یا وکلاء ہر کسی سے نہایت اخلاق اور دلجوئی تشفی بخش و تسکین آمیز کلمات سے پیش آتے ہیں۔ جس سے ہر ایک آپ کے حسن اخلاق کا مداح ہے۔ آپ کی معدلت پروری کی نظیر نہیں۔ حیدرآباد میں کوئی ایسا نہیں ہے جو آپ سے واقف نہ ہو۔ غرض آپ ان اعلیٰ خوبیوں کے حامل ہیں۔ جو ایک عدل گستر اور منصف مزاج میں ہونی چاہئیے۔ آپ کا پتہ حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۰)

نثار یار جنگ بہادر (نواب .....) آپ کا نام نثار احمد ہے۔ آپ سید قاسم علی صاحب مرحوم کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنے آبائی وطن علی گڈھ محلہ بالائی قلعہ میں ۲۴ آبان ۱۲۹۲ف کو پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل فرمائی۔ لیکن اس کی تکمیل کے قبل ہی آپکے والد کا سایہ عاطفت آپ کے سر سے اٹھ گیا اور آپ کو تعلیم ترک کر کے گھر سے باہر نکلنا پڑا۔ مختلف مقامات کے دورہ کے بعد آپ ۱۳۰۹ف میں حیدرآباد آکر علاقہ صرف خاص مبارک میں ملازم ہوگئے۔ جس کی

ترقی کرتے کرتے آپ میر منشی کوتوالی اور پھر صیغہ دار نظامت کوتوالی کے عہدہ تک پہنچے تھے کہ ملازمت سے استعفا دیکر گتہ داری کا کام شروع کر دیا۔ چار سال کے بعد پھر آپ نے علاقہ صرف خاص مبارک میں صیغہ داری انگریزی کی خدمت قبول کر لی لیکن سال بھر بعد اس سے بھی مستعفی ہو کر پھر گتہ داری کا کام شروع کر دیا ۱۴ اسفندار ۱۳۲۶ف کو آپکو سررشتہ داری کبنٹ کونسل کی جگہ ملی اور اب کی مرتبہ آپ نے یکسوئی کے ساتھ ملازمت کا تہیہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس عہدہ سے ترقی کر کے آپ دفتر صدارت عظمیٰ میں رجسٹرار اور بعد ازآن مددگار ہو گئے ۱۳۳۱ف میں آپ کا تبادلہ اول مددگاری معتمدی سیاسیات پر ہوا اور چھ ماہ بعد آپ مددگار معتمد مال کے عہدہ پر منتقل ہو گئے۔ آپ امتحان عہدہ داران مال میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب مالی اور انتظامی امور میں کافی تجربہ اور مہارت رکھتے ہیں ۱۶ ماہ تیر ۱۳۳۲ف کو آپ کو دوم تعلقداری ضلع رائچور کی خدمت پر مقرر کیا گیا۔ جس سے ترقی کر کے آپ ۲۶ تیر ۱۳۳۳ف کو اول تعلقدار ضلع بیدر ہو گئے اور مختلف اضلاع میں اسی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ بتقریب سالگرہ حضرت اقدس و اعلیٰ ۱۳۴۶ف کو آپ خطاب مستطاب نواب نثار یار جنگ بہادر سے معتخر و ممتاز ہوئے۔ آپنے اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ کی خدمت ایک عرصہ دراز تک انجام دیکر وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ کو ادبی ذوق شروع ہی سے تھا۔ اور فکر سخن بھی فرماتے ہیں۔ آپ مزاج اور راحمدی تخلص فرماتے ہیں متعدد تصانیف آپ کی شایع ہو کر مقبول ہو چکی ہیں۔ جن میں ثمرہ نیکی کا ڈرامہ خاص طور پر قابل ذکر ہے آپ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۲)

نجف علیخاں صاحب (آغا مرزا ......) آپ آغا مرزا محمد علی خاں شیر جنگ

کے فرزند سومی مولوی مرزا موسیٰ خاں مرحوم کے پوتے ہیں۔ آپ ۱۸ فرودی ۱۳۲۲ف کو پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم گھر پر قابل اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ ازاں بعد گورنمنٹ سٹی ہائی اسکول میں شریک ہوکر تعلیم حاصل فرمائی۔ من بعد نظام کالج میں شریک ہوئے اور وہاں کے بعد اعلیٰ تعلیم کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے۔ لیڈس یونیورسٹی سے بی۔ اے کی سند نمایاں کامیابی کے ساتھ حاصل فرما کر حیدرآباد واپس ہوئے اور ۱۰ امرداد ۱۳۴۱ف کو بحیثیت پرسنل مددگار مدارالمہام سیاسیات سرکار عالی سلک ملازمت میں داخل ہوئے۔ بعد ازآں یکم تیر ۱۳۴۵ف کو معتمدی امور دستوری کی مددگاری پر آپ کو ترقی ملی۔ اسوقت خدمت مددگار معتمدی امور دستوری پر فائز وکارگذار ہیں۔ آپ اپنے مفوضہ خدمات کو بہترین خوش اسلوبی سے انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت مدبر صائب الرائے، ہمدرد بنی نوع انسان صائب خوش خلق، مردم شناس، متدین، وفاشعار ملک کے بہی خواہ مالک کے سچے جان نثار حاکم ہیں آپ کی خاندانی شرافت، ذاتی لیاقت و قابلیت کے مدنظر قوی توقع ہے کہ آپ ترقی کے اعلیٰ مدارج کو طے کر کے حکومت کے گرانقدر ذمہ دارانہ خدمات انجام دینے کا موقع پائینگے آپ کا پتہ خیریت آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۴۰۳)

نجم الدین خاں صاحب

نواب محمد نجم الدین خاں ۔۔ آپ نواب محمد امام الدین خان دایم جنگ مرحوم کے اکلوتے فرزند، نواب محمد جمال الدین خاں صادق جنگ ثالث کے بھتیجے، نواب محمد منیر الدین خاں صادق جنگ ثانی کے پوتے حیدرآباد دکن کے قدیم اور بلند مرتبہ خاندان نارنولی کے معزز رکن ہیں۔ ۴ بہمن ۱۳۰۲ف کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ اپنے والد مرحوم کے زیرنگرانی قابل اساتذہ سے اردو، فارسی اور انگریزی

کی تحصیل کی آپ ابھی ۱۰ ہی سال کے تھے کہ آپکے والد کا سایہ آپکے سر سے اٹھ گیا۔ اپنے
عم محترم نواب معارف جنگ مرحوم کے زیر نگرانی تحصیل علم کی۔ ذاتی قابلیت اور ذوق و شوق
تعلیمی کی وجہ آپکا زمانہ تعلیمی نہایت خوشگوار گزرا۔ ۱۰ ارخور داد ۱۳۲۶ف کو مددگار ناظم
امور مذہبی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور ۷ فروردی
۱۳۴۰ف کو خدمت مددگاری صدر الہامی عدالت و امور مذہبی پر فائز ہوئے
مگر آپکی تعیناتی معتمدی امور مذہبی پر بدستور قائم رہی ۲۴ سال سے آپ اپنے مفوضہ
خدمات کو نہایت خوش اسلوبی، محنت، شفقت و دیانتداری اور بے لوثی سے
انجام دے رہے ہیں آپ جملہ اعزاز و مناصب آبائی و جاگیرات موروثی سے
مفتخر ہیں۔ آپکے حسن انتظام اور نگرانی نے جاگیرات کے انتظامی اور مالی امور میں
جان ڈالدی۔ اپنی جاگیرات کی رعایا کی فلاح و بہبودی اور انکے لئے آرام و
آسایش پہنچانا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ بنی نوع انسانی کے ساتھ آپکو خاص
ہمدردی ہے اور یہی آپکی بہترین صفت ہے۔ آپ نہ صرف صائب الرائے بلند ہمت
عالی حوصلہ امیر ہیں بلکہ نہایت دور اندیش مدبر، منتظم نہایت ذکی، رحمدل، ملنسار،
ہمدرد، پابند صوم و صلوۃ، نیک نفس، خوش اعتقاد، متقی و پرہیزگار، علم دوست۔
اور ہر دلعزیز نواب ہیں۔ سلطان الہند حضرت خواجہ اجمیریؒ سے دلی عقیدت رکھتے
ہیں ۱۳۵۶ھ میں زیارت حرمین الشریفین سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ دیوڑھی دربار
کی عزت حاصل ہے فیاض منزل حمایت نگر (حیدر گوڑہ) آپکی خاص دلچسپی کا نمونہ
ہے۔ جہاں آپ قیام پذیر ہیں آپکے چاہتے فرزند نواب محمد فیاض الدین خانصاحب
ہیں۔ جو اپنے والد ماجد کے زیر سایہ قابل اور لائق اساتذہ سے اردو، فارسی،
عربی اور انگریزی کی تحصیل اعلیٰ پیمانہ پر کر رہے ہیں الولد سر لابیہ کے مصداق ہیں، رفتار
و گفتار میں آپ اپنے باپ ہی باپ ہیں آپ کے چہرہ سے آثار امارت و متانت

وبزدباری ہویدا ہیں فطرتاً نہایت ذہین وطباع واقع ہوئے ہیں آپ بزرگوں سے بعزت اور ہم عمروں سے بمحبت پیش آتے ہیں مثل اپنے والد ماجد کے غرور آپ میں نام کو نہیں ہر ایک سے بکشادہ پیشانی ملتے ہیں۔ الحاصل یہ کہ آپ ہر دلعزیز باپ کے ہر دلعزیز صاحبزادے ہیں۔ آپ کا پتہ فیاض منزل حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۳۰۴)

نجیب الدین خاں بہادر نواب . . . .) آپ نواب محمد حفیظ الدینخاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند چہارم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ۔ شمس الامراء خورشید جاہ کے۔ سی آئی۔ ئی مرحوم کے پوتے ہیں آپ ۱۳۰۳ھ میں پیدا ہوئے اپنے بڑے بھائی کی طرح آپنے بھی اپنے جدامجد نواب سر خورشید جاہ مرحوم کے زیرنگرانی تعلیم وتربیت حاصل فرمائی۔ آپ اردو وفارسی کے ایک بہترین ادیب ہیں اردو، فارسی میں شعر بے تکان کہتے ہیں۔ آپ کا شمار اردو فارسی کے شعراء نامی میں ہے آپکو صنعت وحرفت اور انجینیری کا بیحد شوق ہے آپ اپنے وقت کا حصہ انجینیرنگ ورکس اور اسی قسم کے دوسرے کاموں میں صرف فرماتے ہیں آپ کا پتہ سرورنگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۵)

نذیر جنگ بہادر (نواب . . . . . .) آپ کا نام مرزا نذیر بیگ ہے۔ آپ مرزا قادر بیگ مرحوم سابق اول تعلقدار سرکار عالی کے خلف اکبر ہیں۔ آپ بمقام میرٹھ غرہ رمضان المبارک ۱۲۸۴ھ کو پیدا ہوئے بعمر ہفت سالگی اپنے پھوپا نواب محسن الملک کے یہاں حیدرآباد تشریف لائے۔ تعلیم وتربیت نواب صاحب مرحوم کی خاص نگرانی

میں لائق اتالیق و ذیعلم معلم سے پائی اس زمانہ کے شرفا کے دستور کے بموجب آپنے مردانہ فنون خصوصاً بانک، بنوٹ، شہسواری، تفنگ اندازی نیزہ بازی وغیرہ میں بھی کمال حاصل فرمایا اور بغرض حصول تعلیم اعلیٰ علی گڑھ تشریف لیگئے۔ جہاں آپکو سرسید احمد خاں، مولوی سمیع اللہ خاں، مولانا شبلی، مولانا حالی اور اکثر دیگر بزرگوں کی صحبت کا شرف حاصل ہوتا رہا آپنے ایک قلیل مدت ہی میں اتنی ہر دلعزیزی حاصل کی کہ کالج کے طلبار کی روح رواں بن گئے۔ کالج کرکٹ ٹیم جسکے آپ نائب کپتان تھے آپکے زمانہ میں شباب پر تھی اسکو آپکی ذات سے بہت بڑی تقویت پہنچی سب سے پہلے ۱۸۸۴ء یا ۱۸۸۵ء میں آپنے علی گڑھ میں مسٹر ایکسین کا تمغہ طلائی حاصل فرمایا آپ بعد انتقال اپنے والد ماجد کے حیدرآباد واپس ہوکر ۱۸۸۵ء میں نظام کالج میں داخل ہوئے اور اسی زمانہ میں آپکی شادی نواب میر محمود علی خان مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی ۲۴ر اردی سنہ ۱۲۹۹ف کو آپ سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مددگار معتمد مال (شاخ لوکلفنڈ) داخل ہوئے اور اس عہدہ پر سنہ ۱۳۱۶ف تک مامور و کارگزار رہے اس عرصہ میں اکثر اوقات آپ عملداری سر رشتہ دار اول تعلقداری بیدر نائدیڑ و گلبرگہ و اورنگ آباد کے طویل المدت فرائض بھی انجام دیتے رہے، ۱۱ر خورداد سنہ ۱۳۱۶ف کو دوم تعلقداری ضلع عثمان آباد کی خدمت پر فائز ہوئے اور اسی حیثیت سے ضلع پربھنی پر بھی مامور و کارگذار رہے چنانچہ عہد میمنت مہد حضور پرنور میں بتاریخ ۱۲ر امرداد سنہ ۱۳۲۱ف علاقہ صرف خاص مبارک میں آپکی منتقلی عمل میں آئی جہاں آپ صدر محاسبی و نظامت مخارج کے منصب جلیلہ پر ۲۰ر آبان سنہ ۱۳۲۱ف تک اپنے فرائض منصبی باحسن الوجوہ انجام دیتے رہے۔ بعد ازاں بفرمان خسروی آپکا تقرر صوبہ داری ورنگل پر عمل میں آیا اور ۱۶ر آذر سنہ ۱۳۲۵ف کو معتمدی فوج کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اس خدمت کے اہم فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ہی ساتھ آپ حسب قاعدہ مجلس وزرا (کیبنٹ کونسل) کے فرائض بھی

انجام دیتے رہے۔ باب حکومت قایم ہونے پر ۱۶ مروسے ۱۳۲۹ف کو آپ نے کیبنٹ کونسل کی ذمہ داریوں سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ زاں بعد محکمہ جات طبابت و علاج حیوانات آپ کے تفویض ہوئے اور ۱۳۳۵ف میں آپ نے وظیفہ حسن خدمت حاصل فرمایا۔ ۱۹ر جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ کو آپ خطاب مستطاب نواب نذیر جنگ بہادر سے مفتخر و ممتاز ہوئے اور آپ کو ایک مدت سے رکن رکین اسٹاف شاہی کا شرف بھی حاصل رہا۔ اور آپ ایک دقیع خدمت کے فرائض اہم مواقع پر انجام دیتے رہے۔ اپنے مالک کی رضاجوئی اور وفاشعاری کے باعث آپ ہمیشہ مورد الطاف و عنایات رہے۔ آپ جامعہ عثمانیہ حیدرآباد کے رفیق، جامعہ اسلامیہ علی گڑھ کی کورٹ کے رکن اور کئی ایک علمی و ادبی مجالس کے سرگرم معاون اور ایک زندہ دل نواب ہیں۔ چنانچہ آپ کی زندہ دلی کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ آپکے گھوڑے سالہا سال سے بمبئی، مدراس، پونہ، بنگلور، اوٹی اور حیدرآباد و سکندرآباد کے ریس میں شریک ہوتے رہے اور متعدد انعامی کپ حاصل کئے ہیں آپ کو شکار کا بھی بیحد شوق ہے۔ کرکٹ و ٹینس کے بھی آپ بہترین کھلاڑی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ آپکو حضرت غفران مکاںؒ کے ساتھ ٹینس و نیزہ بازی میں شریک ہونے کی عزت حاصل ہوی۔ بلدہ میں کرکٹ کے شوق کو آپ نے میجر مرزا آغا در بیگ صاحب کی معیت میں از سرِ نو زندہ فرمایا۔ آپ کی دوسری شادی نواب مرزا طفیل علی بیگ نادر جنگ مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی۔ آپ کو (۴) فرزند اور (۵) دختر ہیں۔ آپ کی (۵) صاحبزادیوں کے منجملہ ایک صاحبزادی کو حضور پُر نور کے حبالۂ نکاح میں آنے کا افتخار حاصل ہوا۔ آپ کا پتہ سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۶)

نذیر نواز جنگ بہادر (نواب۔۔۔۔۔۔) آپ نواب سلطان الملک بہادر

کے چوتھے صاحبزادے ہیں ۱۳۱۴ھ کی ولادت ہے۔ آپکی تعلیم اپنے حقیقی بھائی
نواب فرید نواز جنگ بہادر کے بجنسہ ہم معیار رہی۔ قانونی امتحان میں کامیاب ہیں
آپ کے علمی و تاریخی معلومات اور اس خصوص میں مباحثہ آپ کی اعلیٰ قابلیت کا
ثبوت ہے۔ وسیع المطالعہ ہیں انشا میں دسترس رکھتے ہیں۔ مسائل پر رائے زنی
اور رائے میں حسن و سنجی خداداد جوہر ہے۔ امیرانہ شان اور وجاہت میں اپنے
جدّ نامدار کے متبع ہیں امیری اور انسانیت سیر چشمی اعلیٰ اخلاق خاموش احسان
یہ سب پیدائشی محاسن ہیں۔ قوت فیصلہ اور بلند نظری اس قابل ہے کہ اعلیٰ ذمہ داری
آپ کے لئے ارزاں ہو جائے۔ تلاوت قرآن صوم و صلوٰۃ آپ کا روزمرہ ہے فقراء
اور صالحین سے ربط ضبط رکھتے ہیں۔ تلاش و تحقیق کے خوگر ہیں۔ بلاد ہند و عرب
اور ممالک یورپ کا طویل سفر فرمایا ہے آپ حج بیت اللہ سے دوبار مشرف
ہو چکے ہیں جو ازلی سعادت کا ثبوت ہے۔ آپ نے ایک سفرنامہ لکھا ہے معلومات
و مشاہدات پر جس جولانی سے خامہ فرسائی کی ہے۔ قابل قدر و لایق دید ہے ۱۳۲۵ھ میں
خطاب سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی بھی شادی نواب فرید نواز جنگ بہادر کے ساتھ ہی
حضرت غفراں مکاں کی تیسری صاحبزادی علیاجنابہ حضرت داؤد النساء بیگم صاحبہ
کے ساتھ ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے ہیں
آپ کے صاحبزادوں کے نام یہ ہیں (۱) نواب محمد رشید الدین خان المخاطب رشید
نواز جنگ بہادر (۲) نواب محمد حبیب الدین خان بہادر (۳) نواب محمد فضل الدین خان
فضل یار جنگ بہادر (۴) نواب محمد مجیب الدین خاں مجیب یار جنگ بہادر آپ کے
بڑے صاحبزادے پسندیدہ اوصاف اور وجیہ الشمائل ہیں۔ ناصیہ سے آثار بزرگی
و اقبال ظاہر ہیں۔ باوجود کمسنی کے سینیر کیمبرج کامیاب کرکے عثمانیہ یونیورسٹی سے
بی۔ اے کی ڈگری حاصل کئے ہیں۔ اعلیٰحضرت قدر قدرت بندگان عالی نے آپ

(نواب رشید نواز جنگ بہادر) کو بمراحم خسروانہ آپ کی آبائی مورچل کی خدمت عطا فرمائی ہے۔ ونیز اسی طرح نواب نذیر نواز جنگ بہادر کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں پر خاص شفقت شاہانہ سے عزت افزائی فرماتے رہتے ہیں اپنی اولاد کی تعلیم پر ممدوح زیر تذکرہ نے اپنے عقل ومال کو ایک نصب العین کی طرح کام میں لایا ہے جو آسان چیز نہیں ہے آپ مدبر روشن خیال اور ہر دلعزیز امیر ابن امیر ہیں اعلیٰ طبقوں میں آپ کی عزت و مدارات کا درجہ نہایت ممتاز ہے۔ آپ کا پتہ بیگم پیٹھ حیدر آباد دکن ہے۔

(۳۰۷)

نظام الدین حیدر صاحب (مولوی.......) آپ کاکوری ضلع لکھنؤ کے ایک ممتاز خاندان کے رکن ہیں اور وطن ہی میں پیدا ہو کر پرورش و تربیت پائی تعلیمی مدارج سے فراغت پاکر آپ نے فن زراعت وفلاحت کا ذوق ظاہر کیا اور اگریکلچر کالج پوسہ میں تعلیم پاکر سند حاصل کی اور سرکار انگریزی کے محکمۂ زراعت میں ملازم ہو گئے سرکار عالی کو جب آپ کی قابلیت ومہارت فن کا علم ہوا تو آپ کی خدمات سرکار انگریزی سے مستعار لی گئیں اور ۱۳۳۳ف میں بطور نائب ناظم زراعت سمت تلنگانہ آپ کا تقرر ہوا۔ اس منصب کی خدمات آپ نے اس خوبی اور قابلیت سے انجام دیں کہ ۱۳۳۹ف میں مولوی مظہر حسین صاحب ناظم زراعت کے ناظم سررشتہ شمار و اعداد مقرر ہونے پر ان کی جانشینی کے لئے آپ ہی کا انتخاب عمل میں آیا اور اس وقت سے آپ اس منصب اعلیٰ کے فرائض نہایت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ آپ نہایت ہی خلیق ملنسار اور نیک طینت واقع ہوئے ہیں۔ آپ نے بہت ہی مرنجان مرنج طبیعت پائی ہے جس کی وجہ سے آپ حاکم و محکوم سب کی نظر میں ہر دلعزیز ہیں۔ آپ کا پتہ کاچی گوڑہ حیدر آباد دکن ہے۔

نظامت جنگ بہادر (نواب سر......) آپ کا اصلی نام نظام الدین احمد ہے۔ آپ نواب شیخ احمد حسین خان رفعت یار جنگ اول مرحوم کے صاحبزادے ہیں ۱۲۸۱ھ میں اپنے وطن حیدرآباد دکن میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار کے زیرنگرانی گھر ہی پر حاصل فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے مدرسۂ اعزہ سے مدراس یونیورسٹی کے میٹرکیولیشن کا امتحان پاس کیا اور نظام کالج میں بی۔ اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد سرکاری وظیفہ پر انگلستان تشریف لے گئے۔ جہاں سے کیمبرج یونیورسٹی کی بی۔ اے اور ایل ایل بی کی ڈگریاں قلیل عرصہ میں حاصل کرلیں اور بیرسٹری کی سند کے لئے تین سال تک وہیں قیام پذیر رہے۔ ان تمام مدارج تعلیم کے طے کرنے کے بعد آپ نے انگلستان ہی میں ایک نامور بیرسٹر کے چیمبر میں علمی کام سیکھا۔ اور وطن واپس آنے پر کچھ دنوں تک مدراس ہائی کورٹ میں ضابطہ عدالت کا علمی تجربہ حاصل کیا۔ لیکن وہاں پریکٹس کرتے آپ کو تھوڑی ہی مدت ہوئی تھی کہ بہ تعمیل فرمان خسروی حیدرآباد دکن واپس آکر سرکار عالی کی سلک ملازمت میں داخل ہونا پڑا۔ اور سب سے پہلا تقرر آپ کا ۱۳۰۶ھ میں بطور ناظم عدالت ضلع پربھنی کے ہوا جس سے ترقی کرتے کرتے آپ ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ اور پھر کفیت عدالت العالیہ کے منصب پر پہنچے اور ۱۳۱۹ھ میں آپ معتمد عدالت و امور عامہ اور ۱۳۲۵ھ میں میر مجلس عدالت العالیہ ہوگئے۔ دو سال بعد آپ پھر معتمدی پر منتقل ہوئے اور اب کی مرتبہ سررشتہ سیاسیات آپ کے سپرد ہوا جس میں دو سال کام کرنے کے بعد ۱۳۲۹ھ میں آپ صدر المہام سیاسیات ہوگئے۔ اور اسی منصب سے آپ ۱۳۴۰ھ میں وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ اپنے زمانۂ ملازمت میں آپنے اپنی اصابت رائے

اور معاملہ فہمی کا بارہا نمایاں ثبوت دیا اور پیچیدہ و دقیق مسائل میں آپ کا مشورہ خاص کر قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا آپ نے اپنا علمی اور ادبی ذوق ابتک برابر جاری رکھا ہے آپ کی انگریزی نظموں کا مجموعہ انگلستان میں شایع ہوکر مقبول خاص و عام ہوا حضور پرنور کی بعض نظموں کا بھی آپ نے انگریزی نظم میں نہایت ہی پسندیدہ ترجمہ کیا ہے۔ بتقریب جشن جوبلی چہل سالہ ۱۳۲۳ھ میں پیشگاہ حضرت غفران مکانؒ سے آپ خطاب مستطاب نواب "نظامت جنگ بہادر" سے مفتخر و ممتاز ہوئے۔ ملکہ معظمہ کوئن وکٹوریہ قیصرہ ہند کی یادگار میں ایک یتیم خانہ موسوم بہ وکٹوریہ آرفنج کے قیام کی تجویز ہوئی تو آپ نے اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ فرمایا مجلس انتظامی کے اعزازی معتمد کی حیثیت سے آپ نے یتیم خانہ کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیئے۔ ۱۹۰۵ء میں جب یتیم خانہ کا افتتاح ہوا تو رسم افتتاح کے موقع پر مجلس انتظامی کے صدر نشین سرڈیوڈ بار (رزیڈنٹ آنوقت) نے اپنی تقریر میں آپ کے گرانمایہ خدمات کا اعتراف نہایت شاندار الفاظ میں فرمایا ۱۳۲۳ف میں جب مجلس آرائش بلدہ و تزئین بلدہ (سٹی امپرومنٹ بورڈ) کا انعقاد عمل میں آیا تو آپ اس کے اعزازی معتمد مقرر ہوئے۔ آپ کے ادبی ذوق اور اصابت رائے کا اعتراف نواب عماد الملک مرحوم اور نواب سر علی امام (مؤید الملک) مرحوم کو تھا چنانچہ ادبی ذوق و شوق کی بدولت آپ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ فنون کے میر بھی رہ چکے ہیں اور ۱۳۳۴ف کے پہلے کانووکیشن کے موقع پر انعامات بھی تقسیم فرمائے۔ آپ کو سرکار عظمت مدار کی جانب سے بصلہ حسن کارگذاری و اعلیٰ قابلیت ۱۹۱۹ء میں او۔ بی۔ ئی ۱۹۲۴ء میں سی آئی۔ ئی اور ۱۹۳۲ء میں نائٹ ہڈ کے خطاب سے سرفراز ہوئے آپ نہایت تنہائی پسند اور علمی ادبی ذوق و شوق رکھنے والے نواب ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام اور زیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔ دیار حبیب (مدینہ منورہ) کے باشندوں کے ساتھ آپ کا حسن سلوک ہر مسلمان کیلئے قابل

تقلید اور لایق ستایش ہے۔ آپ حیدرآباد کے ان حکام سے ہیں جن سے ملک کی بہی خواہی اور مالک کی جاں نثاری کی جس قدر بھی توقع کی جائے کم ہے۔ ملک اور اہل ملک کی خدمت گزاری آپ کا آبائی شعار ہے حسن خلق زبان زد خاص و عام ہے۔ آپ کا پتہ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۰۹)

نند لعل صاحب (راجہ ..) آپ راجہ موہن لعل آنجہانی کے فرزند دوم، راجہ نند لعل آنجہانی کے پوتے اور راجہ ترمک لعل صاحب بی۔ اے سابق شریک معتمد مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ اپنے والد کے زیر نگرانی اچھی تعلیم حاصل کی۔ اولاً گورنمنٹ سٹی کالج میں شریک ہوکر ہائی اسکول لیونگ سرٹیفکٹ کا امتحان کامیاب کیا۔ ازاں بعد عثمانیہ یونیورسٹی کالج میں شریک ہوئے جہاں سے بی۔ یس۔ سی کے امتحان میں کامیابی حاصل فرمائی۔ آپ اردو، فارسی، انگریزی وغیرہ میں اچھی دستگاہ رکھتے ہیں نوعمر اور خوش خلق راجہ ہیں آپ کا پتہ نند باغ آصف نگر حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۰)

نندی صاحبہ (مس یم۔ جے۔ .....) آپ ۲۵۔ ڈسمبر ۱۹۰۵ء کو بمقام حیدرآباد پیدا ہوئیں۔ امتحان یم۔ اے آنرس میں کامیاب اور لندن کے ٹیچرز ڈپلوما کی حامل ہیں۔ ۹۔ بہمن ۱۳۴۲ف کو بحیثیت مددگار پرنسپل محبوبیہ گرلس اسکول سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوکر اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت خوش اسلوبی اور محنت و مستعدی سے انجام دیکر باعث خوشنودی حکام بالادست

ہوئیں۔ آپ کی اچھی کارگذاریوں کی وجہ آپ کو صدر مہتممہ تعلیمات نسواں بلدہ کی خدمت پر ۲۲؍ دے ۱۳۴۶ف کو ترقی ملی۔ اسوقت آپ صدر مہتممہ تعلیمات نسوان بلدہ ہیں۔ آپ اپنے مفوضہ خدمات کو نہایت عمدگی سے انجام دیرہی ہیں امید ہے کہ آپ کی صدارت میں نسوانی تعلیم اس سے زیادہ ترقی کرے اور حیدرآباد کی پبلک میں عام طور پر اپنی لڑکیوں کو تعلیم دلانیکا ذوق پیدا ہو۔ آپ نہایت خوش خلق اور فرض شناس حاکمہ ہیں۔ سوسائٹی میں آپ کو بڑی وقعت و عزت ہے آپ کا پتہ جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۱)

نورالحسین خان بہادر (نواب سید . .) آپ نواب قادر الملک مرحوم و مغفور ناظم تقسیم محلات مبارک کے اکلوتے فرزند اور بلدہ کے مشہور و معزز خاندان کے رکن ہیں۔ آپ ۱۳۰۲ھ میں بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے۔ آپ کے پیدا ہونے پر حضرت غفراں مکاں رح نے جڑاوی ہنسلی اور کڑوں سے سرفراز فرمایا اور صغرسنی ہی میں مناصب نظم جمعیت صرف خاص و دیوانی وغیرہ سے بھی سرفراز فرمایا آپ کی تسمیہ خوانی کے موقع پر حضرت غفراں مکاں رح بنفس نفیس ایک ہفتہ آپکی دیوڑھی واقع کوٹلہ عالیجاہ میں مہمان رہے اور اس موقع پر بھی آپ کو سرپیچ و ہار وغیرہ سے بھی سرفراز فرمایا جاکر خدمت بخشی نظم جمعیت و دو صد جوانان صرفخاص مبارک و علم سے ممتاز و مفتخر فرمایا گیا اور جشن سالگرہ کے موقع پر خطاب خانی سے بھی سرفراز ہوئے۔ آپ کو بلدہ کے مشہور علماء سے تلمذ حاصل رہا۔ جن میں قابل ذکر مولنا شمسی صاحب و مولنا سید نورالضیاء الدین المخاطب بہ نواب ضیاء یار جنگ بہادر سابق رکن ہائی کورٹ وغیرہ ہیں۔ آپنے عنفوان شباب ہی میں علوم

معقول منقول و تفسیر و حدیث و فقہ میں کامل استطاعت حاصل کرلی اور پھر امتحان جوڈیشل کو بدرجۂ اعلیٰ کامیاب فرمایا۔

۱۷ فرور دی ۱۳۲۲ف کو ذریعہ فرمان مبارک منصفی درجۂ اول پر آپ کا تقرر عمل میں لایا گیا اور بلدہ و مختلف اضلاع میں بحیثیت زائد مددگار معتمد عدالت العالیہ نظامت دیوانی بلدہ و مددگار معتمدی عدالت و کوتوالی و امور عامہ و منصفی و نظامت ضلع و زائد نظامت صوبہ آپ کارگذار رہے۔ اسوقت آپ کی موزونیت کا اعتبار کرتے بفرمان اقدس و اعلیٰ خدمت نظامت دارالقضاء پر آپ کو مقرر فرمایا جاکر بہ احکام سرکار سیشن ججی کا انتہائی گریڈ چودہ سو روپیہ کا عطا فرمایا گیا۔ آپ اپنے فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیرہے ہے عدالتی امور کے مالۂ و ماعلیہ سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے فیصلہ جات کا مرافعہ بہت کم نمبر پر آتا ہے کیونکہ آپ کا ہر فیصلہ از روئے قانون نہایت مدلل اور مبنی بر انصاف ہوتا ہے آپ ایک جید عالم بے لوث، عالی دماغ، روشن خیال اور تجربہ کار حاکم ہیں۔ آپ کی شادی شریعت پناہ بلدہ میر حیدر علی صاحب مرحوم سابق ناظم دارالقضاء کی صاحبزادی سے عمل میں آئی۔ آپ کی شادی کے موقع پر حضرت غفراں مکانؒ نے اپنے دست مبارک سے آپ کو سہرا باندھا۔ آپ کا پتہ کوٹلہ عالیجاہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۴)

واجد حسین خاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر مراد حسین خان صف شکن جنگ مرحوم کے خلف اکبر اور نواب میر غلام حسین خاں صف افگن جنگ سلطان نواز الدولہ سلطان نواز الملک مرحوم نواب تاڑبن کے پوترے ہیں آپکی ولادت ۸/ اردی بہشت ۱۳۰۳ف کو ہوئی آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی اور انگریزی ادب میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں، قانون اور مال کے امتحانات میں کامیاب ہیں۔ آپ ۱۲۔ اردی بہشت ۱۳۲۵ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ یکم امرداد ۱۳۲۷ف کو گبورائی، زاں بعد نرمل پر آپ کا تبادلہ ہوا۔ اس وقت آپ نلگنڈہ کے منصف ہیں۔ سال گزشتہ آپ زیارات عتبات عالیات سے مشرف ہو چکے ہیں نیز ۱۳۵۰ھ میں حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے۔ نہایت خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، متدیّن، متقی، علم دوست اور اعلیٰ تعلیم یافتہ نواب ہیں۔ باوجود امارت غرور آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کی پہلی شادی نہایت تزک واحتشام کے ساتھ مولوی محمد رضا صاحب کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو تین صاحبزادے

(۱) نواب میر جواد حسین خاں (۲) نواب میر سکندر حسین خاں اور (۳) نواب میر سلطان حسین خاں ہیں اور آپ کی دوسری شادی حکیم سید شمشاد حسین صاحب مرحوم کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے (۱) نواب میر امجد حسین خاں اور (۲) نواب میر عابد حسین خاں اور ایک صاحبزادی ہے۔

آپ کا پتہ :- جوبلی ہل حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۳)

وحید الدین خاں بہادر (نواب محمد ......) آپ نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ، شمس الدولہ، شمس الملک مرحوم کے فرزند سوم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامراء سر خورشید جاہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای مرحوم کے پوترے ہیں۔ آپ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور ایک بہترین آرٹسٹ بھی ہیں۔ آپ کی لیاقت و قابلیت کی وجہ خاندان بھر میں آپ کو بڑی وقعت حاصل ہے۔ حیدرآباد میں آپ کی ایک مشہور و معروف ہستی ہے۔ آپ نے قریب قریب تمام ہندوستان کی سیر و سیاحت کر کے اپنے معلومات میں اضافہ فرمایا ہے۔ آپ کو پینٹنگ اور باغبانی کا خاص شوق ہے۔

آپ کا پتہ :- شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۴)

وجیا آبا راؤ صاحب (راجہ ....) آپ سمستان پالونچہ کے والی ہیں اس وقت آپ کی عمر (۳۷) سال کی ہے۔ آپ اردو تلنگی اور انگریزی سے بخوبی واقف ہیں۔ انتظامی مادہ آپ میں بدرجۂ اتم موجود ہے۔ آپ اپنے سمستان کے

کاروبار کو باحسن الوجوہ انجام دیتے ہیں۔ آپ کو ایک فرزند اور ایک دختر ہے۔
آپ کے فرزند کا نام راجہ پرتاب ایاراؤ ہے جو اس وقت ۱۷ سال کی عمر رکھتے
اور جاگیر دار کالج میں زیر تعلیم ہیں آپ کے سمستان کو شعبۂ عدالت کے لحاظ سے ضلع
کے اختیارات بھی حاصل ہیں اور مثل ملک سرکار عالی کے یہ سمستان بھی اپنی تنظیم و تشکیل
میں دفاتر عدالت، مال، لوکلفنڈ، محبس، کوتوالی، جنگلات، تعلیمات، طبابت و
تعمیرات پر مشتمل ہے۔ آپ کے سمستان کا کل رقبہ تقریباً (۱۶۰۰) ہے اور سی لیویل
(۳۰۰) یا (۲۵۰) فٹ کے درمیان ہی مقامات مشہورہ پالونچہ و ایشوراؤپیٹھ سے
قریب ہی ملوخرڈ میں بمقام بھدراچل سری رامچندر جی کا میلہ بھرتا ہے۔ اس موقع
پر ہزاروں زائرین دیگر ممالک و دور دراز مقامات سے بھی آیا کرتے ہیں ذرائع
آب پاشی میں تالاب تلی پاک مشہور ہے۔ یہاں سرکار عالی کی جانب سے کہم تا
ایشوراؤپیٹھ یلندو تا بورگم پہاڑ پختہ سڑکیں تعمیر ہوی ہیں۔ ان نو تعمیر شدہ سڑکوں
پر موٹر بس بھی جاری کردی گئی ہے۔ پالونچہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ریلوے
اسٹیشن بھدراچلم روڈ کے نام سے موسوم اور قایم ہے جسکی وجہ آمد و رفت میں
بہت بڑی سہولت پیدا ہوگئی ہے راجہ وجیا ایاراؤ سوائی ایشوراؤ صاحب نہایت
مدبر، سیاس، صاحب فہم و فراست، حلیم الطبع، غریب پرور اور شرفاشناس واقع
ہوئے ہیں۔ آپ کی سادہ مزاجی سے مملکت دکن کا ہر کہ و مہ اچھی طرح واقف ہے۔
آپ کا پتہ، بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۵)

وزارت حسین خاں صاحب (نواب میر..........) آپ نواب میر شجاعت
حسین خاں، شہنواز خاں فتح یار جنگ، سہام الدولہ، شجاع الملک مرحوم کے فرزند

نواب میر اسد علیخان نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خان خاناں مرحوم کے پوترے نواب میر سرفراز حسین خان صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک مرحوم کے نواسے اور نواب میر کمال الدین حسین خان کمال یار جنگ بہادر کے بھتیجے ہیں۔ آپ بمقام حیدر آباد پیدا ہوئے۔ ابتداء سے آپ کی تعلیم و تربیت امراء زادگان کیطرح نہایت اعلیٰ پیمانہ پر ہوئی۔ اردو، فارسی اور انگریزی میں لائق ہیں، نظامت نظم جمعیت میں سرکاری خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوش خلق اور ملنسار نواب ہیں باوجود امارت تمکنت آپ میں نام کو نہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ ایرپیٹ، حیدر آباد دکن ہے۔

(۳۱۶)

وزارت علیخاں صاحب (نواب میر......) آپ الحاج نواب میر حیدر علیخاں صاحب کے فرزند چہارم نواب میر عباس علیخاں مرحوم کے پوترے اور نواب میر اقبال علیخاں صاحب رکن و خازن مجلس جاگیرداران سرکار آصفیہ کے تیسرے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ ۱۲۔ ستمبر ۱۹۰۸ء کو بمقام حیدر آباد پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مدرسہ اعزہ میں پائی اور اسکول فائینل میں کامیاب ہوئے۔ انگریزی کے سبجکٹ میں سارے حیدر آباد میں اوّل آئے۔ زاں بعد نظام کالج میں شریک ہوئے۔ اس کالج سے آپ نے بی۔ اے کا امتحان کامیاب کر کے اعلیٰ تعلیم کے لئے عازم انگلستان ہوئے اور وہاں کی یونیورسٹی سے بی۔ اے آنرز کا امتحان کامیاب فرمایا: زاں بعد کالج آف ٹکنالوجی مینچسٹر میں میکانیکل انجنیرنگ کی عملی تعلیم حاصل فرمائی اور ایک قابل قدر میکانیکل انجنیر بنکر اپنے وطن واپس ہوئے۔ آپ پہلے جاگیردار زادہ ہیں جنھوں نے میکانیکل کی اعلیٰ ڈگری حاصل فرمائی اور پہلے ہندوستانی ہیں، جو

ایسی اعلیٰ قابلیت میکانیکل انجینئرنگ میں کالج آف ٹکنالوجی سے حاصل کی اور پریکٹیکل پرائز اور بی ایس سی آنرز کی ڈگری لی۔ ۲۱۔ جون ۱۹۳۴ء کو آپ افسر میکانیکل ڈپارٹمنٹ نظام ریلوے کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ اور یکم اکٹوبر ۱۹۳۱ء کو اسسٹنٹ روڈ ٹرانسپورٹ سپرنٹنڈنگ انجینیر کی خدمت پر فائز ہوئے اس وقت اسی خدمت پر فائز و کارگزار ہیں۔ آپ ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ، ماہر فن، نجستہ خصلت اور مستعد نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ "حیدر منزل"، سلطان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۷)

وزارت علیخاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر حسن علیخاں مجاہد جنگ مرحوم کے فرزند اصغر، نواب میر بہادر علیخاں مرحوم کے پوتے ہیں ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے برادر بزرگ نواب میر یٰسین علیخاں صاحب کے ساتھ اولاً خانگی طور پر اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی۔ زاں بعد جاگیردار کالج میں شریک ہو کر میٹرک تک تعلیم حاصل فرمائی اور اب علی گڈھ میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ اپنے بھائی کی طرح لائق، ہونہار، متین، سنجیدہ مزاج، حلیم الطبع اور بردبار نوجوان ہیں ٹینس اور مردانہ کھیلوں کا ذوق رکھتے ہیں۔ آپکا پتہ چلال کوچہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۸)

ونایک راؤ نیمونت صاحب (راجہ ....) آپ راجہ جنار دھن راؤ متبنٰی راجہ کیشو راؤ آں جہانی کے فرزند دوم اور راجہ سرینواس راؤ نیمونت صاحب کے بھائی ہیں ۱۳۰۳ھ میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے سٹی کالج میں حاصل

فرمائی اردو، فارسی اور انگریزی وغیرہ میں آپ اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ آپ کے جاگیرات ضلع اورنگ آباد و علاقہ برار میں ہیں۔

آپ نہایت خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، رحمدل، غریب پرور، نیک سیرت نجستہ خصلت اور بہی خواہ ملک و مالک راجہ ہیں۔ آپ کے جاگیرات کا سالانہ محاصل عہ۔ بیس ہزار روپیہ ہے، ان جاگیرات پر آپ اور آپ کے بھائی قابض و متصرف ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ کمان شیر گل، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۱۹)

ولی حسن صاحب (مولوی محمد ......) آپ نواب محمد تقی حسن خاں، تقی یار جنگ مرحوم سابق اول تعلقدار ضلع نلگنڈہ (جو بعد میں اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ نظامت عطیات کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے اور جن کا انتقال ۱۳۳۷ف میں ہوا) کے فرزند اور مولوی عبدالباقی خاں صاحب صوبہ دار (ہمشیرزادہ نواب یار جنگ مرحوم صوبہ دار) کے نبیرہ اور رئیس خاندان کاکوری کے ایک معزز و ممتاز رکن ہیں۔

آپ بتاریخ ۱۰۔ مہر ۱۳۰۳ف تولد ہوئے، اردو، فارسی اور انگریزی سیاق و سباق سے ماہر، مالی امور سے بخوبی واقف ہیں۔ ابتداءً آپ بحیثیت منصرم تحصیلدار ۱۸۔ امرداد ۱۳۲۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے اور تعلقہ حدگاؤں پر آپ کی تعیناتی عمل میں آئی۔ اس کے بعد آپ نے اسی حیثیت سے دیگلور، بیدر، اورنگ آباد، انبڑ، بھوکردن اور جالنہ پر یکے بعد دیگرے کام انجام دیا۔ اور ۱۹۔ آذر ۱۳۴۲ف کو منصرم دوم تعلقدار ڈویژن بیڑ اور ۱۲۔ اردی بہشت ۱۳۴۲ف کو دوم تعلقدار ڈویژن بیڑ زیر ٹریننگ۔ ۲۳۔ آذر ۱۳۴۳ف

کو دوم تعلقدار ڈویژن مومن آباد۔ ۸ر شہریور ۱۳۴۳ف کو اول تعلقداری ضلع بیڑ کی منصرمانہ خدمت پر فائز اور یکم آذر ۱۳۴۴ف کو اپنی اصلی خدمت دوم تعلقداری ڈویژن مومن آباد پر واپس ہوئے۔ ۲۶ر تیر ۱۳۴۴ف کو پھر منصرم اول تعلقدار ضلع بیڑ ہوکر ۲۔ شہریور ۱۳۴۴ف کو پھر اپنی اصلی خدمت دوم تعلقداری ڈویژن مومن آباد پر واپس ہوئے۔ اور ۱۶ر مہر ۱۳۴۵ف کو اس خدمت پر آپ کا استقلال عمل میں آیا اور ذریعہ حکمنامہ مالگزاری نشان (۲) مورخہ ۸ر آذر ۱۳۴۷ف بتحفظ حق عود آپ علاقہ صرف خاص مبارک ڈویژن شرقی پر منتقل ہوئے اور آغاز ۱۳۴۸ف کو حسب فرمان خداوندی خدمت اول تعلقداری ضلع اطراف بلدہ پر فائز ہوئے۔ اسوقت اسی خدمت پر فائز اور اپنے فرائض منصبی باحسن الوجوہ انجام دے رہے ہیں اس دوران ملازمت میں آپ نے ملک کے جو خدمات انجام دیں اور اپنے تحت کے متعلقہ سررشتہ میں مفید اصلاحیں روبعمل لائیں ان سے پبلک واقف ہے اور اس قلیل عرصہ میں آپ نے جو مدارج ترقی طے فرمائے ہیں وہ خود آپ کی لیاقت وحسن انتظام کی بین دلیل ہیں۔ آپ ایک خوش اخلاق، ملنسار، متدین منصف مزاج، بہی خواہ ملک ومالک حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ۔ چیچل گوڑہ حیدرآباد دکن ہے

(۳۲۰)

ولیداد خاں صاحب (نواب محمد.............) آپ غلام احمد خاں مندوزئی کے خلف الصدق ہیں۔ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۱۵ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ جاگیرات وجمعداری سے بالطاف شاہانہ سرفراز ہوکر بفضلہ تعالیٰ اپنے اسٹیٹ میں بکمال دانشمندی وفرزانگی کارفرما ہیں۔ حج وزیارت حرمین الشریفین سے بھی مشرف

ہو چکے ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کے لئے بسر پرستی والدین قابل اساتذہ مامور تھے چنانچہ آپ کی ابتدائی تعلیم کا دور نہایت درخشاں رہا ہے۔ انگریزی کی تعلیم مدرسۂ مفید الانام و نظام کالج میں ہوئی امتحان عہدہ داران مال کے بعض پرچوں میں بھی کامیاب ہیں فن سپہ گری اور ورزشی کھیلوں میں آپ خاصے مشہور ہیں۔ مختلف شیلڈ اور کپ حاصل کئے ہیں داد و دہش میں بھی کافی شہرت رکھتے ہیں الغرض آپ اُن جاگیرداران حیدرآباد دکن سے ہیں جن کے آبا و اجداد نے ملک و مالک کی بہی خواہی و جاں نثاری و وفا شعاری کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیئے ہیں۔ آپ کو دو فرزند اور ایک صاحبزادی ہے۔ صاحبزادی صاحبہ محبوبیہ گرلس ہائی اسکول میں تعلیم پا رہی ہیں۔

آپ کا پتہ:- کوچہ چراغ علی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۱)

وینکٹ راما ریڈی صاحب

(راجہ بہادر.........) آپ کیشو ریڈی آں جہانی (جو سمستان گدوال کے متعلقہ دار اور پٹیل تھے) کے فرزند ہیں آپ ۱۶۔ اردی بہشت ۱۲۶۹ف کو بمقام نارایں پیٹہ (جو سمستان ونپرتی کا ایک گاؤں ہے) میں پیدا ہوئے۔ آپ بہت کمسن تھے کہ آپ کے والدین کا سایہ آپ کے سر سے اُٹھ گیا۔ آپ اپنی جدۂ محترمہ کے زیر نگرانی تعلیم و تربیت پاتے رہے۔ جب سن شعور کو پہنچے تو باقاعدہ تعلیم حاصل کرنے کی غرض کسے ونپرتی بھیجے گئے۔ جہاں آپ راجہ صاحب سمستان ونپرتی کے ساتھ تعلیم پانے میں مشغول ہوئے۔ ابھی آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری تھا کہ آپ کی شادی آپ ہی کے خاندان کی ایک لڑکی سے کردی گئی۔ غرض آپ نے اردو، فارسی، تلنگی اور انگریزی کی تعلیم حاصل کی

اور جب آپ اپنے ماموں (جو مہتمم کوتوالی ضلع رائچور تھے) کے سایۂ عاطفت سے بھی محروم ہو گئے تو انقطاع سلسلۂ تعلیم کرکے سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہونے پر مجبور ہوئے۔ بلحاظ حقوق خاندانی ۲۴۔ فروردی ۱۲۹۶ف کو آپ بحیثیت امین سلک ملازمت میں داخل ہوئے، دوران ملازمت میں اپنی اعلیٰ ذہانت اور خداداد قابلیت کی وجہ سررشتہ کوتوالی کے علاوہ مال اور عدالت کے امتحانات میں بھی بدرجہ اعلیٰ کامیابی حاصل فرمائی اور اپنے مفوضہ فرائض اس خوبی و تدبر و فراست و ہوشیاری و مستعدی سے انجام دئے کہ گورنمنٹ عالیہ نے آپ کے گراں قدر خدمات کے صلہ میں آپ کو خدمت مہتمی کوتوالی ایلگندل پر ۱۹ ارخورداد ۱۳۰۷ف کو ترقی عطا فرمائی۔ اس حیثیت سے آپ متعدد تعلقات پر نمایاں خدمات انجام دے کر ۲۰۔ شہریور ۱۳۱۳ف کو مستقل مہتمم کوتوالی ضلع گلبرگہ ہوئے۔ نظام آباد، اورنگ آباد، ورنگل اور اطراف بلدہ پر کارگزار رہے۔ اس کے بعد آپ کے خدمات سمستان ونپرتی کے لئے مستعار لئے گئے۔ جہاں آپ من ابتداء ۸۔ خورداد ۱۳۲۱ف لغایت ۱۲ بہمن ۱۳۲۳ف بحیثیت معتمد اپنی لیاقت و قابلیت کے اعلیٰ جوہر دکھلائے سمستان کے اکثر و بیشتر اصلاحات آپ کی رہین منت ہیں۔ آپ نے اپنے عہد میں سمستان کے مالی اور انتظامی امور میں جان ڈالدی۔ کوتوالی اضلاع کے نمایاں خدمات جو آپ نے انجام دی تھیں وہ نواب عماد جنگ مرحوم سابق کوتوال بلدہ کی خاص توجہ کو اپنی طرف منعطف کرائیں، نواب عماد جنگ مرحوم نے اپنی اول مددگاری کے لئے حکومت سرکار عالی سے آپ کی پرزور سفارش کی۔ چنانچہ ۱۳۔ بہمن ۱۳۲۳ف کو آپ اول مددگار کوتوال بلدہ کی خدمت پر مامور ہوئے۔ اور ۹۔ اردی بہشت ۱۳۲۹ف کو عہدۂ جلیلۂ کوتوالی بلدہ کا جائزہ نواب عماد جنگ مرحوم کے انتقال کے بعد حسب فرمان خسروی حاصل فرماکر اپنے فرائض منصبی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دئے

آپ کے حسن انتظام و تدبر و سیاست کو راعی و رعایا نے بنظر پسندیدگی دیکھا۔ آپ کو مسٹر اے ، سی ہانکن صدر ناظم کوتوالی اضلاع کی ماتحتی میں ۲۲ سال تک کام کرنے کا موقع ملا۔ مسٹر اے ، سی ، ہانکن ہمیشہ آپ کے کام کو بنظر پسندیدگی ملاحظہ فرماتے رہے۔ اور اسی ضمن میں کئی ایک گھڑیاں مسٹر اے ، سی ، ہانکن نے عمدہ انکشافات اور اکثر اہم مقدمات میں عدالتی پیروی کرنے پر بطور تحفہ آپ کو عنایت فرمائیں آپ کی عمدہ کارگزاری اور مسٹر اے ، سی ہانکن کی نظر قدر دانی تھی کہ آپ اپنی سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس (کوتوال اندرون و بیرون بلدہ) کے عہدۂ جلیلہ پر درجہ بدرجہ ترقی کرتے کرتے پہنچے مسٹر اے سی ہانکن کے توجہات ہمیشہ آپ کے شامل حال رہے۔ عہد کوتوالی کے نمایاں کارگزاریوں میں قابل ذکر یہ ہے کہ آپ کے عہد میں جمعیت پولیس کے تنخواہوں کی ٹائیم اسکیل کی اجرائی ہوئی۔ اور یہ صرف آپ ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ آپ بڑے ماتحت نواز حاکم ہیں۔ بزمانہ تشریف آوری شہزادہ ویلز (سابق ایڈورڈ ہشتم حال ڈیوک آف ونڈسر) ۱۳۳۱ف (جبکہ نان کوآپریشن اور خلافت کے تحریکات بڑے زور و شور سے جاری تھے) حیدرآباد پولیس کا انتظام آپ کے زیر نگرانی تمام ہندوستان کے انتظامات سے بہترین اور قابل تحسین رہا۔ چنانچہ اس کے صلہ میں آپ کو بیش قیمت تحائف عطا فرما کر آپ کی حوصلہ افزائی فرمائی گئی۔ بتقریب تشریف آوری لارڈ ریڈنگ ۔ لارڈ ارون ، لارڈ ولنگڈن سابق وائسرایان کشور ہند نے اپنی نگرانی میں قابل قدر انتظامات فرما کر لارڈ صاحبان مذکور کی خوشنودی حاصل فرمائی اور لارڈ ریڈنگ، اور لارڈ اردن نے آپ کو تحائف سے بھی مفتخر فرمایا۔ ۱۳۴۰ھ م ۱۳۳۹ف کو بتقریب سالگرہ ہمایونی جہاں پناہی آپ کو حضرت اقدس و اعلیٰ کی پیشگاہ سے خطاب مستطاب "راجہ بہادر" سرفراز ہوا۔ اور سرکار عظمت مدار سے او۔ بی۔ ای (آرڈر آف دی برٹش امپائر) کا خطاب بخشا گیا۔ آپ ۱۳۴۳ف میں اپنی خدمت کا جائزہ نواب

رحمت یار جنگ بہادر کو دیکر ملازمت سرکار عالی سے سبکدوش ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی صرف خاص مبارک میں خدمت اسپشل افسری پر آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ اور اب آپ اسی خدمت کو نہایت دیانت داری، بے لوثی اور ہوشیاری سے انجام دے رہے ہیں۔ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں آپ کو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ عالی حوصلہ اور ذی مروت راجہ ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۲)

وینکٹ لچھماماصاحبہ (رانی ....) آپ راجہ راما ریڈی صاحب آنجہانی دیسکھ اوپٹور ضلع محبوب نگر کی دختر ہیں آپ کی شادی راجہ وینکٹ درگا ریڈی صاحب آنجہانی سابق راجہ سمستان پاپنا پیٹھ سے ہوئی۔ آپ سولہ سال تھیں کہ آپ کے شوہر آپ کو داغ مفارقت دے گئے۔ آپ ایک اچھی تعلیم یافتہ رانی ہیں اردو، انگریزی تلنگی اور جملہ فنون خانہ داری و دستکاری میں ماہر ہیں۔ ۱۳۰۹ف سے بحیثیت ولیہ اپنے سمستان کے کاروبار کی دیکھ بھال اور نگرانی بموجب فرمان مترشدہ غرۂ ربیع الاول ۱۳۲۱ھ فرما رہی ہیں۔ آپ کو ایک صاحبزادی ہے جن کا نام رانی شنکرما ہے۔

آپ ۱۳۰۹ف سے سمستان کے اہم معاملات امور انتظامی وغیرہ باحسن الوجوہ انجام دے رہی ہیں۔ چنانچہ آپ کی عقلمندی و ہوشیاری، دیرینہ و وسیع معلومات حسن انتظام اور تدبر سیاست کی بدولت آج سمستان پاپنا پیٹھ نہ صرف بار قرضہ سے محفوظ ہے بلکہ حیدرآباد کے سارے سمستانوں سے زیادہ مرفہ الحال و سرمایہ دار ہے آپ کی خاص توجہ اور نگرانی سے یہ سمستان آج لاکھوں روپیوں کی جائداد اور پراپیری

نوٹس کا دارا ہے جس کے کرایہ اور منافع کی معتدبہ آمدنی سالانہ سمستان کے خزانہ میں جمع ہوتی ہے۔ آپ ایک دانا و فریس، عقلمند و ہوشیار، دیرینہ اور وسیع معلومات رکھنے والی، باحوصلہ، سلیم الطبع، خوش سلیقہ، تعلیم یافتہ، صائب الرائے رانی ہیں۔ چنانچہ کئی ایک فرامین میں ظل اللہ نے آپ کی قابلیت اور خوش نجتی کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ کا پتہ:۔ لکھمی ولاس، بیگم بیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

اگر آپ کے نام کا سر حرف (ھ) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے حصّہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ جاگیردار، حاکم، ڈاکٹر، وکیل، حکیم یا شاعر ہوں۔ تفصیلات کے لئے مخاطب (فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازہ چادر گھاٹ
حیدرآباد دکن

---

(۳۲۳)

ہادی علی خاں صاحب (نواب میر .. ..) آپ اُس قدیم اور عظیم الشان خاندان کے معزز رکن ہیں کہ جن کے بزرگوں کے کارناموں سے ہزارہا تذکرے بھرے پڑے ہیں اور جنکی شان و شوکت مسلم ہے آپ نواب سید عبد العلی خاں (شاہیار جنگ مرحوم) کے فرزند اصغر نواب میر مہدی علی خاں شمشیر جنگ اول کے پوتے نواب میر علی محمد خاں شمشیر جنگ ثانی مرحوم کے بھتیجے ہز ہائینس نواب میر فتح علی خاں مرحوم سابق والی ریاست بگن پلی کے نواسے اور نواب مہدی جنگ بہادر کے حقیقی چھوٹے بھائی ہیں۔ ابتدائی تعلیم آپ نے اپنے والد مرحوم (شاہ یار جنگ) کے زیر نگرانی لائق اساتذہ سے حاصل فرمائی۔ آپ کو مولوی سید علی حیدر صاحب نظم طباطبائی المخاطب بہ حیدر یار جنگ مرحوم سابق پروفیسر عربی نظام کالج جیسے عالم متبحر اُستاد کی شاگردی کا شرف حاصل رہا۔ آپ دس سال کے تھے کہ آپ کے ماموں آنریبل خان بہادر نواب میر اسد علی خاں مرحوم مؤلف عراق و ایران فرزند دوم ہز ہائینس نواب میر فتح علیخاں مرحوم سابق والی ریاست بگن پلی نے آپ کی تعلیم و تربیت کی جانب خاص توجہ

مبذول فرما کر مدراس کے مدرسہ اعظم میں شریک کر کے آپ کو اچھی تعلیم دلوائی۔ اس مدرسہ میں شریک رہ کر آپ نے اپنے عام معلومات کو بڑی وسعت دی۔ ذہانت اور ذکاوت کی وجہ سے آپ کی ابتدائی تعلیم کا دور نہایت خوش گوار گزرا اور ہمیشہ آپ اس مدرسہ کے دوسرے طلباء سے آگے آگے تھے۔ آپ ہر کھیل میں دلچسپی اور حصہ لیتے تھے، اساتذہ آپ کو بنظر وقعت دیکھتے تھے۔ یہاں کے بعد آپ نے اسلامیہ یونیورسٹی علی گڈھ میں شریک ہو کر تعلیم حاصل فرمائی اور وہاں سے بلدہ آکر مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے۔ اور عرصہ تک یہاں تعلیم حاصل کی۔ فائن آرٹ سے آپ کو بڑی دلچسپی رہی۔ چنانچہ بمبئی کے سرکاری امتحانات ایلمنٹری اور انٹرمیڈیٹ میں فوقیت کے ساتھ کامیابی حاصل فرمائی۔ آپ کا تعمیراتی شوق ہمیشہ مفید نتائج کا متلاشی رہا ہے۔ اور اس فن میں آپ کے جوہر قابلیت کو معلوم کر کے پرنسپل کے، پی، برنٹ اسکویر اور پی۔ ٹی ڈیورانڈ آنجہانی ہوس ماسٹر مدرسہ عالیہ (سابق پرنسپل نظام کالج) نے آپ کو یہ مفید رائے دی تھی کہ فن تعمیر کی تحصیل و تعلیم کے لئے آپ یورپ کا سفر فرمائیں مگر آپ کو انگلستان جانے کا موقع نہ مل سکا۔ آپ کی تعمیراتی شوق کا نمونہ "کاشانہ عشرت" واقع کوچہ مقرب جنگ ہے جو بلحاظ فن و بلندی اس لوکیلٹی میں اپنی آپ نظیر ہے۔ اس عالیشان عمارت کو آپ نے اپنی نگرانی میں بصرف زر کثیر تعمیر کروایا۔ آپ کو قدرتی صنعت سے بھی بڑی دلچسپی ہے۔ جھاڑوں اور پھولوں سے آپ اپنا دل بہلاتے ہیں۔ اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ باغبانی اور زراعت کے آپ دلدادہ ہیں اور اس میں آپ اپنے وقت کا بہت بڑا حصہ صرف فرماتے ہیں۔

آپ کا خاندان ہمیشہ مورد الطاف خسروانہ رہا ہے۔ چنانچہ آپ پر بھی الطاف شاہانہ مبذول ہیں۔ ہر سال ۵ ربیع الاول کو حضور پر نور بشرکت مجلس عزائے حسن سبز قبا علیہ التحیۃ و ثنا سے آپ کو عزت بخشتے ہیں۔

آپ مستقل مزاج، سنجیدہ طبیعت، صاحب اخلاق، ذیمروت، صائب الرائے علمدوست اور بلند ہمت امیر ہیں۔ غریبوں کے دلسوز معاون اور کمزوروں کے عالی حوصلہ مدد ہیں۔ آپ نے معاشی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم بھی حاصل فرمائی ہے چنانچہ آپ صوم و صلوٰۃ کے سختی سے پابند ہیں۔ زیارات ائمہ اطہار علیہم السلام سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ س ۱۳۲۹ میں اپنے چھوٹے ماموں نواب میر حسین علی خاں بہادر فرزند سوم ہز ہائینس نواب میر فتح علیخاں مرحوم سابق والی بیگن پلی کی دختر نیک اختر سے آپ کی شادی ہوی جن کے بطن سے آپ کو دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے۔ (۱) نواب سید عبد علیخاں (۲) نواب سید شاہ یار علیخاں صاحبزادوں کے نام ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ کاشانہ عشرت کوچہ معظم جنگ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۴)

ہاشم یار جنگ بہادر (نواب ....) آپ کا نام ہاشم معزالدین ہے

آپ بمبئی کے ایک مشہور تاجر پیشہ معزالدین کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنے وطن میں ۸۔ مہر ۱۲۸۵ف کو پیدا ہوئے اور وہیں کی مختلف درسگاہوں میں تعلیم حاصل کر کے بمبئی یونیورسٹی سے یم اے اور بی ایل کی ڈگریاں حاصل کیں۔ بعد فراغ تعلیم آپ نے حیدرآباد آکر وکالت شروع کر دی اور تھوڑی ہی مدت میں آپ کا شمار قابل وکلا میں ہونے لگا۔ ۲۲۔ فروردی ۱۳۱۷ف کو آپ سرکار عالی کی سلک ملازمت میں بطور مددگار عدالت داخل ہوئے اور ورنگل میں آپ کی تعیناتی ہوی۔ ۲۲ر فروردی ۱۳۱۹ف کو نظامت چہارم عدالت دیوانی بلدہ اور یکم خورداد ۱۳۱۹ف کو نظامت چہارم عدالت دیوانی ضلع بیدر کی خدمت پر فائز ہوئے۔ ۲۹۔ امرداد ۱۳۲۵ف اصلی منو آپ مستقل ناظم اول عدالت دیوانی بلدہ کے منصب پر ترقی یاب ہوئے۔ سال بھر ہی

میں آپ نے ترقی کا ایک اور زینہ طے کیا اور ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف کے منصب پر فائز کئے گئے ۲۴۔اسفندار ۱۳۳۲ف کو آپ خطاب مستطاب "ہاشم یار جنگ" سے معزز و ممتاز کئے جا کر زائد رکنیت عدالت العالیہ کے منصب جلیلہ پر متمکن کئے گئے اور اس کے چار سال بعد ۲۹۔ اسفندار ۱۳۳۶ف کو معتمد مجلس وضع قوانین و مشیر قانونی سرکار عالی ہوگئے۔ احساس فرائض منصبی، جفاکشی، معاملہ فہمی اور اصابت رائے آپ کے اخلاقی خصوصیات سے ہیں اور حیدرآباد کی مجلسی زندگی میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے آپ نے معتمدی وضع آئین و قوانین کا جائزہ نواب عسکر یار جنگ بہادر کو بجز بحصول وظیفہ حسن خدمت سرکاری خدمت سے سبکدوشی حاصل فرما کر معتمدی معزز کمیٹی صرف خاص مبارک کی رکنیت کا جائزہ حاصل فرمایا۔

آپ کا پتہ :۔ سدی کا رسالہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۵)

ہالنس اسکوئر (مسٹر یس. ٹی .... سی آئی ای) آپ ہندوستان کے سررشتہ پولیس میں ۱۹۰۲ء میں داخل ہوئے اور ممالک متحدہ میں متعین کئے گئے بحیثیت اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آپ نے کئی ضلعوں میں کام کیا۔ ۱۹۰۵ء اور ۱۹۰۶ء کے موسم سرما میں آپ خاص طور پر پرنس آف ویلز کے ساتھ متعین کئے گئے۔ شاہ افغانستان کی معیت میں بھی ۱۹۰۷ء میں ہمرکاب رہے۔ ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کے چند سال تک مددگار رہے۔ بعد ازاں انسپکٹر جنرل پولیس کے مددگار مقرر ہوئے اس کے بعد کئی اضلاع مثلاً آگرہ۔ الہ آباد۔ وغیرہ میں سپرنٹنڈی کی خدمات انجام دیں۔ راجپوتانہ اور ٹونک کے ریاستوں میں تین برس تک انسپکٹر جنرل پولیس رہے اور اس کے بعد ریاست ٹونک کے وزیر عدالت ہوئے اور آپ نے اپنی مفوضہ

خدمت کو باحسن الوجوہ انجام دیا۔ ممالک متحدہ کی ریلوے پولیس کا جائزہ آپ نے ۱۹۲۷ء میں حاصل فرمایا۔ اور پھر ڈپٹی انسپکٹر جنرل مقرر ہوئے اور ۱۹۳۲ء کے اوائل میں ممالک متحدہ کے انسپکٹر جنرل پولیس کے ممتاز عہدہ پر آپ نے ترقی پائی اور ۱۹۳۵ء میں قبل از وظیفہ رخصت حاصل فرما کر ممالک محروسہ سرکار عالی میں ڈائرکٹر جنرل پولیس اور جیل کے عہدہ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ آپ کے زیر نگرانی یہ محکمہ دن دونی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ تمامی اضلاع میں آپ کے حسن انتظام کی وجہ بالکل امن وامان قایم ہے۔ آپ نہایت خوش خلق، کارگزار، تجربہ کار، ہوشیار مستعد اور مردم شناس افسر ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ بیگم پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۶)

ہدایت محی الدین صاحب (الحاج مولوی سید ....) آپ ایک معزز وممتاز خاندان مشائخین کے ہر دلعزیز رکن ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۴۔ شہریور ۱۲۹۳ف کو بمقام حیدرآباد ہوئی۔ آپ نے حسب دستور قدیم لایق وفایق اساتذہ سے اردو فارسی، عربی، اصول فقہ، منطق ومعانی کا اکتساب فرمایا اور بعد انفراغ تحصیل علم قانون کی طرف متوجہ ہو کر امتحان وکالت میں کامیابی حاصل فرمائی اور درجہ اول کی سند حاصل فرما کر عدالتہائے سرکار عالی میں وکالت کی پریکٹس شروع کر دی اور اس معزز پیشہ میں وہ ناموری پیدا کی کہ آپ کا شمار سربرآوردہ وکلاء کی صف اول میں ہونے لگا۔ اس کے بعد آپ اپنی اعلیٰ قابلیت واستعداد قانونی ووسیع تجربہ کی بدولت ۲۱۔ دی ۱۳۳۴ف کو بحیثیت منصرم زائد ناظم صدر عدالت صوبۂ اورنگ آباد سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ازاں بعد ۹۔ اسفندار ۱۳۳۵ف کو آپ کا

تبادلہ گلبرگہ شریف کی خدمت زائد نظامت صدر عدالت پر ہوا۔ اس کے بعد آپ نے ۱۴۔ فروردی ۱۳۳۵ف کو منصرم ناظم عدالت دارالقضا کی خدمت پر ترقی پائی۔ اس خدمت پر ایک عرصۂ دراز تک نہایت قابلیت و دیانت و بے لوثی سے کار فرما رہکر منصب جلیلہ نظامت اول دیوانی بلدہ پر فائز ہوئے اور چند سال تک یہاں اپنے فرائض مفوضہ باحسن الوجوہ انجام دے کر پھر اپنی اصلی خدمت نظامت دارالقضاء بلدہ پر واپس ہوئے۔ اور بعد ختم میعاد ملازمت نواب سید نور الحسین خاں بہادر (موجودہ ناظم عدالت دارالقضاء) کو جائزہ دیکر بحصول وظیفہ حسن خدمت ملازمت سے سبکدوشی حاصل فرمائی۔ آپ نہایت خلیق۔ ملنسار، پابند وضع قدیم وصوم وصلوٰۃ، علم دوست، ہمدرد خلائق، اعلیٰ سوسائیٹیوں میں کافی رسوخ رکھنے والے، ملک ومالک کے بہی خواہ وجاں نثار اور ہردلعزیز بزرگ ہیں۔

السنہ مشرقیہ میں آپ کو کامل عبور ہے اور سیاق وسباق سے ماہر ہیں۔ آپ کو شعر وسخن کا ذوق سلیم ہے، فدائیؔ تخلص فرماتے ہیں ہر صنف سخن پر قادر ہیں۔ آپ کا کلام شستہ اور سلیس ہوا کرتا ہے۔ آپ حج وزیارات مقامات مقدسہ سے مشرف ہو چکے ہیں۔

آپ کا پتہ :- چھتہ بازار حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۷)

ہمت علیخاں صاحب گھائل (نواب محمد ....) آپ کا سلسلہ نسب شاہان روم سے ملتا ہے۔ آپ نواب محمد اعظم خاں کامیاب جنگ مرحوم کے فرزند دوم ہیں۔ آپ اردو، فارسی سیاق وسباق سے ماہر ہیں۔

۱۳۲۵ف میں بمنظوری حضرت اقدس واعلیٰ اپنے آبائی جاگیرات ومناصب

سے سرفراز ہوئے۔ آپ کی پہلی شادی نواب فیاض علی خاں صاحب جاگیر دار کی لڑکی سے ہوی جن کے بطن سے آپ کو ایک فرزند نواب محمد احمد علی خاں گھٹالہ مرحوم تھے جو عنفوان شباب میں بعمر ۲۳ سالگی ۹۔ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۵۵ھ روز یکشنبہ بوقت صبح آپ کو داغ مفارقت دے گئے۔

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست　　　ایں ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

آپ کی دوسری شادی نواب شجاع الملک مرحوم فرزند نواب خانخانان مرحوم کی صاحبزادی سے ہوی جو لاولد انتقال کر گئیں۔ آپ جاگیر دار ہونے کے علاوہ آپ کاری سرکار عالی میں ملازم ہیں۔ متعدد مرتبہ عراق عرب کے مقامات مقدسہ کی زیارت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ نہایت منتظم، سادہ طبیعت اور نیک منش نواب ہیں۔

آپ کا پتہ:۔ اندرون دروازہ یاقوت پورہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۲۸)

ہند کشور ماتھر صاحب (رائے ....) آپ رائے جنگ کشور آں جہانی کے فرزند اور رائے سورج پرتاب آں جہانی جاگیردار کے نواسے ہیں۔ آپ معزز طبقہ جاگیرداران و وکلاء کے ایک سربرآوردہ رکن ہیں۔ آپ کی ابتدائی تعلیم آپ کے عم حقیقی رائے پرشوتم پرشاد صاحب و رائے مہادیو پرشاد صاحب کے زیر نگرانی ہوی۔ ۱۹۲۵ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے امتحان میٹرک کامیاب فرمایا۔ بعد ازاں بعد عثمانیہ کالج میں داخل ہو کر ۱۳۳۹ف میں بی۔ اے کا امتحان کامیاب فرمایا اور ۱۳۴۲ف میں اسی یونیورسٹی سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل فرمائی۔ ۱۳۴۴ف میں وکالت کی سند حاصل فرما کر پریکٹس شروع کردی۔ ۱۳۳۹ف میں آپ کی شادی

رائے ہرنس چند صاحب اکزامنر کروڑگیری کی دختر سے ہوی۔ آپ کو دو فرزند (۱) پرتاب کشور (۲) کرشن کشور اور ایک لڑکی نرملا دیوی ہے۔ لڑکوں کی تعلیم سینٹ جارجز گرامر اسکول میں جاری ہے۔ آپ بڑے خوبیوں کے حامل ہیں۔ قومی اور ملکی اداروں کے بانی اور سرگرم رکن ہیں۔ علمی امور میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں۔ نادار اور غریب طلباء کی بعطائے وظیفہ امداد کرتے ہیں۔ آپ کی وکالت نہایت کامیاب اور حلقۂ احباب نہایت وسیع ہے۔ قانونی مشورہ حاصل کرنے کے لئے بلا تفریق مذہب و ملت آپ کے یہاں ہر وقت لوگ جمع رہتے ہیں۔ قانون پر آپ بخوبی حاوی ہیں۔ ہمیں امید قوی ہے کہ ملک کے ایسے خاندانی، قابل افراد جاگیرداران کو ممتاز خدمت سے سرفراز کر کے ملک و مالک کی خدمت کا گورنمنٹ عالیہ موقع عطا کرے گی۔

آپ کا پتہ:۔ چوک میدان خاں، چار مینار حیدرآباد دکن ہے۔

ی

اگر آپکے نام کا سر حرف (ی) ہو اور اس لسٹ میں آپ کا نام نہ ہو تو آپ اس کے
حصہ دوم میں جو زیر ترتیب ہے بلا معاوضہ درج کروا سکتے ہیں بشرطیکہ آپ
جاگیردار، حاکم، ڈاکٹر، وکیل، حکیم یا شاعر ہوں تفصیلات کے لئے مخاطب
(فرمائیے)

دفتر مشیر عالم ڈائرکٹری اندرون دروازۂ چادرگھاٹ
حیدرآباد دکن

(۳۲۹)

یاور الدین خان بہادر (نواب محمد.........) آپ نواب محمد حفیظ الدین خاں ظفر جنگ شمس الدولہ شمس الملک مرحوم کے فرزند ششم اور امیر کبیر نواب محمد محی الدین خاں تیغ جنگ شمس الامرا خورشید جاہ مرحوم کے پوتے ہیں آپ ۱۳۱۰ھ میں پیدا ہوئے آپنے بھائی کے ساتھ اردو فارسی کی تعلیم لائق اساتذہ سے اپنے والد کے زیر نگرانی حاصل فرمائی اور اس کے ساتھ ساتھ فنون سپہ گری کی بھی آپ کو مشق کرائی گئی۔ آپ کو شہسواری اور دیگر مردانہ کھیلوں کا شوق ہے۔ نہایت سنجیدہ مزاج متین اور خاندانی روایات کے حامل نواب ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ شاہ گنج حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۰)

یاور علی صاحب (آقا شیخ.........) آپ حیدرآباد دکن کے مشہور و معروف و ممتاز خاندان کے معزز رکن آقا شیخ محمد صاحب اول تعلقدار مرحوم کے تیسرے فرزند اور فخر ایرانی نژادانِ دکن ہیں۔ ۱۰۔ نومبر ۱۸۹۰ء کو بمقام حیدرآباد فرخندہ

بنیاد پیدا ہوئے۔ میٹرک کے امتحان میں تمام طلبا سے اول نکلنے پر آپ کو سرفرانک سونڑ کا وظیفہ ملا۔ نیز آپ نے کئی ایک سررشتہ جات کے امتحان میں بھی کامیابی حاصل فرمائی۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں۔ ملک و مالک کے اوائل عمر ہی سے بہی خواہ ہیں چنانچہ مدارالمہام وقت نے منجانب حضرت غفران مکان آپ کے ان گرانمایہ خدمات کا اعتراف فرمایا جو زمانہ طغیانی رود موسیٰ ۱۹۰۸ء آپ نے انجام دی تھیں۔ ۶۔ مئی سنہ ۱۹۱۰ء کو آپ ضلعدار کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے اور سررشتہ عدالت و مال کی اعلیٰ خدمت پر فائز رہے اور صاحب عالیشان رزیڈنٹ بہادر وقت سے آپ کو حسن خدمت کے صلہ میں اکثر تحائف ملے۔ آپ ساڑھے تین سال تک سمستان گدوال کے تعلقدار رہے، آپ نے تعلقداری کے زمانے میں سمستان کے نظم ونسق اور مالی امور میں جان ڈالدی۔ جوہر فرض شناسی آپ کا سب سے زیادہ قابل قدر ہے۔ اس کے بعد کریم نگر کے اول تعلقدار ہوئے زاں بعد ضلع میدک کی اول تعلقداری پر فائز ہوئے اور اس وقت ناظم کورٹ آف وارڈز سرکار عالی ہیں۔ آپ ملک کے ممتاز تعلیم یافتہ، روشن خیال، خوش خلق، نیک سیرت اور پابند صوم وصلوٰۃ افراد سے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ ہمیں قوی امید ہے کہ آپ جلد مال کے اعلیٰ عہدہ پر سرفراز ہوکر مملکت کے گراں مایہ خدمات انجام دیں گے۔

آپ کا پتہ:۔ یاور منزل۔ خیریت آباد، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۱)

یٰسین جنگ بہادر (نواب ــــــــــ) آپ کا اصلی نام حافظ محمد یٰسین ہے۔ ریاست حیدرآباد سے آپ کو قدیمی تعلق ہے۔ چنانچہ آپ کے اکثر و بیشتر

عزیز و اقارب ریاست حیدرآباد میں خدمات جلیلہ سے سرفراز تھے جن کے منجملہ آپ کے ایک رشتہ دار حافظ انور المخاطب بہ نواب محبوب نواز جنگ مرحوم کو حضرت نواب افضل الدولہ مغفرت مکان کے اتالیق عربی ہونے کا فخر حاصل تھا۔ آپکے اسلاف مدراس کے ایک ممتاز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں آپ کے حقیقی نانا آنزیری کیپٹن محمد حسین صوبہ دار میجر سردار بہادر کمانڈران چیف علاقہ مدراس کے اے۔ ڈی۔ سی تھے جنھوں نے وہ وہ ممتاز خدمات انجام دئے تھے جن کا اعتراف ملک معظم ایڈورڈ ہفتم نے بحین دورۂ ہندوستان بحیثیت پرنس آف ویلز ۱۸۷۶ء میں فرمایا تھا۔ آپ کی ولادت ۳۰۔ اردی بہشت ۱۲۸۵ ف کو بمقام مدراس ہوئی۔ تعلقات خاندانی کی وجہ مدراس سے حیدرآباد آکر کچھ دنوں تک آپ نے حیدرآباد ہی میں راجہ بنسی لعل کے مدرسہ دار العلوم میں ابتدائی تعلیم پائی اس کے بعد بغرض تکمیل تعلیم مدراس تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے بی۔ اے۔ ال، ال، بی کے امتحانات میں کامیابی حاصل فرمائی۔ زمانہ تعلیم ہی میں آپ کو علمی مشاغل، صحافت اور رفاہی کاموں میں حصہ لینے کا شوق رہا۔ چنانچہ آپ نے پریچرز لیگ (مجلس واعظین) قائم فرمائی تاکہ پادری گول اسمتھ اور دیگر عیسائی جو مدراس کے گلی کوچوں میں وعظ کیا کرتے تھے ان کے مقابلہ میں دین اسلام کی خوبیوں کا انکشاف کرسکے۔ مدراس میں انجمن اسلام عرصہ سے قائم تو تھی ہی لیکن وہ نیم مردہ تھی بمقابلہ حکومت اہل ہنود و اہل اسلام مدراس کے حقوق کے تحفظ کے لئے اسکی سخت ضرورت تھی کہ انجمن مذکور میں روح پھونکی جائے اُس وقت آپ کی عمر ۱۸۔ ۱۹ سال کی تھی اور آپ بی۔ اے میں زیر تعلیم تھے باوجود انہماک تعلیم کے آپ نے جان توڑ کوشش کرکے اکابر شہر کو اس انجمن میں شریک کرایا۔ اور اس کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔ قوم نے آپ کی محنت و جانفشانی کو دیکھکر یہ دو گار معتمد انجمن مقرر کیا اور اس کے بعد باوجود اہل اسلام میں بی۔ اے اور

یم۔اے پاس شدہ اشخاص موجود رہنے کے آپ کو شریک معتمد صدر انجمن اہل اسلام کی خدمت کے لئے منتخب کیا، اسی زمانہ میں جب کہ آپ بی۔اے کی تعلیم پا رہے تھے آپ کو اپنا پرانا خیال حفظ قرآن شریف کا پیدا ہوا۔ اس لئے کہ جب آپ حیدرآباد کے دارالعلوم میں تعلیم پا رہے تھے آپ کو حفظ کا شوق ہوا تھا اور سورۂ یوسف، مولوی حافظ جمیل الدین صاحب نبیرۂ حافظ انور صاحب المخاطب محبوب نواز جنگ مرحوم کی توجہ اور اشفاق برادرانہ سے حفظ فرما لیا تھا۔ غالباً سورۂ یوسف ہی کی برکت اور مولوی حافظ جمیل الدین صاحب کی لسان فیض ترجمان اور دعا کا اثر تھا کہ آپ کو (۷) سال کے بعد حفظ کلام مجید کا شوق دوبارہ پیدا ہوا۔ اسی زمانہ میں آپ نے ایک اردو رسالہ الموسوم بہ "التدبیر" نکالا تھا۔ اگرچہ مدراس کی اردو اس زمانہ میں ٹھیک نہیں تھی۔ لیکن حسن اتفاق سے مدراس میں چند لایق اردو داں اشخاص موجود تھے جن کے فیض صحبت سے مستفید ہو کر نیز براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحلیم صاحب شرر کے ناولوں کی مدد سے اردو کو مدراس ہی میں درست کر لیا تھا۔ اور وہی کام کرنے کا شوق آپ کو پیدا ہوا جو سر سید احمد مرحوم ہندوستان میں کر رہے تھے۔ لیکن ۷۔۸ ماہ کے اندر ہی اندر اس رسالہ کو بند کرنا پڑا کہ آپ کے استاد شفیق حافظ قاری تقی حسین صاحب مرحوم نے التحریر علی سواء التدبیر کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا اس کے بعد آپ نے ایک انگریزی رسالہ نکالا جس کا نام محامڈن اڈوکیٹ آف انڈیا تھا۔ یہ رسالہ انڈین نیشنل کانگریس کا پوری طرح حامی و مؤید تو نہ تھا لیکن بعض امور میں کانگریس کا ہم خیال ضرور تھا۔ چنانچہ اہل ہند کو بابت اہل انگلستان فوجی تعلیم دینے کے متعلق کانگریس نے ایک رزولیشن کی تائید میں آپ کو بطور ڈیلیگیٹ کے کھڑا کیا اور آپ نے "ملٹری سیاندھرہٹ فار انڈیا" کے عنوان سے کلکتہ کی کانگریس میں ۱۸۹۶ء

میں تقریر کی۔ یہ رسالہ انگریزی میں مقبول عام ہو رہا تھا اور اس کے چند نسخے خرید فرماکر گورنمنٹ آف انڈیا قدر کر رہی تھی۔ افسوس کہ آپ کے والد بزرگوار کے انتقال کی وجہ سے آپ اس رسالہ کے بند کر دینے پر مجبور ہو گئے اور صحافتی ذوق کو خیر باد کہکر حیدرآباد چلے آئے۔ یہاں اولاً ایک خانگی مدرسہ جو مدرسہ اسلامیہ سکندر آباد جو آج کل سکندرآباد ہائی اسکول کہلاتا ہے) کے صدر مدرس ہوئے۔ ڈیڑھ یا پونے دو سال کے بعد سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت مترجم دفتر مشیر قانونی داخل ہوئے۔ اس کے ایک سال بعد نواب عماد الملک مرحوم کی قدر شناسی اور حوصلہ افزائی سے صدر مدرس گلبرگہ شریف کی خدمت پر ترقی پائے۔ آپ کی صدارت سے پیشتر ۹-۱۰ سال تک مدرسہ فوقانیہ گلبرگہ شریف کے نتائج صفر رہتے تھے اور آپ کے حسن انتظام اور کاروائی کی وجہ قلیل مدت ہی میں اس کی تعلیمی رفتار ترقی تیز ہو گئی جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ کی صدارت کے پہلے سال ہی ایک لڑکا یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں کامیاب ہو گیا۔ یہ دیکھکر نواب عماد الملک مرحوم اور مولوی عزیز مرزا صاحب نے آپ کی سرپرستی فرمائی اور افسرانہ اشفاق سے کام لے کر سالم گریڈ کی اجرائی کی۔ گلبرگہ شریف میں آپ نے ڈھائی تین ہزار کا چندہ جمع کر کے دارالاقامہ کی بنیاد ڈالی۔ اگرچہ آپ کو اعلیٰ پیمانہ کا دارالاقامہ بنانے کا خیال تھا لیکن محکمۂ فینانس میں بزمانہ مسٹر داکر معین المہام وقت سنہ ۱۳۱۲ف میں آپ کا تقرر امتحاناً مقابلہ کے بعد ہو گیا جس کی وجہ سے دارالاقامہ کی تعمیری کارروائی ملتوی رہگئی۔ سنا جاتا ہے کہ اب تکمیل پا رہی ہے۔ بزمانہ ہز اکسلنسی رائٹ آنریبل نواب نواب سر حیدر نواز جنگ بہادر (جو اس زمانہ میں صدر محاسب تھے) آپ کا تبادلہ صدر محاسبی میں آواخر سنہ ۱۳۱۶ف میں ہوا۔ جہاں سے مسٹر لیے، جی۔ ڈنلاپ معتمد مالگزاری وقت نے آپ کے خدمات اسکیم جدید آبکاری کے لئے سنہ ۱۳۱۷ف

میں دو سال کے لئے مستعار حاصل کیں۔ مختلف حیثیتوں سے معتمدی مالگزاری میں
برابر (۹) سال تک کام کرنے کے بعد آپ کا تقرر فروری ۱۳۲۷ف میں تعلقداری
ضلع رائچور پر ہوا۔ اور ضلع عثمان آباد میں آپ کی نمایاں کارگزاری کی وجہ سے نواب
سر علی امام موئید الملک مرحوم صدر اعظم وقت نے بطور خاص آپ کا انتخاب ضلع عادل
آباد کی ترقی کے لئے اواخر ۱۳۳۱ف میں فرمایا۔ جو خدمات آپ نے ضلع عادل آباد
میں انجام دئے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں عادل آباد "کالے پانی" کے نام سے موسوم
تھا اور ہر فرد بشر اس ضلع پر تبادلہ کے نام سے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ یہ ضلع
شیر اور بونچوں کا مسکن تھا۔ اس کی آب و ہوا خراب اور راستے نام کو نہیں تھے
اور اشیاء مایحتاج بدقت تمام میسر آتے تھے۔ بیٹی اور بیگار کے مظالم جدا تھے
آپ نے اس کے گوشہ گوشہ میں موٹریں چلادیں۔ اور خراب و دشوار گزار راستوں کو
قابل مرور بنادیا۔ اور دوسرے ایسے انتظامات کئے کہ جن سے وہ خوف جو ملازمین
سرکار اور عوام الناس کے قلوب پر عادل آباد کے نام سے ہوتا تھا بفضل ایزدی
دور ہوگیا۔ عادل آباد سے ترقی پاکر بحیثیت صوبہ دار آپ گلبرگہ شریف گئے۔ اور
وہاں جو کارہائے نمایاں آپ نے بزمانہ صوبہ داری انجام دئے ہیں ان سے
گلبرگہ شریف کا ہر ایک شخص ہندو ہو یا مسلمان، پارسی ہو یا عیسائی بخوبی واقف
ہے افسوس ہے کہ بوجہ عدم گنجایش تفصیل سے یہاں نہیں لکھا جاسکتا۔ سررشتہ
تعلیمات کے کاموں میں آپ نے بزمانہ صوبہ داری بہت دلچسپی لی اور جس مدرسہ
فوقانیہ کے آپ صدر مدرس رہے تھے اس کو سکنڈ گریڈ کالج بنانے میں مساعی جمیلہ کو
کام میں لایا اور شکر ہے کہ مولوی خان فضل محمد خاں صاحب سابق ناظم تعلیمات کے
لطف و کرم اور رائٹ آنریبل نواب سر اکبر حیدر نواز جنگ بہادر بالقابہم کے توجہات
گرامی سے ۱۳۴۰ف میں سکنڈ گریڈ کالج بنگیا۔ اوائل ۱۳۴۱ف میں وظیفہ یابی کے

بعدہ آپ بعواطف شاہانہ اولاً معتمدی صرف خاص مبارک کی خدمت اور اس کے بعد عالیجناب صاحبزادہ نواب بسالت جاہ بہادر کے کنٹرولر کی خدمت سے سرفرازی پائے۔ خداوند تعالیٰ آپ کو مالک، ملک اور قوم کی خدمات ایسی ہی سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ انجام دینے کی توفیق نیک عطا فرمائے جو بدو شعور سے آپ کا شعار رہا ہے۔ آپ ایک ذی اثر، ذی علم، متدین، بے لوث اور خلیق حاکم ہیں غربا، مساکین، یتیموں اور بیواؤں کی امداد و دستگیری فرمایا کرتے ہیں۔ حج بیت اللہ الحرام سے بھی مشرف ہو چکے ہیں۔ رفاہی امور خیر میں اکثر حصہ لیا کرتے ہیں ملک اور مالک کی خیر خواہی و جاں نثاری آپ کا شعار ہے۔ نہایت سادہ طبیعت رکھتے ہیں، علمی اداروں سے آپ کو خاص شغف ہے۔

آپ کا پتہ:- باغ ہری لال، عثمان پورہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۲)

یٰسین علی خاں صاحب (نواب میر ۔۔۔۔۔) آپ نواب میر حسن علیخاں مجاہد جنگ مرحوم کے خلف اکبر نواب میر نادر علی خاں کے پوتے ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی اولاً خانگی طور پر ازاں بعد جاگیردار کالج میں داخل ہو کر میٹرک کے امتحان میں کامیابی حاصل فرمائی اس کے بعد ہی ایف۔ اے کی تعلیم کے لئے سٹی کالج میں شریک ہوئے۔ بوجہ کمسنی آپ کے آبائی جاگیرات آپ کے والد کے انتقال کے بعد زیر نگرانی سرکار عالی صیغۂ عطیات لیلئے گئے تھے اب آپ کے حق میں واگزاشت ہو گئی ہیں۔ اس وقت آپ اپنے آبائی جاگیرات پر قابض و متصرف ہیں۔ جن کی آمدنی تخمیناً تیس ہزار ہے۔ آپ ایک لائق، ہونہار، سنجیدہ مزاج نوجوان نواب ہیں۔ ٹینس اور دیگر مردانہ کھیلوں کا

آپ کو ذوق و شوق ہے۔

آپ کا پتہ، جلال کوچہ، حیدر آباد دکن ہے۔

(۳۳۳)

یوسف حسین خاں صاحب (نواب میر...... ......) آپ نواب میر مراد حسین خاں صف شکن جنگ مرحوم کے فرزند سوم اور نواب میر غلام حسین خاں صف افگن جنگ سلطان نواز الدولہ سلطان نواز الملک مرحوم کے لائق و فائق پوترے ہیں۔ ۱۸ ار فروری ۱۸۹۶ء کو پیدا ہوئے چونکہ آپ کے والد ماجد کا سایۂ عاطفت آپ کے سر سے عین عالم طفولیت میں اٹھ گیا اس لئے آپ اپنی مہربان اور تعلیم یافتہ والدہ محترمہ کے زیر نگرانی اولاً گھر پر ازاں بعد مدرسۂ عالیہ میں تعلیم حاصل فرمائی اور ختم تعلیم تک مسٹر ایچ، سی، کونی بی اے کی بورڈنگ میں اپنے ہر دو برادران بزرگ کے ساتھ رہے اور ترک تعلیم کے بعد ہی ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہو گئے، آپ کے آبائی جاگیرات جن کا محاصل تخمیناً ایک لاکھ سالانہ ہے اور جن پر اس وقت نواب میر جعفر حسین خاں صاحب بی۔ اے خلف الصدق نواب فرخندہ نواز جنگ مرحوم المعروف بہ نواب صاحب تارٹین (جو آپ کے برادر نسبتی ہونے کے علاوہ چچیرے بھائی کے فرزند بھی ہیں) قابض ہیں۔ جاگیرات مابین النزاع ہیں۔ ابھی اُن سے آپ کوئی استفادہ حاصل نہیں فرمارہے ہیں۔ کارروائی جاری ہے۔ سردست آپ منصب آبائی اور ماہوار خدمت سے مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ کی شادی نواب فرخندہ نواز جنگ مرحوم المعروف بہ نواب صاحب تارٹین کی صاحبزادی نوابہ مہر النسا بیگم صاحبہ سے ہوئی جن کے بطن سے آپ کو (۴) صاحبزادے اور (۲) صاحبزادیاں ہیں۔

آپ ایک خوش خلق، ملنسار، ہمدرد، ذی اثر، زود فہم، اعلیٰ تعلیم یافتہ،

طرز جدید کے دلدادہ نواب ہیں۔ آپ کے حسنِ خلق کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے علم دوستی آپ کی قابل تعریف ہے، علمی کاموں میں آپ کو خاص شغف ہے ذات اعلیٰحضرت بندگان عالی سے آپ کو [illegible] عقیدت ہے اور سب سے بڑی خوبی آپ کی یہ ہے کہ اپنی موروثی نمکخواری تا یحییٰ جاں نثاری و شاہ پرستی پر ناز ہے۔ آپ کے [illegible] (۱) نواب [illegible] حسین خاں (۲) نواب میر مراد حسین خاں (۳) نواب میر محمد حسین خاں (۴) نواب میر محمود حسین خاں اور صاحبزادیاں (۱) نواب یوسف النساء بیگم (۲) نواب شریف النساء بیگم ہیں۔ چاروں صاحبزادے اپنے تعلیم یافتہ والدین کے زیر نگرانی جاگیردار کالج میں اور دونوں صاحبزادیاں محبوبیہ گرلس ہائی اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔ آپ کے چاروں صاحبزادے نہایت متین، ذہین، وجیہہ اور علم کے شوقین ہیں۔ اُن کے چہروں سے آثار متانت و ذہانت و اقبالمندی ہویدا ہے۔ آپ کی خاص توجہ اور ان کے تعلیمی ذوق و شوق کو دیکھکر ہمیں قوی توقع ہے کہ آپ کے چاروں صاحبزادے اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے اپنے اب و جد سے بھی بڑھکر ملک و مالک کے گراں قدر خدمات انجام دینگے آپ اپنے ہونہار بچوں پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔

آپ کا پتہ:۔ بیگم منزل، حیدر گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۴)

یوسف علی صاحب (مولوی سید..........) آپ کی ولادت ۱۳۰۷ف میں بمقام حیدرآباد ہوئی۔ آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز اعلیٰ پیمانہ پر ہوا۔ اردو، فارسی، انگریزی میں آپ نے اعلیٰ قابلیت حاصل فرمائی۔ حیدرآباد سیول سرویس کے امتحان میں کامیاب ہیں۔ یکم اردی بہشت ۱۳۲۹ف کو بحیثیت منصرم مددگار افسر خاص توسیع مجلس وضع قوانین

بلدہ سلک ملازمت سرکار عالی میں داخل ہوئے۔ من ابتداء ۲۱۔ دی ۱۳۲۸ف لغایت ۹ر دی ۱۳۲۹ف علاقہ سرکار عظمت مدار میں بحیثیت سیول سرویس پروبیشنر کارگزار رہکر مالی اور انتظامی امور کا عملی تجربہ حاصل فرمایا۔ ۱۰۔ دے ۱۳۲۹ف کو سوم تعلقدار ۲۰ رخورداد ۱۳۳۱ف کو منصف کلبرگہ اور ۱۰۔ اسفندار ۱۳۳۲ف کو منصرم تعلقدار درجہ دوم اورنگ آباد ۱۹۔ بہمن ۱۳۳۵ف کو منصرم زائد ناظم ضلع اورنگ آباد ۱۰۔ بہمن ۱۳۳۶ف کو مددگار معتمد تعمیرات اور ۱۰۔ اسفندار ۱۳۳۶ف کو نائب معتمد تعمیرات کی خدمت پر ترقی پائے۔ ۸۔ ار دی بہشت ۱۳۴۱ف کو منصرم معتمد تعمیرات مقرر ہوئے۔ اس وقت آپ اپنی اصلی خدمت نائب معتمدی تعمیرات پر فائز ہیں ایک عرصہ تک آپ بحیثیت رکن کمیٹی انتظام اسٹیٹ راجہ شیوراج دہرم ونت آنجہانی اسٹیٹ نکور کا کام علاوہ فرائض سرکاری کے انجام دیتے رہے۔ رفاہ عام کے کاموں سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ آپ کی اس دلچسپی کو دیکھکر حکومت سرکار عالی نے آپ کو مجلس بلدیہ کی رکنیت کے لئے منتخب فرمایا ہے، سرگرم اور پرجوش اراکین بلدیہ میں آپ کی ایک ممتاز حیثیت ہے۔ ماتحتین آپ سے نہایت خوش اور حکومت سرکار عالی آپ کی عمدہ کارگزاریوں کی معترف ہے۔ پبلک آپ کے رفاہی کاموں کو بنظر استحسان و تشکر دیکھتی ہے۔ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز اور اعلی سوسائٹی میں بڑی وقعت رکھتے ہیں۔ اپنے فرائض منصبی نہایت جفاکشی، معاملہ فہمی اور دیانت و بے لوثی سے انجام دیتے ہیں۔ نہایت خوش خلق، اعلی تعلیم یافتہ پابند صوم وصلواۃ اور خیرخواہ ملک و مالک حاکم ہیں۔

آپ کا پتہ :۔ لکڑی کا پل، سیف آباد حیدرآباد دکن ہے۔

(جن اصحاب کے حالات کی فراہمی میں تعویق ہو گئی اُن کے حالات
ترتیب میں سلسلہ وار نہ آنے کی وجہ ضمیمہ ہذا میں اُن کے حالات
درج کئے گئے ہیں)

۳۳۵ احمد علیخان صاحب (مولوی میر ....)

۳۳۶ ایرج شاہ چینائی صاحب (مسٹر ....)

۳۳۷ بہرام جی داراب جی صاحب (مسٹر ....)

۳۳۸ کاظم حسین خاں صاحب (نواب سید ....)

۳۳۹ لیڈی لیقا سروقار الامراء مرحوم (علیا مخدرہ ....)

۳۴۰ ڈگمبر پرشاد صاحب (راجے ....)

۳۴۱ سید حسن صاحب حشن (مولوی ....)

احمد علیخاں صاحب (مولوی میر) ...... آپ ایرانی النسل ہیں۔ آپ کا سلسلۂ
نسب حضرت امام رضائے غریب علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ میر محمد رضا
ایران سے سترھویں صدی عیسوی میں بعہد شہنشاہ اورنگ زیب وارد ہندوستان ہوئے
محمد شاہ بادشاہ دہلی کے عہد حکومت میں دیوان دکن مقرر ہوئے۔ اس کے بعد میر عطش
اور گورنر گجرات کے اعلیٰ عہدوں پر فائز اور خطابات حیدر قلی خاں، ناصر جنگ، معز الدولہ
سے معزز و ممتاز ہوئے۔ نواب میر محمد رضا حیدر قلی خاں کی شادی میر محمد کاظم دولت آبادی
کی صاحبزادی سے ہوئی جن کے بھائی شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر غازی کے ہمزلف
(ساڑو) تھے۔ آپ کا سلسلہ حسب نادر شاہ ایران سے ملتا ہے جن کے فرزند نصر اللہ خاں
حیدرآباد آئے اور نظام الملک آصف جاہ اول نے ان کو اپنے اراکین دربار میں
شریک فرماکر معزز و ممتاز فرمایا۔

آپ (صاحب تذکرہ) مولوی میر امیر علی خاں صاحب مرحوم سابق اول تعلقدار
کے فرزند ہیں، آپ کی ولادت ڈسمبر ۱۸۸۲ء میں ہوئی ابتدائی تعلیم مدرسہ عالیہ میں

زاں بعد تکمیل درس کے لئے نظام کالج میں داخل ہوئے۔ حضرت اقدس و اعلیٰ کی ولیعہدی کے زمانہ میں آپ کو مصاحبت کا فخر و امتیاز حاصل رہا۔ ۱۳۱۹ھ ۱۹۰۹ء میں بحیثیت تحصیلدار سلک ملازمت سرکار عالی میں منسلک ہوئے۔ ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء میں ایڈیکانگی نواب سالار جنگ بہادر مدارالمہام وقت پر مامور ہوئے۔ ۱۳۲۲ھ ۱۹۱۵ء میں مہتمم کروڑگیری ۱۳۲۵ھ ۱۹۱۶ء میں دوم تعلقداری پر فائز ہوئے۔ ۱۳۳۷ھ ۱۹۲۷ء میں آپ کو عہدۂ جلیلہ اول تعلقداری پر ترقی ملی۔ ۱۳۵۲ھ ۱۹۳۵ء میں حسب فرمان خسروی عہدۂ جلیلہ صوبہ داری صوبہ گلشن آباد میدک پر فائز ہوئے۔ اور اس خدمت کو آپ نے ایک عرصہ دراز تک نہایت خوش اسلوبی، بے لوثی اور مستعدی سے انجام دے کر وظیفۂ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔ آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں جن کے نام (۱) ڈاکٹر میر امیر علی خاں صاحب (۲) مولوی میر عابد علیخاں صاحب (۳) مولوی میر عباس علیخاں صاحب (۴) مولوی میر اصغر علی خاں صاحب (۵) مولوی میر اکبر علی خاں صاحب ہیں۔ صاحبزادگان اول و ثانی الذکر اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سرکار عالی کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں صاحبزادگان ثالث و رابع و خامس الذکر ہنوز تحصیل علم میں مشغول ہیں۔

آپ (صاحب تذکرہ) نہایت وجیہ، خلیق، متدین، نصفت شعار اور ذی علم حاکم ہیں۔ ہر کسی سے بکشادہ پیشانی پیش آتے ہیں۔ آپ کو دیوڑھی دربار کی عزت اور ہر طبقہ میں ہر دلعزیزی حاصل ہے۔

آپ کا پتہ:۔ سوماجی گوڑہ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۱۳۵)

ایرچ شاہ چینائی صاحب

(مسٹر ....) آپ سہراب جی جمشید جی چینائی المخاطب بہ نواب سہراب نواز جنگ بہادر (فرزند جمشید جی ایدل جی چینائی) کے فرزند

دیمی ہیں۔ آپ کا خاندان چینائی کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے جد اعلیٰ سہراب جی پستن جی بعہد نواب سکندر جاہ مغفرت منزل اورنگ آباد سے جالنہ فوج کے ساتھ بغرض تجارت آئے تھے۔ جب حیدرآباد کنٹینجنٹ کا جالنہ سے ۱۸۳۵ء میں تبادلہ ہوا تو آپ بھی جالنہ سے اسی رسالہ کیساتھ سکندرآباد تشریف لائے۔ آپ کا خاندان برابر (۱۰۴) سال سے بمقام سکندرآباد مقیم اور تجارت و دیگر مختلف النوع کاروبار میں مصروف ہے۔ آپ کے خاندان کی ایک شاخ پونہ اور دوسری بمبئی میں نہایت مرفہ الحال ہے۔ آپ (ایرچ شاہ چینائی صاحب) بتاریخ ۱۱۔ آبان ۱۳۰۲ف سکندرآباد میں تولد ہوئے۔ ابتدائی تعلیم محبوب کالج سکندرآباد میں حاصل کرنے کے بعد بغرض حصول اعلیٰ تعلیم بمبئی روانہ ہوئے اور وہاں بی۔اے کی تعلیم میں مشغول تھے لہٰذا اس اثناء میں آپ کے والد ماجد نے آپ کو حسب خواہش مسٹر ڈنلاپ بمبئی سے حیدرآباد طلب فرمالیا۔ جب آپ حیدرآباد واپس آئے تو مسٹر موصوف آپ کو دیکھکر بہت خوش اور آپ کا امتحان لے کر مطمئن ہوئے، چنانچہ اسی وقت یعنے ۲۳ بہمن ۱۳۲۲ف کو آپ سوم تعلقدار درجہ دوم واسی کی حیثیت سے سلک ملازمت سرکارعالی میں منسلک کرلئے گئے۔ اور اس خدمت پر شہریور ۱۳۲۶ف میں آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ اسی حیثیت سے آپ محبوب آباد و محبوب نگر پر خدمات انجام دے کر۔ یکم امرداد ۱۳۲۷ف کو منصرم مددگار ناظم درآمد و برآمد اشیاء ضروری سمت ورنگل، یکم آذر ۱۳۳۱ف کو مستقل مددگار تعلقدار مدہرہ ہوکر حضورآباد و موہن آباد پر کارگزار رہے۔ ازاں بعد ۲۶۔ آذر ۱۳۳۷ف کو خدمت اول تعلقداری ضلع بیڑ پر ترقی پائی اور اسی حیثیت سے اضلاع نظام آباد و گلبرگہ پر خدمت انجام دیکر ۱۳۴۸ف میں عہدۂ جلیلہ صوبہ داری ورنگل پر فائز ہو کر ملک کی اہم خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہیں۔ آپ صیغۂ مال کے مالہٗ و ماعلیہ سے بخوبی واقف اور ایک وسیع التجربہ حاکم ہیں۔ نہایت لائق

مستعد، جفاکش، منصف مزاج، غریب پرور اور خوش اخلاق ہیں۔ باوجود اہتمام آپ اپنے مزاج کو کبھی برہم نہیں ہونے دیتے، جو شخص آپ کے سامنے جاتا ہے (خواہ وہ مستغیث ہو یا وکیل یا کسی ضلع کا کاشتکار یا رعیت) اس سے آپ نہایت اخلاق اور دلجوئی، تشفی بخش و تسکین آمیز کلمات سے پیش آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا ہر شخص مداح ہے۔ آپ کی رحمدلی، غربا پروری اور عدل گستری لائق ستایش ہے آپ طبقۂ پارسیان کے ایک ذی اثر، سربرآوردہ و نامبرآوردہ خاندان کے رکن رکین ہیں۔ آپ کا پتہ :۔ تاربن لحند رآباد (دکن) ہے۔

(۴۳۶)

بہرام جی داراب جی صاحب (مسٹر.........) آپ ایک معزز و ممتاز پارسی خاندان حیدرآباد کے ہر دلعزیز رکن۔ داراب جی باپوجی چینائی المخاطب بہ نواب داراب جنگ بہادر سابق صوبہ دار و حال صدر المہام صرف خاص مبارک کے لایق فرزند ہیں۔ بتاریخ ۱۲۔ دی ۱۳۱۵ف بمقام حیدرآباد دکن پیدا ہوئے۔ اپنے والد ماجد کے زیر نگرانی سرکاری درسگاہوں میں اعلیٰ پیمانہ پر تعلیم حاصل فرمائی۔ اردو فارسی، انگریزی اور گجراتی میں مہارت تامہ رکھتے اور سیاق و سباق سے بخوبی ماہر ہیں، بعد انفراغ تحصیل علم ۱۲۔ آذر ۱۳۳۸ف کو سلک ملازمت سرکار عالی میں بحیثیت منصرم نائب مددگار مہتمم بندوبست منسلک ہوئے، زاں بعد ۷ تیر ۱۳۳۵ف کو منصرم مددگار مہتمم بندوبست ہوکر رہے۔ امرداد ۱۳۳۸ف کو اپنی اصلی خدمت پر واپس ہوئے اور ۱۰۔ ار تیر ۱۳۴۱ف کو منصرم مددگار ناظم بندوبست اور یکم بہمن ۱۳۴۰ف کو خدمت نائب مددگار ناظم بندوبست پر آپ کا استقلال عمل میں آیا۔ مورخہ ۶ اسفندار ۱۳۴۱ف کو علاقہ کورٹ آف وارڈز سرکار عالی پر آپ کی منتقلی عمل میں آئی۔ آپ جہاں کہیں رہے

اپنے فرائض کو نہایت مستعدی، جفاکشی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے۔
اس وقت آپ مددگار ناظم بندوبست کے عہدے پر فائز اور اپنے فرائض کی انجام دہی
میں ہمہ تن مصروف و مشغول ہیں۔ مالی اور انتظامی امور میں آپ کو کافی عبور ہے
بندوبست میں دیرینہ تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ ایک رحمدل، ہمدرد، خلیق، متدین
بے لوث، ملک و مالک کے بہی خواہ، نہایت مستعد، جفاکش، الولد سر لابیہ کی
مصداق، عالی ہمت، نجستہ خصلت، فرض شناس اور نوجوان حاکم ہیں۔ آپ
کے خاندانی وقار اور آپ کے والد ماجد کے گراں قدر خدمات کے نظر کرتے ہیں
توقع ہے کہ آپ بہت جلد کسی اعلیٰ خدمت پر فائز ہو کر ملک کے اس سے بڑھ کر
خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہوں گے۔
آپ کا پتہ:۔ گنگوے روڈ، سکندرآباد (دکن) ہے۔

(۳۳۷)

کاظم حسین خاں صاحب (نواب میر ....) آپ نواب میر بضاعت حسین

خاں المخاطب شاہنواز خاں فتح یار جنگ سہام الدولہ شجاع الملک مرحوم و مغفور کے
فرزند، نواب میر اسد علیخاں نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخاناں
مرحوم کے پوترے اور نواب کمال الدین حسین خاں کمال یار جنگ بہادر کے بھتیجے
ہیں۔ آپ بمقام حیدرآباد پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز مدرسہ اعزہ سے
ہوا۔ ایک عرصہ تک آپ تحصیل علم میں مشغول رہے، اردو، فارسی اور انگریزی
سیاق و سباق سے ماہر ہیں۔ آپ کی شادی نواب میر محمد علی خاں مرحوم نبیرۂ نواب
حیدر یار جنگ رشید الدولہ رشید الملک مرحوم کی صاحبزادی نوابہ شہر بانو بیگم صاحبہ سے
ہوئی۔ آپ ایک عالی خاندان کے معزز رکن، صاحب اخلاق، ذی مروت اور

اپنے لائق والد مرحوم کے زندہ تمثال اور پابند صوم وصلواۃ نواب ہیں۔
آپ کا پتہ :۔ ملک پیٹھ، حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۸)

لیڈی صاحبہ نواب سر وقار الامراء مرحوم (علیا مخدرہ) آپ کا نام حضرتہ داور النساء بیگم عرف جہاندار النساء بیگم صاحبہ ہے۔ آپ حضرت مغفرت مکان آصفجاہ خامس کی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی نواب محمد فضل الدین خاں سکندر جنگ اقبال الدولہ اقتدار الملک سر وقار الامراء مرحوم و مغفور کے۔سی۔آئی۔ای سابق مدار المہام ریاست عالیہ حیدرآباد دکن (بعہد وزارت نواب تراب علیخاں سر سالار جنگ شجاع الدولہ مختار الملک مرحوم) سے ہوئی۔ نواب اقبال الدولہ مرحوم کو آپ کے بطن سے ایک صاحبزادہ نواب محمد مختار الدین خاں نامور جنگ اقتدار الدولہ سلطان الملک بہادر اور ایک صاحبزادی لیاقت النساء بیگم صاحبہ ہیں۔ صاحبزادی کی شادی نواب میر فیاض الدین علی خاں قوت جنگ بہادر سے بعہد حیات نواب سر وقار الامراء مرحوم ۱۹۔ ذی قعدہ ۱۳۱۶ھ کو نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ہوئی جن کی صاحبزادی حضرتہ سعادت النساء بیگم صاحبہ (نبسی صاحبہ مذکرہ) ہیں جو نواب خیر نواز جنگ بہادر کو بیاہی گئیں ۱۳۱۹ھ میں آپ کے شوہر (نواب سر وقار الامراء مرحوم) کا انتقال ہوا۔ آپ جاگیرات سے بھی سرفراز ہیں۔ آپ حضور پرنور کی پھوپی ہوتی ہیں۔ حضور پرنور آپ کا احترام فرماتے ہیں۔ آپ ۱۳۲۳ھ میں حج بیت اللہ الحرام اور مقامات مقدسہ مدینہ منورہ سے مشرف ہو چکی ہیں۔ آپ اسلامی اصول و تہذیب و تمدن کی دلدادہ، عالی حوصلہ، فرزیں و دانا، بلند ہمت، خجستہ خصلت، نیک طینت، وسیع الاخلاق، پابند صوم وصلواۃ و وضع امیرانہ خاتون ہیں۔ آپ کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

آپ کا پتہ :- دیوڑھی نواب اقبال الدولہ مرحوم حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۳۹)

ڈگمبر پرشاد صاحب ستھی (رائے ....) آپ رائے رتن لعل صاحب محاسب مخارج پائیگاہ کے فرزند ہیں، سال ۱۳۰۳ف میں بمقام بیگم بازار بلدہ حیدرآباد پیدا ہوئے، مرہٹی و ہندی کی تعلیم اینگلو ورنا اسکول میں اور اردو، فارسی کی مدرسۂ فخریہ میں پائی، امتحان صدر محاسبی میں کامیاب ہیں فی زمانہ قدیم کاغذات کے عملیات و متصدیانہ اصطلاحات سے واقف لوگوں کی کمی ہے جس سے قدیم کاغذات سے کما حقہ مستفید ہونا دشوار ہے۔ آپ ان باتوں سے اچھی طرح واقف اور اس کے ماہر ہیں۔ آپ کے اسلاف نے جنگ "کھرڈلہ" وغیرہ میں کارہائے نمایاں انجام دئے اس بنا پر علاقہ پائیگاہ کی ملازمت میں آپکا موروثی سلسلہ ہے چنانچہ علاقہ پائیگاہ نواب معین الدولہ بہادر میں آپ کا ابتدائی تقرر ۱۳۲۱ف میں ہوا اور ترقی کرتے ہوئے اب آپ مہتمم محلات کی خدمت پر فائز ہیں علاقہ صرف خاص مبارک و پائیگاہ میں مقدمات کے تصفیہ کے لئے جو کمیشن قایم ہوا تھا اس میں آپ نے منجانب پائیگاہ نہایت محنت و وفاداری سے کارہائے نمایاں انجام دئے آپ ایک دیانتدار مدبر و مستعد عہدہ دار ہیں اور اپنے مالک کی نوفاداری و خیرخواہی ہمیشہ آپ کا شعار رہا۔ رفاہ عامہ کے کاموں اور اخلاقی معائل و تعمیرات و آرائش کے کاموں سے آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ آپکا پتہ ہری باؤلی حیدرآباد دکن ہے۔

(۳۴۰)

سید حسن صاحب حشن (مولوی ....) آپ سید محمد حافظ مرحوم خلعہ اکبر

نصف ممالک محروسہ یعنی تلنگانہ و کرناٹک) کے فرزند اور سید قدرت علی مرحوم تعلقدار اندور (نظام آباد) کے پوترے ہیں۔ آپ کے جدّ اعلیٰ لسان الہند میر غلام علی آزاد بلگرامی مصنف سرو آزاد و خزانہ عامرہ، جو ایک جید عالم و فاضل متبحر تھے اور جن کے کارناموں کا ذکر صاحب تاریخ مآثر الامرائے اپنے تذکرہ میں شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے، دہلی سے ہمراہ رکاب حضرت مغفرت مآب وارد اورنگ آباد ہو کر نواب ناصر جنگ شہید کے اتالیق مقرر ہوئے اور ڈھائی ہزار روپیہ منصب سے سرفراز تھے آپ (صاحب تذکرہ) کے اکثر دبیشتر اراکین خاندان اس سرکار ابد قرار کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز رہ کر کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ ۱۰ ذی الحجہ الحرام ۱۲۹۰ھ کو بمقام اندور صوبہ بیدر ملک سرکار عالی پیدا ہوئے۔ عربی، فارسی، اردو، اور انگریزی کی تحصیل لائق و فائق اساتذہ سے فرمائی۔ اردو، فارسی اور عربی کے ایک جید عالم اور متبحر فاضل نیز انگریزی میں اچھی قابلیت رکھتے ہیں امتحان وکالت میں بدرجہ اعلیٰ کامیاب ہیں۔ ۶ ماہ صفر ۱۳۱۲ھ کو منشی دفتر انسپکٹر جنرل رجسٹریشن و اسٹامپ ازاں بعد ۱۳۱۵ھ کو خدمت نظامت دیوانی ضلع بیدر پر مامور ہوئے۔ اس وقت صرف خاص مبارک میں خدمت مہتممی باغات پر مامور اور اپنے مفوضہ خدمات نہایت لیاقت و عمدگی سے انجام دے رہے ہیں، آپ حیدرآباد کے ہر طبقہ میں ہر دلعزیز نہایت سلیم الطبع، مدبر، ذی اخلاق، متدین، نصفت شعار، صوم و صلوٰۃ اور وضع قدیم کے پابند حاکم ہیں۔ آپ کے صاحبزادگان ریاست ابد مدت کے عہدہ ہائے جلیلہ پر فائز اور ملک و مالک کے اہم خدمات کی انجام دہی میں مشغول ہیں۔ آپ نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ عتبات عالیات میں گزار کر دنیا کی طرح دین کو بھی اچھی طرح سنوار لیا ہے۔ آپ کا پتہ :- کاچی گوڑہ حیدرآباد دکن ہے۔

اشاریہ

پیش کار

صدر اعظم

امرائے عظام

صدر المہامان

چیف سکریٹری

معتمدین

۷۔ نائب معتمدین

۸۔ میر مجلس عدالت العالیہ

۹۔ اراکین عدالت العالیہ

۱۰۔ صدر ناظم

۱۱۔ نظماء

۱۲- نائب نظماء

۱۳ - اراکین خاندان ہر پائیگاہ

۱۴ - جاگیرداران

۱۵۔ والیان سمستان

۱۶-مددگاران

۱۷۔ صوبہ داران

۱۸۔ اول تعلقداران

۱۹- دوم تعلقداران و تحصیلداران

۲۰- پرنسپل صاحبان

۲۱ - پروفیسر صاحبان

۲۲ - مسجد جامعہ عثمانیہ

۲۳ - صدر مہتممہ

۲۴ - مہتمم صاحبان

۲۵۔ معتمد مجلس بلدیہ

۲۶۔ حکام وظیفہ یاب

۲۷۔ بیارسٹران

۲۸۔ ایڈوکیٹ

۲۹۔ وکلاء

۳۰ - انجنیرس

۳۱ - ڈاکٹر و حکیم

۳۲ - لیڈیز ڈاکٹر

۳۳ - عہدہ داران صرفخاص مبارک، پائیگاہ و اسٹیٹ

۳۴ - دیگر مشاہیر

۳۵ - پرائیوٹ سکریٹری حضرت ولیعہد بہادر

۳۶ - شعراء